

تحقیقات نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي
الْمُتَاوَى الرَّضْوِيَّةِ

فتاوی رضویہ



تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلام حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

فہرست مضامین مفصل

۱۰۳	احادیث سے مسئلہ کی تائید۔	۱۰۱	اعتقادات و سیر
۱۰۴	خدا کا واسطہ دیا تو بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہے۔	۱۰۱	(ایمان، کفر، شرک، تقدیر، روت، ہجرت، سنیت، گناہ، توبہ وغیرہ)
	یہ لفظ کہ ہم خدا و رسول کو نہیں مانتے صریح کفر ہے، اس کے قابل پر توبہ و تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم ہے، اعلانیہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔	۱۰۱	جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے ضروری نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔
۱۰۴	مال حرام پر نیاز سے متعلق سوال۔	۱۰۱	مجذوم کے ساتھ کھانا کب ثواب اور کب نامناسب ہے۔
۱۰۵	زنا مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب، بلکہ زنا وبال ہے۔	۱۰۲	یہ خیال باطل ہے کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے، احادیث صحیحہ میں اسے رد فرمایا ہے۔
۱۰۵	مسئلہ بالا پر قرآن و حدیث سے دلائل۔	۱۰۲	قوی الایمان کے لئے مجذوم سے مخالطت نقصان دہ نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے لئے احتراز بہتر ہے۔
۱۰۵	حش راوی متروک ہے۔		
۱۰۷	جو چیز بارگاہ الہی سے مردود ہو وہ دربار رسول میں مقبول نہیں ہو سکتی۔	۱۰۳	

- یہ کہنا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام
ناپاک چیزوں کو قبول فرماتے ہیں تو ہیں و
گستاخی ہے۔
- نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم سے
زیادہ مستحقر ہے۔
- مباح و حرام میں کوئی نسبت نہیں۔
- علماء کے اس فرمان کا مطلب کہ جس کے پاس
مال حرام ہو اور وہ مالک معلوم نہ ہو تو اس کی
طرف سے تصدق کر دے۔
- حاصل نیاز۔
- معنی قبول طاعت۔
- رَدِّ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا معنی۔
- مال حرام سے تصدق کر کے امیدِ ثواب رکھنے
والا کافر ہو جاتا ہے۔
- مسئلہ مذکورہ پر عباراتِ علماء سے تائید۔
- جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے متعلق استغناء
ضعیف الاعتقاد اور وہی خیالات کے حامل لوگوں
کو جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہئے۔
یہ خیال محض غلط ہے کہ جذامی کے ساتھ کھانے
کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔
- تقدیر الہی میں جو لکھا ہے ضرور ہو گا اور جو نہیں
لکھا ہے ہرگز نہ ہو گا۔
- جذامی سے اجتناب کے متعلق احادیث کا محمل۔
- جذام اور دیگر عیوب کی وجہ سے بیوی کو طلاق
نہیں ہو جاتی۔
- مردار کی چربی سے متعلق ایک سوال۔
- مردار کی چربی سر میں لگانا گناہ ہے کفر نہیں۔
- تلقین اسلام پر اجرت لینا گناہ ہے۔
- ہمارے ائمہ امام مانی برمانہ و تہذیب بالمال کے
قائل نہیں۔
- مال غیر ناجہی کھالینے کے بعد حبیبہ کن اور بن زو
گناہ سے تو بہ نہ ہو گا۔
- دو مسائل پر مشتمل استفتاء۔
- مسئلہ اول۔
- اللہ تعالیٰ ارعاشق اور حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔
- معنی عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قلبی ہے
- صرف معنی محال کا وہم مانعت کے لئے کافی ہے
- مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔
- مسئلہ ثانیہ۔
- مدینہ طیبہ کو شراب کہنا ممنوع و گناہ احمد کہنے والا
گنہگار ہے۔
- مسئلہ مذکورہ پر شواہد و دلائل۔
- قرآن مجید میں جو لفظ شراب آیا ہے وہ منافقین
کا قول نقل کیا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رد کرتے ہوئے
- مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا۔
- بعض اشعار اکابر میں لفظ شراب کے وقوع کا
عذر۔

- شرع مطہر شرع وغیرہ سب پر حجت ہے، شرع
 شرع پر حجت نہیں۔
 مدینہ کی وجہ تسمیہ۔
 یثرب کہنے سے کیوں منع کیا گیا۔
 جس نے ایک بار یثرب کہا وہ دس بار مدینہ
 کہے۔
 کافر و مشرک کا کوئی عمل بُد نہیں۔
 کافروں کے میلے میں شریک ہونا مسلمان
 منع ہے مگر کفر نہیں کہ عورت نکاح سے
 نکل جائے۔
 مسئلہ مذکورہ کی تائید احادیث مبارکہ سے۔
 سچی توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا۔
 سچی توبہ کس کو کہتے ہیں۔
 آرکانِ توبہ تین ہیں۔
 حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی پر توبہ
 میں فرق۔
 ہند و حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید کر اس پر
 فاتحہ پڑھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
 بزرگانِ دین کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے۔
 ہند و بلاشبہ قطعی طور پر کافر و مشرک ہیں انھیں
 کافر نہ جاننے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔
 آریہ ہندوؤں کا ہی ایک فرقہ ہے۔
 بعض عقائد و نظریات آریہ کا بیان۔
 کافر سے دوستی حرام اور دینی رحمان کی بنا پر ہو
 تو کفر ہے۔
- مسلمان، نبی، کلمہ، کفر کہہ سکتا ہے۔
 ہندوؤں نے مانندہ کی بی بی کوئی سحرانا سحر استعمال
 فنونا اور دس ہزار کلمہ فنونا کی جڑ سے
 پوتہ پڑا رہا ہے۔
 اصل اشیار میں طہارت پائی باقی ہے۔
 یقین شک سے زائل نہیں ہوا۔
 دین کی بنیاد آسانی پر ہے۔
 عالم کو گالی دینے اور اس کو حقیر جاننے
 سے متعلق سوال۔
 غیبت جاہل کی بھی سوا مخصوص صورتوں کے
 حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے۔
 بلاوجہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر
 حرام قطعی ہے۔
 کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا
 حرام قطعی ہے۔
 احادیث مبارکہ سے مسئلہ مذکورہ کی تائید۔
 جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں
 تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔
 تو ہیں علماء کرام پر احادیث میں وعید شدید۔
 عالم کو اس لئے بُرا کہنا کہ وہ عالم ہے صریح
 کفر ہے۔
 کسی دنیوی خصوصیت کے باعث عالم کو بُرا
 کہنے اور گالی دینے والا فاسق و فاجر اور بے سبب
 اس سے رنج رکھنے والا مریض القلب
 خبیث الباطن ہے۔

- مسلمان نے عیسائی کا حق پیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے۔ ۱۳۰
- کافر کا اقرار اسلام اس کو مسلمان ٹھہرانے کیلئے کافی ہے جب تک کفر جدید ظاہر نہ ہو۔ ۱۳۰
- نفی کی گواہی نامعتبر ہے۔ ۱۳۰
- کھار نے گھر میں ناقوس بجایا ایک مسلمان نے اس پر کلوخ اندازی کی جس پر ایک میخبر مسلمان نے اس کو تنبیہ کی اور جبرمانہ لیا، کیا میخبر گنہگار ہوگا۔ ۱۳۰
- نذرونیاز کی ایک صورت سے متعلق استفتاء۔ ۱۳۱
- آدمی حقیقتاً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جانے۔
- بعض نصوص میں جو بعض افعال پر اطلاق شرک اس کی تاویل۔ ۱۳۱
- کفر ضروریات دین کے انکار سے ہی لازم آتا ہے۔ ۱۳۱
- بعض اعمال پر نصوص میں جو اطلاق کفر ہوا اس سے مراد کفر مصطلح نہیں۔ ۱۳۱
- ہر مشرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام۔ ۱۳۱
- مومن کسی کبیرہ کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا۔ ۱۳۱
- شُرک کی تعریف۔ ۱۳۱
- مومن جو نذرونیاز بقصد ایصال ثواب کرتے ہیں اس میں ہرگز قصد عبادت نہیں رکھتے۔ ۱۳۲
- ایصال ثواب کے لئے مروج نذرونیاز نذر شرعی نہیں۔ ۱۳۲
- اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظماء کے حضور جو چیز پیش کی جائے اس کو نذرونیاز کہتے ہیں۔ ۱۳۲
- نیاز نذر سے عام تر ہے۔ ۱۳۲
- محبوبان خدا کی طرف تقرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروج عبادت نہ ہو۔ ۱۳۲
- تقرب کا معنی۔ ۱۳۲
- محبوبان بارگاہ خداوندی کی نزدیکی و رضا ہر مسلمان کو مطلوب ہے کہ ان کا قرب بعینہ قرب خدا اور ان کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ ۱۳۲
- مسئلہ کی تائید قرآن و حدیث اور عبارات فقہائے۔ ۱۳۲
- جو شخص نذرونیاز میں عبادت غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے۔ ۱۳۳
- بدگمانی سخت تر جھوٹ اور اشد حرام ہے قرآن و حدیث سے بدگمانی کی مذمت۔ ۱۳۳
- مرد کے سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی۔ ۱۳۴
- مردوں کی مشابہت اختیار کرنیوالی عورتیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد لعنتی ہیں۔ ۱۳۴
- فارسی زبان میں ایک ناقص سوال اور اسکا جواب۔ ۱۳۵

- آریہ سماجوں میں ملازمت کرنے والے مسلمانوں سے متعلق ایک استفتاء۔ ۱۳۶
- کلمات ملعونہ کفریہ کی کاپی نویسی کرنے والے، انھیں چھاپنے والے اور اس میں کسی طرح سے اعانت کرنے والے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ ۱۳۶
- گناہ میں معاونت کرنے والا بھی گناہ گار ہے اور مستحق جہنم ہے ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ ۱۳۶
- مصنعت علیہ الرحمۃ کا تقویٰ اور اللہ و رسول سے محبت کا نقصان کہ کفریہ کلمات کو نہ خود پڑھا نہ سنا بلکہ استفتاء سے نکال دینے کا حکم دیا ۱۳۹
- ایک شخص کے بارے میں سوال جس نے سرعام کلمات کفر کلمہ علانیہ توبہ نہیں کی جس طرح خلق پر ظاہر ہونے والے گناہ کے دو تعقیب ہیں اسی طرح اس کی توبہ کے بھی دو رخ ہیں۔ ۱۴۱
- توبہ کا جو رخ جانب خدا ہے اس کا رکن عظم ندامت قلبی ہے۔ ۱۴۱
- حدیث میں ندامت کو توبہ کیوں قرار دیا گیا۔ ۱۴۱
- توبہ کا دوسرا رخ جانب خلق ہے کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اسی طرح ان پر اس کا توبہ و رجوع بھی ظاہر ہو۔ ۱۴۲
- گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ کا علانیہ حکم دیا اور پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ ہے۔ ۱۴۲
- اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ میں حکمتیں۔ ۱۴۳
- حکمت اول۔ ۱۴۳
- حکمت دوم۔ ۱۴۳
- حکمت سوم۔ ۱۴۳
- حکمت چہارم۔ ۱۴۳
- بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب۔ ۱۴۳
- آسمان پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ملائکہ اور زمین پر اہلسنت ہیں۔ ۱۴۳
- حکمت پنجم۔ ۱۴۳
- اعلانیہ گناہ دوسرا گناہ ہے اور اعلان گناہ دوسرا گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ۔ ۱۴۴
- اعلان گناہ کی مذمت احادیث سے۔ ۱۴۴
- اعلان گناہ کا باعث نفس کی جرات و جسارت و سرکشی و بے حیائی ہے۔ ۱۴۵
- مرض کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے۔ ۱۴۵
- خرج مدفوع بالنفس ہے۔ ۱۴۵
- مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہونا چاہئے۔ ۱۴۵
- کیا علانیہ توبہ کے لئے مشاکلت مجمع و مجلس شرط ہے۔ ۱۴۵
- حدیث ”اعلنوا النکاح“ کی توجیہ۔ ۱۴۵
- سہو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے سامنے اظہار توبہ کر دیا اس سے فوائد مطلوبہ پورے نہ ہوں گے۔ ۱۴۶
- اعلانیہ توبہ میں ایک اور نکتہ۔ ۱۴۶

- خیالات بد مذہبی کے اظہار پر امیر المومنین
فاروق اعظم نے ایک شخص کو سخت سزا دی
اور اس سے قطع تعلق کا حکم دیا تاقتیکہ
وہ ٹھیک ہو گیا۔
- ۱۵۲ اور اس پر گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ
کی لعنت۔
- ۱۵۲ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کے برابر کوئی صحابی نہیں وہ اہل سنت سے
خارج ہے۔
- ۱۵۲ تفصیلیہ فرقہ رافضیوں کا چھوٹا بھائی ہے۔
- ۱۵۲ مال کے رافضی ہونے سے سستی بیٹے پر کچھ
الزام نہیں۔
- ۱۵۲ جھنگی کے گھر کھانے پر فاتحہ و ایصال ثواب
کرنے والے اور کھانے والے کا کیا حکم ہے
- ۱۵۳ کافر کی کوئی نیاز و عمل مقبول نہیں۔
- ۱۵۳ کفار کے کھانے پر فاتحہ دلانے والے اور
ثواب کا اعتقاد رکھنے والے پر توبہ فرض ہے
- ۱۵۳ بلکہ اس کو تجدید اسلام پر ید نکاح چاہئے
وگرنہ مسلمان اس سے قطع تعلق کریں۔
- ۱۵۳ فحادی کے موقع پر تاشہ بجانے کے بارے
میں استفتاء۔
- ۱۵۳ کیسی دفن شادی کے موقع پر بجانے کی
اجازت ہے
- ۱۵۳ مروج ڈھول تاشے بجانا جائز نہیں۔
- ۱۵۳ ناجائز بات سے اگر کوئی کافر یا بد مذہب منع
کرے تو اس کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔
- ۱۵۳ سستی مسلمانوں کو دین پر کیسا اعتقاد چاہئے۔
- ۱۵۳ سود، جو اور زنا، حرام اور ان کا ترک
مستی ناروغضیب جبار ہے۔
- ۱۵۳ فاسق کی گواہی تا تب ہو کر بھی قبول نہیں
جب تک کچھ مدت گزر نہ جائے۔
- ۱۵۳ بعد از توبہ کیسے کاذب کی گواہی مقبول اور
کیسے کی نامقبول ہے۔
- ۱۵۳ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے
افضل کہنا گمراہی ہے اور بعطاء الہی انکو
مالک نفع و ضرر کہنے میں حرج نہیں۔
- ۱۵۳ کسی کو مالک نفع و ضرر کہنا کب جائز اور کب
کفر ہے۔
- ۱۵۳ مجلس میلاد مبارک اور گیارہویں شریف میں
دو حیثیتیں ہیں ایک مخصوص فعل اور دوسری
مقصد و منشا۔ بحیثیت اول یہ جزر ایمان
نہیں جبکہ بحیثیت ثانی داخل ایمان ہے۔
- ۱۵۳ مسئلہ پر قرآن و حدیث سے دلیل۔
- ۱۵۳ چار سوالات پر مشکل ایک استفتاء۔
- ۱۵۳ کلمہ حمد سے استہزار کرنے والا تجدید اسلام
و تجدید نکاح کرے۔
- ۱۵۳ رافضیوں سے میل جول حرام، اس کا مرتکب
فاسق، مسلمان اس سے مفاطع کریں۔
- ۱۵۳ سود خور سے محبت، بلا مجبوری منع ہے۔
- ۱۵۳ سود کفایہ والے، کھلانے والے اور نکمے والے

- زنا کب سودا اور جوئے سے بدتر اور کب ان سے کمتر گناہ ہے۔ ۱۵۵
- سود خور، جواری اور زانی کے ساتھ کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ ۱۵۵
- چار سوالات پر مشتمل استفتاء۔ ۱۵۵
- کاہنوں اور جوشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا پھل یا بُرا دریافت کرنا کیسا ہے۔ ۱۵۵
- تو جوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی پر طعن کرنا کیسا ہے۔ ۱۵۵
- بیابا شادیوں پر طوائف اور بھانڈے بچانے کا حکم شرعی کیا ہے۔ ۱۵۵
- جوئے کا انگہ لگانے والے حنفی المذہب اور اہلسنت و جماعت رہتے ہیں یا نہیں۔ ۱۵۵
- اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اور ناجائز بات کا حکم دی تو اطاعت ناجائز ہے۔ ۱۵۷
- ماں باپ ترک کب کب بھی ہوں تب بھی اولاد پر ان کی اطاعت لازم ہے جب تک مرتد نہ ہوں۔ ۱۵۷
- مرتد کے لئے مسلمان پر کوئی حق نہیں۔ ۱۵۷
- بڑے بھائی کو حق تعظیم حاصل ہے مگر وہ ماں باپ کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ ۱۵۷
- بلا وجہ شرعی ایذا رسانی حلال نہیں۔ ۱۵۷
- اہل ہنود کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔ ۱۵۷
- کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ ۱۵۸
- منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ ۱۵۸
- شعبہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں ۱۵۹
- حرام کو تماشا بنانا حرام۔ ۱۵۹
- کافروں کی شیطانی خرافات کو اچھا جاننا آفت اشد ہے اس صورت میں تجدید اسلام اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ ۱۵۹
- میلہ کفار میں تجارت کے لئے جانا بھی ممنوع ہے ۱۵۹
- معبد کفار میں جانا گناہ ہے۔ ۱۵۹
- کفار کو دعوت ہدایت و اسلام دینے کے لئے ان کے میلے میں عالم دین کو جانا مطلقاً جائز ہے ۱۶۱
- حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ اور کون سا کبیرہ ہے۔ ۱۶۱
- کفر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔ ۱۶۱
- سود گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۶۱
- بدعت سیئہ اور گناہ کبیرہ میں نسبت۔ ۱۶۲
- فسق اعتقاد فسق عمل سے بدتر ہے۔ ۱۶۲
- غیبت زنا سے بدتر ہے۔ ۱۶۲
- قتل قتل سے سخت تر ہے۔ ۱۶۲
- کون سا جھوٹ صغیرہ ہے۔ ۱۶۳
- صغیرہ بعد از اصرار کبیرہ ہو جاتا ہے۔ ۱۶۳
- غیبت و کذب کب زنا سے بدتر ہوتے ہیں۔ ۱۶۳
- سجدہ تحیت اگر بت، چاند یا سورج وغیرہ کو کیا جائے تو اس پر حکم کفر ہے۔ ۱۶۳
- کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر اقوال زبان اور بعض افعال اس پر دلیل ہوتے ہیں۔ ۱۶۳
- معبودان باطل کی تصویر کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ ۱۶۳

- کوئی تصویر کو سجدہ کرنا کفر نہیں۔ ۱۶۳
- فقہ اکبر کی ایک عبارت کی توجیہ۔ ۱۶۴
- ایک حدیث کا مطلب۔ ۱۶۴
- اہل قبلہ کون ہیں۔ ۱۶۴
- ہندو مسلم اتحاد کی خاطر رسومات شنیعہ کا مرتکب ہونے والی جماعت کے بارے میں سوال۔ ۱۶۵
- کفار کے افعال قبیحہ شنیعہ کو مستحسن بنانا باتفاق ائمہ کفر ہے، ایسے لوگ اسلام سے خارج ہو گئے ان کو نہیں نکالنا سب سے نکل گئیں اور ان کی بیعتیں جاتی رہیں۔ ۱۶۶
- مشرکین کے تہوار کی خوشی منانا اور اس میں شریک ہونا معصیت قطعیہ ہے۔ ۱۶۶
- معصیت قطعیہ کا استعمال کفر ہے۔ ۱۶۶
- کفار کے افعال ملعونہ کو برا جان کر شرکت کرنیوالے مرتکب کبار اور مستحق عذاب بنارہیں۔ ۱۶۶
- مسئلہ مذکورہ پر قرآن وحدیث سے دلائل۔ ۱۶۷
- کافرومومن میں اتحاد کیسا۔ ۱۶۸
- کفار کے امور دنیوی میں ایک حد تک موافقت کی جاسکتی ہے مگر امور مذہبی میں موافقت جائز نہیں۔ ۱۶۸
- تعزیر مذہب میں ناروا و ممنوع ہے۔ ۱۶۸
- اودھ کے کچھ ہندو تعزیر بناتے اور اٹھاتے ہیں فعل حلال کو حرام کرنیوالے، غیر مقلدین کو خلاف شرع مدد دینے والے، شرعی معاصی میں جھوٹی شہادت دینے والے کے پیچھے نماز ناجائز ہے جب تک
- توبہ نہ کریں۔ ۱۶۹
- حق کے مقابل باطل کی اعانت کرنے والے کی امامت ناجائز اور مسلمان ان کا مقاطعہ کریں۔ ۱۶۹
- تباہی کا رجسٹر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں۔ ۱۶۹
- اہل ہندو کی خرافات و لغویات پر مشکل مجالس میں شریک ہونے والے مسلمان فاسق و فاجر مرتکب کبار اور مستحق غضب جبار و عذاب بنارہیں۔ ۱۷۰
- مسلمان کا کفر کفار کے حملہ سے ہوتا جسدہ گزر جائے۔ ۱۷۰
- ہندوؤں کے افعال ملعونہ کو بطور تماشا دیکھنا لعنت اور سنگاہ وقعت دیکھنا کفر ہے۔ ۱۷۰
- خاکروب مسلمان ہوتے ہی غسل کر کے پاک صاف ہو جائے تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے۔ ۱۷۲
- جو کافر تلقین اسلام چاہے اس کو تلقین کرنا فرض اور اس میں تاخیر گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۷۲
- جوان لڑکی کو مسلمان کرنے والے عالم کے پیچھے نماز ناجائز نہیں۔ ۱۷۲
- مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ ۱۷۲
- آیات قرآنیہ سے تائید۔ ۱۷۲
- خاکروب مسلمان ہو کر پھر اپنی قوم سے مل گیا اور اب دوبارہ قبول اسلام کی درخواست کرے تو اس میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۷۳
- کافروں کے غلط طعنہ کا لجا کر نا اور مسلمانوں کی دل شکنی کی پرواہ نہ کرنا جہالت ہے۔ ۱۷۳

- ۱۴۴ عملی کارروائیاں آزمائش کر دیتی ہیں۔
- ۱۴۳ کون ہے۔
- ۱۴۳ جو خود عالم نہ ہو اور مستند علماء کا فتویٰ نہ مانے تو وہ گمراہ ہے۔
- ۱۴۳ غیر عالم کو حکم ہے کہ عالم سے پوچھو۔
- ۱۴۳ تو مسلم خاکروب کے ساتھ کھانا کھانے والے مسلمان کی ہنسی اڑانے والا گنہگار ہے۔
- ۱۴۴ عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر خاکروب ہو شرعاً کیا حکم ہے۔
- ۱۴۵ تکبیل حرام و تحریم حلال دونوں کفر ہیں۔
- ۱۴۵ فاسق و فکیر کبیرہ اور مفسدی علی اللہ کے پیچھے نماز ممنوع ہے۔
- ۱۴۵ وہابیہ بے دین ہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔
- ۱۴۶ کسی کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو امام و مدرس بنانا مستحسن سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔
- ۱۴۶ رضا بالکفر کفر ہے۔
- ۱۴۶ ضروریات دین کا منکر کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔
- ۱۴۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے، لکھنے اور جھپٹنے والے وہابیہ کو امام و مدرس بنانے والا کیسا مسلمان ہے۔
- ۱۴۶ محبت رسول اور نفرت گستاخان کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔
- ۱۴۷ زبان سے تو سب دعویٰ محبت کر دیتے ہیں مگر
- ۱۴۷ اہل ہندو کی طرف سے حکومت خود اختیاری کی تحریک و شورش میں مسلمانوں کی شرکت کے بارے میں استغفار اور ہندوؤں کے مسلمانوں کے ساتھ رویے کی جھلک۔
- ۱۴۸ یہود اور مشرک مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔
- ۱۴۹ قرآن پاک سے دلائل
- ۱۴۹ ہندو مذہب کی کتاب بید مثل قرآن مجید زید نے گلے میں ڈال رکھی ہے کافر اس کو قرآن مجید سمجھ کر توہین کرنا چاہتا ہے تو کیا زید کو دفاع کرنا چاہیے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی مدد کرنی چاہیے یا نہیں۔
- ۱۸۲ مثال میں بسا اوقات فرقہ رہ جاتا ہے۔
- ۱۸۲ کافر مذہب کی کتاب کو قرآن مجید سے تشبیہ دینا توہین قرآن ہے۔
- ۱۸۲ اصرار علی الحرام جرم ہے۔
- ۱۸۲ اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کرنا بحکم حدیث حرام ہے۔
- ۱۸۳ شیعہ کی تنظیم میں سنیوں کو شریک ہونا کیسا ہے۔
- ۱۸۳ سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط میل جول ناجائز ہے خصوصاً جب کہ وہ افسر ہوں اور یہ ماتحت۔
- ۱۸۳ زنا کے ثبوت کا شرعی معیار۔

- عِدِّ قَدْ اُنْشِیْ کُوڑے ہیں۔ ۱۸۴
- اجنبیہ عورت سے خلوت حرام ہے۔ ۱۸۴
- مَعْقُودَاتُ فِی الْقَذْفِ کی گواہی ہمیشہ کو مرفوع ہے ۱۸۴
- روافض کی گواہی کا ثبوت حدیث میں اور ان سے قطع تعلق کا حکم۔ ۱۸۴
- دسہو کی جھنڈی کے جلسہ میں ہنود کے ساتھ شریک ہونے والے مسلمان سے متعلق سوال۔ ۱۸۵
- مُرَاسِمِ کُفْرِ کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و گناہ اور مَنَافِعَتِ حَکَمِ اللہ ہے۔ ۱۸۶
- کفار کی رسومات و افعال کو مستحسن جاننے والا کافر ہے مسلمان اس سے بایکاٹ کریں۔ ۱۸۶
- ہنود کے تہوار "پکچسن" کے موقع پر مسلمان تیلیوں کا گھائی نہ چلانا اور اس کے عوض چند روپے پیسے وصول کرنا کیسا ہے۔ ۱۸۷
- ہنود کے تہواروں میں ان کی موافقت کرنیوالے مسلمانوں اور مسلمانوں کو شرکت پر مجبور کرنیوالے رئیس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ۱۸۷
- معاوی پر اجارہ جات نہیں۔ ۱۸۷
- فعلِ حرام کی اُجرت حرام ہے۔ ۱۸۷
- نا جائز کا ترک واجب ہے۔ ۱۸۷
- اغراضِ فاسدہ کفار کی تحصیل نامناسب۔ ۱۸۸
- خوردین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور پانی سب میں یقیناً کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۸۸
- مطابق قانونِ فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت جب عمل کرے گی تو فیضانِ رُوح ہوگا۔ ۱۸۸
- موبہومات اور بہودہ خیالات کی موافقت کی جائے ۱۸۸
- نودین و دنیا کی عافیت تنگ ہو جائے گی۔ ۱۸۸
- ہنود کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منانے والا اسلام سے خارج و رنہ فاسق تو ضرور ہوگا۔ ۱۸۸
- اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کا اتباع درست نہیں۔ ۱۸۸
- مباہلہ کیا ہے، وہ کس وقت، کس سے، کس طرح کیا جاتا ہے۔ ۱۸۹
- مشکوٰۃ یا مظنون بات پر مباہلہ سخت جرات ہے۔ ۱۸۹
- فرقہ اسمعیلیہ کے ایک مذہبی پیشوا کا استقبال کرنیوالے مسلمانوں سے متعلق سوال۔ ۱۸۹
- بد مذہبوں سے میل جول رکھنے والے اگر توبہ نہ کریں تو مسلمان ان کو اپنے پاس نہ بیٹھیں وہیں سختی مدرسے کی رکعت تو بڑی چیز ہے۔ ۱۹۰
- تعظیم بد مذہبیاں اور ان سے اختلاط رکھنے اور ان کو سلام کہنے پر وعیدات قرآن و حدیث سے۔ ۱۹۰
- ابو اسیم بن میسرہ تابعی مکی اور ثقہ ہیں۔ ۱۹۲
- جس چیز کے کفر پر اتفاق ہوا اور جس کے کفر میں اختلاف ہو دونوں کا حکم۔ ۱۹۳
- ایک سنی عالم کے تحریری اعلان کے بارے میں سوال جس کے شروع میں حمد و نعت نہیں اور نہ ہی اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ تحریر کیا گیا ہے۔ ۱۹۴
- مسلمان پر نیک گمان کا حکم ہے۔ ۱۹۴

- کسی سنی کے عدم ذکر تو تسل کو انکار تو تسل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ۱۹۴
- توسل کا انکار کر نیا الاستی نہیں ہوتا۔ ۱۹۴
- حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل مسلمان کے دل میں رچا ہوا ہے اگرچہ بعض اوقات زبان سے نہ کہے۔ ۱۹۴
- کائنات کی ہر نعمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے ملتی ہے۔ ۱۹۵
- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم خزان حق ہیں۔ ۱۹۵
- مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے مستغنی کو حسن اعتقاد پر داد۔ ۱۹۵
- پاسپورٹ کے لئے تصویر بنانے اور بنوانے سے متعلق استغفار۔ ۱۹۵
- ذمی روح کی تصویر کھینچنے بالاتفاق حرام ہے اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔ ۱۹۶
- جس کا کھینچنا حرام اس کا کھینچنا بھی حرام ہے جس چیز کا لین حرام اس کا دینا بھی حرام ہے الضرورت تبیح المحظورات۔ ۱۹۶
- مجرد تحصیل منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوتا۔ ۱۹۷
- جائز نوکر کی شیش روپیہ اور ناجائز ڈیڑھ سو کی ملتی ہوئی نفع کے لئے ناجائز کو اختیار کرنا حرام ہے۔ ۱۹۷
- عیسائیوں کے بگل بجانے کی نوکری مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ ۱۹۷
- اگر حج کی ادائیگی کی رشوت کے بغیر کوئی صورت نہ ہو تو کیا کرے۔ ۱۹۸
- کس صورت میں تصویر کی اجازت ہے۔ ۱۹۸
- کافر کے مجھے مسلمان کرلو تو مسلمان کو اس کے لئے فرض نماز توڑ دینا واجب ہے۔ ۱۹۹
- ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق ہے۔ ۱۹۹
- کفار کو دعوت اسلام دینا کب واجب اور کب مستحب ہے۔ ۱۹۹
- رسالہ جلی النص فی اماکن الرخص (اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے) ۲۰۱
- نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے نہ ہر وقت ایسا کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے۔ ۲۰۲
- مواقع رخصت کے بارے میں کچھ قواعد و اصول شرعیہ جن میں بظاہر تعارض ہے۔ ۲۰۲
- اصل اول۔ ۲۰۲
- مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔ ۲۰۲
- اصل اول کی مؤید حدیث۔ ۲۰۲
- قاعدہ مذکورہ مطلقاً لحاظ نہی بتاتا ہے۔ ۲۰۲
- اصل دوم۔ ۲۰۲
- مجبوریاں ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔ ۲۰۲
- اصل مذکورہ دو آیتوں سے ماخوذ ہے۔ ۲۰۲

- ۲۰۳ قاعدہ مذکورہ مطلقاً لحاظ ضرورت بتاتا ہے۔
اصل سوم۔
- ۲۰۳ دو بلاؤں کا مبتلان میں سے ہلکی کو اختیار کرے۔
- ۲۰۳ اصل مذکور کا ماخذ آیت کریمہ ہے۔
- ۲۰۳ قاعدہ مذکورہ دونوں اطلاقی نہیں کرتا بلکہ موازنہ چاہتا ہے۔
- ۲۰۳ اصل چہارم۔
- ۲۰۳ ضرر مدفع ہے۔
- ۲۰۳ اصل مذکور کی مؤید آیت کریمہ وحدیث اقدس۔
- ۲۰۳ اصل پنجم۔
- ۲۰۳ مشقت آسانی لاتی ہے۔
- ۲۰۳ قاعدہ مذکورہ کی مؤید آیت کریمہ۔
- ۲۰۳ مشقت و دشواری کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔
- ۲۰۴ اصل ششم۔
- ۲۰۴ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔
- ۲۰۴ اصل مذکور کی مؤید آیت کریمہ۔
- ۲۰۴ اصل ہفتم۔
- ۲۰۴ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر ایک کیلئے اس کی نیت۔
- ۲۰۴ قاعدہ مذکورہ کی مؤید آیت کریمہ۔
- ۲۰۴ مواقع و اماكن رخص کا بیان اور قواعد مذکورہ سبب کے موارد کی وضاحت۔
- ۲۰۴ مراتب پانچ ہیں: ضرورت، حاجت، منفعت،
- ۲۰۵ زینت، فضول۔
- ۲۰۵ پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الہیہ ہے: دین، عقل، نسب، نفس اور مال۔
- ۲۰۵ مراتب خمسہ مذکورہ کی تعریفیں اور مثالیں۔
- ۲۰۶ ضرورت کا استثناء بدیہی ہے۔
- ۲۰۶ متعدد مثالیں کہ اپنی ضرورت تو ضرورت ہے۔
- ۲۰۶ دوسرے مسلم کی ضرورت کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔
- ۲۰۶ دو باتے کہ چا سکتا ہے تو نماز توڑ کر بچانا لازم ہے۔
- ۲۰۶ اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔
- ۲۰۶ بچنے کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو قابل نماز ہو کر قضا ہو جائے۔
- ۲۰۶ اندھے کو کنویں میں گرنے سے بچانے کے لئے نماز توڑ دینا لازم ہے۔
- ۲۰۶ جن کا نفقہ اس پر لازم ہے ان کا بند و بست کے بغیر چل کر نہ جائے۔
- ۲۰۷ زینت و فضول کے لئے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔
- ۲۰۸ مجر و منفعت کے لئے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔
- ۲۰۸ حقہ بضرورت مرض جائز اور منفعت ظاہرہ مثلاً قوت جماع کے لئے ناجائز ہے۔
- ۲۰۸ حلال کام میں تیس روپے ماہانہ پاتا ہے اور انصرانی ناقوس بجانے پر ڈیرہ سو ماہانہ دینگے

- ۲۰۹ اس منفعت کے لئے یہ نوکری جائز نہیں۔
فاسقانہ وضع کا جو تانبہ بنانے پر موزی اور ایسی
وضع کے کپڑے بنانے پر ورزی کو کتنی اجرت
ملے اس کی اجازت نہیں کہ یہ معصیت پر
اعانت ہے۔
- ۲۱۰ لکڑی جھیل سے مفت مل سکتی ہے مگر اس کے لئے
کسی شخص کو رشوت دینی پڑتی ہے تو دینا حرام ہے
کعبہ مندر میں داخل ہونے کے لئے رشوت دینا اور
اس کا لینا حرام ہے۔
- ۲۱۱ حرام محض منفعت کے لئے حلال نہیں ہو سکتا۔
الصبر یفوق الدلالة۔
- ۲۱۲ تبدیل وقف کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
وقف کو حالت سابقہ پر رکھنا واجب ہے
نہ کہ اس میں زیادتی کرنا۔
- ۲۱۳ ہندیہ کی عبارت سے پیدا ہونے والے ایک
اعراض کا جواب۔
- ۲۱۳ والدین کے فرمان کی خلاف ورزی کس صورت
میں جائز اور کس صورت میں ناجائز ہے؟
- ۲۱۴ اذان سے استہزاء کفر ہے اس کا ترک کب
تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔
- ۲۱۵ دائرہ سے استہزاء کرنے والے کا ایمان
زائل نکاح باطل اور غدر جہل غلط و عاقل ہے
- ۲۱۵ دائرہ شعائر اسلام ہے۔
- ۲۱۵ شعائر اسلام سے استہزاء اسلام سے
استہزاء ہے۔
- ۲۰۹ جس شخص کے عقائد کا ٹھکانا نہ ہو وہ دائرہ اسلام
سے خارج ہے یا نہیں۔
- ۲۱۶ ہنزا دیا ہے اس کی تسخیر کے لئے عمل کرنا
کیسا ہے۔
- ۲۱۶ آسیب، بھوت، چڑیل اور شہد وغیرہ جو
مشہور ہیں صحیح ہیں یا غلط۔
- ۲۱۶ دستِ نینب اور مصغے کے نیچے سے اشرفی
وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں۔
- ۲۱۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنزا
مسلمان ہو گیا تھا۔
- ۲۱۶ تسخیر ہنزا اور سفلیات سے ہو تو حرام قطعی
بلکہ بعض صورتوں میں کفر اور اگر علویات سے
ہو تب بھی غالی اور ضرر نہیں۔
- ۲۱۷ صحبت جن کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر
ہو جاتا ہے۔
- ۲۱۸ جن اور ناپاک رُوحیں احادیث سے ثابت
ہیں۔
- ۲۱۸ شہداء کرام خبیث حرکات سے منزہ و مبرا ہیں
دستِ غیب کی صحیح اور غلط صورتیں۔
- ۲۱۸ دستِ غیب کا اعلیٰ اور سہل تر عمل وہ ہے
جو قرآن مجید میں موجود ہے۔
- ۲۱۹ لوگ عملِ حُب کے پیچھے خستہ و خوار پھرتے
ہیں مگر نہیں ملتا حالانکہ حُب کا سہل و یقینی
عمل قرآن مجید میں مذکور ہے۔
- ۲۱۹ طوسی کا فرض حد کفر تک نہ تھا اس نے

- حتی الامکان اگلوں کے کفر کی تاویلات کہیں
جو گناہ ہے اور جہاں اس نے خلافت اہلسنت
کیا اس کا ذکر دیا گیا ہے۔
منطقی و فلسفی شراح و محققین معصوم نہیں۔
یہ جو مشہور ہے کہ گھر، گھوڑا اور عورت منجوس
ہوتے ہیں محض باطل و مردود اور ہندوؤں کے
خیالات ہیں۔
تقریباً ناجائز و بدعت ہے مگر کفر نہیں کہ نماز
جوازہ ناجائز اور ذبیحہ مردار ہو۔
افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔
ابن ماجہ کی ایک حدیث پر کلام اور اس کی
توجیہ۔
ہر بدعت سیئہ کفر نہیں۔
بعض بد مذہبیاں کفر نہیں۔
مسئلہ کی تائید عبارات فقہار سے۔
لعنت بہت سخت چیز ہے مسلمانوں کو اس
سے بچنا چاہئے۔
جب تک کفر پر مرنا ثابت نہ ہو کافر پر بھی
لعنت جائز نہیں۔
دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے
فرمیسین کے بارے میں سوال و جواب۔
ایک اجمالی مبہم سوال۔
کو اکب فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدہ رکھنا
کیسا ہے اور تعویذات میں عامل کو انکی رعایت
کہاں تک درست ہے۔
- مسلمان مطیع پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں
کے لئے کچھ سعد نہیں۔
کبھی گناہ بھی سعادت ہو جاتا ہے۔
کو اکب کو موثر جاننا شرک، ان سے مدد مانگنا
حرام اور ان کی رعایت خلافت توکل ہے۔
تخیر و تلویں سے کیا مراد ہے۔
مسئلہ سے متعلق اشعثہ الملعات پر مصنف
علیہ الرحمۃ کا حاشیہ۔
قاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلب باران
کی دعا مانگتے وقت منزل قر کر کی رعایت کا
حکم دیا۔
حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت
جائز ہوتا ہے اس وقت حرام نہیں رہتا۔
فقیری میں جھوٹ بولنا اور حرام کھانا جائز
ہے یہ کہنے والے کا کیا حکم ہے۔
دینی مدرسہ میں حکومت انگریز کی امداد کی بنا پر
انگریزی وغیرہ داخل نہ کی گئی تو اس میں
شرعاً کوئی حرج نہیں اور اس کا بند کرنا محض
بے وجہ ہے۔
حکومتی خطاب واپس کرنا نہ کرنا کوئی شرعی مسئلہ
نہیں اگر واپسی خطاب میں بندش امداد کا
اندیشہ صحیح ہے تو واپسی حاکمیت ہے۔
اہل ہنود کے رسومات کفر پر مشتمل جلسوں
میں شرکت کرنے والا قابل امامت نہیں۔
دشمنان دین سے احتراز فرض ہے۔

- ۲۲۸ فرض کا ترک موجب ملامت اور مانع امامت کا
کافر کے لئے دُعا سے مغفرت و فاتحہ خوانی
کفرِ ناص و تکذیبِ قرآن ہے۔
- ۲۲۸ کفرِ ناص و تکذیبِ قرآن ہے۔
- ۲۲۸ مشرک کی نماز و دُعا کے لئے اشتہار چھاپنے والے
دارۃ اسلام سے خارج ہیں۔
- ۲۲۸ قربانی گاؤں و شعار اسلام ہے اور ہندوستان
میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے۔
- ۲۲۸ کفار و زنادقہ کو واعظِ مسلمین و پیشوا اے دین
بنانا اسلام کو گندہ چھری سے ذبح کرنا ہے۔
- ۲۲۹ مشرکین و کفار کے ساتھ اتحاد و ودا
حرام قطعی ہے۔
- ۲۲۹ سلاطین اسلام و ممالک اسلامیہ اماکن مقدسہ
کے لئے خطبہ جمعہ و عیدین میں دُعا مستحب ہے۔
- ۲۲۹ ① رسالہ الرمز المصنف علی سؤال
مولانا السید اصف (کفار سے معاملات
احکام مرتدہ اور ایک اشتہار (اسلامی پیام)
کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا ایدہ صنف
علیہ الرحمہ کے سوالات کا مفصل و مدلل جواب)
- ۲۳۱ ارشاد الہی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا
بطانۃ من دونکم لایا لونکم خیالاً عام
و مطلق ہے۔
- ۲۳۳ کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ
امور دنیویہ میں ہو۔
- ۲۳۳ کفار ہرگز تا قدر قدرت ہماری بدخواہی میں
کمی نہ کریں گے۔
- ۲۲۸ حدیث لا تستضیئوا بنار العشرکین
کی تفسیر۔
- ۲۲۸ آیت کریمہ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم
کی تفسیر۔
- ۲۲۸ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانی
کو محرر بنانے سے انکار فرمادیا۔
- ۲۲۸ کفار سے جملہ انواع معاملات ناجائز نہیں۔
- ۲۲۸ ہر کافر حربی کافر محارب ہے وہ ذمی و معاہدہ
کا مقابل ہے۔
- ۲۲۹ رازدار بنانا ذمی معاہدہ کو بھی جائز نہیں۔
- ۲۲۹ موالات مطلقہ جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہو
یا ذمی۔
- ۲۲۹ ہر اوجہ ان معاملات جائز اور حربی سے
حرام ہے۔
- ۲۲۹ امام رازی کی ایک عبارت کا مطلب۔
- ۲۲۹ آیت کریمہ "واغلظ علیہم" کا شان نزول
اور تفسیر۔
- ۲۳۱ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل ارشاد
"واغلظ علیہم" کفار پر انواع انواع کے
نرمی و عفو و صغ فرماتے تھے۔
- ۲۳۳ امام عطار بن ابی ربیع کے مناقب۔
- ۲۳۳ یہود و مشرکین عداوتِ مسلمین میں سب
کافروں سے سخت تر ہیں۔
- ۲۳۳ یا ایہا النبی جاہدا الکفار میں
حکم جہاد عام ہے۔

- کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ ۲۳۷
- نفس کفر میں تمام کفار برابر ہیں "الکفر صلة واحدة" ۲۳۷
- معاہدہ کا استثناء حکم جہاد سے دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃ معلوم و مستقر فی الاذہان ہے۔ ۲۳۷
- تفاوت عداوت کفار پر بنائے کار نہیں۔ ۲۳۷
- حسب حاجت ذیل قلیل ذمیوں سے جزیوں کے مقابلہ و مقابلہ میں مدولے سکتے ہیں۔ ۲۳۷
- مسخر کتے سے شکار میں مدولینا جائز ہے۔ ۲۳۷
- مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز۔ ۲۳۸
- کافر طبیب سے کس نوعیت کا علاج جائز اور کس نوعیت کا ناجائز ہے۔ ۲۳۸
- کافر طبیبوں کے مسلمان مریضوں کو فریب دینے کے متعدد طریقے۔ ۲۳۹
- مصر کے ایک مسلمان رئیس اور یہودی طبیب کا واقعہ۔ ۲۴۱
- بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں، یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں جانتے حالانکہ اس میں متعدد خرابیاں ہیں۔ ۲۴۲
- یہودی طبیب سے علاج کرانے والے ۲۴۲
- ایک مسلمان مریض کا واقعہ۔ ۲۴۳
- امام ماززی علیہ الرحمۃ کے علیل ہونے اور یہودی طبیب سے علاج کرانے کا عجیب واقعہ۔ ۲۴۳
- عورت مرتدہ ہونے پر نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔ ۲۴۳
- قول صوری و ضروری میں فرق ہے۔ ۲۴۳
- سوائے نکاح کے باقی تمام احکام ارتداد مرتدہ پر جاری ہوں گے۔ ۲۴۴
- مرتدہ اپنے مسلمان شوہر کا ترکہ نہیں پائیگی۔ ۲۴۴
- عورت اگر مرض الموت میں مرتدہ ہوئی تو شوہر اس کا ترکہ پائے گا ورنہ نہیں۔ ۲۴۴
- مرتدہ جب تک اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہے۔ ۲۴۴
- عالمگیری و درمختار کی عبارتوں سے استنباط کہ مرتدہ کا نکاح نہیں جاتا مگر وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ ۲۴۴
- مرتدہ کو تجدید نکاح کا حکم بنظر احتیاط ہے ۲۴۵
- مرتدہ کا شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں۔ ۲۴۵
- بارہ عورت ایک مدت تک بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے۔ ۲۴۵
- زوج کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے تو زوج حرام ہوگی یہاں تک کہ اس کی بہن کو ۲۴۵

- ۲۴۵ جد کرے اور اس کی عدت گزر جائے۔
 ۲۴۹ حرمت مصاہرت طاری ہونے سے متاثرہ لازم ہے کیونکہ نکاح قائم ہے۔
 ۲۴۵ زن مفضاة یعنی جس کے سبیلین ایک ہو جائیں اسکے نکاح میں اصل دخل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے۔
 ۲۴۹ بت اور تعزیر نیز ان دونوں کے چڑھاوے میں فرق ہے۔
 ۲۴۹ سبیل اور کھانا پائے بسکٹ وغیرہ جو افضیول کے جمع کے لئے کئے جائیں ناجائز و گناہ ہیں ان میں چپہ دینا گناہ اور اس میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔
 ۲۴۹ سبیل لگانا جائز ہے۔
 ۲۴۹ دیوبندی گمراہ و بے دین ہیں۔
 ۲۴۹ تعزیر ناجائز ہے اور گمراہانکا لانا بھی صحیح نہیں اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔
 ۲۴۹ گاندھی کے جلوس میں استقبال کے لئے جانا مسلمانوں کو کیسا ہے۔
 ۲۴۹ کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے ہنود کے میلوں میں بطور تماشا بن جانے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔
 ۲۴۸ ایک جلسہ میں شرکت سے متعلق سوال و جواب تین سوالوں پر مشتمل استفتاء۔
 ۲۴۸ ہر شخص سے جتنا تعلق حدود شرع سے باہر نہیں اپنے تنوع احوال پر جائز یا مستحسن یا
- ۲۴۹ فرض ہے اور جو حدود شرع سے باہر ہو باطل و احوال مکروہ، ممنوع یا حرام ہے۔
 ۲۴۹ جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے۔
 ۲۴۹ گورنمنٹ کی طرف سے مدارس اسلامیہ کو دی جانے والی امداد کو قبول کرنا جائز اور اس کا قطع کرنا حماقت ہے۔
 ۲۴۹ مناع الخیر پر وعید شدید ہے۔
 ۲۵۰ تالاق مدرس مقرر کرنا صحیح نہیں۔
 ۲۵۰ یاد شاہ اگر غیر مستحق کو کچھ دے تو گنا ظلم کیا ایک غیر مستحق کو دینے کا اور دوسرا مستحق کو نہ دینے کا۔
 ۲۵۰ قول مشرک کو انکم شرک ماننا مہر اسر
 ۲۵۰ خلاف اسلام ہے۔
 ۲۴۹ مشرکوں کو خیر خواہ سمجھنا حماقت و جہالت ہے قرآن مجید سے دلیل۔
 ۲۵۰ تین سوالات پر مشتمل استفتاء۔
 ۲۵۱ رابطہ شیخ جائز و مستحسن و سنت اکابر ہے مسلمان پر بلا وجہ شیعہ حکم تکفیر خود قتل کے لئے مستلزم کفر ہے۔
 ۲۵۲ تعزیر شرعی حاکم اسلام کی رائے پر ہے عام لوگوں کے ہاتھ میں نہیں سوائے اسکے کہ مقاطعہ کریں۔
 ۲۵۲ بے علم مفتی اگر کچھ جاہلوں کا مقدمہ ہو تو وہ حدیث مبارک "ضلوا و اضلوا" کا مصداق ہے۔

- ۲۵۳ بے علم کے فتویٰ دینے پر وعید شدید -
نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز و مقصود
اور اعز مطلب ہے -
- ۲۵۳ باطل، ضعیف یا مشکوک مسائل پھیل کر مسلمانوں
میں اختلاف و فتنہ و فساد پیدا کرنا حرام ہے
- ۲۵۳ عالم دین نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہے -
- ۲۵۳ مسلمانوں میں بلاوجہ شرعی فتنہ و اختلاف
پیدا کرنا نیابتِ شیطان ہے -
- ۲۵۳ کسی کا فرقہ مہاتما کہنا سخت حرام ہے -
- ۲۵۴ مہاتما کے معنی رُوحِ اعظم کے ہیں -
- ۲۵۴ رُوحِ اعظم حضرت جبریل علیہ السلام کا
وصف ہے -
- ۲۵۴ فاسق کی مدح سرائی پر وعید -
- ۲۵۴ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترکِ موات
کا حکم ہے خصوصاً مرتدین سے -
- ۲۵۵ معاملات و موات الگ الگ چیزیں -
- ۲۵۵ جب کوئی بدین مسلمانوں کو ہسکا تے تو اس کا
دفع کرنا اور قلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیطانی
کا رفع کرنا فرضِ عظم ہے -
- ۲۵۶ خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ تعالیٰ کے فرض کو
باطل نہیں کرتا -
- ۲۵۶ مکرِ شیطان کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے
سوا کسی کا کام نہیں ہو سکتا -
- ۲۵۶ مسلمانوں پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ
اور ان کے معاونین کے فتنوں کا سدِ باب
کریں -
- ۲۵۴ مساجد میں مشرکوں سے لیکچر کرنا حرام اور
توہینِ مسجد ہے -
- ۲۵۸ پابندیِ اسلام سے آزاد عالم قابلِ فتویٰ
نہیں -
- ۲۵۸ کتنا اگر جانماز پر چلا جائے اور اسکے پاؤں
اور جانماز دونوں خشک ہوں تو جانماز کا
دھونا لازم نہیں، یہی حکم مشرک کے بارے
میں بھی ہے -
- ۲۵۸ گاندھی کو امام بنانا اور ہندوؤں سے اتحاد
منانا دشمنیِ اسلام ہے اور اس میں چندہ
دینا مسلمان کا کام نہیں -
- ۲۵۸ ترکوں کی حمایت اور خلافت کے نام پر مسلمانوں
سے چندہ لینے والوں کے مقاصد کی نشاندہی -
- ۲۵۸ مرتد سے میل جول رکھنا اور فاسق سے بے ضرورت
اخلاط مکروہ ہے -
- ۲۶۰ دو بایہ و دیوبندیہ و مخالفانِ دین و عثمان
مشرکین کے جلسہ میں سستی کو شرکتِ حلال نہیں
- ۲۶۱ بیس سوالات پر مشتمل استفتاء
- ۲۶۱ خلافت ترک صحیح ہے یا نہیں -
- ۲۶۱ خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے والے کا
کیا حکم ہے -
- ۲۶۱ حملہ آوروں کے خلافتِ بادشاہِ اسلام کی
اعانت مسلمانوں پر فرض ہے یا نہیں -

کیا اہل اسلام کو خلیفہ کے مقابلے میں نصاریٰ کی مالی مدد کرنا جائز ہے۔

۲۶۱ حکومت نصاریٰ و کفار کے لشکر میں شامل ہو کر مسلمان سے مقابلہ کرنا حرام ہے یا نہیں، اور عہد ایسا کرنیوالوں کی کیا سزا ہے۔

۲۶۱ نصاریٰ کی وہ ملازمتیں جن میں خلافتِ شرع فیصلہ کرنے پڑیں جائز ہے یا نہیں۔

۲۶۱ نصاریٰ سے موالات، ان کی تعظیم، بڑے دن میں ان کو ڈالی دینا اور ان سے معاملہ بیع و شراء کا کیا حکم ہے۔

۲۶۲ مشرکین سے اس طور پر مدد لینا کہ کوئی بات خلافتِ شرع لازم نہ آئے جائز ہے یا نہیں۔

۲۶۲ مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد کرنا، اس میں بچوں کو پڑھوانا اور اس کی ملازمت کرنا کیسا ہے۔

۲۶۲ جزیرۃ العرب بالخصوص حرمین شریفین میں مشرکین و یہود و نصاریٰ کا داخل ہونا ممنوع ہے یا نہیں اور جو شخص قصد ان کو داخل کرے اس کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے۔

۲۶۲ بلادِ اسلامیہ و مقاماتِ مقدسہ اور مساجد خصوصاً مسجد اقصیٰ پر نصاریٰ کے قبضہ ہو جانے پر یا بھرتی ہونے کی حالت میں مسلمانوں پر جلسے کرنا اور ریزولوشن پاس کرنا فرض ہے یا نہیں۔

۲۶۲ گناہیوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے

بدتر مشرکین ہیں جیسے ہندو مشرکین سے بدتر

۲۶۲ مرتدین ہیں جیسے و باریہ خصوصاً دیوبندیہ۔

۲۶۲ مشرک بدترین اصنافِ کفر سے ہے۔

۲۶۲ شرع میں ہر نبی کا یوم ولادت صاحبِ عظمت ہے

۲۶۱ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق یوم جمعہ میں ہوئی جو اس کی وجہ فضیلت ہے۔

۲۶۱ روزِ جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔

۲۶۵ مشرک مطہر میں تاریخِ قمری معتبر ہے نہ کہ شمسی۔

۲۶۵ ہولی و دوالی کی تعظیم اور نیروز و مہربان کے نام پر کچھ دینا جائز نہیں۔

۲۶۶ مشرکتِ کفر سے لزوم کفر ہے۔

۲۶۶ مباح کا فضل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع پیدا ہو۔

۲۶۶ کسی امرِ مباح کو شرعاً فرض ٹھہرا لینا قطعاً حرام اور شریعت پر افترا ہے۔

۲۶۶ علی گڑھ کالج کی حالت پر نیچر کے زمانے میں اور اس کے بعد۔

۲۶۶ درسِ نظامی میں شامل فلسفہ قدیمہ کی بعض کفریات کا تذکرہ۔

۲۶۶ تزید پکاستی ہے مگر برادری کے وہابیوں کی چند عورات اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور

۲۶۲ زیدان کی خوب خاطر مدارات کرتا ہے، کیا ایسا کرنے سے اس کی سنت میں فرق

۲۶۸ پڑتا ہے۔

- ۲۴۳ حدیث میں حکم ہے کہ رفاقت صرف مومن سے کر
اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔
- ۲۴۳ ۲۶۹ منسوخ پر عمل حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۶۹ گیارہ سوالات پر مشتمل استفتاء۔
- ۲۴۳ ۲۶۹ مشرک و کافر کے جنازے کو کندھا دینا ضروری
قرار دینے والا شریعت پر اقرار کرتا ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۰ تعظیم مشرک کفر ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۱ مشرک کی بجے پکارنا مشرک کا کام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۱ اگر کوئی جبراً لوگوں کو بازاراں فروخت کرنے پر
مجبور کرے تو ایسی اشیاء کو خریدنا اور کھانا
حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۱ مندر ماوائے شیاطین ہے اس میں مسلمان
کو جانا منع ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۲ مندر میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۲ قرآن عظیم کو شل وید بتانا کفر ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۲ ہنود کے وید پر عمل کا حکم حکم کفر ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۲ حکم کفر کفر ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۲ شرعی فیصلے ہندو سرپنج اور پنچ سے کرنا حرام
اور بحکم قرآن سخت ضلالت ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ مشرک کی خوشی کے لئے شعار اسلام بند کرنا
حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ مولوی عبدالباری صاحب کی تصریح۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ مسجد میں سکونت و خورد و نوش غیر معتکف
کو جائز نہیں۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ مشرکین کا مسجد میں جمع توہین مسجد ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ مائی جرمانہ منسوخ ہو چکا لہذا کسی پر مائی جرمانہ
- ۲۴۳ ۲۷۳ ڈالنا حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ منسوخ پر عمل حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۳ فیصلہ معاملات کے لئے پنچایت میں درخواست
دینے والوں سے پیسے وصول کرنا رشوت و
حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی اور
نہ وہ مسجد مسجد ہوگی۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ پرانی زمین کو مسجد کے لئے وقف نہیں
کیا جاسکتا۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ
وہ اس کا اہل نہیں۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ مشرک سے امور دینیہ میں مدد لینا جائز نہیں
- ۲۴۳ ۲۷۴ جس جلسہ میں مقررین و صدر و بابائی، دیوبندی،
نچری اور ہندو وغیرہ ہوں اس میں شریک
ہونا قطعی حرام اور سخت مضرا سلام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ تبجیل الکافر کفر۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے
- ۲۴۳ ۲۷۴ مشرک کے سوگ میں ہر تال کرنا اور کاروبار
بند کرنا حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ تین دن سے زائد مسلمان کا سوگ منانا
حرام ہے۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ مشرک کی تعظیم کرنے والے امام کے پیچھے
نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔
- ۲۴۳ ۲۷۴ غیر متقلدین و مرزائیہ سے نشست و برخاست
رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم شرعی۔

- ۲۸۲ عبارت کی تاویل کرنا مقبول ہے یا نہیں۔
- ۲۸۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے۔
- ۲۸۴ علماء دیوبند کی تکفیر نہ کرنے والوں کی اقدار میں نماز کے جواز و عدم جواز کی تفصیل۔
- ۲۸۵ کون سے کافر کو کافر کہہ کر پکارنا منع ہے۔
- ۲۸۵ کافر کو کافر نہ جاننا خود کفر ہے۔
- ۲۸۵ شرع مطہر میں کافر ہر غیر مسلم کا نام ہے۔
- ۲۸۵ جس نے کفر کو کفر نہ جانا تو ضرور کفر کو اسلام جانا۔
- ۲۸۶ کفر اور اسلام میں تقابل تضاد ہے۔
- ۲۸۶ اسلام کی ضد کفر ہی ہے۔
- ۲۸۶ کفریات پر مشتمل چند کتابوں کے مصنفین کے نام۔
- ۲۸۶ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنیوالے راضی ہیں یا دیوبانی، انکے ساتھ میل جول مسلمانوں کو جائز نہیں۔
- ۲۸۷ کفار سے میل جول رکھنے، ان کی تعظیم کرنیوالے اور ملعون حرکات کرنے والے مسلمانوں کے بارے میں حکم شرعی کا بیان، نیز چار احادیث مبارکہ اور عبارات ائمہ سے ان کی مذمت۔
- ۲۸۸ ہند اور سندھ سے ہجرت کے متعلق ایک فارسی استفادہ اور اس کا جواب۔
- ۲۹۰ اس بات پر دلائل کہ ہندوستان دارالاسلام ہے جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے ثابت ہو
- ۲۸۹ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں کے پاس بیٹھنے والے کا انجام۔
- ۲۸۹ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجتہد و مہدی یا پیغمبر ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا نکاح کسی عورت سے ہو سکتا ہے یا نہیں، اور جن عورتوں کا نکاح ان سے کر دیا گیا ہے انکے بارے میں کیا حکم ہے۔
- ۲۸۹ قادیانی ایسا مرتد ہے جس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔
- ۲۸۰ تہذبات مرتد کے بارے میں فتاویٰ عالمگیری کی عبارت۔
- ۲۸۰ طلاق بلا نکاح نہیں ہوتی۔
- ۲۸۱ زنا کے لئے عدت نہیں ہوتی۔
- ۲۸۱ نکاح باطل سے نہ تو نسب ثابت ہوتا ہے نہ ہی عدت لازم ہوتی ہے۔
- ۲۸۱ لوگوں کو کابل کی طرف مجبور کرنے والے و اعظین سے متعلق استفادہ۔
- ۲۸۱ ہندوستان دارالاسلام ہے اور دارالاسلام سے ہجرت فرض نہیں۔
- ۲۸۱ عالم دین کے علم کی لوگوں کو محتاجی ہو تو اس کو ہجرت تو درکنار طویل سفر کی بھی اجازت نہیں
- ۲۸۲ علماء دیوبند اور ان کی قابل اعتراض چند تصانیف کے بارے میں سوال و جواب۔
- ۲۸۲ دیوبندیوں کا یہ ظاہر کرنا کہ ہمارا وہ عقیدہ نہیں جو ہماری طرف منسوب کیا جاتا ہے اور متعلقہ

توجہ تک ملت موجود رہے گی وہ حکم باقی رہے گا۔

دارالسلام میں جب تک کوئی حکم اسلامی موجود ہو تو وہ دارحرب نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں کا غلبہ ختم ہو گیا ہو۔

ہجرت کرنا دار کفر سے فرض ہے نہ کہ دار اسلام۔ ہجرت خاصہ اور ہجرت عام میں فرق۔

جس نے قصداً کلمہ کفر کہا یا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو وہ کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی پھر اگر مسلمان ہو اور توبہ کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے یا بعد عدت کسی اور سے کرے۔

عالم ہونے کی وجہ سے عالم دین کو بُرا کہنا کفر ہے اور بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے۔

سنی العقیدہ عالم کی توہین جاہل کو جائز نہیں چاہے اس کے عمل کیسے ہوں۔

بد مذہب و گمراہ اگرچہ عالم کہلاتا ہو اس کو بُرا کہا جائے گا مگر اُسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے۔

ہندو پنڈت سے ماتھے پر قشقہ (ٹیکہ) لگوانا کیسا ہے۔

ہندوؤں کے ساتھ غول باندھ کر گاتے بجاتے رامائن وغیرہ کتابوں کو بادب و احترام ساتھ لے کر ان کی مجلس تک مسلمان بھی گئے اُن کا یہ عمل کیسا ہے۔

قرآن مجید کا رامائن اور بائبل کے ساتھ ملا کر ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا جانا اور مندر میں لے جانا اور اس اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ چندہ جمع کرنا اور اس کو رفاہ عام مسلمان کرنا مثلاً مرستہ مسجد اور لاوارث مسلمانوں کی تجیز و تکفین وغیرہ ممنوع ہے یا نہیں۔

مدینہ منورہ تمام شہروں سے افضل ہے۔ مجاورت مدینہ منورہ ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے بارے میں مولانا عبیدالباری اور ابوالکلام کی تحریک سے متعلق سوال۔

زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اس نے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے۔

ذابح البقر کی بخشش ہوگی یا نہیں۔

کالی بھوانی اور شیخ سدو سے امداد طلب کرنا کیسا ہے۔

○ رسالہ بوکات الامداد لاهل

الاستمداد (محبوبانِ خدا سے مدد طلب

کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں)

وہابیوں کے استغانت سے متعلق عقیدے اور

اس پر بزمِ خلیش آیات قرآنیہ، قولِ سعدی

قولِ نظامی گنجوی اور اقوالِ صوفیاء علیہم الرحمہ سے

۲۹۶

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۲

۲۹۲

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۷

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۸

۲۹۹

۲۹۴

۲۹۹

۲۹۲

۳۰۱

۲۹۵

- ۳۰۱ استدلال کے بارے میں استفسار۔
وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا۔
- ۳۰۲ آیہ کریمہ "افی وجہت وجہی" کی تفسیر وہابیوں کی بیان کردہ تفسیر پر متعدد ذرا بول کا لزوم۔
- ۳۰۲ آیہ کریمہ "ایاک نستعین" میں استعانت حقیقی کا حصر ہے نہ کہ مطلق کا۔
- ۳۰۲ مناجات سعدی و نظامی میں فریاد رسی یاوری حقیقی کا حصر حضرت عزت عزوجل میں ہے نہ کہ مطلق کا۔
- ۳۰۳ استعانت حقیقیہ کا مطلب۔
- ۳۰۳ استعانت حقیقیہ کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے۔
- ۳۰۳ محبوبان خدا کو واسطہ وصول فیض اور ذریعہ وسیلہ قصائر حاجات جاننا حق ہے۔
- ۳۰۳ قرآن مجید میں طلب وسیلہ کا حکم ہے۔
- ۳۰۳ وجود حقیقی اور علم حقیقی اللہ تعالیٰ کے ساتھ منحصر ہیں مگر غیر خدا کے لئے ان کا اثبات شرک نہیں جب تک وجود حقیقی و علم حقیقی مراد نہ لیا جائے، یہی حکم غیر خدا سے استعانت کا ہوگا کہ جب تک استعانت حقیقیہ کا ارادہ نہ ہو شرک نہیں ہوگا۔
- ۳۰۳ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو علیم و علما رکھا ہے۔
- ۳۰۲ استعانت کا کون سا معنی غیر خدا کے ساتھ منحصر ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استعانت کفر ہے۔
- ۳۰۲ وہابیہ اس استعانت کو بھی آیہ کریمہ "ایاک نستعین" میں داخل مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے۔
- ۳۰۲ وہابیہ کے بیوقوفانہ سوال کا جواب آیت قرآنی سے۔
- ۳۰۳ قرآنہ اور تینتیس احادیث سے استدلال۔
- ۳۰۳ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مشرک غلام سے استعانت سے انکار فرمایا حالانکہ وہ دنیاوی طور پر امانت دار تھا۔
- ۳۰۸ حدیث ربیعہ کی شرح۔
- ۳۰۹ دنیا و آخرت کی سب مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں ہے۔
- ۳۰۹ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا ارشاد ملا علی قاری علیہ الرحمہ کا ارشاد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار جنت ہیں۔
- ۳۱۰ امام ابن حجر مکی کا ارشاد۔
- ۳۱۰ تین وہابیت کٹھن حدیثیں۔
- ۳۱۴ ان قصانیت جلیلہ کے نام جن میں مسئلہ استعانت و توسل کے جواز کا ثبوت مذکور ہے۔
- ۳۱۹

- ۳۲۹ اس پر سخت وعیدیں۔
- ۳۲۰ مسلمان انبیاء و اولیاء کو عیاذاً باللہ حرا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل نہیں جانتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہیں۔
- ۳۲۱ ○ رسالہ فقہ شہنشاہ وائے القلوب بیدالمحبوب بعطاء اللہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبان خدا کو بطائر الہی و لول کا مالک کہنا درست ہے) ۳۲۵
- ۳۲۶ وہابیہ کی طرف جملہ رک و ہو کر دینے کے لئے زہد و فرہ اور قریب و بعید کا فرق کرنا سخت جہالت ہے۔
- ۳۲۷ وہابیہ کا تراشیدہ نیا شگوفہ اور تین وجوہ اس کا رد۔
- ۳۲۸ پہلا رد (اولا)
- ۳۲۸ دوسرا رد (ثانیا)
- ۳۲۹ تیسرا رد (ثالثا)
- ۳۳۰ اہل لادہ الا اللہ پر بدگمانی حرام اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی خواہی معنی کفر کی طرف ڈھال لیجانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔
- ۳۳۱ بدگمانی کی ممانعت قرآن و حدیث سے، اور
- ۳۳۱ اس پر سخت وعیدیں۔
- ۳۳۰ مسلمان انبیاء و اولیاء کو عیاذاً باللہ حرا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل نہیں جانتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہیں۔
- ۳۳۱ ○ رسالہ فقہ شہنشاہ وائے القلوب بیدالمحبوب بعطاء اللہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبان خدا کو بطائر الہی و لول کا مالک کہنا درست ہے) ۳۲۵
- ۳۳۹ عصف علیہ الرحمۃ کے تفسیر کلام کے مصرع "ساجد آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو اور مدح غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصرع "بندہ مجبور ہے خاطر یہ ہے قبضہ تیرا" کے بارے میں سید محمد آصف صاحب علیہ الرحمۃ کا استفسار۔ ۳۳۹
- ۳۴۰ جواب سوال اول ۳۴۱
- ۳۴۱ لفظ "شہنشاہ اولاً بمعنی سلطان عظیم السلطۃ محاورات میں شائع و ذائع ہے۔ ۳۴۱
- ۳۴۱ عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں دخل تام ہے ۳۴۱
- ۳۴۱ امام ابوالعلا ریشی ناصحی کا لقب شایان شہ ۳۴۱
- ۳۴۱ ملک الملوک تھا۔ ۳۴۱

- ۳۴۷ سے بدتر کفر ہے۔
- ۳۴۸ کوئی مسلمان استغراق حقیقی کے ارادے سے لفظ شہنشاہ غیر خدا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرش مراد ہوتا ہے ۳۴۹ قائل کا مسلمان ہونا قرینہ قاطعہ ہوتا ہے کہ اس کے کلام میں لفظ شہنشاہ وغیرہ سے مراد استغراق حقیقی نہیں بلکہ عہد یا استغراق عرفی ہے۔ ۳۵۰ "آئیت الربیع البقل" اگر موجد کے تو مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ اس کا موجد ہونا اس پر قرینہ ہے۔ ۳۵۱ کسی شخص موجد نے قسم کھائی کہ "لا یدخل ہذا الدار الا ان یحکم علیہ الدھر" پھر اس گھر میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا اور یہ کلام مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ مخالف کا موجد ہونا قرینہ ہے۔ ۳۵۲ لفظ "شہنشاہ" میں محض احتمال استغراق حقیقی موجب منع نہیں ہو سکتا ورنہ ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں ممنوع ہو جائیں گے۔ ۳۵۳ لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب جیسے متعدد الفاظ کی فہرست۔ ۳۵۴ بعض علماء، ائمہ اور بزرگان دین کے القاب جلیلہ۔ ۳۵۵
- موقوف زمین سو سال کے لئے اجارہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔ ۳۵۶ امام ناسخی علیہ الرحمہ خود اپنے دستخط ملک الملوک کے ساتھ کیا کرتے تھے اور بعد کے علماء بھی آپ کو اسی لقب کے ساتھ ملقب کیا کرتے تھے ۳۵۷ امر مذکورہ بالا پر متعدد حوالہ جات متعدد علماء کرام کے کلام و اشعار جن میں لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات کو استعمال فرمایا گیا ہے۔ ۳۵۸ حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کا کلام۔ ۳۵۹ کلام شیخ سعدی علیہ الرحمہ ۳۶۰ کلام امیر خسرو علیہ الرحمہ ۳۶۱ کلام خواجہ شمس الدین حافظ علیہ الرحمہ ۳۶۲ کلام مولانا نظامی علیہ الرحمہ ۳۶۳ قاضی شیخ شہاب الدین کا تفسیر بحر مواج میں فرمان۔ ۳۶۴ لفظ شہنشاہ کے منع و جواز کے بارے میں تحقیقی مصنف علیہ الرحمہ۔ ۳۶۵ لفظ شہنشاہ اور ملک الملوک کو اگر استغراق حقیقی پر محمول کریں تو یہ قطعاً محض بحضرت عزت عزت جلالت ہے اور اس معنی کے ارادے سے اس کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا کفر ہے۔ ۳۶۶ رب تعالیٰ پر کسی اور کی سلطنت ماننا ہر کفر

- ۳۴۸ قاضی القضاة کا معنی
امیر الامراء، خان خاناں اور بگار بگ
کا معنی۔
- ۳۴۹ بگار بگ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
استغراق حقیقی و عموم پر رکھیں تو قاضی القضاة
حاکم الحاکمین، عالم العلما اور سید الاسیاد
قطعاً حضرت رب العزت عز وجل کے لئے
ہی خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق
صرح کفر ہے۔
- ۳۴۹ بنظر حقیقت اصل یہ صرف قاضی و حاکم و سید
و عالم بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہیں
قرآن و حدیث سے مسئلہ مذکورہ کی تائید۔
- ۳۴۹ امام الاممہ، شیخ الشیوخ اور شمس المشائخ وغیرہ
القاب اپنے استغراق حقیقی پر لقیباً
حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق
کفر ہے۔
- ۳۵۰ کسی کو سرور و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا امام و شیخ ماننا صراحتہ کفر ہے۔
- ۳۵۰ اس بات پر دلیل کہ عرف عام میں امیر الامراء
اور قاضی القضاة وغیرہ الفاظ میں استغراق
حقیقی ارادۃ و افادۃ ہر طرح قطعاً متروک و
مہجور ہے۔
- ۳۵۱ لفظ شہنشاہ سے عرف عام میں استغراق
حقیقی مراد لینا متروک ہے اور نہ ہی یہ اس
- ۳۵۱ معنی کا فائدہ دیتا ہے۔
علماء و صوفیاء کے بارے میں یہ گمان کرنے
والا پکا مجنون ہوگا کہ انھوں نے لفظ شہنشاہ
وغیرہ کو استغراق حقیقی کے ارادے
سے استعمال کیا ہے۔
- ۳۵۱ امام ماوردی کا لقب اقضی القضاة تھا۔
لفظ اقضی القضاة اور قاضی القضاة نیز
الملک الملوک اور ملک الملوک میں فرق۔
- ۳۵۲ سب سے پہلے اقضی القضاة کا لقب
امام ماوردی کا ہوا۔
- ۳۵۲ سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سب سے
پہلے قاضی القضاة کے لقب سے ملقب
ہوئے۔
- ۳۵۲ کوئی لفظ جب ارادۃ و افادۃ ہر طرح
سے شناعة سے پاک ہو تو صرف احتمال باطل
اسے ممنوع کر دے گا۔
- ۳۵۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدر اسلام
میں ملک الملوک، سید، حکیم، ابو الحکم،
مالک، خالد اور عزیز وغیرہ نام رکھنے اور
غیر خدا پر ان کے اطلاق سے کیوں منع فرمایا
حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کا اطلاق
غیر اللہ پر ہوا ہے۔
- ۳۵۴ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوۃ
والسلام نے سید کہا۔
- ۳۵۴ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

- حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت کے حکیم ہیں۔ ۳۵۸
- امام ابو بکر ابن ابی شیبہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ ہیں علیہم الرحمۃ۔ ۳۵۸
- عبداللہ بن ابی تریس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کو کہا تو ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز ہیں۔ ۳۵۸
- صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بنیٹل سے زائد کا نام حکم، تقریباً دستل کا نام حکیم، ساٹھ سے زائد کا نام خالد اور ایک سو سے زائد کا نام ہے۔ ۳۵۹
- ازروے حدیث لفظ مفلس اور صرغہ کا معنی وہابیہ و خوارج کی تجلیل بطور جملہ معترضہ۔ ۳۶۰
- تحریم عمر کے موقع پر ابتداء فقیر و مزفت وغیرہ برتنوں کے استعمال سے روکا گیا پھر اجازت دے دی گئی۔ ۳۶۱
- بالجملہ اکابر ائمہ و علماء و اولیاء نے مقصود پر نظر فرما کر لفظ شہنشاہ کا اطلاق فرمایا اور جن کی نظر لفظ پر گئی منع بتایا۔ ۳۶۱
- فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان سامعاً مطیعاً فلا یصلین العصر الا فی بنی قریظۃ پر صحابہ کرام کے دو گروہ ہو گئے ایک نے مقصود پر نظر کرتے ہوئے نماز عصر راستے میں ادا کر لی اور دوسرے نے لفظ پر
- نظر کرتے ہوئے نہ پڑھی۔ ۳۶۱
- دوم (ثانیاً) مانعین نے ظاہر نہی پر نظر کی کہ اس میں اصل تحریم ہے اور اطلاق کو نیا انوں نے دیکھا کہ لفظ ارادۃ و افادۃ ہر طرح شناعیت سے پاک ہے تو نہی تنزیہی ہوئی۔ ۳۶۲
- نہی تنزیہی کی مثالیں۔ ۳۶۲
- سوم (ثالثاً) زبور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک کہا گیا۔ ۳۶۳
- حضرت ایشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یار گاہ و رسالت میں یوں فریاد کی: یا مالک اناس و دیان العرب۔ ۳۶۴
- زمخشری معتزلی ہے۔ ۳۶۴
- لفظ قضی القضاۃ کے اطلاق پر زمخشری کا اعتراض اور امام ابن المنیر کا جواب۔ ۳۶۴
- چہارم (رابعاً) حدیث ابن النجار کی صحت ثابت نہیں۔ ۳۶۵
- حدیث ابو ہریرہ بدایت طالب تاویل ہے جس کی علمائے دو تاویلین فرمائی ہیں۔ ۳۶۵
- ملک الاطلاق نام رکھنے سے اللہ یا رحمٰن نام رکھنا بدتر و خبیث تر ہے۔ ۳۶۷
- ابو العتہامیہ شاعر نے اپنی ایک مٹی کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمٰن رکھا پھر اس سے توبہ

- کر لی تھی۔ ۳۶۷
- قانع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود ۳۶۷
- حدیث سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔ ۳۶۸
- حدیث ”اغیظ رجل علی اللہ“ کی تاویل۔ ۳۶۸
- پہنجم (خامشا) ۳۶۱
- مالک الملوک نام رکھنے کی علت نہی بندے کا ۳۶۱
- متکبر ہونا ہے۔ ۳۶۱
- علت منع تکبر کو مانا جائے تو ممانعت اپنے آپ ۳۶۱
- کو خود شہنشاہ کہنے کی ہوگی، دوسرے نے اگر ۳۶۱
- معظم دینی سمجھ کر تعظیم کی تو اس کو تکبر سے ۳۶۱
- کیا نسبت۔ ۳۶۳
- حاصل یہ کہ لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات ۳۶۳
- سے تمام ممانعتیں تکبر سے بچنے کے لئے ہیں ۳۶۳
- اور تکبر خود اپنے کہنے سے ہے دوسرے کے ۳۶۳
- کہنے سے نہیں، پھر اپنے آپ کو کہنے میں بھی ۳۶۳
- حقیقت حکم نیت پر وار ہوگا، اگر بوجہ تعلیٰ و تکبر ۳۶۳
- ہے تو قطعاً حرام ورنہ نہیں۔ ۳۶۳
- اپنے غلام کو بلانیت تکبر کہا ”اے میرے بندے“ ۳۶۳
- تو عرج نہیں۔ ۳۶۳
- اپنے آپ کو عالم کہنا برسبیل تفاخر ہو تو ۳۶۳
- حرام، ورنہ جائز ہے۔ ۳۶۳
- اسبال آزار بطور تکبر ہو تو ناچبائز ۳۶۳
- ورنہ نہیں۔ ۳۶۳
- بطور تکبر اسبال آزار پر سخت وعیدیں۔ ۳۶۳
- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۳۶۳
- اسبال آزار سے متعلق اظہار تشویش اور ۳۶۷
- حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب۔ ۳۶۷
- ششم (سادسا) ۳۶۷
- حدیث میں ممانعت شہنشاہ وغیرہ نام رکھنے ۳۶۷
- کی ہے نہ ذکر وصف بنانے کی۔ ۳۶۷
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے صحابی ۳۶۷
- کے کسی دانت میں نوے برس کی عمر تک ۳۶۷
- جنبش نہیں ہوتی۔ ۳۶۷
- ہفتم (سابعا) ۳۶۷
- ”حاجیو آو شہنشاہ کار و ضہ دیکمو“ میں ۳۶۷
- شہنشاہ سے مراد خود اللہ تعالیٰ اور روضہ ۳۶۷
- کا معنی خیابان، تو اسی روضہ شہنشاہ کا ۳۶۷
- معنی ہوا خیابان النہی اور خدا کی کیاری۔ ۳۶۷
- روضہ کا معنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیاری ہے ۳۶۷
- قبر پر روضہ کا اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے ۳۶۷
- رأیت اسدا یرمی۔ ۳۶۷
- حدیث میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنۃ ۳۶۷
- کہا گیا۔ ۳۶۷
- قرآن مجید میں مدینہ طیبہ کی تمام زمین کو ۳۶۷
- ارض اللہ (اللہ کی زمین) کہا گیا۔ ۳۶۷
- حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہ طیبہ ۳۶۷
- بھی ہیں شاہِ روعے زمین بھی اور شاہِ تمام ۳۶۷
- اولین و آخرین بھی، جن میں ملوک و سلاطین ۳۶۷
- سب داخل ہیں۔ ۳۶۷
- جواب سوال دوم ۳۶۷

- ۳۸۹ حدیث چہارم
سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے
سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں کھینچ
کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اسکا سینہ بھر دیا۔
- ۳۸۹ حدیث پنجم
سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے ایک آن میں
اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا بھلا دیا اور پھر
ایک آن میں واپس عطا فرما دیا۔
- ۳۹۱ حدیث ششم
سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالکِ حقیقی نے
تمام اولیائے کلوب احوال پر تصرف بخشا ہے
چاہے روک لیں چاہے چھوڑ دیں۔
- ۳۹۲ حدیث ہفتم
حدیث مفیدہ مسلمین و محافظِ ایمان و دین۔
- ۳۹۲ ضمیمہ عقائد و سیر
آثار و تبرکاتِ محبوبانِ خدا کا منکد آیات و
احادیث کا انکار کرنے والا سخت جاہل
خاسر یا کمال گمراہ فاجر ہے، اس پر توبہ
فرض ہے۔
- ۳۹۸ آثار و تبرکات کے ثبوت پر سات
دلیلیں۔
- ۳۹۸ حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف
منسوب اشیاء کی تعظیم بھی دراصل
تعظیمِ رسول ہی ہے۔
- ۳۸۹ الحی عز وجل ہی مقابِ القلوب ہے۔
نہ صرف دل بلکہ عالم کے ذمے ذرے پر حقیقی
قبضہ اسی کا ہے۔
- ۳۸۹ اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود اور اسکی عطا کا باب
وسیع نامحدود ہے۔
- ۳۸۹ رب تعالیٰ اپنے محبوبوں کو جس کے دستِ پا، چشم و
گوش اور دل و ہوش پر چاہے قدرت سے اس کی
قدرت میں کمی نہ عطا میں تنگی۔
- ۳۸۰ باذن الہی ملائکہ دلوں میں القاءِ خیر کرتے، نیک
ارادے ڈالتے اور بُرے خطروں سے پھرتے ہیں۔
- ۳۸۰ ملائکہ کی شان تو بلند ہے شیاطین کو قلوبِ عوام میں
تصرف دینے سے سوائے منتخب بندوں کے۔
- ۳۸۱ آذان و کبیر کی آواز سے شیطان گونزناں بھاگ جاتا ہے
لہذا شیطانی اور لہذا ملکی دونوں مشہور اور حدیثوں
میں مذکور ہیں پھر اولیائے کرام کو قلوب میں تصرف
کی قدرت عطا ہونی کیا محلِ انکار ہے۔
- ۳۸۳ فضائل و مناقب و کراماتِ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
حدیث اول
سرکارِ غوثِ اعظم نے حضرت ابوصالح کے دل کو ایک
نگاہ میں تمام خطرات سے پاک فرما دیا۔
- ۳۸۳ امام اجل مصنفِ بیجا الاسرار کی جلالتِ شان
اور اس کتاب کی صحت و عظمت۔
- ۳۸۴ امام شطنوفی علیہ الرحمۃ کا مختصر تعارف۔
- ۳۸۸ حدیث دوم
حدیث سوم

فَقَدْ تَعْلِينِ شَرِيعِينَ بِرَبِّهِمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

۴۱۳ فعل بحالت استعمال اور تمثال میں فرق بدیہی ہے
جو چتر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام
سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے
تمام امت پر سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا یہ حق ہے کہ جب آپ کے آثارِ شریفینہ یا
اُن پر دلالت کرنے والی کسی شے کو دیکھیں تو بکمال
ادب و تعظیم آپ کا تصور لائیں اور بکثرت
درود و سلام پڑھیں۔

۴۱۴ ذی روح کی تصویر بنانا حرام، اس پر ثواب
کی نیت بھالت ہے۔

۴۱۵ قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت
سب کچھ ہے۔

۴۱۶ اللہ تعالیٰ تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک
بے وسیلہ رسائی دشوار عادی ہے۔

۴۱۷ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ رسول اللہ علیہ السلام
اور آپ کی طرف وسیلہ مشائخ کو ام ہیں۔

۴۱۸ خلافت عامہ اور خاصہ۔
خلافت کی سات قسمیں۔

۴۱۹ خلافت جیسے امور کے ثبوت کے لئے دو طریقے
ہیں، اتصال سند اور شہرت تقریر۔

۴۲۰ حضور کی شفاعت اہل کبار کے لئے۔
بیعت سے منکر کا حکم۔

۴۲۱ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا
ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف
چند احکام جمافی سے خاص۔

۴۲۲ صراطِ مستقیم سے مراد شریعت ہے۔

۴۲۳ طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا
تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔

۴۲۴ معرفت و حقیقت مختلف درجات میں شریعت
کے ہی نام ہیں۔

۴۲۵ عمر و کا طریقت کو شریعت سے الگ کر کے
حصہ کر دینا کہیں مقصود ہے اور اسی کیلئے انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام تسلیم مبعوث ہوئے صراحۃً

۴۲۶ شریعت کو لغو و باطل کر دیتا ہے۔

۴۲۷ شریعت کو لغو و باطل سمجھنا صریح کفر و ارتداد ہے
اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔

۴۲۸ حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے پانچ
علم ہیں، علم ذات، علم صفات، علم افعال،
علم اسماء اور علم احکام۔ ان میں سے ہر پہلا

۴۲۹ دوسرے سے مشکل تر ہے۔

۴۳۰ گمراہ و بد عقیدہ علماء و ارث نبی نہیں نائب
ابلیس ہیں۔

۴۳۱ حدیث میں خلیفہ انبیاء ہونے کیلئے تین
شرطیں ہیں، قرآن و حدیث جانے اور
ان کی سمجھ رکھنے۔

۴۳۲ احکام شرع کی پابندی نہ کرنا لازمی ہے

اور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خوارق
عاداتِ محمّدیہ و استدراج ہیں۔

کرامت کی دو قسمیں ہیں: محسوس ظاہری،
معتقولات معنوی۔

اشغال و اذکارِ اولیاء کبار میں بدعتِ سیدہ کا
کا گمان سر اسر غلط ہے۔

ہیأتِ عبادات توقیفی ہے۔

آثارِ مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل

○ رسالہ بدردالانوار فی آداب الآثار
(بزرگانِ دین کے آثار و تبرکات کی تعظیم اور
ان کی زیارت پر معاوضہ کا بیان)

فصل اول
آثار و تبرکات محبوبانِ خدا کا منکر آیات و

احادیث کا انکار کرنے والا سخت جاہل غاصر
یا کمال گمراہ فاجر ہے اس پر توبہ فرض ہے

آثار و تبرکات کے ثبوت پر سات دلیلیں۔
آیت کریمہ "ان اول بیت وضع للناس"

کی تفسیر۔
مقامِ ابراہیم میں کیا آیاتِ بینات ہیں۔

آیہ کریمہ "قال لهم نبیهم ان آیتہ ملکہ الہی"
کی تفسیر۔

تابوتِ سکینہ میں کون کون سے تبرکات تھے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود

اپنے بال بلور تبرک صحابہ میں تقسیم کرائے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
نعلین مبارک، جبہ شریف، تہبند، کبیل

اور رضائی وغیرہ تبرکات صحابہ و صحابیات
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے پاس محفوظ

تھے جن سے وہ برکت و فیض حاصل کرتے
اور لوگوں کو ان کی زیارت کراتے تھے۔

حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب
اشیاء کی تعظیم بھی دراصل تعظیمِ رسول ہی ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ٹوپی میں مونے مبارک کی جلوہ گری۔

فصل دوم
برکت آثارِ بزرگانِ دین کے انکار آفتابِ روشن کا

انکار ہے۔
اولیاء و علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ورثاء ہیں۔
برکت آثارِ بزرگانِ دین سے متعلق متعدد ائمہ و

علماء کی عبارات۔
فصل سوم

تبرک آثارِ شریفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کیسا ہے اور اس کے لئے ثبوت

یقینی درکار ہے یا صرف شہرت کافی ہے۔
نعلین شریفین کی تمثال (تصویر) کو بوسہ دینا

کیسا ہے اور اس کے اوپر کچھ مقدس کلمات
تحریر کرنا کیسا ہے۔

فی الواقع آثارِ شریفہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۴

۴۰۴

۴۱۲

۴۱۲

۴۱۲

تبرک سلفاً خلفاً زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک بلا تکثیر رائج و معمول اور بہ اجماع مسلمین مندوب و محبوب اور بکثرت احادیث اس پر ناظر ہیں، ایسی جگہ ثبوت یقینی اور سند محدثانہ کی اصلاً حاجت نہیں۔

سرکار کی تعظیم کا ایک طریقہ آپ کے تمام متعلقات کی تعظیم ہے۔

برکات نقش نعل پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نقشہ نعلین شریفین پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

نعل بجاالت استعمال اور تمثال میں فسق بدیہی ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر جس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔

فصل چہارم

متعلقہ آثار مقدسہ

بلا سند تبرکات شریفہ کی زیارت، انکو مصنوعی کہنا، ان پر زائرین سے نذرانہ وصول کرنا یا نذرانہ مانگنا کیسا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار و تبرکات شریفہ کی تعظیم فرض عظیم ہے۔ تابوت سکینہ میں کیا ہے۔

تواتر سے ثابت ہے کہ جس چیز کو کسی طرح

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی علاقہ بدن اقدس سے چھونے کا ہوتا صحابہ و تابعین و ائمہ دین ہمیشہ اس کی تعظیم و حرمت اور اس سے طلب برکت فرماتے آئے۔

تبرکات و آثار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کسی سند کی حاجت نہیں۔

جو چیز حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعائر دین سے ہے۔

شعار شریف، مواہب لدنیہ اور مدارج النبوة وغیرہ سے تائید۔

ائمہ دین نے نعل اقدس کی شبیہ و مثال کی تعظیم سے منع کیا ہے۔

میں مستقل کتب تصنیف فرمائیں۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین، روائے اقدس، جبہ مقدسہ اور عمامہ مکرمہ واجب التعظیم ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملبوسات شریفہ سے آپ کے ناخن مبارک ہزاروں درجے اعظم و اعلیٰ و اکرم و اولیٰ ہیں۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن پاک، آپ کی ریش مبارک کا بال ارفع اعلیٰ ہے جس کی عظمت کو ہفت آسمان زمین تہیں پہنچ سکتے۔

تعظیم آثار مقدسہ کے لئے نہ یقین درکار ہے

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۵

۴۱۲

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۳

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۴

۴۱۴

۴۱۴

۴۱۴

۴۱۴

- ۴۱۸ زیر اجارہ داخل ہو۔
- ۴۱۵ نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نام پاک سے اشتہار کافی ہے۔
- ۴۱۸ اجرت مجہول تو اجارہ ناجائز و حرام ہے۔
- ۴۱۵ بے ادراک سند تعظیم آثار مقدسہ کی تعظیم سے باز رہنے والوں کا دل بیمار ہے۔
- ۴۱۸ زیارت آثار مقدسہ و تبرکات شریفہ پر نذرانہ کے جواز کی ایک صورت۔
- ۴۱۵ مستند آثار مقدسہ کی تعظیم نہ کرنے والا کافر ہے یا منافق۔
- ۴۱۹ اعانت مسلمانین ثواب ہے۔
- ۴۱۵ اولاد عبد المطلب کے حسن سلوک کا صلہ خود سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنایت فرمائیں گے۔
- ۴۱۹ مستحب کے حصول کے لئے حرام کو اختیار نہیں کیا جاسکتا۔
- ۴۱۵ جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے
- ۴۱۹ تندہ رست اور کسب پر قادر بھکاری کو دینا حرام ہے۔
- ۴۱۶ دین کے نام سے دنیا کمانا بہت برا ہے۔
- ۴۱۶ آثار مقدسہ کو پیسے کمانے کے لئے شہر شہر لئے پھرنان کی توہین ہے۔
- ۴۱۶ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹوں کو گھر آکر پڑھانے کی درخواست کی تو امام مالک نے اس کو مسترد کر دیا۔
- ۴۱۶ امام بخاری نے خلیفہ وقت کے بیٹوں کو خلیفہ کے گھر پڑھانے سے انکار کر دیا۔
- ۴۱۶ شریعہ مطہرہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ المعہود کا مشرط۔
- ۴۱۸ زیارت تبرکات شریفہ پر اجرت بحسب وجوہ حرام ہے۔
- ۴۱۸ زیارت آثار شریفہ کوئی ایسی چیز نہیں جو
- ۴۲۰ نقل روضۃ منورہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نقل روضۃ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تعزیے میں فرق، ان کی تعظیم و تکریم کا حکم شرعی۔
- ۴۲۰ تمام امت پر سرکارِ درود عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حق ہے کہ جب آپ کے آثار شریفہ یا ان پر دلالت کرنے والی کسی شے کو دیکھیں تو بکمال ادب و تعظیم آپ کا تصور لائیں اور بکثرت درود و سلام پڑھیں۔
- ۴۲۲ تعزیہ سرگز نقل روضۃ امام حسین نہیں اور اور نہ بنانے والے اس کا قصد کرتے ہیں۔

۴۲۸	صور توں میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا۔	۴۲۳	تقریری کی قباحتیں
۴۲۸	حدیث ۵	۴۲۴	وَمَا يُودِیْ اِلٰی مَحْظُوْرٍ مَحْظُوْرٍ۔
۴۲۸	حدیث ۶	○ رسالہ شفاء الوالہ فی صور	
۴۲۸	ظالم، بہت دھرم اور مصور کیلئے وعید شدید	المحبیب و مزامرہ و نعالہ (قدم شریف)	
۴۲۹	حدیث ۷	اور مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز جبکہ	
۴۲۹	تمام دوزخیوں سے سخت ترین عذاب کن	جائز خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا	
۴۲۹	لوگوں کو ہوگا۔	ناجائز و گناہ ہیں)	
۴۲۹	حدیث ۸	چار سوالات پر مشتمل استفتاء۔	
۴۲۹	پانچ اشخاص اشد عذاب میں مبتلا	ابلیس کے معکوں میں سے سخت تر یہ ہے کہ	
۴۲۹	ہوں گے۔	حنات کے دھوکے میں سیدات کراتا ہے۔	
۴۲۹	حدیث ۹	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذی روح کی	
۴۲۹	حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	تصویر بنانا، بنوانا اور اعزاز اُسے پاس	
۴۲۹	کا ایک واقعہ کہ انھوں نے ایک منقش پردہ	رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور دور کر کے او	
۴۲۹	لٹکایا جس پر حضور علیہ السلام ناراض ہوئے	مانے کا حکم دیا ہے۔	
۴۲۹	اور پردہ اتار دیا۔	تصویر کے بارے میں وعید پر مشتمل بعض احادیث	
۴۲۹	جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے	کرم جو حد تو اتار میں ہیں۔	
۴۳۰	فرشتے نہیں آتے۔	حدیث ۱۔	
۴۳۰	حدیث ۱۰	ہر مصور جہنم میں ہے۔	
۴۳۰	مورتوں کے سر کاٹنے اور تصویر دار پردوں کو	حدیث ۲۔	
۴۳۰	کاٹ کر پھینکنے کا حکم۔	بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت	
۴۳۱	حدیث ۱۱ تا ۱۴	تصویر بنانے والوں کو ہے۔	
۴۳۱	ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں	حدیث ۳	
۴۳۱	تصویر اور کتا ہو۔	مصور سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں ہو سکتا۔	
۴۳۱	حدیث ۱۵	حدیث ۴	
۴۳۱	گھر میں تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کوئی	مصوروں کو روز قیامت عذاب ہوگا اور	

- فرشتہ رحمت گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ ۴۳۱ علیہ وسلم کے کعبہ میں داخل ہونے اور تصاویر و
- حدیث ۱۸ و ۱۷ و ۱۶ ۴۳۱ اصنام سے کعبہ کو پاک کرنے کا واقعہ۔ ۴۳۲
- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ۴۳۶ حدیث ۲۳ تا ۲۵
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا ۴۳۶ فتح مکہ کے روز حضور علیہ السلام نے حضرت عمر
- ایک واقعہ۔ ۴۳۲ رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی تطہیر کا حکم دیا تو آپ نے
- حدیث ۱۹ ۴۳۲ اور دیگر صحابہ نے زمزم کے پانی سے کعبہ کو
- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں ۴۳۲ اندر باہر سے دھویا اور چادریں بھگو بھگو کر
- تصویر دیکھتے اُسے توڑے بغیر نہ چھوڑتے۔ ۴۳۲ تصاویر کو مٹایا۔ ۴۳۷
- حدیث ۲۰ ۴۳۲ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا
- تصویریں مٹانے اور حد شرع سے بلند قبروں کو ۴۳۲ ڈول منگو کر دو تصویروں کو مٹانے میں خود
- پست کرنے کا حکم۔ ۴۳۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
- بلندی قبر کی حد شرع ایک بالشت ہے۔ ۴۳۲ شرکت فرمائی۔ ۴۳۷
- حدیث ۲۱ ۴۳۲ حدیث ۲۹
- بتوں کو توڑنے اور تصویروں کو مٹانے کا حکم۔ ۴۳۳ بعض اہمات المؤمنین کی طرف سے ماریہ
- معظنین کی تصاویر کو مٹانے والے حکم سے ۴۳۳ نامی گرجے کا ذکر بارگاہ رسالت میں کرنا اور
- مستثنیٰ ماننا باطل ہے۔ ۴۳۳ آپ کا اس پر رد عمل کا اظہار فرمانا۔ ۴۳۸
- شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تعظیم تصاویر ۴۳۳ حدیث ۲۷
- پر ہی آئی ہے۔ ۴۳۳ جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام
- ابتداءً بُت پرستی تعظیم تصاویر معظنین سے ۴۳۳ تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آپ کو
- ہوئی۔ ۴۳۳ دعوت پر بلایا تو آپ نے فرمایا ہم ان کنیسیوں
- جن پانچ بتوں یعنی ود، سواع، یغوث، ۴۳۸ میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویریں ہوں۔ ۴۳۸
- یعوق اور نسر کا ذکر سورہ نوح میں ہے یہ ۴۳۳ ذی روح کی تصویر بنانا حرام، اس پر
- پانچ بندگان صالحین تھے۔ ۴۳۳ ثواب کی نیت جہالت ہے۔ ۴۳۹
- حدیث ۲۲ ۴۳۴ تصاویر ذوی الارواح کو نظر عوام و جہال
- فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ ۴۳۹ سے بچا کر بیابان جنگل میں دفن کر دینا چاہئے

- یا اس طرح دریا برد کر دیا جائے کہ پھر کبھی ظاہر نہ ہو۔ ۴۳۹
- روضہ مقدس کا نقش بنانا بالاجماع جائز ہے۔ ۴۳۹
- کن کن کا بردین نے مزار مقدس اور نعل پاک کے نقش بنائے، انکی تعظیم کی اور ان سے تبرک حاصل کرتے رہے اور اس سلسلہ میں انکے ارشاد اعلیٰ کیا ہیں ۴۳۹
- دلائل الخیرات کی عظمت شان۔ ۴۴۶
- روضہ مبارکہ کا نقش بنانے کے فوائد۔ ۴۴۷
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسرار سے فائدہ اٹھانے اور آپ کے انوار سے پھول چھنے کی صورت۔ ۴۴۸
- ذکر کے وقت حضور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور دل میں جمائیں۔ ۴۴۸
- نعل مقدس کے نقش کا احترام مثل نعل مقدس چاہیے۔ ۴۴۸
- برکت و عظمت نقش نعل رسول میں البراہین کا ایک قصیدہ۔ ۴۵۰
- وصف نقشہ نعل مبارک میں ابن الرحل کا قصیدہ۔ ۴۵۱
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش نعل مبارک کی برکت سے درد دور ہو گیا۔ ۴۵۲
- نقش نعل مبارک کی آزمودہ برکات۔ ۴۵۳
- اسماء گرامی ان ائمہ و اعلام کے جنہوں نے نعل مبارک کے نقشے بنوائے، تلامذہ کو دئے، ان سے تبرک کیا، مدحیں لکھیں اور سر و آنکھوں پر رکھنے اور بوسہ دینے کی ترغیبیں کی ہیں۔ ۴۵۳
- امام ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک کا مختصر تذکرہ۔ ۴۵۳
- اسمعیل بن ابی اویس کا تذکرہ۔ ۴۵۴
- آن پانچ علماء کرام کا ذکر جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان مشہور و معروف ہے۔ ۴۵۶
- بالجملہ مزار مقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین سے ثابت ہے۔ ۴۵۶
- ارشادات ائمہ و اعلام کے مقابل قول این آں قابل استدلال نہیں۔ ۴۵۷
- تصوف و طریقت**
- (بیعت، سجادہ نشینی، تصویر شیخ، مراقبہ اور پیری مریدی کے احکام) ۴۵۹
- شرعیات، طریقت، معرفت اور حقیقت میں باہم اصلاً کوئی مخالفت نہیں۔ اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو برا جاہل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو گمراہ و بددین ہے۔ ۴۶۰
- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال شریعت آپ کے افعال طریقت، آپ کے احوال حقیقت اور آپ کے علوم بے مثال معرفت ہیں۔ ۴۶۰
- رسالہ نقباء السلافة فی احکام البیعة والخلافة (بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان) ۴۶۱
- قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔ ۴۶۱

- قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے علماء و مشائخ
اور ائمہ کی ضرورت ہے۔
- ۴۶۸ سجادہ نشین مقرر کرنے کی صورتیں۔
- ۴۶۹ خلافت کی سات قسمیں۔
- ۴۷۰ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۴۷۱ ابوالحسن خرقانی ابو یزید بسطامی کے خلیفہ ہیں
رحمۃ اللہ علیہما۔
- ۴۷۲ اور وہ قرآن و حدیث کا۔
- ۴۷۳ غیر مقلدین کی گمراہی کا سبب
- ۴۷۴ سلوک کی باریکیاں اور معرفت کی حقیقتیں سمجھنے
کے لئے مرشد کی ضرورت۔
- ۴۷۵ آدمی کتنا ہی بڑا عالم عامل، زاہد کامل ہو اس
پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد
بنائے، ہمت پست کو تباہ دست لوگ اگر
سلوک نہ بھی چاہیں تو انھیں تو مسل کے لئے
شیخ کی حاجت ہے۔
- ۴۷۶ اللہ تعالیٰ تمک بے وسیلہ رسائی محال قطعی
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمک
بے وسیلہ رسائی و شوار عادی ہے۔
- ۴۷۷ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ رسول اللہ علیہ السلام
اور آپ کی طرف وسیلہ مشائخ کرام ہیں۔
- ۴۷۸ سند سے حصول برکت
- ۴۷۹ خواجہ رتن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا تذکرہ۔
- ۴۸۰ فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۴۸۱ خلافت عامہ اور خاصہ۔
- ۴۸۲ سجادہ نشین کا معاون مقرر کرنا
- ۴۸۳ صرف ایک پیر کی بیعت۔
- ۴۸۴ مسئلہ منقولہ از فتاویٰ افریقیہ
- ۴۸۵ جس کا پیر نہیں اسکا پیر شیطان ہے کی تحقیق
- ۴۸۶ مرشد و بادی دو طور پر ہے عام اور خاص
- ۴۸۷ سجادہ نشین کے متعلق چند مسائل
- ۴۸۸ خلافت جیسے امور کے ثبوت کے لئے دو طریقے

- ہیں، اتصالِ سند اور شہرت تقریر۔ ۴۸۵
- البقاء اسہل من الابداء۔ ۴۹۱
- بنی اسرائیل سے علماء قیامت کی سبکدوشی کے لئے گئے جو مدتِ مہلت کے بعد واپس ہوا۔ ۴۹۱
- قرآن مجید کے معنی سے حجرا سودا کھا کر حجر کو لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے اس کو واپس پایا۔ ۴۹۱
- پیر کے لئے چار شرطیں۔ ۴۹۱
- عورت مرشد نہیں بن سکتی۔ ۴۹۲
- فلاح دو قسم ہے۔ ۴۹۴
- حضور کی شفاعت اہل کبار کے لئے۔ ۵۰۰
- فلاح باطن ۵۰۴
- مرشد دو قسم ہے عام اور خاص۔ ۵۰۵
- مرشد اتصال کی چار شرطیں۔ ۵۰۵
- پیر کے لئے علم کی شدید ضرورت ہے۔ ۵۰۶
- مرشد اتصال اور اس کی شرطیں۔ ۵۰۷
- بیعت دو قسم ہے بیعت تبرک اور بیعت ارادت۔ ۵۰۷
- صرف بیعت تبرک کے فوائد۔ ۵۰۷
- بیعت ارادت اور پیر کو کیسا سمجھے۔ ۵۰۹
- مرشد عام سے جدائی دو قسم ہے۔ ۵۱۱
- سچائی کبھی بے پیرا نہیں۔ ۵۱۱
- بارہ فرقوں کا پیر شیطان ہے۔ ۵۱۱
- فلاح تقویٰ کے لئے مرشد خاص کی ضرورت نہیں۔ ۵۱۳
- سلوک کی عام دعوت نہیں اور نہ ہر شخص اس کا اہل ہے۔ ۵۱۴
- بیعت سے منکر کا حکم۔ ۵۱۵
- فلاح انسان کیلئے مرشد خاص کی ضرورت۔ ۵۱۶
- سلوک میں کیسے پیر کی ضرورت ہے۔ ۵۱۶
- آیت وسیلہ کے لطائف۔ ۵۱۸
- حاصل تحقیق۔ ۵۱۹
- رسالہ مقال العرفاء باعزازہ ۴۹۱
- شرح و علماء (علم و علماء شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت و طریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوال شنیعہ کا رد و بلیغ) ۵۰۴
- العلماء و رتہ الانبیاء کا مصداق کون سے علماء ہیں۔ ۵۰۵
- یہ قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب ۵۰۶
- حلال و حرام کا نام ہے "محض اندھا پن ہے" ۵۰۷
- شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے۔ ۵۰۹
- جملہ اولیائے کرام کا اجماع قطعی ہے کہ تمام حقائق کو شریعتِ مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق و مقبول ورنہ مردود و مخذول۔ ۵۱۱
- یقیناً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی ۵۱۳

- ۵۲۳ مناد و مدار ہے اور شریعت ہی محکم معیار
شریعت محمدیہ علیٰ ساجہا الصلوٰۃ والسلام
کا ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے
نہ کہ چند احکام جسمانی سے خاص۔
- ۵۲۴ صراطِ مستقیم سے مراد شریعت ہے۔
شریعت ہی وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ
ہے اسکے سوا جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور ہو جائیگا۔
- ۵۲۵ عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا
محض جنون و جہالت ہے۔
طریق، طریقہ اور طریقت راہ کو کہتے ہیں
نہ کہ پہنچ جانے کو۔
- ۵۲۶ طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا تک
نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔
طریقت حقہ راہِ اہلبیس نہیں بلکہ راہِ خدا ہے
تو یقیناً وہ شریعتِ مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔
- ۵۲۷ طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے وہ اتباعِ
شریعت ہی کا صدقہ ہے۔
شریعت کو قطرہ اور طریقت کو دریا کہنا بچے
پاگل کا کام ہے۔
- ۵۲۸ شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے
نکلا ہوا دریا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعال ہے
منبع و دریا اور شریعت و طریقت میں کئی
وجہ سے فرق ہے۔
- ۵۲۹ شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے
کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں۔
معرفت و حقیقت مختلف درجات میں شریعت
کے ہی نام ہیں۔
- ۵۳۰ اہلبیس فانوسِ شریعت کو بجھانے کے لئے
کئی جیلوں اور بہانوں سے بندے کو دھوکا
دیتا ہے۔
- ۵۳۱ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر ہر لمحے
مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم
رکھنے والوں کو اور زیادہ ہے۔
- ۵۳۲ جاہل عابد اور بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب
کرنے والے عالم کی مذمت۔
بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے
والے گدھے کی مثل ہے۔
- ۵۳۳ شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد
اور عمل اس کی چٹائی ہے اور اس عمارت
کی بلندی طریقت ہے۔
- ۵۳۴ صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔
ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے
زیادہ بھاری ہے۔
- ۵۳۵ بے علم مجاہدہ کرنے والوں کو شیطان
انگلیوں پر نچاتا ہے۔
عمرو کا طریقت کو شریعت سے الگ کر کے
حصہ کر دینا کہ یہی مقصود ہے اور اسی کئے
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مبعوث ہوئے
مراحتاً شریعت کو لغو و باطل کر دینا ہے۔

- ۵۲۸ شریعت کو لغو و باطل سمجھنا صریح کفر و ارتداد ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ شریعت کی طرف ہی بلایا تو اس کا خادم اور اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا۔
- ۵۲۹ وارث ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ مورث کا کل مال پائے۔
- ۵۲۹ علماء شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہے۔
- ۵۲۹ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، ان کے علوم نبوت کو شریعت کہتے ہیں جن کی طرف عام امت کو دعوت دیتے ہیں اور علوم ولایت خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں۔
- ۵۲۹ اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔
- ۵۳۰ علم باطن وہ ہی جان سکتا ہے جو علم ظاہر جانتا ہے۔ (امام مالک)
- ۵۳۰ اللہ تعالیٰ نے کبھی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔ (امام شافعی)
- ۵۳۰ علم باطن علم ظاہر کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔
- ۵۳۰ حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے پانچ علم ہیں، علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء اور علم احکام۔ ان میں سے ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے۔
- ۵۳۰ جو آسان ترین یعنی علم احکام سے عاجز ہو وہ مشکل ترین یعنی علم ذات کو کیسے پاسکتا ہے۔
- ۵۳۰ مگر وہ بعقیدہ علماء و وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہیں۔
- ۵۳۰ ثم اور ثنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا (الآية) کی تفسیر۔
- ۵۳۱ عالم باعمل چاند اور عالم بے عمل شمع ہے۔ حدیث میں خلیفہ انبیاء ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں، قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھنے۔
- ۵۳۲ خلیفہ و وارث میں فرق ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی یاقوت ہر ایک میں نہیں۔
- ۵۳۲ قرآن مجید نے سب وارثان کو چنے ہوئے بندے کہا تو وہ قطعا اللہ والے ہوئے، جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے۔
- ۵۳۲ ربانیوں کی صفات قرآن مجید کی رو سے۔
- ۵۳۳ ربانی عالم فقیہ مدرس کو کہتے ہیں۔
- ۵۳۳ علماء شریعت ہی علمائے ربانی ہیں۔
- ۵۳۳ علماء شریعت کو شیطان کھنے والے ابلیس یا اس کی ذریت کے منافق خبیث ہیں۔
- ۵۳۳ تین شخصوں کے حق کو صرف منافق ہی ہلکا جانے گا۔
- ۵۳۳ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔
- ۵۳۴ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سید راہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور نگہبان راہ ہیں۔

- ۵۲۳ قصوف تین وصفوں کا نام ہے۔
حضرت ابوعلی رودباری بغدادی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
- ۵۲۴ کتاب التعرف لمذہب التصوف کی
فضیلت۔
- ۵۲۵ سیدنا جعفر بن محمد خواص سیدنا جنید بغدادی
کے خلیفہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
- ۵۲۵ علم احکام الہی کی فضیلت
سیدنا ابودکبیر سید محمد دینی شاذلی کے پیرو
مرشد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
- ۵۲۵ سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سلسلہ سہروردیہ ہیں۔
- ۵۲۶ جس حقیقت کو شریعت زد کر دے وہ حقیقت
نہیں بے دینی ہے۔
- ۵۲۶ شریعت کی پرواہ نہ کرنے والے جعلی صوفیاء
سے چور اور زانی بہتر ہیں۔
- ۵۲۶ احکام شریعت کی پابندی نہ کرنیوالا ذلیل
ہے اور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے
خوارق عادات مکر و استدراج ہیں۔
- ۵۲۸ ظاہر میں ہیں۔
مدعی تصوف اگر شریعت و طریقت کو جدا
بتائے تو دروغ گو اور لاف زن ہے۔
- ۵۲۸ سب بات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم
کتاب و سنت سے باہر نہ جائے گا۔
- ۵۲۵ سائر اقوال اولیائے کرام عظمت شریعت
پر اور اس بات پر کہ طریقت اس سے جدا
نہیں، طریقت محتاج شریعت ہے اور شریعت
ہی اصل کار و مدار و معیار ہے۔
- ۵۲۸ حضرت جنید بغدادی کو ان کے مرشد حضرت
سمری سقلی کی دعا۔
- ۵۲۹ جو علم شریعت سے آگاہ نہیں اسے پیر
نہ بنایا جائے۔
- ۵۲۹ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے
حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے قبلہ کی
طرف تھوکنے والے کو ولی تسلیم نہیں کیا۔
- ۵۲۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔
- ۵۳۰ حضرت سیدنا عارف محاسبی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا تذکرہ۔
- ۵۳۰ حضرت سیدنا ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اپنے بیٹے کو وصیت۔
- ۵۳۱ حضرت سیدنا ابوالحسن احمد بن الحواری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔
- ۵۳۱ حضرت سیدنا ابوجعفر عسکری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا تذکرہ۔
- ۵۳۱ حضرت سیدنا ابوالحسن احمد نوری اور ابوالعباس
احمد بن محمد الادمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
ذکر خیر۔
- ۵۳۲ حضرت مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کے مرجع ہیں۔

کرامت کی دو قسمیں ہیں (۱) محسوس ظاہری
(۲) معقول معنوی۔

کرامات محسوسہ اور کرامت معنویہ کی
تفصیل۔

عوام صرف کرامات محسوسہ کو جانتے ہیں اور
کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے ہیں۔

عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔
اقطاب اربعہ کا تذکرہ۔

الشريعة هي الشجرة والطريقة هي الثمرة
حضرت سیدنا علی غواص امام عبد الوہابی شہرانی
کے پرورش شدہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حقیقت عین شریعت اور شریعت عین
حقیقت ہے۔

حضرت سیدنا ابوالمکارم رکن الدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔

حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سلسلہ کبرویہ کے سرور ہیں۔

حضرت خواجہ محمد وحشی اور شیخ الاسلام احمد نامقی
جامی کا تذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

مناقب چشتیاں۔
شرائط سماع۔

تذکرہ حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

پیری مریدی کی شرائط
خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا۔

○ رسالہ الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلعبق
الرباطۃ (تصویر شیخ اور شغل برزخ کے

اثبات پر دلائل و براہین) ۵۶۹
تصویر شیخ بر وجہ رباط جس کو برزخ بھی کہتے
ہیں شرعاً جائز ہے اس کے منع پر اصلاً
دلیل نہیں۔

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲

- ۵۴۶ خود امام الطائفہ شاہ اسمعیل دہلوی کی گواہی
اولیاء کرام کے ساتھ وہابیہ کی روش اور
حالت۔
- ۵۴۷ مسئلہ شغل برزخ پر اقوال اولیاء کبار
پیش نہ کرنے کی وجوہات۔
- ۵۴۸ تصور برزخ میں خاص خاندان عسکری
کی نصوص۔
- ۵۴۹ عبارت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ
پندرہ وہابیت بخش فرماد۔
- ۵۵۰ مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے۔
- ۵۵۱ مطلق اصولی کو مطلق منطقی سمجھنا غلط ہے۔
- ۵۵۱ نیک بات بالضمام اوضاع خاصہ بد نہیں
ہو سکتی۔
- ۵۵۱ قائل جواز کو صرف اسی قدر پس کہ یہ مقید
زیر مطلق داخل ہے۔
- ۵۵۱ ہیأت عبادات توقیفی ہے۔
- ۵۵۱ اپنی طرف سے اطلاق مقید اور تقيہ مطلق
دونوں ممنوع ہیں۔
- ۵۵۱ بدعت شرعیہ و بدعت لغویہ کی تعریفیں اور
ان میں فرق۔
- ۵۵۱ قضیہ کل بدعة ضلالة کس تقدیر پر عام
مخصوص البعض اور کس تقدیر پر غیر مخصوص البعض
ہے۔
- ۵۵۲ وہابیہ کے طور پر شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
سے لے کر صحابہ کرام تک سب بدعتی ہیں۔
- ۵۴۳ عدم نقل، نقل عدم نہیں۔ نہ عدم فعل منع کو
مستلزم ہے۔
- ۵۴۳ نقل مع عدم الطلب فعلاً و کفاً و عدم ذکر رأساً
دونوں انعدام امر و نہی کی صورتیں ہیں۔
- ۵۴۳ ثبوت اخص کو ارتفاع اعم پر دلیل بنانا باطل ہے۔
- ۵۴۳ مصنف علیہ الرحمہ کے چند رسائل کا حوالہ
اگر عدم ورود پر ورود منع ٹھہرائیں تو ایک
شغل برزخ پر کیا موقوف عامہ اذکار و اشغال
اولیاء کرام معاذ اللہ بدعت شنیعہ و حرام و
ممنوع قرار پائیں گے۔
- ۵۴۳ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی تصنیف
القول الجمل کی وضع ہی اذکار محدثہ اور اشغال
عادیہ کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے۔
- ۵۴۳ اولیاء طریقت مجتہدین شریعت کے مانند
ہوتے ہیں۔
- ۵۴۵ مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر
شریعت کے اصول ٹھہرائے، اولیاء طریقت
نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت
کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے۔
- ۵۴۵ اشغال و اذکار اولیاء کبار میں بدعت سیمہ کا
گمان سراسر غلط ہے۔
- ۵۴۵ اولیاء کبار کے اشغال کے بدعت سیمہ نہ ہونے
پر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ، مولوی خرم علی
معلم ثالث وہابیہ، شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ
اور مرزا مظہر جان جاناں کی شہادت۔

عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے
نہ مجرد ترک میں۔

یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی
ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیا دین میں ان سے

زیادہ سمجھ رکھتے ہو محض یہود و ناسموع ہے۔
اولیاء کرام کے ایجادات محمود و مقبول ہیں۔

کفار سے غیر شعار میں اتفاقاً مشابہت ہرگز
وجہ مانعت نہیں۔

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ وَجِبَ تَعْلِيدِ فِيهِ
نفس ہے۔

آیت کریمہ مذکورہ کے بارے میں وہابیوں
کی جہالت۔

اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص
سبب کا۔

نماز میں تصور برزخ کے بارے میں حضرت
مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا فرمان۔

تصور شیخ اور شغل برزخ میں علماء کرام کی
فصوص۔

روضہ مطہرہ کا نقشہ پیش نظر رکھنا اور اس سے
لو لگانا۔

قبر مبارک کا حج۔
اپنی تعریف پر مثل اشعار سن کر خوش ہونے والے

پر کے بارے میں سوال۔
حب شنار کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے

عواقب خطرناک ہیں۔

اپنی جھوٹی یا واقعی تعریف کو دوست رکھنے
والے کا حکم۔

حب ریاست اگر اچھی نیت سے ہو تو جائز
بلکہ مستحب ہے۔

اپنی تعریفوں پر خوش ہونے والا پر کب
قابل بیعت ہے اور کب نہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اپنی نعمت سن کر جو انعامات عطا فرمائے کسی

پیر کو جائز نہیں کہ وہ اپنی تعریف میں قصیدہ خوانی
کو اس پر قیاس کرے۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و
محبت و ثناء و مدحت عین اسلام اور

اس کا اظہار اہم فرض ہے۔
ذکر رسول عین ذکر الہی اور ثناء رسول

عین ثناء الہی ہے۔
خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز نے ایک شاعر

سے نعمت رسول سنی۔
کسی فرقہ کا کوئی شخص سدا سہاگن نہیں بن سکتا

سب کو حرام۔
محبوب عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا اسکے

افعال بالا راہ نہیں ہوتے لہذا وہ سنہیں۔
دار بھی اور بھنویں منڈانا، مرد ہو کر کانوں میں

مندرے پہننا اور عورتوں جیسے لمبے بال رکھنا
اور مرد کو زانی وضع اختیار کرنا حرام و باعش

لغت ہے، ایسے کو پیر مان کر اس کا مرید ہونا

حرام ہے۔

عورت کے رحم میں دُخانے ہوتے ہیں! وایاں خانہ لڑکے کے لئے اور بایاں لڑکی کے لئے۔

رحم میں مرد و عورت کے نطفہ کے غالب مغلوب ہونے کے اعتبار سے لڑکا یا لڑکی بننے کی چار صورتیں ہیں کبھی ظاہراً و باطناً لڑکا، کبھی ظاہراً و باطناً لڑکی، کبھی ظاہراً لڑکا اور باطناً لڑکی اس کو زبانی وضع اور نسوانی حرکت کا شوق رہتا ہے اور کبھی ظاہراً لڑکی مگر باطناً لڑکا، اس کو مردانہ وضع و حرکات مرغوب ہوتی ہیں۔

مردانہ وضع بنانے والی عورت پر لعنت۔

مردانہ جو تہا پہننے والی عورت پر لعنت ۔

کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی وضع یعنی حرام و موجب لعنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسواں ہا درجہ شانہ مبارک تک رہتے۔

مشت بھر سے کم وارہی کو کاٹنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔

و اڑھی مونڈنا مہند کے بیویوں اور عجمی التمش پرستوں کا طریقہ ہے۔

فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، اگر کر لی تو فسق کر کے کسبی متقی، سستی، صحیح العقیدہ، متصل السلسلہ پر کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

بیعت ایسے شخص سے کی جائے جس میں کم از کم

۶۰۰ | چار شرطیں پائی جائیں یعنی وہ سُنی صحیح العقیدہ ہو،

عالم دین ہو، فاسق نہ ہو اور اس کا سلسلہ

۶۰۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ ۶۰۳

تھانداں قادریہ میں بیعت شخص اب حنا ندان
چشتیہ صابریہ بیعت ہونے کا شوق رکھتا ہے
اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جس طرح ایک شخص کے دو باپ ایک وقت میں عورت کے دو خاوند نہیں ہو سکتے ایسے ہی کسی مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔

۶۰ پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا
۶۰ جس کو کسی چیز میں رزق دیا تو اس کو چاہئے
۶۰ کہ وہ اس چیز پر لزوم اختیار کرے۔

۶۰۱ ایک ایسے عامل کے بارے میں سوال جو ایک میز پر ارواحِ مسلمین کو حاضر کرتا ہے اور ان سے بات چیت کرتا ہے اور ان سے سوالات کے جواب پوچھتا ہے۔

۶۰۲ روحیں حاضر کر کے سوالات پوچھنے والے
عامل کی صداقت کا امتحان لینے کا ایک
آسان طریقہ۔

۶۰۲ مرد نمازی اور صالح ناخواندہ کی بیعت شرعاً
تا جائز ہے۔

ایک محل سوال کا جواب۔

۶۰۳۔ مرید اشتغال و طیش کے لئے نہیں بنانا چاہتا

۶۰۳ معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے
حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے

- ۶۰۸ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
 ۶۰۹ جس درخت کو پاخانہ وغیرہ کا ناپاک پانی دیا گیا ہو اس کا میوہ کھانا بلا کر بہت جائز ہے۔
 ۶۰۹ تاج گانا، باجا اور آتش بازی پر مشتمل تقریباً شادی بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے۔
 ۶۰۹ عالم اگر جانے کہ کسی تقریب میں میری شرکت پر عوام مجھے متہم و مطعون کریں گے تو نہ جائے۔
 ۶۱۱ مواقعِ تہمت سے بچنا چاہئے۔
 ۶۱۱ مسلمانوں پر فتح باب غیبت ممنوع ہے۔
 ۶۱۲ خلافِ عہدِ معیوب ہے۔
 ۶۱۲ سور اور مردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں کو کھلانے والوں اور ان کے گھر سے کھانا کھانیوا امام کے بارے میں استفسار۔
 ۶۱۲ خبیث ترین اشیاء پکا کر غیر مسلموں کو کھلانے کا پیشہ کرنے والے تقویٰ سے عاری لوگوں کے گھر سے دیندار اور صاحبِ تقویٰ حضرات کو کھانا وغیرہ کھانے سے بچنا چاہئے۔
 ۶۱۲ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مقاماتِ تہمت سے بچے۔
 ۶۱۳ جن کاموں کو کان ناپسند کریں اور جن کاموں کے ارتکاب پر معذرت کرنی پڑے از روئے حدیث ان سے بچنا لازم ہے۔
 ۶۱۳ بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو قنفر کرنا ممنوع ہے۔
 ۶۱۴ مسئلہ کی تائید قرآن و حدیث سے۔

ساتھیوں کی معافی میں پچاس شب تک تاخیر کی گئی۔

۶۰۶ ملائکہ سے ملاقات و کلام کے لئے ولایت درکار ہے۔

۶۰۶ ولایت کسی نہیں محض عطائی ہے۔

۶۰۶ جنوں سے کلام و مصاحبت میں کوئی خیر نہیں کم از کم اس کا ضرر یہ ہے کہ آدمی مشکبہ ہو جاتا ہے۔

ضمیمہ تصوف و طریقت

۶۵۲ رابطہ شیخ جائز و مستحسن و سنت اکابر ہے۔

شراب و طعام

(دھوت و لیمہ، مہانی، ذبیحہ، شکار اور گوشت وغیرہ)

۶۰۴ ہنود جو اپنے معبودانِ باطل کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے ہیں اور اسے بھوک یا پرشاد کہتے ہیں اس کا کھانا شرعاً حلال ہے مگر مسلمان کو احتیاط چاہئے۔

۶۰۴ مسلمان نے مجوسی کی بکری اس کے اس کے آشکدہ یا کافر کی بکری اس کے بتوں کے لئے اللہ کا نام لے کر ذبح کی تو اس کو کھانا جائز ہے مگر ایسا کرنا مسلمان کے لئے مکروہ ہے۔

۶۰۸ مجوسی کے نیروز کے موقع پر لائے ہوئے کھانوں کا حکم شرعی۔

- ۶۱۵ عیسائیوں کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام کرنا کج فطرت اور فتنہ باز لوگوں کا شعار ہوتا ہے۔
- ۶۱۹ عہدہ امامت ان لوگوں کو نہیں دینا چاہئے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔
- ۶۱۵ حرام زادے، جذامی اور کوڑھ کے مریض کو امام بنانا کیوں ناجائز ہے
- ۶۱۵ کافروں کو کھانے کے لئے مسلمانوں کو حرام چیزیں پکانا یقیناً ناجائز و حرام ہے۔
- ۶۱۶ ہندو کی دعوت پر اس کی بیٹی کی شادی کا کھانا مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کروا کر کھایا تو یہ نامناسب و بے جا حرکت ہے۔
- ۶۱۵ آرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خبیث ہے۔
- ۶۱۵ کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور بچنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔
- ۶۱۵ خنزیر خوروں کی کمائی اجنبی ہے۔
- ۶۱۵ علاقے کی عادت خضاب و عدم خضاب سے خروج مکروہ ہے۔
- ۶۱۹ آفراط و تفریط دونوں ہی بُرے ہیں۔
- ۶۱۹ انگریزوں کے ملک سے سندھ میں آنے والا دودھ اور مکھن کیسا ہے نیز دانت صاف کر نیوالے برش کا کیا حکم ہے۔
- ۶۱۹ مسلمان نے بکری ذبح کی، اپنے ہاتھ سے پکایا اس کو انگریز نے اپنے سامنے رکھ کر چھری اور کانٹے سے کانا، اس کا یا تھ نہ لگا، کوئی مسلمان شخص غفلت سے اس کو کھالے تو کیا حکم ہے۔
- ۶۱۹ اصل اشیاء میں طہارت و صلت ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں نجس و حرام چیز ملی ہے محض شبہہ پر نجس و حرام نہیں کہہ سکتے۔
- ۶۲۰ کُنوؤں، تالابوں اور راستوں میں رکھے ہوئے گھڑوں کا حکم۔
- ۶۲۰ مشرکین و کفار اور جاہل مسلمانوں کی تیار کردہ اشیاء خورد و نوش کیسی ہیں۔
- ۶۲۰ مشتبہ اشیاء میں احتیاط بہتر ہے۔
- ۶۱۵ حینک بھجور کا پھان تک کہ مردار کا بھی پاک ہے اس کی مسواک جائز ہے۔
- ۶۲۱ خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش نجس ہے۔
- ۶۲۱ سنت مسواک چھوڑ کر نصرانیوں کا برش اختیار کرنا جہالت اور مرض قلب کی دلیل ہے۔
- ۶۲۱ کسی کافر یا غیر مسلم انگریز کے ساتھ کھانے یا اس کا جھوٹا کھانے سے احتراز ضروری ہے۔
- ۶۲۲ مسلمانوں کے مذہب میں چھت نہیں۔
- ۶۱۹ کھارہند و اور عام اہل ہندو کی طرف سے بطور ہدیہ یا بطور رسم کچھ بھیجیں تو اس کا لینا اور اس کا کھانا کیسا ہے
- ۶۲۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسری ایران، بادشاہ فدک اور قیصر روم کے ہدیے قبول فرمائے۔

۶۲۲ کوئی کھانے کی چیز اور کون سے طاہر ہیں۔
۶۲۲ مشرکین کی تیار کردہ اشیاء خورد و نوش
اور ملبوسات وغیرہ کا استعمال کب جائز اور
کب ناجائز ہے۔

۶۲۲ نصاریٰ کے یہاں کی رقیق اشیاء کم ہی
نجاست غلیظہ سے خالی ہوتیں اور نہیں تو

۶۲۳ اسپرٹ کی آمیزش تو ضرور ہوتی ہے۔
۶۲۳ شرع مطہر نے بڑے کام اور بڑے نام
دو نوں سے احتراز کا حکم دیا ہے۔

۶۲۳ سود و خور کے ہاں کھانا اور اس سے پیہ
لے کر مسجد میں لگانا یا گیارھویں میلاد میں
صرف کرنا کیسا ہے۔

۶۲۳ ایک حروار خور کے ہاں سے نیاز وغیرہ کا
گوشت کھانا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔

۶۲۳ سود و خور کے گھر کا کھانا جائز ہے جب تک یہ
تحقیق نہ ہو کہ جو کھانا سامنے لایا گیا ہے وہ
حرام ہے۔

۶۲۳ ترک نماز کا مال و طعام پر کوئی اثر نہیں لیکن
عالم مقتدا اس کے ہاں کھانے سے احتراز کرے۔

۶۲۳ عالم مقتدا کو بے ضرورت سود و خوار کے ہاں
کھانے پینے سے احتراز چاہئے۔

۶۲۳ ترک نماز گیر اخبث و اکبر ہے۔
۶۲۳ تارک نماز پر وعید شدید۔

۶۲۳ مسلمان دھوبیوں کو مسلمانوں میں ملانا اور
احکام دین سکھانا فرض ہے اور ان سے

قیمت بنت العزى اپنی بیٹی اسماء بنت ابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے تحفہ لائی۔
آیت کریمہ لا ینہکُم اللہ عن الذین

۶۲۴ لم یقاتلوہ فی الدین "کا شان نزول۔
۶۲۴ ہدیہ کفار کے رد و قبول سے متعلق احادیث
کریمہ میں تطبیق و توفیق۔

۶۲۵ مقصد کی تحقیق کہ ہدایاے کفار کہاں قبول
کرنا ضروری کہاں ممنوع اور کہاں مباح ہے

۶۲۵ کفار کا پکایا ہوا یا ہدیہ کیا ہوا گوشت
حرام ہے۔

۶۲۵ ایک شخص سود و رشوت بھی لیتا ہے اور تجارت
وغیرہ حلال پیشہ بھی اس کے مکان پر

۶۲۵ کھانا کیسا ہے۔
۶۲۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت
کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول

۶۲۵ فرمان تھی، اور یہی افضل ہے۔
۶۲۵ روا فض کے ہاں کھانا کیسا ہے، اور یہ جو
مشہور ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو کھانا

۶۲۵ خراب کر کے کھلاتے ہیں اس کا کوئی ثبوت
ہے یا نہیں۔

۶۲۵ انگریزی و اخانوں پر فروخت ہونیوالے
عرق کا حکم جو رشہ آور نہیں ہوتا۔

۶۲۵ اصل اشیاء میں طہارت و اباحت ہے،
جب تک نجاست یا حرمت معلوم نہ ہو

۶۲۵ حکم جواز ہے۔

- ۶۳۶ نفرت کرنا اور تعلیم شریعت سے انکو دور رکھنا حرام
عوام ہندوستان نے چھوت کا مسئلہ
کفار ہند سے سیکھا ہے۔
۶۳۷ جس کا ذریعہ معاش صرف مالی حرام ہے ان
کے گھروں میں کھانے پینے سے بچنا
اولیٰ ہے۔
۶۳۸ بے پردہ نکلنے والی عورتیں فاسقہ اور ان کے
مرد و یوتھ ہیں، ان سے میل جول مناسب
نہیں۔
۶۳۹ تازی کیا ہے، وہ کب حلال و ظاہر اور کب
حرام و نجس ہوتی ہے۔
۶۴۰ خاکروب لڑکی سے روٹی چھین کر کھانوالے
مسلمان لڑکے اور لڑکی کے بارے میں
سوال۔
۶۴۱ سات برس کے بچے کو نماز کا حکم دو اور
دس برس کی عمر میں نماز پر سختی کرو۔
۶۴۲ جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو
شرعاً منع ہے۔
۶۴۳ جس بات میں آدمی متہم و مطلع ہو شرعی طور
پر ممنوع ہے۔
۶۴۴ جو بات مسلمانوں پر فتح باب غیبت کرے
انھیں فتنے میں ڈالے گی اور انھیں فتنے میں
ڈالنا حرام ہے۔
۶۴۵ فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے جو کوئی اس کو
جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے
- ۶۳۷ خنزیر خوروں کے ہاں کھانا اور خنزیر کا شکار
کرنا اور کفار کو کھانا مسلمانوں کے لئے
کیا ہے۔
۶۳۸ شریعت آسان ہے جیت تک کسی خاص
شے میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم
نہ ہو پاک و حلال ہے۔
۶۳۹ سود خوار کے ہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً
عالم و مقصدار کو۔
۶۴۰ جس جانور کی مال حلال ہے وہ حلال ہے
کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ
باپ سے۔
۶۴۱ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو ممنوع و ناجائز
نہیں۔
۶۴۲ ضرورت و مجبوری میں حرام کھانا یا اس کو
استعمال میں لانا بقدر ضرورت جائز ہے۔
۶۴۳ شراب نوشی راہ خدا سے روکتی ہے اسکے
ترک پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے
۶۴۴ پانچ سوالات پر مشکل استفتاء۔
۶۴۵ مزارات پر مردوں کا جانا مندوب و محبوب
مگر عورتوں کو روکنا ہی النسب و اسلم ہے۔
۶۴۶ دفن بجانا کن شرائط کے ساتھ جائز ہے۔
۶۴۷ شادی وغیرہ پر گانا کب جائز اور
کب ناجائز ہے۔
۶۴۸ نتیجہ، دسواں، چلم سب جائز ہیں جب

- ۶۴۴ بغیت محمود اور بطور محمود ہوں۔
- ۶۴۴ وہابی ایک سخت گمراہ بد دین فرقہ ہے۔
- ۶۴۴ کن لوگوں کی دعوت کرنی اور کن کن کی نہ کرنی چاہئے نیز کن لوگوں کی دعوت نامنظور کرنی چاہئے اور کیوں۔
- ۶۴۴ حلال و حرام مشترک مال سے کنواں کھدوایا جائے تو اس کا اور اس کے پانی کا کیا حکم ہے۔
- ۶۴۵ خاکی انڈا کھانا جائز ہے۔
- ۶۴۵ روافض کے ہاں کھانا کھانے والے کے پیچھے نیاز کا حکم کیا ہے۔
- ۶۴۵ زانی، شرابی اور سود خوار کے یہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں۔
- ۶۴۵ یہود و نصاریٰ کافر اصلی ہیں مرتد نہیں۔
- ۶۴۵ رافضی، وہابی، قادیانی، یحیری اور چکراوی مرتد ہیں۔
- ۶۴۵ عام کافروں اور مرتدوں کے احکام میں فرق قادیانی کے مکان پر دانستہ کھانا کھانے جانیوالا گنہگار ہے، تو بہ نہ کرے تو اس سے محفل مولود شریف نہ پڑھوایا جائے۔
- ۶۴۸ جس مارکیٹ میں مجوسی نے خنزیر کاٹا وہاں سے گوشت خریدنا مسلمان کے لئے کیسا ہے۔
- ۶۴۸ مجوسی کے ہاتھ کی ذبح ہوتی بکری بھی خنزیر کی مثل ہے۔
- ۶۴۹ مجوسی سے گوشت خریدنا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
- ۶۴۴ جو مسلمان تجارت بھی کرتے ہیں، سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ان کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کو بیاہنا جائز ہے یا نہیں۔
- ۶۵۰ ہنود کے یہاں کا کھانا کیسا ہے۔
- ۶۵۰ ضرورتاً سودی قرض لینے والے کے یہاں کھانے میں حرج نہیں۔
- ۶۵۱ اہل کتاب و اہل ہنود کے ہاں اور ان کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانے سے متعلق سوال و جواب۔
- ۶۵۱ کھانے میں عیب نکالنا، سربرہنہ کھانا اور کسی کے بلا دعوت کھانے کو جانا کیسا ہے۔
- ۶۵۲ کھانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں۔
- ۶۵۲ بلا دعوت کسی کے ہاں کھانا کھانے جانیوالے کے لئے حدیث میں وعید۔
- ۶۵۲ مدعو شخص دوسروں کو کب اپنے ساتھ دعوت پر لے جاسکتا ہے اور کب نہیں۔
- ۶۵۳ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت۔
- ۶۵۳ معجزہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کھانا اور سالن ختم نہیں ہوا۔
- ۶۵۳ قمار باز، طوائف یا کوئی حرام پیشہ کر نیوالے کے ہاں میلاد و گیارہویں کی نیباز کھانا

- کیسا ہے۔ ۶۵۳ خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے تو اس کا کھانا حرام ہے ورنہ نہیں رنڈی سے نکاح کر کے اس کا مال اپنے مال میں ملانا اور اس کو کھانا کیسا ہے۔ ۶۵۴ دعوت طعام کو کسی سنت ہے اور کسی دعوت کو قبول نہ کرنا گناہ ہے۔ ۶۵۵ دعوت ولیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔ ۶۵۵ عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔ ۶۵۵ خاص اسی شخص کی دعوت ہو تو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اس کو مطلقاً اختیار ہے۔ ۶۵۵ جھینگے کے مچھلی ہونے میں اختلاف ہے لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔ ۶۵۶ گوشت ہمیشہ کھانے کی قرآن مجید میں کہیں ممانعت نہیں، ہاں نفس پروری سے قرآن نے منع فرمایا ہے۔ ۶۵۷ عشرہ محرم الحرام میں ضرورتاً شکار کرنا جائز ہے۔ ۶۵۷ محض تفریح طبع کے لئے شکار کھیلنا ناجائز ہے۔ ۶۵۷ جو چیز بعینہ سود میں آئی اس کا کھانا حرام اور سود کے روپے سے خریدی تب بھی ناجائز ہے۔ ۶۵۸ سود خوار کے کھانے سے اجتناب چاہئے۔ ۶۵۸
- شہدہ کے مال سے احتراز چاہئے مگر عرصہ مت نہیں جب تک معلوم نہ ہو۔ ۶۵۸ وارث اگر جانتا ہے کہ یہ روپیہ سود کا ہے تو اس کو لینا جائز نہیں، مورث نے جس سے لیا تھا اس کو واپس کرے یا تصدق کرے ۶۵۸ پیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے۔ ۶۵۸ ہندو کے یہاں گوشت کھانا حرام، دوسری چیزوں میں قوی جواز اور تقویٰ احتراز ہے۔ ۶۵۸ یہ بات غلط ہے کہ ہندو کے یہاں کھانے سے چالیس دن دعا قبول نہیں ہوتی۔ ۶۵۹ بے نماز کے ہمراہ کھانا پینا اور میل جول رکھنا رکھنا شرعاً کیسا ہے۔ ۶۵۹ مشراب حرام، تمام نجاستوں کی ماں، اور اس کو پینے والے کو جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا۔ ۶۵۹ تقریب طعام شادی کی تین صورتیں اور ان کا شرعی حکم۔ ۶۶۰ جو دو مصیبتوں میں ہو جائے تو وہ ان میں اخف و اھون کو اختیار کرے۔ ۶۶۱ تعزیت ولادت یا ختنہ یا گھر بجوج یعنی تیاری مکان میں کھانا کرنا اور اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ ۶۶۱ ہندو کے گوہ جھنگے کا گوشت کھانیوالا اور مردار کے گوشت کو فروخت کرنیوالا مسلمان شیطان کا مسخرہ ہے، اس کا دین ایمان

- ٹھیک نہیں مسلمان اس سے میل جول بند کر کے اس کا بائیکاٹ کریں۔ ۶۶۲
- میلاد کرانے والوں کے گھر سے میلاد پڑھنے والوں کو کھانا کس صورت میں جائز اور نجس صورت میں ناجائز ہے۔ ۶۶۲
- خوشی کے موقع پر محفل کرانا اور کھانا تیار کرنا کنبے والوں اور میلاد خوانوں کو کھلانا جائز ہے۔ ۶۶۳
- خوشخبری پا کر کھانا اور مٹھائی تقسیم کی جائے تو اغیار و فقرا سب کھا سکتے ہیں۔ ۶۶۳
- ہندو کے یہاں کا پکا ہوا کھانا اور اس کو میلاد شریف میں تقسیم کرنا کیسا ہے۔ ۶۶۳
- میلاد شریف میں قوالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے ۶۶۴
- سینپ کے چمچے سے کھانا جائز ہے البتہ خود سینپ کو کھانا حرام ہے۔ ۶۶۴
- عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، آپس میں ایک دوسرے کے برتن استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا حقہ پینا ممنوع ہے۔ ۶۶۴
- بد مذہبوں سے مجالست، موائکلت اور مشاربت کی ممانعت احادیث مبارکہ سے۔ ۶۶۴
- آیت کریمہ احل لکم الطیبات و طعام الذین ادتوا الکتاب حل لکم و طعام مکہ حل لہم میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔ ۶۶۵
- گھیوں، چاول، دودھ اور دہی وغیرہ تو مشرک کے گھر بھی حلال ہے جبکہ نجس نہ ہو۔ ۶۶۵
- شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کا فر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک۔ ۶۶۵
- تو اہل کتاب کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے ۶۶۵
- طعام کو حاضر رکھ کر کھانے سے پہلے دعا کرنا جائز ہے۔ ۶۶۶
- شہد کو اتارنا جائز اور بیت النخل میں کچھ چھوڑ دینا ضروری نہیں۔ ۶۶۶
- شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ ۶۶۶
- شہد مکھیوں کی غذا نہیں ان کی غذا پھل پھول ہیں شہد تمام و کمال ہمارے لئے ہے۔ ۶۶۶
- کافر کا بچا ہوا کھانا مسلمان کو درست نہیں کہ "نیم خوردہ سگ ہم سگ راشاید" ۶۶۶
- حلال جانور کا کچا اور پکا انڈا سب حلال ہے، بال اگر وہ خون ہو جائے تو حرام و نجس ہے۔ ۶۶۶
- اہل ہنود کی اشیاء خوردنی کا استعمال مسلمان کو جائز و حلال مگر اہل ہنود کے ہمراہ کھانا جائز نہیں۔ ۶۶۸
- ہندو کے گھر کا گوشت کھانا تو حرام ہے مگر دیگر اشیاء مباح ہیں جب تک نجاست و حرمت کی تحقیق نہ ہو جائے۔ ۶۶۸
- غیر مسلم چار قسم کے ہیں: کتابی، مجوسی، مشرک اور مرتد۔ ان اقسام اربعہ کے احکام۔ ۶۶۸
- نزید نے بیٹی کا مہر لے کر شادی کا کھانا پکوا یا

- پھر لڑکی سے اجازت لی اس نے اجازت دی تو اس کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ۶۶۹
- ہیجر طے کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے ۶۶۹
- زمزم شریف اور بقیہ وضو کے سوا کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔ ۶۶۹
- روٹی کے چار ٹکڑے کرنا ضروری نہیں۔ ۶۶۹
- بائیں ہاتھ میں روٹی لے کر دائیں سے نوالہ توڑنا و فح تکبر کے لئے ہے۔ ۶۶۹
- مسلمان دھوبی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے۔ ۶۷۰
- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہیں ہوتے تھے۔ ۶۷۰
- دسترخوان فرسٹ سیکنڈ کا معیار الگ الگ بنانا سنت نساوی ہے، حاضرین میں تفریق بدعت ہے اور ایک فریق کی تذلیل و دل شکستی ہے۔ ۶۷۰
- دعوت ولیمہ و طعام کے بارے میں ظاہر الزامیہ کے اطلاق اور شروح و فتاویٰ میں اس کو کئی قیدوں سے مقید کرنے سے متعلق استفتاء۔ ۶۷۰
- زید اس سبب سے دعوتوں میں نہیں جاتا کہ آجکل کی دعوتوں میں عموماً فخر و تفاؤل انشاء الحمد اور حبوب و طعام کی بے قدری ہوتی ہے اس کا یہ فعل کیسا ہے۔ ۶۷۲
- تقیہ مطلق و تخصیص عومات و تفصیل مجلات و توضیح مبہات منصب شراح ہے اسی غرض
- کے لئے وضع شروع ہے وہ اس کے مبائن نہ سمجھ جائیں بلکہ وہ مبین ہیں۔ ۶۷۲
- ملاحی و ملاعب پر مشتمل دعوتوں میں عاصی اور متقی کے شریک ہونے کی جواز و عدم جواز کی صورتیں۔ ۶۷۲
- کسی مسلمان پر بلا دلیل بدگمانی حرام قطعی ہے۔ ۶۷۳
- کسی دعوت میں نہی عن المنکر کی نیت سے جانے والا ثواب پاتا ہے۔ ۶۷۴
- سود خوار، بے نمازی، شرابی، زانی، مخمٹ اور دیوث کے ساتھ کھانا نہ چاہئے۔ ۶۷۴
- شرابی کے ہاتھ اور منہ کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۶۷۴
- کسی کی مشکوٰۃ سے بے طلاق و وفات شہر نکاح باطل محض ہے۔ ۶۷۴

ضمیمہ شرب و طعام

- جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے ضروری نہیں ۱۰۱
- مجذوم کے ساتھ کھانا کب ثواب اور کب نامناسب ہے۔ ۱۰۲
- ضعیف الاعتقاد اور وہی خیالات کے حامل لوگوں کو جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہئے۔ ۱۱۱
- ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹھائی کا استعمال فتویٰ کی رو سے جائز مگر تقویٰ کی رو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ۱۲۶

<p>خاکروب مسلمان ہوتے ہی غسل کر کے پاک صاف ہو جائے تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے۔</p>	<p>سبیل اور کھانا، چائے، بسکٹ وغیرہ جو رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جاتے ہیں ناجائز و گناہ ہیں، ان میں چندہ دینا گناہ اور اس میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔</p>
<p>تو مسلم خاکروب کے ساتھ کھانا کھانے والے مسلمان کی فہمی اڑانے والا گنہگار ہے۔</p>	<p>۱۷۲</p>

فہرست ضمیمہ مسائل

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد و م
کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
خود اپنے بال بطور تبرک صحابہ میں تقسیم کئے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو
انہما درجہ شانہ مبارک تک رہتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ
زمین پر دستہ خوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی
اور یہی افضل ہے۔

کھانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا
ورنہ نہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
دستہ خوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہیں
ہوتے تھے۔

۱۰۱ مرض و مداوی

یہ خیال باطل ہے کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے،

۴۰۲ احادیث صحیحہ میں اسے رد فرمایا ہے۔

۱۰۲ یہ خیال محض غلط ہے کہ جذامی کے ساتھ کھانے

کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔

۱۱۱ مرض کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے۔

۱۴۵ کسی کافر یا غیر مسلم انگریز کے ساتھ کھانے

یا اس کا جھوٹا کھانے سے احتراز ضروری ہے

مسلمانوں کے مذہب میں چھوت نہیں۔

۶۲۲ انگریزی دواخانوں پر فروخت ہونے والے

عرق کا حکم جوشہ آور نہیں ہوتا۔

۶۳۲

مشرکین و کفار کے ساتھ اتحاد و و داد
حرام قطعی ہے۔

۲۲۹

مخالفت مجالست ہجران سلوک موالا

قوی الایمان کے لئے مجذوم سے مخالفت
نقصان دہ نہیں اور ضعیف الاعتقاد کیلئے
احتراز بہتر ہے۔

۱۰۳

۲۴۷

گاندھی کے جلوس میں استقبال کے لئے
جانا مسلمانوں کو کیسا ہے۔

۱۰۳

۲۴۸

ایک جلسہ میں شرکت سے متعلق سوال و
جواب۔

۱۰۳

۲۵۴

شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً
ترک موالا کا حکم ہے خصوصاً مرتدین سے۔

۱۲۰

۲۵۵

معاملات و موالا الگ الگ چیز ہیں۔
گاندھی کو امام بنانا اور ہندوؤں سے اتحاد
منانا دشمنی اسلام ہے اور اس میں چندہ
دینا مسلمان کا کام نہیں۔

۱۳۰

۲۵۸

مرد سے میل جول رکھنا گناہ اور فاسق سے
بے ضرورت اختلاط مکروہ ہے۔

۱۵۷

۲۶۰

وباہیدہ دیوبندیہ و مخالفان دین و غلامانِ مشرکین
کے جلسہ میں سستی کو شرکت حلال نہیں۔

۱۶۸

۲۶۰

قصراری سے موالا، ان کی تعظیم، بڑے
دن میں ان کو ڈالی دینا اور ان سے معاملہ
بیع و شرار کا کیا حکم ہے۔

۱۸۳

۲۶۲

ہولی و دوالی کی تعظیم اور نیروز و مہرجان کے
نام پر کچھ دینا جائز نہیں۔

۱۸۴

۲۶۵

قریب پکاستی ہے مگر برادری کے وباہیوں
کی چند عورات اس کے پاس آتی رہتی ہیں
اور زیدان کی خوب خاطر مدارات کرتا ہے
کیا ایسا کرنے سے اس کی سنیت میں فرق

۱۸۶

احادیث سے مسئلہ کی تائید
کافروں کے میلے میں شریک ہونا مسلمان کو
منع ہے مگر کفر نہیں کہ عورت نکاح سے
نکل جائے۔

مسلمان نے عیسائی کا حقہ پیا تو اس کے لئے
کیا حکم ہے۔

بلاوجہ شرعی ایذا رسانی حلال نہیں۔

کفار کے امور دنیوی میں ایک حد تک
موافقت کی جاسکتی ہے مگر امور مذہبی
میں موافقت جائز نہیں۔

شیعہ کی تنظیم میں سنیوں کو شریک ہونا
کیسا ہے۔

سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط
میل جول ناجائز ہے خصوصاً جبکہ وہ افسر پول
اور یہ ماتحت۔

مراسم کفر کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع
گناہ اور مخالف حکم الہ ہے۔

دیوبندی عقائد والوں سے میل جول
حرام ہے۔

۲۲۲

- ۲۶۸ | کا حقہ پینا ممنوع ہے۔ ۶۶۴
 ۲۶۹ | حدیث میں علم ہے کہ رفاقت صرف مومن سے کرے اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔ ۶۶۴
 جس جلسہ میں مقررین و صدر و بابی و دیوبندی، نیچری اور ہندو وغیرہ ہوں اس میں شریک ہونا قطعی حرام اور سخت مضر اسلام ہے۔ ۶۷۴
 ۲۷۵ | سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والے رافضی ہیں یا وہابی، ان کے ساتھ میل جول مسلمانوں کو جائز نہیں۔ ۶۷۴
 قرآن مجید کا رمان اور بائبل وغیرہ کے ساتھ ملا کر ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا جانا اور مندر میں لے جانا اور اس اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔ ۶۹۶

صدقہ و خیرات

- ۲۸۷ | زنا مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہِ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب بلکہ زنا وبال ہے۔ ۱۰۵
 مسئلہ بالا پر قرآن و حدیث۔ ۱۰۵
 مال حرام سے تصدق کر کے امیدِ ثواب رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ ۱۱۰

اسماء الرجال

- ۶۱۲ | حسن راوی متروک ہے۔ ۱۰۷
 ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی اور ثقہ ہیں۔ ۱۹۲

قوائد اصولیہ

- ۶۱۵ | جو چیز بارگاہِ الہی سے مردود ہو وہ دربارِ رسول میں مقبول نہیں ہو سکتی۔ ۱۰۸
 مباح و حرام میں کوئی نسبت نہیں۔ ۱۰۸
 شرع مطہر شعر و غیر شعر سب پر حجت ہے، شعر شرع پر حجت نہیں۔ ۱۱۸
 کافر و مشرک کا کوئی عمل بیکہ مستعمل کرنا اور ایک کافر کے برتن استعمال کرنا اور ایک کافر کے عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، آپس میں ایک دوسرے کے برتن استعمال کرنا اور ایک کافر کے

- ۱۲۶۔ اشیاء میں طہارت پائی جاتی ہے۔
 ۱۲۶۔ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔
 ۱۲۶۔ دین کی بنیاد آسانی پر ہے۔
 ۱۵۰۔ کافر کا اقرار اسلام اس کو مسلمان ٹھہرانے کے لئے کافی ہے جب تک کفر بعید ظاہر نہ ہو۔
 ۱۶۱۔ آدمی حقیقتہً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جانے۔
 ۱۶۱۔ بعض نصوص میں جو بعض افعال پر اطلاق شرک ہوا اس کی تاویل۔
 ۱۶۱۔ کفر ضروریات دین کے انکار سے ہی لازم آتا ہے۔
 ۱۶۱۔ بعض اعمال پر نصوص میں جو اطلاق کفر ہوا اس سے مراد کفر مصطلح نہیں۔
 ۱۶۱۔ ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام۔
 ۱۶۱۔ مومن کسی کبیرہ کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا۔
 ۱۶۱۔ محبوبانِ خدا کی طرف تہرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروجہ عبادت نہ ہو۔
 ۱۶۱۔ گناہ علانیہ کے لئے شریعت نے توبہ علانیہ کا حکم دیا اور پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ ہے۔
 ۱۶۱۔ حرج مدفوع بالنقص ہے۔
 ۱۶۱۔ مجلس میلاد مبارک اور گیارہویں شریف میں
- ۱۲۶۔ دو حیثیتیں ہیں، ایک خصوصی فعل اور دوسری مقصد و منشاء۔ بحیثیت اول یہ جزو ایمان نہیں جبکہ بحیثیت ثانی داخل ایمان ہے۔
 ۱۶۱۔ کفر ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔
 ۱۶۱۔ سود گناہ کبیرہ ہے۔
 ۱۶۲۔ بدعت سیئہ اور گناہ کبیرہ میں نسبت فقر اعتقاد فتنی عمل سے بدتر ہے۔
 ۱۶۲۔ صغیرہ بعد از اصرار کبیرہ ہو جاتا ہے۔
 ۱۶۳۔ کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر اقوال زبان اور بعض افعال اس پر دلیل ہوتے ہیں۔
 ۱۶۳۔ معبودانِ باطل کی تصویر کو سجدہ کرنا مطلقاً کفر ہے۔
 ۱۶۳۔ مشرکین کے شہوار کی خوشی منانا اور اس میں شریک ہونا معصیت قطعیہ ہے۔
 ۱۶۶۔ معصیت قطعیہ کا استحلال کفر ہے۔
 ۱۶۶۔ جو کافر تلقین اسلام چاہے اس کو تلقین کرنا فرض اور اس میں تاخیر گناہ کبیرہ ہے۔
 ۱۶۵۔ تحلیل حسد ام و تحریم حلال دونوں کفر ہیں۔
 ۱۶۶۔ رضا بالکفر کفر ہے۔
 ۱۸۲۔ اصرار علی الحرام جرم ہے۔
 ۱۸۷۔ ناجائز کا ترک واجب ہے۔
 ۱۸۸۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کا اتباع درست نہیں۔
 ۱۸۹۔ مباہلہ کیا ہے، وہ کس وقت، کس نے، کس طرح کیا جاتا ہے۔

۲۰۸	رخصت نہیں ہو سکتا۔	جس چیز کے کفر پر اتفاق ہو اور جس کے کفر میں اختلاف ہو دونوں کا حکم۔
۱۹۳	حرام محض منفعت کے لئے حلال نہیں ہو سکتا۔	جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔
۲۱۱	الصریح یفوق الدلالة۔	الضرورات تبیح المحظورات۔
۲۱۲	شعار اسلام سے استہزاء اسلام سے استہزاء ہے۔	مجرد تحصیل منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوتا۔
۲۱۵	افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔	ظن غالب یقین کے ساتھ لائق ہے۔
۲۲۱	بیر بدعت سیئہ کفر نہیں۔	نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے
۲۲۱	بعض بد مذہبیاں کفر نہیں۔	نہ ہر وقت ایسا کہ کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے۔
۲۳۴	کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔	مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔
۲۳۴	تفاوت عداوت کفار پر بنائے کار نہیں۔	مجبوریاں ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔
۲۶۶	شرک کفر سے لازم کفر ہے۔	دو بلاؤں کا مستلان میں سے ہلکی کو اختیار کرے۔
۲۰۳	مباح کا فعل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع نہ پیدا ہو۔	ضرر مدفع ہے۔
۲۶۶	کسی امر مباح کو شرعاً فرض ٹھہرالینا قطعاً حرام اور شریعت پر افتراء ہے۔	مشقت آسانی لاتی ہے۔
۲۵۱	تعظیم مشرک کفر ہے۔	مشقت و دشواری کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔
۲۴۲	حکم کفر کفر ہے۔	جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔
۲۴۳	مشرک کی خوشی کے لئے شعار اسلام بند کرنا حرام ہے۔	اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر ایک کے لئے اس کی نیت۔
۲۴۳	منسوخ پر عمل حرام ہے۔	زینت و فضول کے لئے کوئی ممنوع شرعی رخصت نہیں ہو سکتا۔
۲۴۵	تجمل الکافر کفر۔	مجرد منفعت کے لئے کوئی ممنوع شرعی
۲۴۵	غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔	

- کافر کو کافر نہ جاننا خود کفر ہے۔ ۲۸۵
 جس نے کفر کو کفر نہ جاننا تو ضرور کفر کو اسلام جانا ۲۸۶
 کفر اور اسلام میں تقابل تضاد ہے۔ ۲۸۶
 جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے ثابت ہو
 تو جب تک علت موجود رہے گی وہ حکم
 باقی رہے گا۔ ۲۹۱
 دار اسلام میں جب تک کوئی حکم اسلامی
 موجود ہو تو وہ دار حرب نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں
 کا غلبہ ختم ہو گیا ہو۔ ۲۹۲
 عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں
 دخل تام ہے۔ ۳۰۱
 کسی شخص موصد نے قسم کھائی کہ "لا یدخل
 هذه الدار الا ان يحكمه عليہ القدوس"
 پھر اس گھر میں داخل ہوا تو حاشا نہ ہوگا اور
 یہ کلام مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ حالت کا موصد
 ہونا قرینہ ہے۔ ۳۰۴
 لفظ شہنشاہ میں محض احتمال استغراق حقیقی
 موجب منع نہیں ہو سکتا ورنہ ہزاروں
 الفاظ کے تمام عالم میں دائر و سائر ہیں ممنوع
 ہو جائیں گے۔ ۳۰۷
 کوئی لفظ جب ارادہ و افادہ ہر طرح سے
 شناعت سے پاک ہو تو صرف احتمال باطل
 اسے ممنوع نہ کر دے گا۔ ۳۵۳
 مالمعین نے ظاہر نہی پر نظر کیا کہ اس میں اصل
 تحریم ہے اور اطلاق کرنے والوں نے دیکھا
- کہ لفظ ارادہ و افادہ ہر طرح شناعت سے
 پاک ہے تو نہی تنزیہی ہوئی۔ ۳۶۲
 شائع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والے
 خود حدیث سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔ ۳۶۸
 المعهود عرفاً کا المشروط لفظاً۔ ۴۱۷
 ان الصریح یفوق الدلالة۔ ۴۱۸
 ما حرم اخذه حرم اعطائه۔ ۴۱۹
 وما یؤدی الی محذور محذور۔ ۴۲۴
 البقار اسهل من الابل۔ ۴۹۱
 مجوز نافی امر و نہی ہے اور نافی پر شرعاً
 اور عقلاً بنیہ نہیں۔ ۵۷۲
 حرام و ممنوع کہنے والا نہی شرعی کا مدعی ہے
 ثبوت دینا اس کے ذمے ہے کہ شرع
 نے کہاں منع کیا۔ ۵۷۲
 قائل جواز مثل سائل مدعا علیہ ہے جس سے
 مطالبہ دلیل محض جنون ہے۔ ۵۷۲
 مجوز کے لئے یہی دلیل بس ہے کہ منع پر
 کوئی دلیل نہیں۔ ۵۷۲
 عدم نقل، نقل عدم نہیں۔ نہ عدم فعل منع کو
 مستلزم ہے۔ ۵۷۳
 نقل مع عدم الطلب فعلاً و کفلاً و عدم ذکر
 رأساً دونوں انعدام امر و نہی کی صورتیں ہیں۔ ۵۷۳
 مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے۔ ۵۸۱
 ٹیک بات بالضمام اوضایع خاصہ بہ
 نہیں ہو سکتی۔ ۵۸۱

- قابل جواز کو صرف اسی قدر بس کہ یہ مقید نہ ہو
مطلق میں داخل ہے۔
۵۸۱ اپنی طرف سے اطلاق مقید اور تقيید مطلق
دونوں ممنوع ہیں۔
۵۸۱ قضيہ "کل بدعت ضلالہ" کسی تقدیر عام
مخصوص البعض اور کسی تقدیر پر غیر مخصوص
البعض ہے۔
۵۸۲ عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے
نہ مجرد ترک میں۔
۵۸۲ افراط و تفریط دونوں ہی بُرے ہیں۔
۶۱۹ اصل اشیا میں طہارت و اباحت ہے
جب تک نجاست یا حرمت معلوم نہ ہو
حکم جواز ہے۔
۶۳۲ جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو
شرعاً منع ہے۔
۶۳۹ جس بات میں آدمی متہم و مطعون ہو شرعی
طور پر ممنوع ہے۔
۶۳۹ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ ان
میں اخف و اھون کو اختیار کرے۔
۶۶۱ شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو
یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک۔
۶۶۵ جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔
۶۶۵ تقيید مطلق و تخصیص عموماً و تفصیل مجملات
توضیح مبہمات منصب شراح ہے اسی غرض
کے لئے وضع شروح ہے وہ اس کے مبان
- نہ سمجھے جائیں بلکہ وہ مبہم ہیں۔
۶۷۲
- فضائل و مناقب**
- نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
عالم سے زیادہ مستقرے ہیں۔
۱۰۸ مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ممنوع و گناہ اور
کھنے والا گنہگار ہے۔
۱۱۶ مسئلہ مذکورہ پر شواہد و دلائل۔
۱۱۶ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رد کرتے ہوئے
مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا۔
۱۱۷ بعض اشعار اکابر میں لفظ یثرب کے
وقوع کا عذر۔
۱۱۸ یثرب کھنے سے کیوں منع کیا گیا۔
۱۱۹ جس نے ایک بار یثرب کہا وہ دس بار
مدینہ کے۔
۱۱۹ جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام
ہیں تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے
۱۲۸ محبوبانِ بارگاہِ خداوندی کی نزدیک و رضا پر
مسلمان کو مطلوب ہے کہ ان کا قرب بعینہ
قربِ خدا اور ان کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے
۱۳۲ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے
افضل کہنا گمراہی ہے اور بطلانِ الہی انکو
مالکِ نفع و ضرر کھنے میں حرج نہیں۔
۱۵۰ کائنات کی ہر نعمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے وسیلے سے ملتی ہے۔
۱۹۵

- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم
خزائن حق ہیں۔
- ۱۹۵ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل ارشاد
واحد لفظ علیہم کفار پر انواع انواع کے
زرمی و عفو و صغ فرماتے تھے۔
- ۲۳۶ امام عطار بن ابی ریاح کے مناقب۔
- ۲۳۷ عالم دین نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہے۔
- ۲۵۲ رُوحِ اعظم حضرت جبریل علیہ السلام
کا وصف ہے۔
- ۲۶۲ شرع میں ہر نبی کا یوم ولادت صاحبِ عظمت ہے
رو جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔
- ۲۶۵ سستی العقیدہ عالم کی توہین جاہل کو بجا کرتی
نہیں چاہے اس کے عمل کیسے ہوں۔
- ۲۹۴ مدینہ منورہ تمام شہروں سے افضل ہے۔
- ۲۹۷ مجاورت مدینہ منورہ ہمارے ائمہ کے نزدیک
مکروہ ہے۔
- ۲۹۷ دنیا و آخرت کی سب مراد حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اختیار میں ہیں۔
- ۳۰۹ شیخ عبدالحی محمد ث و بلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد
ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا ارشاد
- ۳۱۰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مالک و مختار
جنت ہیں۔
- ۳۱۰ امام ابن حجر مکی کا ارشاد
فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
- ۳۲۱
- امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے سید کہا۔
- ۳۵۷ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حضرت
ابودرودار رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت کے
حکیم ہیں۔
- ۳۵۸ زبور میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا
مالک کہا گیا۔
- ۳۶۳ حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بارگاہ رسالت میں یوں فریاد کی: یا مالک
الناس و دیان العرب۔
- ۳۶۴ حدیث میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنۃ
کہا گیا۔
- ۳۷۸ قرآن مجید میں مدینہ طیبہ کی تمام زمین کو
ارض اللہ (خدا کی زمین) کہا گیا۔
- ۳۷۹ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہِ طیبہ
بھی شاہِ رُوعے زمین بھی اور شاہِ تمام
اولین و آخرین بھی جس میں ملوک و سلاطین
سب داخل ہیں۔
- ۳۷۹ فضائل و مناقب و کرامات سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۳۸۳ امام اجل مصنف بیجہ الاسرار کی جلالتِ شان
اور اس کتاب کی صحت و عظمت۔
- ۳۸۴ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
مالک حقیقی نے تمام اولیاء کے قلوب احوال

- ۳۹۲ برتھ بچا چاہے روک لیں چاہے چھوڑ دیں۔
 اولیاء و علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 دربار ہیں۔
- ۴۰۲ برکت آثار بزرگان دین سے متعلق متعدد
 ائمہ و علماء کی عبارات۔
- ۴۰۴ سرکار کی تعظیم کا ایک طریقہ آپ کے تمام متعلق
 کی تعظیم ہے۔
- ۴۱۲ برکات نقش نعل پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اولاد عبد المطلب سے حسن سلوک کا صلہ خود
- ۴۱۹ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عنایت فرمائیں گے
 روضہ مقدس کا نقش بنانا بالاجماع جائز ہے
- ۴۲۹ دلائل الخیرات کی عظمت شان۔
 روضہ مبارکہ کا نقش بنانے کے فوائد
- ۴۲۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسرار سے
 فائدہ اٹھانے اور آپ کے انوار سے پھول
 چھنے کی صورت۔
- ۴۲۸ ذکر کے وقت صورت رسول علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کا تصور دل میں جائیں۔
- ۴۲۸ نعل مقدس کے نقش کا احترام مثل نعل مقدس
 چاہئے۔
- ۴۲۸ برکت و عظمت نقش نعل رسول میں ابوالہیمن کا
 ایک قصیدہ۔
- ۴۵۰ وصفت نقش نعل مبارک میں ابن المرحل کا
 قصیدہ۔
- ۴۵۱ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش نعل مبارک
- ۴۵۲ کی برکت سے درد دور ہو گیا۔
 نقش نعل پاک کی آزمودہ برکات۔
- ۴۵۳ فضائل و مناقب سیدنا غوث اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۴۶۶ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 باپ پدر گل ہے اور پیر پدر دل ہے۔
- ۴۷۶ مولیٰ معشوق مشت خاک ہے اور پیر معشوق
 جان پاک۔
- ۴۷۶ صرف بیعت تبرک کے فوائد۔
 بیعت ارادت اور پیر کو کیا سمجھے۔
- ۵۰۶ شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب
 و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع
 ہے جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت
 و معرفت ہے۔
- ۵۲۳ جملہ اولیاء کرام کا اجماع قطعی ہے کہ تمام
 حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے
 اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق و مقبول و نر
 مردود و مخدول۔
- ۵۲۳ یقیناً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت
 ہی مناط و مدار ہے اور شریعت ہی محکم
 معیار ہے۔
- ۵۲۳ شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے
 نکلا ہوا دریا بلکہ شریعت اس مثال سے بھی
 متعال ہے۔
- ۵۲۵ شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے

- ۵۹۹ انظارِ اہم فرض ہے۔
 ذکرِ رسول عین ذکرِ الہی اور شہادۂ رسول عین شہادۂ الہی ہے۔
 ۵۹۹ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
 ۶۰۸
- ضمان و تاوان**
 مال غیر ناحق کھا لینے کے بعد جب تک تاوان نہ دے گناہ سے توبہ نہ ہوگی۔
 ۱۱۳
- ایصالِ ثواب و نذر و نیاز**
 پینہ و حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید کر اس پر فاتحہ پڑھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگانِ دین کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟
 ۱۲۳ نذر و نیاز کی ایک صورت سے متعلق استفتاء۔
 ۱۳۱ مومن جو نذر و نیاز بقصد ایصالِ ثواب کرتے ہیں اس میں ہرگز قصدِ عبادت نہیں رکھتے۔
 ۱۳۲ ایصالِ ثواب کے لئے مروج نذر و نیاز شرعی نہیں جو شخص نذر و نیاز میں عبادتِ غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے۔
 ۱۳۳ بھنگی کے گھر کھانے پر فاتحہ و ایصالِ ثواب کرنے والے اور کھانے والے کا کیا حکم ہے؟
 ۱۵۳ کافر کی کوئی نیاز و عمل مقبول نہیں۔
 ۱۵۳ کافر کے لئے دعا و مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و مکذیبِ قرآن ہے۔
 ۲۲۸ ایک مزارِ خور کے بال سے نیاز وغیرہ کا
- ۵۲۶ کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل اس کی چٹائی ہے اور اس عمارت کی بلندی طریقت ہے۔
 ۵۲۸ ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
 ۵۲۸ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھر شریعت کی طرف ہی بلایا تو اس کا خادم اور اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا۔
 ۵۲۹ عالم باعمل چاند اور عالم بے عمل شمع ہے۔
 ۵۳۱ ربانیوں کی صفات قرآن مجید کی رو سے۔
 ۵۳۲ ربانی عالم فقیہ مدرس کو کہتے ہیں۔
 ۵۳۳ علمائے شریعت ہی علمائے ربانی ہیں۔
 ۵۳۴ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدا رہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور نگہبان راہ ہیں۔
 ۵۳۵ کتاب التعرف لمذہب التصوف کی فضیلت۔
 ۵۴۴ علم احکامِ الہی کی فضیلت۔
 ۵۴۵ عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔
 ۵۵۰ مناقبِ چشتیال۔
 ۵۵۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نعت سن کر جو انعامات عطا فرمائے کسی پر کو جائز نہیں کہ وہ اپنی تعریف میں قصیدہ خوانی کو اس پر قیاس کرے۔
 ۵۹۸ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت و شہادۂ عین ایمان اور اس کا

گوشت کھانا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔ ۶۳۳
 نتیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب نیت
 محمود اور بطور محمود ہوں۔ ۶۴۴
 ۲۲۲ جب تک کفر پر نہ ثابت نہ ہو کا فر پر بھی لعنت
 جائز نہیں۔

کسب و اجارہ

۱۱۳ تعلق اسلام پر اجرت لینا گناہ ہے۔
 ۶۵۳ قمار باز، طوائف یا کوئی حرام پیشہ کرنے والے
 کے ہاں میلاد و گیارہویں کی نیاز کھانا کیسا ہے؟

حیل

۱۳۶ مسلمان کب کلمہ کفر کہہ سکتا ہے۔
 زیارت تبرکات شریف پر کچھ دینے اور لینے کے
 جواز کی ایک صورت۔ ۶۱۸
 ۱۳۶ کلمات ملعونہ کفریہ کی کاپی نویسی کرنے والے
 انہیں چھاپنے والے اور اس میں کسی طرح
 سے اعانت کرنے والے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ
 اور ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔

سب و شتم و لعنت

۱۲۶ عالم کو گالی دینے اور اس کو حقیر جاننے سے
 متعلق سوال۔
 ۱۲۶ کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی
 دینا حرام قطعی ہے۔
 ۱۲۶ کسی دنیوی خصوصیت کے باعث عالم کو بُرا
 کہنے اور گالی دینے والا فاسق و فاحشہ اور
 بے سبب اس سے رنج رکھنے والا مریض القلب
 غبیث الباطن ہے۔

۱۸۷ معاصی پر اجارہ جائز نہیں۔
 ۱۸۷ فعل حرام کی اجرت حرام ہے۔
 ۱۸۷ جواز نوکری میں روپیہ اور ناجائز ڈیڑھ سو روپیہ
 کی ملتی ہو تو نفع کے لئے ناجائز کو اختیار کرنا
 حرام ہے۔

۱۹۷ عیسائیوں کے بگل بجانے کی نوکری مسلمان
 کے لئے جائز نہیں۔
 ۱۹۷ حلال کام میں تیس روپے یا پانچ پاتا ہے اور
 نصرانی ناقوس بجانے پر ڈیڑھ سو روپے ماہانہ
 دیں گے اس منفعت کے لئے یہ نوکری جائز
 نہیں۔ ۲۰۹

۱۲۹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں
 دینے، لکھنے اور چھاپنے والے و بایسہ کو
 امام و مدرس بنانے والا کیسا مسلمان ہے۔ ۱۷۶
 لعنت بہت سخت چیز ہے مسلمانوں کو اس سے
 بچنا چاہئے۔ ۲۲۲

رَوِّ بَد مذہبیاں و مناظرہ

- ۱۲۳۳ بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب۔
- ۱۵۲ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کوئی صحابی نہیں وہ اہلسنت سے خارج ہے۔
- ۱۵۲ تفضیلیہ فرقہ رافضیوں کا چھوٹا بھائی ہے۔
- ۱۸۴ روافض کی گراہی کا ثبوت حدیث میں اور ان سے قطع تعلق کا حکم۔
- ۱۹۰ بد مذہبوں سے میل جول رکھنے والے اگر توبہ نہ کریں تو مسلمان ان کو اپنے پاس نہ بیٹھیں۔
- ۱۹۰ بد مذہبوں کی رکیختہ توبہ بڑی چیز ہے۔
- ۱۹۰ تعظیم بد مذہبیاں اور ان سے اختلاط رکھنے اور ان کو سلام کہنے پر وعیدات قرآن و حدیث سے۔
- ۲۴۷ دیوبندی گمراہ و بے دین ہیں۔
- ۲۵۷ مسلمانوں پر فرض ہے کہ روافض و مرزائید اور ان کے معاونین کے فتنوں کا سد باب کریں۔
- ۲۶۲ کتابوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں، جیسے ہنود مشرکین سے بدتر ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ۔
- ۲۸۰ قادیانی ایسا مرتد ہے جس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔
- ۲۱۰ فاسقانہ وضع کا جو تاج بنانے پر موصی اور ایسی وضع کے کپڑے بنانے پر درزی کو کتنی اجرت ملے اس کی اجازت نہیں کہ معصیت پر اعانت ہے۔
- ۲۶۱ نصاریٰ کی وہ ملازمتیں جن میں خلاف شرع فیصلے کرنے پڑیں جائز ہیں یا نہیں۔
- ۲۶۲ مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد کرنا، اس میں بچوں کو پڑھوانا اور اس کی ملازمت کرنا کیسا ہے۔
- ۳۳۳ موقوفہ زمین سو سال کے لئے اجارہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔
- ۴۱۶ تبرکات شریفہ کی زیارت پر کچھ لینا بحسب عرف اجارہ ہے جو چند وجوہ سے حرام ہے۔
- ۶۱۷ حرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خبیث ہے۔
- ۶۱۷ کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔
- ۶۱۷ خنزیر خوروں کی کمائی خبیث ہے۔
- ۶۳۷ جس کا ذریعہ معاش صرف مال حرام ہے ان کے گھروں میں کھانے پینے سے بچنا اولیٰ ہے۔
- ۶۵۴ رندہ سے نکاح کر کے اس کا مال اپنے مال میں ملانا اور اس کا کھانا کیسا ہے۔
- ۶۵۸ ہمیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے۔
- میلاد کرانے والوں کے گھر سے میلاد پڑھنے والوں کو کھانا کس صورت میں جائز اور کس صورت میں ناجائز ہے۔

- ۳۶۴ اعتراض اور امام ابن المنیر کا جواب۔
- ۲۸۲ کے بارے میں سوال و جواب۔
- ۴۰۴ دیوبندیوں کا یہ ظاہر کرنا کہ ہمارا وہ عقیدہ نہیں جو ہماری طرف منسوب کیا جاتا ہے اور متعلقہ عبارات کی تاویل کرنا مقبول ہے یا نہیں۔
- ۲۸۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے۔
- ۲۸۴ وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا۔
- ۳۰۲ وہابیہ اس استعانت کو بھی آیت کریمہ و ایاک نستعین میں داخل مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے۔
- ۳۰۴ وہابیہ کے یہ قوفانہ سوال کا جواب آیت قرآنی سے۔
- ۳۱۴ تین وہابیت کش حدیثیں۔
- ۳۲۵ وہابیہ انبیاء و اولیاء سے استعانت کو شرک قرار دیتے ہیں مگر خود حکیم، تھانہ دار، جمعدار، ڈپٹی اور جج وغیرہ سے استعانت کرتے ہیں۔
- ۳۲۶ وہابیہ کی طرف جملہ کو دھوکا دینے کے لئے زندہ و مردہ اور قریب و بعید کا فرق کرنا سخت جہالت ہے۔
- ۳۲۷ وہابیہ کا تراشیدہ نیا شگوفہ اور تین وجہ سے اس کا رد۔
- ۳۲۸ وہابیہ و خوارج کی تجہیل بطور جملہ معترضہ
- ۳۶۰ لفظ اقضی القضاۃ کے اطلاق پر زمخشری کا
- ۳۶۴ یحکمت آثار بزرگان دین سے انکار آفتاب روشن کا انکار ہے۔
- ۴۰۴ تعزیر ہرگز نقل روضۃ امام حسین نہیں اور نہ بنانے والے اس کا قصد کرتے ہیں۔
- ۴۲۳ قلعہ زبیری کی قباحتیں۔
- ۴۶۳ غیر مقلدین کی گمراہی کا سبب۔
- ۵۲۴ عہد کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔
- ۵۲۴ شریعت کو قطعہ اور طریقت کو دریا کہنا بچے پاگل کا کام ہے۔
- ۵۷۱ وہابیہ کے ایک بڑے دھوکا کی نشان دہی۔
- ۳۰۴ امثال مقام میں نہایت سخی منکرین عدم نقل سے استدلال ہے جو عقلا کے نزدیک بے اصل و استناد ہے۔
- ۵۷۲ اگر عدم ورود پر ورود منع ٹھہرائیں تو ایک شغل برزخ پر کیا موقوف عامہ اذکار و اشغال اولیاء کرام معاذ اللہ بدعت شنیعہ و حرام و ممنوع قرار پائیں گے۔
- ۵۷۳ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی تصنیف "القول الجلیل" کی وضع ہی اذکار محدثہ اور اشغال حادثہ کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے۔
- ۵۷۴ اولیائے کبار کے اشغال بدعت سیدہ نہ ہونے پر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ، مولوی خرم علی معلم ثالث وہابیہ، شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ

- مرزا منظر جان جاناں کی شہادت ۵۷۵
خود امام الطائفہ شاہ اسماعیل دہلوی کی گواہی۔ ۵۷۶
اولیاء کرام کے ساتھ وہابیہ کی روش اور ۵۷۶
حالت۔
مسئلہ شغل برزخ پر اقوال اولیاء کبار پیش کرنے کی وجوہات۔ ۵۷۷
تصور برزخ میں خاص خاندان عسکری کی نصوص۔ ۵۷۸
عبارت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ پندرہ وہابیت کش خواندہ۔ ۵۷۸
وہابیہ کے طور پر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز سے لے کر صحابہ کو ام تک سب بدعتی ہیں۔ ۵۸۲
یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی محبت الٰہی ہوتی تو صحابہ ہی کرتے تم کیا دین میں ان سے زیادہ سمجھ رکھتے ہو، یہود و ناسموع ہے۔ ۵۸۲
وہابی ایک سخت گمراہ بدین فرقہ ہے۔ ۶۴۴
یہود و نصاریٰ کافر اصلی ہیں مرتد نہیں۔ ۶۴۷
رافضی، وہابی، قادیانی، شیخی اور چکڑالوی مرتد ہیں۔ ۶۴۷
- شہادت و قصار**
آسمان پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ملائکہ اور زمین پر اہل سنت ہیں۔ ۱۴۳
فاسق کی گواہی تا سب ہو کر بھی قبول نہیں جب تک کچھ مدت گزر نہ جائے۔ ۱۴۹
- بعد از توبہ کیسے کاذب کی گواہی مقبول اور کیسے کی نامقبول ہے۔ ۱۴۹
مقذوف فی القذف کی گواہی ہمیشہ کو مردود ہے۔ ۱۸۴
شرعی فیصلے ہندو سرپنج اور پنچ سے کرانا حرام اور حکم قرآن تحت ضلالت ہے۔ ۲۷۳
- لہو و لعب**
شادی کے موقع پر تماشہ بجانے کے بارے میں استفسار۔ ۱۵۴
کیسی دف شادی کے موقع پر بجانے کی اجازت ہے۔ ۱۵۴
مروج و محول تماشہ بجانا جائز نہیں۔ ۱۵۴
بیابہ شادیوں پر طوائف اور بھانڈا بچانے کا شرعی حکم کیا ہے۔ ۱۵۵
اہل ہنود کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔ ۱۵۷
کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ ۱۵۸
منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ ۱۵۸
شعبہ ہاز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں۔ ۱۵۹
حرام کو تماشا بنانا حرام۔ ۱۵۹
کفار کو دعوت ہدایت و اسلام دینے کیلئے ان کے میلے میں عالم دین کو جانا مطلقاً جائز ہے۔ ۱۶۱

غیبت و کذب

- غیبت جاہل کی بھی سوا مخصوص صورتوں کے
حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۲۷
- غیبت زنا سے بدتر ہے۔ ۱۶۲
- کون سا جھوٹ صغیرہ ہے۔ ۱۶۳
- غیبت و کذب کب زنا سے بدتر ہوتے ہیں ۱۶۳
- سلام و تحیت و سجدہ تعظیمی

- سجدہ تحیت اگر بُت، چاند یا سورج وغیرہ کو
کیا جائے تو اس پر حکم کفر ہے۔ ۱۶۳
- کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے ۲۴۷

امامت

- قتل حلال کو حرام کر نیا لے، غیر مقصدین کو
خلاف شرع مدد دینے والے، شرعی معاملے
میں جھوٹی شہادت دینے والے کے پیچھے نماز
ناجائز ہے جب تک توبہ نہ کریں۔ ۱۶۹
- حق کے مقابل باطل کی اعانت کر نیا لے کی
امامت ناجائز اور مسلمان ان کا مقاطعہ کریں۔ ۱۶۹
- جو ان لوگوں کی کو مسلمان کر نیا لے عالم کے پیچھے
نماز ناجائز نہیں۔ ۱۷۲
- قاسم و مرکب کبیرہ اور مفتری علی اللہ کے پیچھے
نماز ممنوع ہے۔ ۱۷۵
- و بایہ بے دین ہیں ان کے پیچھے نماز باطل

ہندوؤں کے افعال ملعونہ کو بطور تماشا دیکھنا
لعنت اور بنگاہِ وقعت دیکھنا کفر ہے۔ ۱۷۰

ہنود کے میلوں میں بطور تماشاٹی جانے والا
گنہگار ہے کافر نہیں۔ ۲۴۸

مزا میر جائز نہیں۔ ۶۰۳

ناچ گانا، باجا اور آتش بازی پر مشتمل تقریبات
شادی بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے۔ ۶۰۹

وقت بجانا کھن شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ ۶۲۳

شادی وغیرہ پر گانا کب جائز اور کب

ناجائز ہے۔ ۶۴۴

محض تفریح طبع کے لئے شکار کھیلنا

ناجائز ہے۔ ۶۵۷

میلاد شریف میں قوالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے ۶۶۴

بیوع

میلہ کفار میں تجارت کے لئے جانا بھی ممنوع ہے
اگر کوئی جبراً لوگوں کو ارزاق فروخت کرنے پر
مجبور کرے تو ایسی اشیاء کو حسیہ بیانا اور

کھانا حرام ہے۔ ۱۵۹

جس مارکیٹ میں مجوسی نے خنزیر کاٹا وہاں سے
گوشت خریدنا مسلمان کے لئے کیسا ہے۔ ۶۴۸

مجوسی سے گوشت خریدنا کب جائز اور کب
ناجائز ہے۔ ۶۴۹

خریداری میں عقدہ و نقد مال حرام پر جمع ہوئے تو
اس کا کھانا حرام ہے ورنہ نہیں۔ ۶۵۴

- محض ہے۔ ۱۷۶
اہل ہنود کے رسومات کفر پر مشتمل جلسوں میں شرکت کرنے والا قابلِ امامت نہیں۔ ۲۲۸
فرض کا ترک موجب ملامت اور مانعِ امامت ہے ۲۲۸
مشرک کی تعظیم کو نیا لے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ ۲۷۷
غیر مقلدین و مرزائیہ سے نشست و برخاست رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم شرعی۔ ۲۷۸
علماء دیوبند کی تکفیر کرنے والوں کی اقتدار میں نماز کے جواز و عدم جواز کی تفصیل۔ ۲۸۴
سور اور مردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں کو کھلانے والوں اور ان کے گھر سے کھانا کھانے والے امام کے بارے میں استفتاء ۴۱۲
عمدہ امامت ان لوگوں کو نہیں دینا چاہئے جن لوگ نفرت کرتے ہیں۔ ۶۱۵
حرامزادے، جذامی اور کوڑھ کے مریض کو امام بنانا کیوں ناجائز ہے۔ ۶۱۵
روافض کے ہاں کھانا کھانے والے کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔ ۶۴۷

حدود و تعزیر

- یہ لفظ کہ ہم خدا و رسول کو نہیں مانتے صریح کفر ہے، اس کے قائل پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے، اعلانیہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔ ۱۰۴
ہمارے ائمہ کرام مالی جبرمانہ (تعزیر بالمال) کے قائل نہیں۔ ۱۱۳
گمہار نے گھر میں ناقوس بجایا ایک مسلمان نے اس پر کلوخ اندازی کی جس پر ایک میخبر مسلمان نے اس کو تنبیہ کی اور جبرمانہ لیا، کیا میخبر گنہگار ہوگا۔ ۱۳۰
راقضیوں سے میل جول حرام، اس کا مرتکب فاسق، مسلمان اس سے مقاطعہ کریں۔ ۱۵۲
برہمن اور خاکروب میں سے زیادہ نجس کون ہے ۱۷۳
کتا اگر جانناز پر چلا جائے اور اس کے پاؤں اور جانناز دونوں خشک ہوں تو جانناز کا دھونا لازم نہیں، یہی حکم مشرک کے بارے میں ہے ۲۵۸

انجاس

دیکھنا، چھونا، حجاب

۱۸۴ اجنبیہ عورت سے خلوت حرام ہے۔

بے پردہ نکلنے والی عورتیں فاسقہ اور ان کے

مردیوث ہیں، ان سے میل جول مناسب نہیں۔ ۶۳۷

علم، علماء، تعلیم، تبلیغ و تلقین، تدریس

۱۸۴ غاروب مسلمان ہو کر پھر اپنی قوم سے مل گیا اور

اب دوبارہ قبول اسلام کی درخواست کرے

تو اس میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۷۳

جو خود عالم نہ ہو اور مستند علماء کا فتویٰ نہ مانے

تو وہ گمراہ ہے۔ ۱۷۳

۱۷۳ غیر عالم کو حکم ہے کہ عالم سے پوچھو۔

کافر کہے مجھے مسلمان کہ لو، تو مسلمان کو اس

کے لئے فرض نماز توڑ دینا واجب ہے۔ ۱۹۹

کفار کو دعوت اسلام دینا کب واجب

اور کب مستحب ہے۔ ۱۹۹

جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں ان کا

جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے۔ ۲۴۹

۲۵۰ نالائق مدرس مقرر کرنا صحیح نہیں۔

جب کوئی بدوین مسلمانوں کو بہکائے تو اس کا

دفع کرنا اور قلوب مسلمین سے شبہاتِ شیطانی

کا رفع کرنا فرض اعظم ہے۔ ۲۵۶

درس نظامی میں شامل فلسفہ قدیم کی بعض کفریات

کا تذکرہ۔ ۲۶۷

کفار کے کھانے پر فاتحہ دلانے والے اور
ثواب کا اعتقاد رکھنے والے پر توبہ فرض ہے
بلکہ اس کو تجدید اسلام و نکاح چاہئے ورنہ
مسلمان اس سے قطع تعلق کریں۔

۱۵۳

۱۸۴

۱۸۴

۱۸۴

۱۸۶

۲۵۲

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

۲۷۳

زنا کے ثبوت کا شرعی معیار۔

حدِ قذف اتنی کوڑے ہیں۔

کفار کی رسومات و فعال کو مستحسن جاننے والا

کافر ہے مسلمان اس سے بابتہ ٹاٹ کریں۔

تقدیر شرعی حائلِ سلام کی رائے پر ہے عام

لوگوں کے ہاتھ میں نہیں سوائے اسکے کہ مخالف کریں

مالی جرمانہ منسوخ ہو چکا لہذا کسی پر مالی جرمانہ

ذالِ حرام ہے۔

ہندو کے گھر قبیلے کا گوشت کھانے والا اور

مردار کے گوشت کو فروخت کرنے والا مسلمان

شیطان کا مسخرہ ہے، اس کا دین ایمان ٹھیک

نہیں، مسلمان اس سے میل جول بند کر کے

اس کا بایکٹ کریں۔

تعزیر اور اس سے متعلق بدعات

تعزیر مذہب میں ناروا و ممنوع ہے۔

تعزیر ناجائز و بدعت ہے مگر کفر نہیں کہ

نماز جنازہ ناجائز اور ذبیحہ مردار ہو۔

بُت اور تعزیر نیز ان دونوں کے چڑھاوے

میں فرق ہے۔

تعزیر ناجائز ہے اور گھوڑا نکالنا بھی صحیح نہیں

۲۷۳

عالم دین کے علم کی لوگوں کو محتاجی ہو تو اس کو
ہجرت تو درکنار سفر طویل کی بھی اجازت نہیں۔
عالم اگر جانے کہ کسی تقریب میں میری شرکت پر
عوام مجھے منہم و طعون کرینگے تو نہ جائے۔
تو کہ نماز کا مال و طعام پر کوئی اثر نہیں لیکن عالم
مقتدار اس کے ہاں کھانے سے احتراز کرے۔
عالم مقتدار کو بے ضرورت سود خوار کے ہاں
کھانے پینے سے احتراز چاہیے۔
مسلمان دھوبیوں کو مسلمانوں میں ملانا اور
احکام دین سکھانا فرض ہے اور ان سے نفرت
کرنا اور تعلیم شریعت سے ان کو دور رکھنا
حرام ہے۔

کسی دعوت میں نہی عن المنکر کی نیت سے
جانے والا ثواب پاتا ہے

سائنس و طب و فلسفہ و منطق

خوردین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور
پانی سب میں یقیناً کیرٹے ہوتے ہیں۔
مطابق قانون فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت
جب عمل کرے گی تو فیضانِ روح ہوگا۔
ثبوتِ اخس کو ارتقاءِ اعم پر دلیل بنانا
باطل ہے۔

منطق اصول کو منطق سمجھنا غلط ہے۔
عورت کے رحم میں دو خانے ہوتے ہیں، دایاں
خانہ لڑکے کے لئے اور بایاں لڑکی کے لئے۔

رحم میں مرد و عورت کے نطفہ کے غالب و مغلوب
ہونے کے اعتبار سے لڑکا یا لڑکی بننے کی چار
صور میں ہیں، کبھی ظاہر اور باطن لڑکا، کبھی
ظاہر اور باطن لڑکی، کبھی ظاہر لڑکا اور باطن
لڑکی، اس کو زبانی وضع اور نسوانی حرکت کا
شوق رہتا ہے اور کبھی ظاہر لڑکی مگر باطن لڑکا
اس کو مردانہ وضع و حرکات مرغوب ہوتی ہیں۔
شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔
شہد کھیسوں کی غذا نہیں ان کی غذا پھل پھول
ہیں، شہد تمام و کمال ہمارے لئے ہے۔

تصویر

کوئی تصویر کو سجدہ کرنا کفر نہیں۔
پاسپورٹ کے لئے تصویر بنانے اور بنوانے
سے متعلق استفتاء۔
قوی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے
اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔
جس کا کھینچنا حرام کھینچنا بھی حرام ہے۔
کس صورت میں تصویر کی اجازت ہے۔

رشوت و سود و جوا

سود خور سے محبت بلا مجبوری منع ہے۔
سود کھانے والے، کھلائی والے، لکھنے والے

- ۶۵۱ میں حرج نہیں۔
 ۱۵۲ اور اس پر گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔
 ۶۵۸ زنا و کب سود اور جوئے بدتر اور ان سے کتر گناہ ہے۔
 ۱۵۵ سود خور کے کھانے سے اجتناب چاہئے۔
 ۱۵۵ جوئے کا انگہ لگانے والے حنفی المذہب اور اہل سنت و جماعت رہتے ہیں یا نہیں۔
 ۱۵۵ حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ اور کون سا کبیرہ ہے۔
 ۱۶۱ اگر حج کی ادائیگی کی رشوت کے بغیر کوئی صورت نہ ہو تو کیا کرے۔

اذان

- ۱۹۸ اذان سے استہزار کفر ہے اس کا ترک کب تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔
 ۲۱۵ لکڑی جنگل سے مفت مل سکتی ہے مگر اس کے لئے کسی شخص کو رشوت دینی پڑتی ہے تو دینا حرام ہے۔

دارھی حلق، قصر، حجامت

- ۲۱۰ کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کے لئے رشوت دینا اور اس کا لینا حرام ہے۔
 ۲۱۱ فیصلہ معاملات کے لئے پنچایت میں درخواست دینے والوں سے پیسے وصول کرنا رشوت و حرام ہے۔
 ۲۴۳ سود خور کے ہاں کھانا اور اس سے پیسہ لے کر مسجد میں لگانا یا گیارہویں میلاد میں صرف کرنا کیسا ہے۔
 ۶۳۳ سود خور کے گھر کا کھانا جائز ہے جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ جو کھانا سامنے لایا گیا ہے وہ حرام ہے۔
 ۶۳۳ ضرورتاً سودی قرض لینے والے کے یہاں کھانے
- ۱۳۴ مرد کے سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے خصوصاً کسی نام کی چوٹی۔
 ۲۱۵ دارھی سے استہزاء کر نیوالے کا ایمان زائل نکاح باطل اور عذر جمل غلط و عاقل ہے۔
 ۲۱۵ دارھی شعار اسلام ہے۔
 ۶۰۰ دارھی اور بھنیوس منڈانا، مرد ہو کر کانوں میں مندرے پہننا اور عورتوں جیسے لمبے بال رکھنا اور مرد کو زانیہ وضع اختیار کرنا حرام و باعث لعنت ہے۔ ایسے کو پیرمان کر اس کا مرید ہونا حرام ہے۔
 ۶۰۰ مشقت بھر سے کم دارھی کو کاٹنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔
 ۶۰۲

دار میں موندنا ہند کے یودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا طریقہ ہے۔

دستِ غیب کا اعلیٰ اور سہل تر عمل وہ ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔

۲۱۹

لوگ عملِ حُب کے نیچے خستہ و خوار پھرتے ہیں مگر نہیں ملتا حالانکہ حُب کا سہل و یقینی عمل قرآن مجید میں مذکور ہے۔

۲۱۹

کو اکب فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے اور تعویذات میں عامل کو ان کی رعایت کہاں تک درست ہے۔

۲۲۳

مسلمان مطیع پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سعد نہیں۔

۲۲۳

کو اکب کو مؤثر جاننا شرک، ان سے مدد مانگنا حرام اور ان کی رعایت خلافِ توکل ہے۔

۲۲۴

ایک ایسے عامل کے بارے میں سوال جو ایک میز پر ارواحِ مسلمین کو حاضر کرتا ہے اور ان سے بات چیت کرتا ہے اور ان سے سوالات کے جواب پوچھتا ہے۔

۴۰۳

روحیں حاضر کر کے سوالات پوچھنے والے عامل کی صداقت کا امتحان لینے کا ایک آسان طریقہ۔

۶۰۵

جنوں سے کلام و مصاجبت میں کوئی خیر نہیں کم از کم اس کا ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔

۶۰۶

دُعا و استغفار

سلاطین اسلام و ممالک اسلامیہ امانت مقدسہ

تسخیر ہمزاد، آسیب، جن بھوت

دستِ غیب و عملیات

ہمنوں اور جو شخصوں سے ہاتھ دکھا کر تعذیر کا بھلا یا برا دریافت کرنا کیسا ہے ہمزاد کیا ہے، اس کی تسخیر کے لئے عمل کرنا کیسا ہے۔

آسیب، بھوت، چرمل اور شہید وغیرہ جو مشہور ہیں صحیح ہیں یا غلط۔

دستِ غیب اور نصیحت کے نیچے سے اشرفی وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا۔

تسخیر ہمزاد اگر سفلیات سے ہو تو حرام قطعی بلکہ بعض صورتوں میں کفر اور علویات سے ہو تب بھی خالی از ضرر نہیں۔

صحبت جس کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے۔

جن اور ناپاک روہیں احادیث سے ثابت ہیں۔

دستِ غیب کی صحیح اور غلط صورتیں۔

۲۱۸

۲۱۸

- ۲۵۰ مشرکوں کو خیر خواہ سمجھنا حماقت و جہالت ہے
خلافت کئی کئی کا حیلہ اللہ تعالیٰ کے فرض کو
باطل نہیں کرتا۔
- ۲۵۶ ترکوں کی حمایت اور خلافت کے نام پر مسلمانوں
سے چندہ لینے والوں کے مقاصد کی نشاندہی۔
- ۲۵۸ خلافت ترک صلیح ہے یا نہیں۔
- ۲۶۱ خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنیوالے کا
کیا حکم ہے۔
- ۲۶۱ حملہ آوروں کے خلاف بادشاہ اسلام کی
اعانت مسلمانوں پر فرض ہے یا نہیں۔
- ۲۶۱ ہندوستان دارالاسلام ہے اور دارالاسلام
سے ہجرت فرض نہیں۔
- ۲۸۱ ہند اور سندھ سے ہجرت کے متعلق ایک
فارسی استفتاء اور اس کا جواب۔
- ۲۹۰ خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے بارے
میں مولانا عبید اللہ ابراہی اور ابوالاسلام کی تحریک
سے متعلق سوال
- ۲۹۸ معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت
ہوتی ہے۔
- ۶۰۰ نماز
- ۲۴۹ ڈوبتے کو بچا سکتا ہے تو نماز توڑ کر بچانا
لازم ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔
- ۲۰۶ بچے کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو قابلہ نماز
مؤخر کر دے۔
- ۲۵۰ کے لئے خطبہ جمعہ وعیدین میں دعا۔
- ۲۳۰ مستحب ہے۔
- طعام کو حاضر رکھ کر کھانے سے پہلے دعا۔
- ۶۶۶ کرنا جائز ہے۔
- سیاست و امور سلطانیہ
- اہل ہند کی طرف سے حکومت خود اختیاری کی
تحریک و شورش میں مسلمانوں کی شرکت کے
بارے میں استفتاء، اور ہندوؤں کے مسلمانوں
کے ساتھ رویے کی جھلک۔
- ۱۷۸ دینی مدرسہ میں حکومت انگریز کی امداد کی بناء پر
انگریزی وغیرہ داخل نہ کی گئی تو اس میں شرعاً
کوئی حرج نہیں اور اس کا بندہ کرنا محض
بے وجہ ہے۔
- ۲۲۷ حکومتی خطاب واپس کرنا نہ کوئی شرعی
مسئلہ نہیں اگر واپسی خطاب میں بندش امداد
کا اندیشہ صحیح ہے تو واپسی حماقت ہے۔
- ۲۲۸ قربانی گاؤں شعار اسلام ہے اور ہندوستان
میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے۔
- ۲۲۸ گورنمنٹ کی طرف سے مدارس اسلامیہ کو
دی جائیوالی امداد کو قبول کرنا جائز اور اس کا
قطع کرنا حماقت ہے۔
- ۲۴۹ بادشاہ اگر غیر مستحق کو کچھ دے تو دگنا ظلم
کیا ایک غیر مستحق کو دینے کا اور دوسرا
مستحق کو نہ دینے کا۔

- ۲۰۶ اندھے کو کنویں میں گرنے سے بچانے کے لئے نماز توڑ دینا لازم ہے۔
- ۲۵۳ نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز و مقصود اور اعز مطلوب ہے۔
- ۲۵۲ مندر میں نماز پڑھنا جائز ہے۔
- ۲۹۸ زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اس نے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے۔
- ۳۴۵ صاحب تحری کا قبلہ قبلہ تحری ہے۔
- ۶۳۵ ترک نماز کبیرہ اجنبث و اکبر ہے۔
- ۶۳۵ تارک نماز پر وعید شدید۔
- ۳۴۵ سات برس کے بچے کو نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز پر سختی کرو۔
- ۶۳۹ بچے نماز کے ہمراہ کھانا پینا اور میل جول رکھنا شرعاً کیسا ہے۔
- ۶۵۹ لغت و بلاغت
- ۲۵۳ مہاتما کے معنی روح اعظم کے ہیں۔
- ۳۴۱ لفظ شہنشاہ اولاً بمعنی سلطان عظیم السلطنت محاورات میں شائع و ذائع ہے۔
- ۳۴۲ متعدد علمائے کرام کے کلام و اشعار جن میں لفظ شہنشاہ اور اس کے مترادفات کو استعمال فرمایا گیا ہے۔
- ۳۴۲ لفظ شہنشاہ کے منع و جواز کے بارے میں تحقیق مصنف علیہ الرحمۃ۔
- ۳۵۲ کوئی مسلمان استغراق حقیقی کے ارادے سے لفظ شہنشاہ غیر خدا کے لئے استعمال نہیں کر سکتا نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرض مراد ہوتا ہے قائل کا مسلمان ہونا قرینہ قاطع ہوتا ہے کہ اس کے کلام میں لفظ شہنشاہ وغیرہ مراد استغراق حقیقی نہیں بلکہ عہد یا استغراق عرفی ہے۔
- ۳۴۵ "آیت الربیع البقل" اگر موحہ کہ تو مجاز پر محمول ہوگا کیونکہ اس کا موحہ ہونا اس پر قرینہ ہے۔
- ۳۴۸ لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب جیسے متعدد الفاظ کی فہرست۔
- ۳۴۸ قاضی القضاۃ کا معنی
- ۳۴۹ امیر الامراء، خانخاناں اور بگار بگ کا معنی۔
- ۳۴۹ بگار بگ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
- ۲۵۳ اس بات پر دلیل کہ عرف عام میں امیر الامراء اور قاضی القضاۃ وغیرہ الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃ و افادۃ ہر طرح قطعاً متروک و مہجور ہے۔
- ۳۵۱ لفظ شہنشاہ سے عرف عام میں استغراق حقیقی مراد لینا متروک ہے اور نہ ہی یہ اس معنی کا فائدہ دیتا ہے۔
- ۳۴۲ لفظ قضی القضاۃ اور قاضی القضاۃ نیز امک الملوک اور ملک الملوک میں فرق۔

- ۳۷۸ روضہ کا معنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیاری ہے
 ۳۷۸ قبر پر روضہ کا اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے
 ۳۷۸ رایت اسد ایری۔
 ۱۴۶ طریق، طریقہ اور طریقت راہ کو کہتے ہیں
 ۵۲۲ مذکر پہنچ جانے کو۔

احکام مسجد

- ۲۵۸ مساجد میں مشرکوں سے لیکر کرانا حرام اور
 ۲۵۸ توہین مسجد ہے۔
 ۲۲۰ مسجد میں سکونت و خورد و نوش غیر معتکف کو
 ۲۷۳ جائز نہیں۔
 ۲۷۳ مشرکین کا مسجد میں مجمع توہین مسجد ہے۔
 ۲۷۳ کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ
 ۲۷۳ مسجد مسجد ہوگی۔

تاریخ و تذکرہ

- ۱۲۴ ہند و بلاشبہ قطعی طور پر کافر اور مشرک ہیں
 ۱۲۴ انہیں کافر نہ جاننے والا خود کافر ہو جاتا ہے
 ۱۲۴ آریہ ہندوؤں کا ہی ایک فرقہ ہے۔
 ۱۲۴ بعض عقائد و نظریات آریہ کا بیان۔
 ۲۶۴ مصنف علیہ الرحمۃ کا تقویٰ اور اللہ و رسول
 ۲۶۴ سے محبت کا تقاضا کہ کفریہ کلمات کو نہ خود
 ۲۸۶ پڑھانے سنا بلکہ استفتاء سے نکال دینے
 ۱۳۹ کا حکم دیا۔

- ۳۷۸ خیالات بد مذہبی کے اظہار پر امیر المومنین
 ۳۷۸ فاروق اعظم نے ایک شخص کو سخت سزا دی
 ۳۷۸ اور اس سے قطع تعلق کا حکم دیا تاہم تیکہ وہ
 ۱۴۶ ٹھیک ہو گیا۔
 ۵۲۲ آودھ کے کچھ ہندو تعزیر بناتے اور
 ۱۶۸ اٹھاتے ہیں۔
 ۲۷۳ طوسی کا رفسن حد کفر نہ تھا اس نے حتی الامکان
 ۲۷۳ اگلوں کے کفر کی تاویلات کیں جو گناہ ہے
 ۲۷۳ اور جہاں اس نے خلاف اہل سنت کیا اس کا
 ۲۷۳ رد کر دیا گیا ہے۔
 ۲۷۳ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ۲۷۳ نے نصرانی کو محرر بنانے سے انکار فرما دیا۔
 ۲۷۳ محترم کے ایک مسلمان رئیس اور یہودی طبیب
 ۲۷۳ کا واقعہ۔
 ۲۷۳ یہودی طبیب سے علاج کرانیوالے ایک
 ۲۷۳ مسلمان مریض کا واقعہ۔
 ۲۷۳ امام مارزی علیہ الرحمۃ کے علیل ہونے
 ۲۷۳ اور یہودی طبیب سے علاج کرانے کا
 ۲۷۳ عجیب واقعہ۔
 ۲۷۳ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق یوم جمعہ میں
 ۲۷۴ ہوئی جو اس کی وجہ فضیلت ہے۔
 ۲۷۴ علی گڑھ کالج کی حالت پیرنجر کے زمانے
 ۲۷۴ میں اور اس کے بعد۔
 ۲۷۴ کفریات پر مشتمل چند کتابوں کے مصنفین
 ۲۸۶ کے نام۔

- حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مشرک غلام سے استعانت سے انکار فرمایا حالانکہ وہ دنیاوی طور پر امانت دار تھا۔ ۳۰۸
- ان تصانیف جلیلہ کے نام جن میں مسئلہ استعانت و توسل کے جواز کا ثبوت مذکور ہے۔ ۳۱۹
- حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ایک حکایت۔ ۳۲۳
- امام ابو العلاء لیثی ناصحی کا لقب شایان شدہ، ملک الملوک تھا۔ ۳۲۱
- امام ناصحی علیہ الرحمۃ خود اپنے دستخط لفظ ملک الملوک کے ساتھ کیا کرتے تھے اور بعد کے علماء بھی آپ کو اسی لقب کے ساتھ ملقب کرتے تھے۔ ۳۲۰
- بعض علماء، ائمہ اور بزرگان دین کے القاب حبلیہ۔ ۳۲۸
- امام ماوردی کا لقب اقضى القضاة تھا۔ ۳۵۲
- سب سے پہلے اقضى القضاة کا لقب امام ماوردی کا ہوا۔ ۳۵۲
- سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ سب سے پہلے قاضی القضاة کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ۳۵۲
- امام ابو بکر ابن ابی شیبہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ ہیں علیہ الرحمۃ۔ ۳۵۸
- عبد اللہ بن ابی ریس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ کو کہا تو ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز ہیں۔ ۳۵۸
- صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بیٹس سے زائد کا نام حکم، تقریباً دس کا نام حکیم ساٹھ سے زائد کا نام خالد اور ایک سو دس سے زائد کا نام مالک ہے۔ ۳۵۹
- تحریم خمر کے موقع پر ابتداء فقر و غزقت وغیرہ برتنوں کے استعمال کو روکا گیا پھر اجازت دے دی گئی۔ ۳۶۱
- نرمختاری معتزلی ہے۔ ۳۶۴
- ابو العتاهیہ شاعر نے اپنی ایک بیٹی کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمن رکھا تھا پھر اس سے توبہ کر لی تھی۔ ۳۶۷
- قبطی ناصحی ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسبیل ازار سے متعلق اظہار تشویش اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب۔ ۳۷۶
- امام شطنوفی علیہ الرحمۃ کا مختصر تعارف۔ ۳۸۴
- سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلعین مبارک، جبہ شریف، تہبند، کبیل اور رضائی وغیرہ تبرکات صحابہ و صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے پاس محفوظ تھے جن سے وہ برکت و فیض حاصل کرتے اور لوگوں کو ان کی زیارت کراتے تھے۔ ۴۰۱
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موتی میں موسے مبارک کی جلوہ گری۔ ۴۰۳
- امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- نے جانوران صدقہ کی رانوں پر جس فی سبیل اللہ“ داغ فرمایا تھا۔ ۴۱۴
- آمام مالک نے یارون رشید کے گھر جا کر اس کے بیٹوں کو پڑ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ ۴۱۵
- آمام شریک نجفی کا ایک واقعہ۔ ۴۱۶
- حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ کہ انھوں نے ایک منقش پردہ لٹکایا جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہوئے اور پردہ اتار دیا۔ ۴۱۷
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا ایک واقعہ۔ ۴۱۸
- ابتداءً بت پرستی تعظیم تصاویر معطلین سے ہوئی۔ ۴۱۹
- جن پانچ بتوں یعنی ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کا ذکر سورۃ نوح میں ہے، یہ پانچ بندگان صالحین تھے۔ ۴۲۰
- فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کعبہ میں داخل ہونے اور تصاویر و اصنام سے کعبہ کو پاک کرنے کا واقعہ۔ ۴۲۱
- فتح مکہ کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر کو کعبہ کی تطہیر کا حکم دیا تو آپ نے اور دیگر صحابہ نے زمزم کے پانی سے کعبہ کو اندر باہر سے دھویا اور چادریں بھگو بھگو کر تصاویر کو مٹایا۔ ۴۲۲
- حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی کا ڈول منگو کر دو تصویروں کو مٹانے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی۔ ۴۲۳
- بعض امہات المؤمنین کی طرف سے ماری نامی گرجے کا ذکر بارگاہ رسالت میں کرنا اور آپ کا اس پر ردِ عمل کا اظہار فرمانا۔ ۴۲۴
- جب امیر المؤمنین عسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لے گئے، ایک زمیندار نے آپ کو دعوت پر بلایا تو آپ نے فرمایا ہم ان کنیسوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویریں ہوں۔ ۴۲۵
- کن کن اکابر دین سے مزار مقدس اور نعل پاک کے نقش بنائے، ان کی تعظیم کی اور ان سے تبرک حاصل کرتے رہے اور اس سلسلہ میں ان کے ارشادات عالیہ کیا ہیں۔ ۴۲۶
- اسمار گرامی ان ائمہ و اعلام کے جنھوں نے نعل مبارک کے نقشے بنوائے، تلامذہ کو دئے، ان سے تبرک کیا، مدین لکھیں اور سرو آنکھوں پر رکھنے اور بوسہ دینے کی ترغیبیں کی ہیں۔ ۴۲۷
- آمام ابو اویس عبداللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک کا مختصر تذکرہ۔ ۴۲۸
- اسماعیل بن ابی اویس کا تذکرہ۔ ۴۲۹
- ان پانچ ائمہ کرام کا ذکر جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالتِ شان مشہور و معروف ہے۔ ۴۳۰

- باجلہ مزامقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک
کی تصویر تبع تابعین سے ثابت ہے۔ ۴۵۶
- خواجه ترمذی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔ ۴۵۵
- حضرت علی بن ہبیتی کے ایک مرید کا واقعہ
جس کو آپ نے ملازمت غوث اعظم اختیار کرنے
کا حکم دیا۔
- ابو الحسن خرقانی ابو یزید بسطامی کے خلیفہ ہیں
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما۔ ۴۵۸
- بنی اسرائیل سے عاملہ ثابت سکینہ چھین کر
لے گئے جو مدت کے بعد واپس ہوا۔ ۴۹۱
- قرامطہ کعبہ معظمہ سے حجر اسود اکھاڑ کر بھر کو
لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے اسکو
واپس پایا۔
- حضرت جنید بغدادی کو ان کے مرشد حضرت
سری سقطی کی دعا۔ ۴۹۱
- حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے قبلہ کی طرف
تھوکنے والے کو ولی تسلیم نہیں کیا۔ ۴۳۸
- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا تذکرہ۔ ۴۳۹
- حضرت سیدنا عمارت محاسبی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا تذکرہ۔ ۴۴۰
- حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اپنے بیٹے کو وصیت۔ ۴۴۱
- حضرت سیدنا ابو الحسین احمد بن حواری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔ ۴۴۱
- حضرت سیدنا ابو حفص عمر حدادی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔ ۵۴۱
- حضرت سید ابو الحسین احمد بن حواری
احمد بن محمد الادمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
ذکر خیر۔ ۵۴۲
- حضرت ممشاد بنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کے مرجع ہیں۔ ۵۴۲
- حضرت ابو علی رودباری بغدادی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔ ۵۴۴
- سیدنا جعفر بن محمد خواص سید جنید بغدادی
کے خلیفہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۵۴۵
- سیدنا وکبیر سید محمد دنی شاذلی کے پیرو مرشد
ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۵۴۵
- سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سردار سلسلہ سہروردیہ ہیں۔ ۵۴۵
- اقطاب اربعہ کا تذکرہ۔ ۵۵۰
- حضرت سیدنا علی خواص امام سید عبدالوہاب
شعرانی کے پیرو مرشد ہیں رضی اللہ عنہما۔ ۵۵۱
- حضرت سیدنا ابو المکارم رکن الدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تذکرہ۔ ۵۵۴
- حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سلسلہ کبرویہ کے سردار ہیں۔ ۵۵۴
- حضرت خواجہ مودود چشتی اور شیخ الاسلام
احمد نامقی جامی کا تذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۵۵۸
- تذکرہ حضرت میر سید عبد الواحد بگرامی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۵۶۴

سوگ

- ۲۷۶ مشرک کے سوگ میں ہڑتال کرنا اور کاروبار بند کرنا حرام ہے۔
 ۲۷۷ تین دن سے زائد مسلمان کا سوگ منانا حرام ہے۔

نکاح و طلاق و عدت

- ۱۱۲ جذام اور دیگر عیوب کی وجہ سے بیوی کو طلاق نہیں ہو جاتی۔
 ۱۵۱ کلمہ حمد سے استہزاء کرنے والا تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔
 ۱۵۵ نوجوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی پر طعن کرنا کیسا مستحب ہے۔
 ۱۵۹ کافروں کی شیطانی خرافات کو اچھا جاننا آفت اشد ہے اس صورت میں تجدید اسلام اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔
 ۱۶۹ قاضی کا رجسٹر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں۔ عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر خاکروب ہو شرعاً کیا حکم ہے۔
 ۱۷۴ عورت مرتدہ ہونے پر نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔
 ۲۴۳ زوجہ کی بہن سے نکاح کو کے قربت کر لے تو زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گزر جائے۔
 ۲۴۵ حرمت مصاہرت طاری ہونے سے متاثر کہ

- خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شاعر سے نعت رسول سنی۔
 ۵۹۹ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی معافی میں پچاس شب تک تاخیر کی گئی۔
 ۶۰۶ عوام ہندوستان نے چھوٹ کا مسئلہ کفار ہند سے سیکھا ہے۔
 ۶۳۷ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت۔
 ۶۵۳

جنازہ

- مشرک کی نماز و دعاء کے لئے اشتہار چھاپنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
 ۲۴۰ مشرک و کافر کے جنازے کو کندھا دینا ضروری قرار دینے والا شریعت پر افتراء کرتا ہے۔

وقف

- تبدیلی وقف کب جائز اور کب ناجائز ہے۔
 ۲۱۲ وقف کو حالت سابقہ پر باقی رکھنا واجب ہے نہ کہ اس میں زیادتی کرنا۔
 ۲۴۴ پرانی زمین کو مسجد کے لئے وقف نہیں کیا جاسکتا۔
 ۲۴۴ مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔

صید و ذبائح

۲۹۹ ذبائح البقر کی بخشش ہوگی یا نہیں۔

لباس و وضع قطع

۶۰۰ مردانہ وضع بنانے والی عورت پر لعنت۔

۶۰۰ مردانہ جوتا پہننے والی عورت پر لعنت۔

کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت

۶۰۱ کو مرد کی وضع یعنی حرام و موجب لعنت ہے۔

عہد و پیمان

۶۱۲ خلاف عہد معیوب ہے۔

ترغیب و ترہیب

کافر سے دوستی حرام اور دینی رحمان کی بنا پر ہو تو کفر ہے۔

۱۲۵

۱۲۸ توبین علماء کرام پر احادیث میں وعید شدید۔

عالم کو اس لئے بُرا کہنا کہ وہ عالم ہے

صریح کفر ہے۔

۱۲۹ بدگمانی سخت تر جھوٹ اور اشد حرام ہے۔

۱۳۳ قرآن و حدیث سے بدگمانی کی مذمت۔

۱۳۳ مردوں کی مشابہت اختیار کرنا عورتیں

اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا مرد

لعنتی ہیں۔

۱۳۴ گناہ میں معاونت کرنے والا بھی گنہگار ہے۔

لازم ہے کیونکہ نکاح قائم ہے۔

۲۴۵ زن مفضاة یعنی جس کے سبیلین ایک

ہو جائیں اس کے نکاح میں اصلہ خلل نہیں

اور حرمت ابدی قائم ہے۔

۲۴۵ مردانہ اقسام احمد قادیانی کو مجدد یا پیغمبر ماننے

والے مسلمان ہیں یا نہیں۔ ان کا نکاح کسی

عورت سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور جن عورتوں

کا نکاح ان سے کر دیا گیا ہے ان کے بارے

میں کیا حکم ہے۔

۲۴۹ طلاق بلا نکاح نہیں ہوتی۔

۲۸۱ زنا کے لئے عدت نہیں ہوتی۔

۲۸۱ نکاح باطل سے نہ تو نسب ثابت ہوتا ہے

نہ ہی عدت لازم ہوتی ہے۔

۲۸۱ جس نے قصد اکفر کیا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو وہ

کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی

پھر اگر مسلمان ہو اور توبہ کرے تو عورت کو

اختیار ہے کہ اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے

یا بعد عدت کسی اور سے کرے۔

۲۹۴ عالم ہونے کی وجہ سے عالم دین کو بُرا کہنا

کفر ہے اور بیوی نکاح سے نکل جاتی ہے۔

۲۹۴ کسی کی منکوحہ سے بے طلاق و وفات شوہر

نکاح باطل محض ہے۔

۶۴۴

- اور مستحق جہنم ہے ان کا بایکھاٹ کیا جائے۔ ۱۳۶
- اعلانِ گناہ دوسرا گناہ ہے اور اعلانِ گناہ ۱۴۴
- دوسرا گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ۔ ۱۴۴
- اعلانِ گناہ کی مذمت احادیث سے۔ ۱۴۴
- سود، جوا اور زنا حرام اور ان کا ترک مستحق ناروغضبِ جبار ہے۔ ۱۵۴
- سود خور، جوا ری اور زانی کے ساتھ کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ ۱۵۵
- کفار کے افعالِ فبیحہ و شنیعہ کو مستحسن جاننا باتفاقِ ائمہ کفر ہے۔ ایسے لوگ اسلام سے خارج ہو گئے ان کی عورتیں نکاح سے مکمل گئیں اور ان کی بیعتیں باقی رہیں۔ ۱۶۶
- کفار کے افعالِ ملعونہ کو برا جان کر شرمگست کرنے والے مرتکبِ کبار اور مستحقِ عذابِ نار ہیں۔ ۱۶۶
- اہلِ ہنود کی غرافات و لغویات پر مشتمل مجالس میں شریک ہونے والے مسلمان فاسق و فاجر مرتکبِ کبار اور مستحقِ غضبِ جبار و عذابِ نار ہیں۔ ۱۷۰
- مسلمان کا گزر کفار کے محلہ سے ہو تو جلد گزر جائے۔ ۱۷۰
- مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ ۱۷۲
- اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کرنا بحکمِ حدیث حرام ہے۔ ۱۸۳
- مشکوٰۃ یا مظنون بات پر مبالغہ سخت جرات ہے ۱۸۹
- کفار و زنادقہ کو واعظِ مسلمین و پیشواۓ دین بنانا اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے ۲۲۹
- مناع الخیر پر وعید شدید ہے۔ ۲۵۰
- مسلمانوں میں بلا وجہ شرعی فتنہ و اختلاف پیدا کرنا نیابتِ شیطان ہے۔ ۲۵۳
- فاسق کی مدح سسرانی پر وعید۔ ۲۵۴
- صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں کے پاس بیٹھنے والے کا انجام۔ ۲۷۹
- اہلِ "لا الہ الا اللہ" پر بدگمانی حرام اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی خواہی معنی کی طرف دھمال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔ ۳۲۹
- بدگمانی کی ممانعت قرآن و حدیث سے اور اس پر سخت وعیدیں۔ ۳۲۹
- علماء و صوفیاء کے بارے میں یہ گمان کرنا یا پکا مجنون ہو گا کہ انہوں نے لفظ شہنشاہ وغیرہ کو استعراقِ حقیقی کے ارادے سے استعمال کیا ہے۔ ۳۵۱
- بطورِ تکبر اسبالی ازار پر سخت وعیدیں۔ ۳۷۶
- بدگمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔ تبرکات کی زیارت کرانے پر لوگوں سے کچھ مانگنے کی شاعتیں۔ ۱۸۳
- تصویر کے بارے میں وعید پر مشتمل بعض

- ۴۲۶ احادیث کریمہ جو حد تو اتر میں ہیں۔
- ۴۲۷ بر مصور جہنم میں ہے۔
- ۵۹۲ حب ثناء کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے عواقب خطرناک ہیں۔
- ۶۱۱ موافق تہمت سے بچنا چاہئے۔
- ۶۱۱ مسلمانوں پر فرج باب غیبت ممنوع ہے۔
- ۴۲۷ مصوروں کو روز قیامت عذاب ہو گا اور صورتوں میں جان ڈالنے کا حکم ہو گا۔
- ۴۲۸ ظالم، ہٹ دھرم اور مصور کیلئے وعید شدید۔
- ۴۲۸ تمام دوزخیوں سے سخت تر عذاب کن لوگوں کو ہو گا۔
- ۴۲۹ پانچ اشخاص اشد عذاب میں مبتلا ہوں گے۔
- ۶۳۳ ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔
- ۴۳۱ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تعظیم تصاویر پر ہی آئی ہے۔
- ۴۳۳ بارہ فرقوں کا پر شیطان ہے۔
- ۵۱۱ جاہل عابد اور بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے عالم کی مذمت۔
- ۵۲۷ بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے والے گدے کی مثل ہے۔
- ۵۲۷ صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔
- ۵۲۸ علامہ شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہے۔
- ۵۲۹ علامہ شریعت کو شیطان کہنے والے ابلیس یا اس کی فریت کے منافق خبیث ہیں۔
- ۵۳۳

مسواک

- سینگ ہر جانور کا یہاں تک کہ مردار کا بھی پاک ہے، اس کی مسواک جائز ہے۔
- ۶۲۰ خنزیر کے بالوں سے بنا ہوا برش نجس ہے۔
- ۶۲۱ سنت مسواک چھوڑ کر نصاریوں کا برش اختیار کرنا جہالت اور مرض قلب کی دلیل ہے۔
- ۶۲۱

بدایا و تحائف

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۳۴	کی تفسیر۔	کسری، ایران، بادشاہ، فذک اور قیصر روم
۶۲۲	آیت کریمہ "اغلظ علیہم" کا شان نزول	کے ہدیے قبول فرمائے۔
۲۳۶	اور تفسیر۔	قتیلہ بنت العزی اپنی بیٹی اسماء بنت ابی بکر
۲۳۷	یا ایہا النبی جاہد الکفار میں حکم جہاد ہے	رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے تحفہ لائی۔
۶۲۲	آیت کریمہ "افی وجہت وجہی" (الآیت) کی	ہدیہ کفار کے رد و قبول سے متعلق احادیث
۳۰۲	تفسیر۔	کریمہ میں تطبیق و توفیق۔
۶۲۵	و بایوں کی بیان کردہ تفسیر پر متعدد خرابیوں	مصنف کی تحقیق کہ ہدیائے کفار کہاں قبول کرنا
۳۰۳	کالزوم۔	فروزی، کہاں ممنوع اور کہاں مباح ہے۔
۶۲۵	آیت کریمہ "وایاک نستعین" میں استعانت	کفار کا پکایا ہوا یا ہدیہ کیا ہوا گوشت حرام ہے
۶۲۷	حقیقی کا حصر ہے نہ کہ مطلق کا۔	
۳۰۳	آیت کریمہ "ان اول بیت وضع للناس"	
۳۹۸	کی تفسیر۔	زیارت قبور
۳۹۸	ہق نام ابراہیم میں کیا آیات بنیات ہیں۔	مزارات پر مردوں کا جانا مندوب و محبوب مگر
۳۹۸	آیت کریمہ "قال لہم نبیہم ان آیتہ	عورتوں کو روکنا ہی النسب و اسم ہے۔
۴۰۰	ملکہ" الخ کی تفسیر۔	جج
۴۰۰	تا بوقت سکینہ میں کون کون سے تبرکات تھے	جن کا نفقہ اس پر لازم ہے ان کا بند و بست
۵۱۸	آیت وسیلہ کے لطائف۔	کے بغیر جج کو نہ جائے۔
۵۱۸	ثم اور ثنا الکتاب الذین اصطفینا من	
۵۳۰	عبادنا (الآیت) کی تفسیر۔	فوائد تفسیر
۵۳۰	فاستلوا اہل الذکر وجوب تقلید میں	قرآن مجید میں جو لفظ شرب آیا ہے وہ منافقین
۵۸۲	فص ہے۔	کا قول نقل کیا گیا ہے۔
۵۸۲	آیت کریمہ مذکورہ کے بارے میں وہابیوں کی	ارشاد الہی یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا
۵۸۳	جہالت۔	بطانة من دونکم لایالونکم خیالا " عام
۵۸۳	اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص	و مطلق ہے۔
۵۸۳	سبب کا۔	آیت کریمہ "لاتخذوا بطانة من دونکم"

- آیہ کریمہ "لا ینہا کرم اللہ عن الذین
لویقاتلکم فی الدین" کا شان نزول۔ ۶۲۲
آیہ کریمہ "احل لکم الطیبت وطعام الذین
او تو الکتاب حل لکم" کا حلالہ۔ ۶۲۵
لہم میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔

فوائد حدیثیہ

- سہد الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا معنی۔ ۱۱۰
جذامی سے اجتناب کے متعلق احادیث
کا مٹل۔ ۱۱۲
حدیث میں ندامت کو توبہ کیوں قرار دیا گیا۔ ۱۴۱
حدیث "اعلنوا النکاح" کی توجیہ۔ ۱۴۵
ایک حدیث کا مطلب۔ ۱۶۴
اہل قبلہ کون ہیں۔ ۱۶۴
ابن ماجہ کی ایک حدیث پر کلام اور اس
کی توجیہ۔ ۲۲۱
حدیث "لا تستضیئوا بنار المشرکین"
کی تفسیر۔ ۲۳۳
حدیث ربیعہ کی شرح۔ ۳۰۹
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدر اسلام
میں ملک الملوک، سید حکیم، ابوالحکم،
مالک، خالد اور عسیر وغیرہ نام رکھے
اور غیر خدا پر ان کے اطلاق سے کیوں منع
فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کا اطلاق
- غیر اللہ پر ہوا ہے۔ ۳۵۴
از روئے حدیث لفظ مفلس اور صرغہ کا
معنی۔ ۳۵۹
حدیث ابو ہریرہ بذاہبنا طالب تاویل ہے
جس کی علماء نے دو تاویلیں فرمائی ہیں۔ ۳۶۵
حدیث "اغیظ رجل علی اللہ" کی تاویل۔ (حاشیہ) ۳۶۸
فوائد فقہیہ و افتاء و رسم لمفتی
علماء کے اس فرمان کا مطلب کہ جس کے پاس
مال حرام ہو اور مالک معلوم نہ ہو تو اس کی
طرف سے تصدق کر دے۔ ۱۰۸
حاصل نیاز۔ ۱۰۹
معنی قبول طاعت۔ ۱۰۹
نفی کی گواہی نامعتبر ہے۔ ۱۳۰
اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظماء کے
حضور جو چیز پیش کی جائے اسکو نذر و نیاز
کہتے ہیں۔ ۱۳۲
نیاز نذر سے عام تر ہے۔ ۱۳۲
تقرب کا معنی۔ ۱۳۲
ناجائز بات سے اگر کوئی کافر یا بد مذہب
منع کرے تو اس کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔ ۱۵۴
فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ ۱۶۲
مشال میں بسا اوقات فرق رہ جاتا ہے۔ ۱۸۲
مراتب پانچ ہیں: ضرورت، حاجت،
منفعت، زینت، فضول۔ ۲۰۵

- پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع
الہیہ ہے: دین، عقل، نسب، نفس اور
مال۔
- ۲۸۵ کون سے کافر کو کفر کہہ کر پکارنا منع ہے۔
- ۲۸۵ شرع مطہر میں کافر ہر غیر مسلم کا نام ہے۔
- ۲۸۶ اسلام کی ضد کفر ہی ہے۔
- ۲۸۸ حقتہ بضرورت مرض جائز اور منفعت ظاہرہ
مثلاً قوت جماع کے لئے ناجائز ہے۔
- ۲۹۲ حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت جائز
ہوتا ہے اس وقت حرام نہیں رہتا۔
- ۲۹۲ اسباب ازار بطور تکبیر ہو تو ناجائز ورنہ
نہیں۔
- ۳۴۶ معاہدہ کا استثناء حکم جہاد سے دلائل قاطعہ
متواترہ سے ضرورہ معلوم و مستقر فی لادیان ہے۔
- ۳۳۲ باندی قبر کی حد شرع ایک بالشت ہے۔
- ۲۴۳ قول جواز کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ
قول صوری و ضروری میں فرق ہے۔
- ۵۷۲ لعم یومر بہ ولم ینہ عنہ۔
- ۲۴۴ عالمگیری و درمختار کی عبارتوں سے استنباط
کہ مرتدہ کا نکاح نہیں جاتا مگر وہ شوہر پر
حرام ہو جاتی ہے۔
- ۵۷۲ اباحت اصل ہے اثبات حرمت و کراہت
کے لئے دلیل چاہئے۔
- ۲۴۵ مرتدہ کو تجدید نکاح کا حکم بنظر احتیاط ہے۔
- ۵۷۲ اصل صحت ہے فساد و کراہت
کا قول محتاج دلیل ہے۔
- ۲۴۵ مرتدہ کا شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال
نکاح نہیں۔
- ۵۸۱ بدعت شرعیہ و بدعت لغویہ کی تصریحیں اور
ان میں فرق۔
- ۲۴۵ بار ہا عورت ایک مدت تک بلکہ کبھی ہمیشہ
کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح قائم
رہتا ہے۔
- ۵۸۲ کفار سے غیر شعاریں اتفاقاً مشابہت
ہرگز وجہ ممانعت نہیں۔
- ۲۴۵ جے علم مفتی اگر کچھ جاہلوں کا مقتدار ہو تو وہ
حدیث مبارک ضلوا و اضلوا کا مصداق ہے۔
- ۵۸۲ مجذوب عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا اس کے
افعال بالا راہہ نہیں ہوتے لہذا وہ
- ۲۵۲ جے علم فتویٰ دینے پر وعید شدید۔
- ۵۹۹ سند نہیں۔
- ۲۵۳ پابندی اسلام سے آزاد عالم قابل فتویٰ نہیں
- ۲۵۸ علائقہ کی عادت خضاب و عدم خضاب سے
خروج مکروہ ہے۔
- ۶۱۴ اصل اشیاء میں طہارت و حلت ہے جب تک
نہ کہ شمس۔

- تحقیق نہ ہو کہ اس میں نجس و حرام چیز ملی ہے
محض شبہہ پر نجس و حرام نہیں کہہ سکتے۔ ۶۲۰
تاری کیا ہے، وہ کب حلال و طہر اور کب
حرام و نجس ہوتی ہے۔ ۶۳۸
شرعیت آسان ہے جب تک کسی خاص شے
میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم نہ ہو
پاک و حلال ہے۔ ۶۴۱
سود خوار کے ہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً
عالم و مقتدر کو۔ ۶۴۱
جس جانور کی ماں حلال ہے وہ حلال ہے
کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ
باپ سے۔ ۶۴۲
حضرت فاطمہ الزہراء کی فاتحہ کا کھانا مردوں
کو ممنوع و ناجائز نہیں۔ ۶۴۲
ضرورت و مجبوری میں حرام کھانا یا اس کو
استعمال میں لانا بقدر ضرورت جائز ہے۔ ۶۴۲
دعوت و لیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے
جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔ ۶۵۵
عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔ ۶۵۵
خاص اسی شخص کی دعوت ہو تو قبول کرنے یا
نہ کرنے کا اس کو مطلقاً اختیار ہے۔ ۶۵۵
جھینٹے کے مچھلی ہونے میں اختلاف ہے
لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔ ۶۵۶
شبہہ کے مال سے احتراز چاہئے مگر حرمت
نہیں جب تک معلوم نہ ہو۔ ۶۵۸

- غیر مسلم چار قسم کے ہیں: کتابی، مجوسی، مشرک
اور مرتد۔ ان اقسام اربعہ کے احکام۔ ۱۶۸
دعوت و لیمہ و طعام کے بارے میں ظاہر و زوار
کے اطلاق اور شروع و فتاویٰ میں اس کو
کئی قیدوں سے مقید کرنے سے متعلق استفتاء۔ ۶۴۰
ملاہبی و ملاعب پر مشتمل دعوتوں میں عاصی
اور مستحق کے شریک ہونے کی جواز و عدم جواز
کی صورتیں۔ ۶۴۲

میراث

- مرتدہ اپنے شوہر کا ترکہ نہیں پائے گی۔ ۲۴۴
عورت اگر مرض الموت میں مرتدہ ہوئی تو شوہر
اس کا ترکہ نہ پائے گا ورنہ نہیں۔ ۲۴۴
وارث ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مورث
کل مال پائے۔ ۵۲۹

جرح و تعدیل

- حدیث ابن النجار کی صحت ثابت نہیں۔ ۳۶۵
معجزات و کرامات

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے
صحابی کے کسی دانت میں توڑے برس کی
عمر تک جنبش نہیں ہوتی۔ ۳۷۸
سرکار غوث اعظم نے حضرت ابو صالح کے دل
کو ایک نگاہ میں تمام خطرات سے پاک فرمادیا ۳۸۳

متفرقات

- ۱۱۴ اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔
- ۱۱۹ مدینہ کی وجہ تسمیہ۔
- ۱۲۲ ارکانِ توبہ تین ہیں۔
- ۱۳۱ شرک کی تعریف۔
- ۳۹۱ جس طرح خلق پر ظاہر ہونے والے گناہ کے دو تعلق ہیں اسی طرح اس کی توبہ کے بھی دو رُخ ہیں۔
- ۱۴۱ اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ میں حکمتیں۔
- ۱۴۳ اعلانِ گناہ کا باعث نفس کی جرأت و جسارۃت و کمرشی و بے حیائی ہے۔
- ۱۴۵ فقہ اکبر کی ایک عبارت کی توجیہ۔
- ۱۶۳ ہندیہ کی عبارت سے پیدا ہونے والے ایک اعتراض کا جواب۔
- ۲۱۳ منطقی و فلسفی شراح و محشیین معصوم نہیں۔
- ۲۲۰ فریسمین کے بارے میں سوال و جواب۔
- ۲۲۲ تجرید و تلویں سے کیا مراد ہے۔
- ۲۲۴ مسئلہ سے متعلق اشعۃ اللمعات پر مصنف علیہ الرحمۃ کا حاشیہ۔
- ۲۲۴ امام رازی کی ایک عبارت کا مطلب۔
- ۲۳۶ کافر طیبوں کے مسلمان مریضوں کو فریب دینے کے متعدد طریقے۔
- ۲۳۹ سند سے حصولِ برکت۔

سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر پادھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔

۳۸۹ سرکارِ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا بھلا دیا اور پھر ایک آن میں واپس عطا فرمایا۔

معجزہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کھانا اور سالن ختم نہیں ہوا۔

۶۵۳

حقوق

حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی پر توبہ میں فرق۔

۱۲۲ بلاوجہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے۔

۱۲۴ اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اور ناجائز بات کا حکم دیں تو اطاعت ناجائز ہے

۱۵۴ ماں باپ مرتکب کبائر بھی ہوں تب بھی اولاد پر ان کی اطاعت لازم ہے جب تک مرتد نہ ہوں۔

۱۵۴ مرتد کے لئے مسلمان پر کوئی حق نہیں۔

۱۵۴ بڑے بھائی کو حق تعظیم حاصل ہے مگر وہ ماں باپ کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔

اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔	منہج و دریا اور شریعت و طریقت میں کئی وجوہ سے فرق ہے۔
انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔	ابلیس فانوس شریعت کو بجھانے کے لئے کئی جیلوں اور بہانوں سے بندے کو دھوکا دیتا ہے۔
اولیاء طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوتے ہیں۔	غلیفہ و وارث میں فرق ہے آدمی کے تمام



کتاب الحظر والاباحه

(ممنوع اور مباح کاموں کا تفصیلی بیان)

اعتقادات و سیر

ایمان، کفر، شرک، تقدیر، روت، ہجرت، سنیت، گناہ، توبہ وغیرہ
متعلق مسائل

www.ainululUloom.com

مسئلہ ۱۹ رجب ۱۴۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک برات میں کچھ لوگ جمع تھے ان میں ایک جذامی تھا، لوگوں نے اس کے ساتھ کھانا پسند نہ کیا، ایک شخص مُصر ہوا، جب بحث براتیوں نے اس سے کہا واسطے خدا اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس وقت اسے علیحدہ کر دو اور صاحب مکان کا کھانا خراب نہ کرو، وہ بولا ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے، اس وقت سب نے کہا یہ شخص کلمہ کفر بولا جذامی کے ساتھ اسے بھی الگ کر دیا اور اپنے جلسہ سے نکال دیا، چند شخص اور بھی اس کے شریک ہو کر چلے گئے، اس صورت میں اس شخص اور اس کے شریکوں کے لئے کیا حکم ہے؟ بیّنوا تو نجدوا (بیان فرماؤ تاکہ اعرپاؤ)

الجواب

ہر چند جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے بلکہ خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا:

كل معي بسم الله ثقة بالله
وتوكل على الله رواه
میرے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھائیے
اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے

ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ
بسند حسن وابن حبان والمحاکم وصحاحہ۔
ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اچھی سند کے
ساتھ اسے روایت کیا ہے، ابن حبان اور
حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (ت)

یہاں تک کہ اگر بقصد تواضع وتوکل واتباع ہو تو ثواب پائے گا،
اخرجه الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ
عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک و
ایمانا۔
امام طحاوی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے حوالہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
تخریج فرمائی کہ صاحب مصیبت کے ساتھ کھاؤ
اپنے پروردگار کے لئے عجز و انکسار کرتے ہوئے
اور اس پر یقین رکھتے ہوئے۔ (ت)

مگر خواہی خواہی اس کے ساتھ کھانا ضرور بھی نہیں بلکہ جس کی نظر اسباب پر مقصور ہو اور خدا پر سچا توکل
نہ رکھتا ہو اس کے حق میں پینا ہی مناسب ہے، نہ یہ سمجھ کر کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے کہ یہ خیال تو باطل
محض ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں اسے رد فرمایا،
قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا عدوی۔
اخرجه احمد والشیخان وابوداؤد عن
ابی ہریرۃ واحمد ومسلم عن جابر بن
عبد اللہ وعن السائب عن یزید رضی اللہ
تعالیٰ عنہم قال صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فمن اعدی
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کسی مرض میں تعدیہ نہیں۔ امام احمد، بخاری، مسلم
اور ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے اسکی تخریج
فرمائی، مسند احمد اور مسلم نے حضرت جابر بن
عبد اللہ سے روایت فرمائی اور حضرت سائب بن
یزید سے بھی (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو)

۱۔ جامع الترمذی کتاب الاطعمۃ باب ما جاز فی الاکل مع المجذوم امین کمپنی دہلی ۲/۲
سنن ابی داؤد کتاب الکھانۃ والطہر آفتاب عالم پریس لاہور ۱۹۱/۲
سنن ابن ماجہ ابواب الطب باب الجذام ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۶۱
۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الکراہیۃ باب الاجتناب من ذی داء الطاعون الخ ۴/۲
۳۔ صحیح البخاری کتاب الطب باب الجذام قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۸۰/۲
صحیح مسلم کتاب السلام باب لا عدوی الخ ۲۳۰/۲

الاول اخرجہ الشيخان و البوداؤد
عن ابی ہریرۃ ایضاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
حضور اقدس نے ارشاد فرمایا پہلے اونٹ میں تعویذ

مرض کیسے ہوا۔ بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی تخریج فرمائی (ت)
بلکہ اس نظر سے کہ شاید قضاے الہی کے مطابق کچھ واقع ہوا اور اس وقت شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھ
میں آیا کہ فلاں فعل سے ایسا ہو گیا ورنہ نہ ہوتا تو اس میں دین کا نقصان ہوگا،

فان لو تفتح عمل الشیطان قالہ النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
لوگو! حرف "لو" سے بچو کیونکہ یہ شیطانی کاموں
کا دروازہ کھول دیتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ (ت)

غرض قوی الایمان کو تو کلا علی اللہ اس سے محالطت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے
حق میں اپنے دین کی احتیاط کو احتراز بہتر، ولہذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
فرمن المجذوم کما تفرمن الاسد،
اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔
کوڑھے سے اسی طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے
بھاگتے ہو۔ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ
کے حوالے سے اس کی تخریج فرمائی۔ (ت)

دوسری حدیث میں ہے:

اتقوا صاحب الجذام کما يتقى السبع اذا
هبط واديا فاهبطوا غیرہ، مرواہ ابن سعد
فی الطبقات عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما۔
کوڑھ کے مریض سے اسی طرح بچو جس طرح موذی
درندے سے بچاؤ کیا جاتا ہے، جب وہ کسی
وادی میں اترے تو تم کسی دوسری میں اتر جاؤ،
ابن سعد نے طبقات میں حضرت عبد اللہ بن جعفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسے روایت کیا ہے (ت)

نیز حدیث میں ہے:

۸۵۹/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	۱۔ صحیح البخاری کتاب الطب باب لا عدوی
۲۳۰/۲	" " "	صحیح مسلم کتاب السلام " "
۸۵۰/۲	" " "	۲۔ صحیح البخاری کتاب الطب باب الجذام
۱۱۴/۴	دار صادر بیروت	۳۔ طبقات الکبریٰ لابن سعد ترجمہ عبد اللہ ابن جعفر

کلم المجذوم و بینک و بینہ قید س مح
اور محین ، رواہ ابن السنی و ابونعیم فی
الطب النبوی عن عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم۔

کوڑھی سے اس حالت میں بات کرو کہ تمہارے
اور اس کے درمیان ایک دونیزے کی مسافت
کی مقدار ہو۔ محدث ابن سنن اور ابونعیم نے
طب نبوی میں حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفی کے حوالے
سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسے روایت

کیا ہے۔ (ت)

بہر حال برات والوں کا انکار کچھ بے جا نہ تھا اور اس شخص کا اصرار محض ناحق، پھر جب انہوں نے
خدا کا واسطہ دیا اس پر بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہوا، حدیث میں ہے ،
ملعون من سئل بوجه اللہ ثم منع سائلہ
مالہ یسئل ہجرا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر
بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
وہ شخص ملعون ہے کہ جس سے خدا کے نام پر کچھ مانگا
جائے تو وہ سائل کو کچھ نہ دے بشرطیکہ وہ کسی کو
چھوڑنے کا سوال نہ کرے۔ امام طبرانی نے معجم کبیر
میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے
حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تخریج فرمائی ہے،

یہاں تک تو حماقت یا گناہ ہی تھا اس کے بعد وہ لفظ جو اس نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے، یہ صریح
کلمہ کفر ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اُس شخص پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اور اگر عوبت
رکھتا ہے تو نئے بہرے سے نکاح چاہئے، اور جس طرح وہ کلمہ جمع میں کہا تھا توبہ بھی جمع میں کرے، اگر نہ مانے
تو مسلمان ضرور اُسے اپنے گروہ سے نکال دیں، نہ اپنے پاس بٹھائیں نہ اس کے پاس بیٹھیں، نہ اس کے
معاملات میں شریک ہوں، نہ اپنی تقریبوں میں اُسے شریک کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :
وَإِمَّا يَنْسِفَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ
مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔
اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد
ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ (ت)

لکن العمال بحوالہ ابن السنن و ابی نعیم فی الطب حدیث ۲۸۳۲۹ مؤستہ الرسالہ بیروت ۵۴/۱۰
۲۰ مجمع الزوائد بحوالہ ابن کثیر کتاب الزکوٰۃ باب فیمین سأل بوجه اللہ ۱۰۳/۲
الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی کتاب الصدقات ۶۰۱/۱
کلم القرآن الکریم ۶/۶

اور جو لوگ اس کا ساتھ دے کر اٹھ گئے وہ بھی سخت گناہگار ہوئے اُن پر بھی توبہ واجب، اگر نہ کریں تو مسلمانوں کو اُن سے بھی جدائی مناسب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز اگرچہ حرام مال پر دیتا ہے مگر پھر بھی حضور قبول فرمالتے ہیں، بیسے کسی امیر کا لڑکا پیدا ہو تو بھاٹ بھکاری وغیرہ جو گھاس کا پودا یا اور کچھ ڈھونڈ کے لے جاتے ہیں وہ اُسے خوشی سے قبول کر لیتا ہے، اسی طرح سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی قبول فرمالتے ہیں۔ اور کہتا ہے میں نے بعض کتابوں میں بھی ایسا لکھا دیکھا ہے، آیا یہ قول زید کا صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا تو جبروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

یہ قول اس کا غلط صریح و باطل قبیح، اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء فیض ہے
قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کذب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،)
على متعمدا فليتبوا مقعده من النار جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا
دوزخ میں بنالے۔ (ت)

زہار مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اُسے راہِ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اُس پر ثواب ہے بلکہ
زواہال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبات
ما كسبتم۔ اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں
ہماری راہ میں خرچ کرو۔

پھر فرماتا ہے،
ولا تيسموا الخبيث منه تنفقون۔ اور خبیث چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ اس میں سے ہماری
راہ میں اٹھاؤ۔

اور فرماتا ہے،
انما يتقبل الله من المتقين۔ خدا قبول نہیں کرتا مگر پرہیزگاروں سے۔

۱۔ صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من كذب على النبي صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۱/۱
۲۔ القرآن الکریم ۲۶۴/۲ ۳۔ القرآن الکریم ۲۶۸/۲ ۴۔ القرآن الکریم ۲۴/۵

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزمہ اپنی صحاح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تصدق بعدل تمرة من کسب طيب و
لا يقبل الله الا الطيب فان الله يقبلها
بيئته الحديث۔
جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے
اور اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرماتا مگر پاک کو، تو حتی
جل وعلا اسے اپنے یمن قدرت سے قبول فرماتا
ہے، الحدیث۔

وفی رواية ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان الله طيب لا يقبل الا الطيب۔
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک
اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

واخرج الامام احمد وغيره عن عبد الله
بن مسعود رحمه الله تعالى قال قال رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا يكسب
عبدا ما لا من حرام فيتصدق به فيقبل
منه ولا ينفق منه فيبارك له فيه
ولا يترك خلف ظهره والا كات
نراة الى النار ان الله لا يمحوا السي بالسئ
ولكن يمحوا السي بالحسن ان الحديث
لا يمحوا الحديث اختصرته من حديث
وقد حسنه بعض العلماء۔
(امام احمد وغیرہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج کی کہ انھوں نے فرمایا) یعنی نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ
حرام کما کر اُس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا
جائے گا اور نہ یہ کہ اُسے اپنے صرف میں لائے
تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اُسے
اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ
ہوگا جہنم کی طرف، بیشک اللہ تعالیٰ برائی سے
برائی کو نہیں مٹاتا ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا
ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (یہ حدیث
سے مختصر بیان کیا ہے اور بعض علمائے اسے حسن کہا۔)

واخرج الحاكم عن ابن عباس رضي الله تعالى
عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى
(حاکم نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
دونوں سے راضی ہوں) کے حوالے سے تخریج کی کہ

صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة من کسب طيب قديم کتب خانہ کراچی ۱۸۹/۱
سنن الکبریٰ کتاب مسوٰۃ الاستقار ۳۲۶/۲ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ " " ۳۲۶/۱
مسند امام احمد بن حنبل حدیث عبد اللہ بن مسعود دار الفکر بیروت ۳۸۶/۱

عليه وسلم لا يغبطن جامع المال من غير حله او قال من غير حقه فانه ان تصدق لم يقبل منه وما بقي كانت زادة الى النار قال الحاكم صحيح الاسناد ولم يصب فيه حش متروك لكن له شاهد عند البيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه -
 انہیں کہا کہ اگر اس میں حش نامی راوی متروک ہے لیکن امام بیہقی کے نزدیک اس کے لئے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے شاہد موجود ہے۔ (ت)

واخرج ابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما والحاكم في المستدرک من طريق دراج عن ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من جمع ما لا حراما ثم تصدق به لم يكن له فيه اجر و كان اصره عليه -
 (ابن خزيمة اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی اور حاکم نے مستدرک میں دراج کے طریقے سے ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا۔ ت) یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔

اخرج الطبرانی في ابا الطفيل رضي الله تعالى عنه حوالے سے تخریج فرمائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے۔ ت) یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۵/۲	دار الفکر بیروت	کتاب البیوع	المستدرک للحاکم
۳۹۰/۱	دار الفکر بیروت	کتاب الزکوٰۃ	المستدرک للحاکم
۱۵/۲	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۹۲۷۰	کنز العمال بحوالہ طب عن ابی الطفیل

واخرج ابوداؤد في المراسيل عن القاسم
عن مخيمرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من اكتسب مالا من ما ثم فوصل
به رحما او تصدق به او انفق في سبيل الله
جمع ذلك جميعا فقد ذبح به في جهنم -

۱) ابوداؤد نے مراسیل میں بواسطہ قاسم عن مخيمرة
سے تخریج کی کہ انھوں نے فرمایا - (ت) یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ
سے مال کما کر اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہِ خدا
میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں
پھینک دیا جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سبحن الله! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تویہ فاجر تصریحیں اور بیباک لوگ حضور پر
تمت رکھیں کہ ناپاک مال بھی سرکار میں قبول ہو جاتا ہے، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔
اے عزیز! جو چیز خدا کی بارگاہ سے مردود اور اس کی ناراضی سے آلودہ ہے کیونکر ممکن کہ مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں رضا و قبول سے مشرف ہو بلکہ درحقیقت زید کی یہ جرأت سرکار
رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمۃ میں گستاخی و اباحت کہ معاذ اللہ انھیں ناپاک چیزوں کا پسند و قبول
کرنے والا بتاتا ہے۔ ہیہات ہیہات واللہ وہ تمام عالم سے زیادہ مستحقرے ہیں اور مستحقروں کے
لائی نہیں مگر مستحقر چیز گندی چیزیں گندوں کے سزاوار ہیں قال اللہ تعالیٰ عز وجل :

الخبیث للخبیثین والخبیثون للخبیث
والطیب للطیبین والطیبون للطیبین
اولئک مبدءون مما یقولون ۛ

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کو
اور مستحقر یاں مستحقروں کو اور مستحقرے مستحقریوں کو
وہ بری ہیں اُن باتوں سے جو لوگ کہتے ہیں۔

انھیں میں یہ بات بھی ہے کہ وہاں ناپاک مال مقبول ہو، وہ طیب ظاہر اس خبیث قول سے
بری ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور گھاس کے پٹھی وغیرہ کی مثال محض حماقت کہ مباح و حرام
میں کیا مناسبت، لہذا امرائے دنیا بہتیرے خون آلودہ ہزاراں خباثات ہوتے ہیں انھیں ناجدار
یطہر کہ تطہیرا سے کیا نسبت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ٹھیک مثال یوں ہے کہ جس سلطان
میں کوئی احمق میباک نذر شاہی کو پیشاب کا قارورہ لے جائے پھر دیکھے کہ مقبول ہوتا ہے یا اس
مردک کے منہ پر مارا جاتا ہے، اور وہ جو علماء فرماتے ہیں کہ جس کے پاس مال حرام ہو اور مالک معلوم

نہ رہیں یا بے وارث مر جائیں تو ان کی طرف سے تصدق کر دے اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ صدقہ مقبولہ ہے یا ارادہ خود میں صرف کرنا ٹھہرے گا یا اس پر اتفاق فی سبیل اللہ کا ثواب پائے گا بلکہ وجہ یہ ہے کہ جب اس میں تصرف حرام ہو اور مالک تک پہنچا نہیں سکتا ناچار اس کی نیت سے فقیر کو دے دے کہ اللہ جل جلالہ کے پاس امانت رہے اور وہ روز قیامت مالک کو پہنچا دے،

فی اخر متفرقات الغصب من الہندیۃ
عن الغایۃ ساجد لہ خصم فمات ولا وارث
لہ یتصدق عن صاحب الحق المیت
بمقدار ذلک لیکون ودیعة عند اللہ تعالیٰ
فیوصل الی خصمائہ یوم القیمۃ ۛ
فتاویٰ ہندیہ میں متفرق مسائل غصب کے
آخر میں الغایہ سے منقول ہے ایک شخص کا
فریق مخالف مر گیا کہ جس کا کوئی وارث نہیں،
یہ شخص صاحب حق میت کی طرف سے (جتنا
مال میت کا اس کے پاس موجود ہے) اتنی
مقدار خیرات کر دے تاکہ یہ خیرات کردہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور امانت رہے تاکہ قیامت کے
دن اللہ تعالیٰ اس کے مخالف تمام مدعیوں کو وہ مال پہنچا دے۔ (ت)

بالجملہ زید کی جہالت و ضلالت میں شک نہیں اور اُس کا دعویٰ کہ میں نے بعض کتابوں میں
ایسا ہی دیکھا ہے یا تو محض حکایت ہے محکم عندہ ہے یا کسی ایسے ہی حنفیہ جلیل خواہ ضال مفضل نے
کہیں لکھ دیا ہوگا، اور اگر فقہائے کرام کے ارشاد سنئے تو زید کے لئے حکم نہایت سخت و جگر شکناف
نکلتا ہے، اس کا کہنا کہ حضور میں یہ نیاز قبول ہوتی ہے بعینہ یہ کہنا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
اُس پر ثواب دیتا ہے کہ نیاز کا حاصل نہیں مگر یہ کہ لوجہ اللہ تصدق کریں اور اس کا ثواب کسی محبوب خدا
کی نذر ہو ورنہ یہ عین طعام و لباس وہاں نہیں پہنچتے،

نظیر ذلک قولہ تعالیٰ "لن ینال اللہ لحومہا
ولادماؤہا ولکن ینالہ المقوی منکم ۛ"
اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون
نہیں پہنچتے بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے (ت)

خود قربات و طاعات میں قبول و وصول ثواب کا ایک حاصل، رد المحتار میں ہے،
القبول ترتب الغرض المطلوب من الشئ قبول کہتے ہیں کسی شے کی غرض مطلوب کا کسی

یوجوا الثواب یکفر الخ۔

کی امید رکھتا ہے تو کافر ہو جائے گا الخ (ت)
زید پر فرض ہے کہ ایسے خرافات سے توبہ کرے اور اُسے از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا اور اُس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرنا چاہیے،

نظرا الى ما قاله الفقهاء كما يظهـر
بمراجعة الدر المختار وغيره
من الاسفار، والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه جل مجدته اتم و
احکم۔
اس بات پر نظر رکھتے ہوئے کہ جو کچھ فقہاء کرام نے
ارشاد فرمایا جیسا کہ در مختار وغیرہ بڑی کتابوں کی
طرف مراجعت سے ظاہر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ
پاک و برتر، سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور
اس بزرگی والے کا علم زیادہ کامل اور زیادہ پختہ
ہے۔ (ت)

مسئلہ ۴ رجب ۱۳۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک شخص کو عارضہ جذام کی ابتداء ہے اس کے بھائی بند
اور اولاد نے اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور اُس سے کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری زوجہ بھی بلا طلاق
علیحدہ ہو سکتی ہے ایسی حالت میں جو حکم شرع مطہرہ میں ایسے مرضی کے واسطے ہو بیان فرمائیں، اللہ
تعالیٰ اجردے گا۔ فقط۔

الجواب

فی الواقع ضعیف الاعتقاد لوگ جنہیں خدائے تعالیٰ پر سچا توکل نہ ہو اور وہی خیالات رکھتے
ہوں انہیں جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہئے، نہ اس خیال سے کہ اس کے ساتھ کھانے کی تاثیر
سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے، یہ خیال محض غلط ہے تقدیر الہی میں جو کچھ لکھا ہے ضرور ہو گا اور جو نہیں لکھا
ہرگز نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ یوں کہیں،

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا هو مولا نا و
علی اللہ فلیستوکل المؤمنون علیہ
ہمیں ہرگز نہ پہنچے گی مگر وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے
ہمارے لئے لکھ دی، وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو
اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی کو اپنے ساتھ کھلایا، بلکہ یہ لحاظ کرے کہ اس کے ساتھ کھایا پیا اور معاذ اللہ شہید حسبِ تقدیر الہی کچھ واقع ہوا تو شیطان دل میں ڈالے گا کہ اس فعل نے ایسا کیا ورنہ نہ ہوتا، اس شیطانی خیال سے بچنے کے لئے اس سے احتراز کرے، اسی لئے حدیث میں حکم ہے کہ:

”جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں اگر وہ ایک نالے میں اترے تم دوسرے نالے میں اُترو۔“
اور ایک حدیث میں ہے کہ:

”جذامی سے نیزہ دو نیزہ کے فاصلہ سے بات کرو۔“

والعیاذ باللہ رب العالمین، یہ اسی کے لئے ہے جسے واقعی جذام ہونہ یہ کہ خون میں صرف قدرے جوش کی کچھ علامت سی پا کر اُسے دُور دُور کرنے لگیں کہ یہ تو ناحق مسلمان کا دل دُکھانا ہے خصوصاً بھائی بند اولاد کا ایسا کرنا جس قدر خدا ترسی و انسانیت سے بعید ہے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں، کیا وہ ان کو مبتلا نہیں کر سکتا والعیاذ باللہ رب العالمین، اس طرح کے جوش کی علامت معاذ اللہ بعض اوقات بے مرض جذام بھی خون کی حدت وغیرہ سے پیدا ہو جاتی اور باذن الہی مصفیات وغیرہ کے استعمال سے جاتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی بلاؤں سے پناہ عطا فرمائے آمین! اور لوگوں کا یہ کہنا کہ تیری زوجہ بلا طلاق علیحدہ ہو سکتی ہے اگر اس سے یہ مقصود کہ بے طلاق اس کے نکاح سے نکل سکتی ہے تو محض خطا ہے ہمارے مذہب میں جب تک یہ طلاق نہ دے گا وہ ہرگز اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے:

لا یتخیر احد النزوجین بعیب الاخر ولو
فاحشا کعنون وجذام وبرص ومرتق
وقرن الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے میں عیب
پائے جانے کی وجہ سے خواہ عیب حد سے بھی
زیادہ ہو جذامی کا حق نہیں رکھتا۔ عیب سے
مراد دیوانگی، کوڑھ، برص (پھلہری)، رتن (مقام ستر کا جڑا جانا) قرن (دو ہاں ہڈی نکل
آنا) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بھنگی نے کسی برتن میں مردار بکری کی چربی رکھی تھی وہ برتن کتا اس کے یہاں سے لا کر ایک مسلمان عورت کے دروازہ پر ڈال دیا گیا وہ عورت جب باہر کے لٹے میں چربی دیکھ کر گھر میں لگئی اور تھوڑی سی چربی اپنے بالوں میں لگائی، جس شخص نے

علم و کمال اعمال حدیث ۲۸۳۳۱ و ۲۸۳۳۲ و ۵۴/۱۔ ۵۳ کنز العمال حدیث ۲۸۳۳۹ و ۲۸۳۴۰
درمختار کتاب الطلاق کتاب العین مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵۵-۲۵۴

اُسے لوٹا لے جاتے دیکھا تھا اُس نے مطعون کیا کہ اس نے سُور کی چربی استعمال کی، یہ سُن کر زید اُس کے یہاں گیا اور کہا تیرے ایمان میں فرق آگیا تو پھر مسلمان ہو، اُسے مسلمان کیا، بعدہ کہا ہمارا حق مسلمان کرنے کا پانچ روپیہ دے، وہ بچپاری اپنی محتاجی کا عذر بھی کرتی رہی، آخر سواروپیہ لے کر چھوڑا، اور جس نے لوٹا لے جاتے دیکھا تھا اُسے بھی دبایا کہ تُو نے منع کیوں نہ کیا چار آنہ اُس سے لے، یہ ڈیڑھ روپیہ زید کے لئے حلال تھا یا حرام؟ اور وہ عورت اس صورت میں مسلمان رہی تھی یا نہیں؟ بیٹنوا توجرو (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت) فقط۔

الجواب

صورتِ مستفسرہ میں وہ عورت گناہگار تو بیشک ہوئی کہ اگر جانتی تھی کہ اس میں مردار کی چربی ہے پھر بالوں میں لگاتی تو یہ گناہ، اور اگر نہ جانتی تھی تو بڑے غم خود پر ایسا مال بے مشورہ کے اپنے تصرف میں لانے کی مجرم ہوئی، بہر حال اس کی معصیت میں شک نہیں مگر معاذ اللہ اتنی بات پر کافرہ نہیں ہو سکتی تجدید کلمہ اسلام بہتر ہے مگر اس فعل کے باعث اس کی حاجت نہ تھی، تو زید اس وجہ سے اس عورت کے ایمان میں فرق بنا کر گناہگار ہوا، پھر تلقین اسلام پر اجرت لینا اس کا دوسرا گناہ تھا، پھر اس دیکھنے والے کو دبا کر اُس سے چار آنہ لینا تیسرا گناہ ہوا،

فان ائمتنا لا یقولون بالتعزیر بالمال و علی القول به فذاک اعی الامام
کیونکہ ہمارے ائمہ کرام مالی جرمانہ اور تاوان کے قائل نہیں اور مالی تاوان اور جرمانہ کے قول پر تو یہ امام کو حق ہے عوام کو نہیں۔ (ت) دون العوام۔

یہ ڈیڑھ روپیہ کہ زید نے لیا اس کے حق میں حرام ہے اُس پر واجب کہ جن جن سے لیا انھیں پھر دے، اگر کھا چکا ہو تو اپنے پاس سے دے، بغیر اس کے اس گناہ سے توبہ نہ ہوگی۔
قال تعالیٰ: ولا تأکلوا اموالکم بینکم
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو) ایک دوسرے کے مال نا جائز طریقے سے باہم نہ کھایا کرو۔
بالباطل والیہ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ
اللہ تعالیٰ سب کچھ خوب جانتا ہے اور اس بڑی شان والے کا علم زیادہ مکمل اور پختہ ہے فقط۔
جل مجدہ اتم واحکم فقط۔

مسئلہ از امر وہ مسئلہ مولوی سید محمد شاہ صاحب میلاد خواں ۲۲ شعبان ۱۳۱۱ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں، بیتوا توجروا (بیان کرو اور اجر پاؤ۔ ت)

مسئلہ اولیٰ

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا معشوق کہتے
جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہیں اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی حضرت
عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ رد المحتار میں ہے،
مجرد ایہام المعنی المحال کاف فی صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی
المنع ہے (ت)

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الانوار لا اعمال الا برار میں اپنے اور شیخین
مذہب امام رافعی وہ ہمارے علمائے حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں،
لو قال انا عشق اللہ او لعشقی قبیل بدع و اگر کوئی شخص کہے میں اللہ تعالیٰ سے عشق رکھتا ہوں
العبارة الصحيحة ان يقول احبه و اور وہ مجھ سے عشق رکھتا ہے تو وہ بدعتی ہے،
يجبني كقوله تعالى يحبهم و يحبونه لہذا عبارت صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ
سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح "اللہ تعالیٰ اُن
سے محبت رکھتا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔" (ت)
اسی طرح امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے اعلام میں نقل فرما کر مقرر کیا۔

اقول وظاہران منشاء الحكم لفظ يعشقني دون ادعائه لنفسه
اقول (میں کہتا ہوں) ظاہر یہ ہے کہ منشاء حکم لفظ "يعشقني" ہے نہ کہ وہ لفظ جس میں اپنی
ذات کے لئے دعویٰ عشق کیا گیا ہے کیا تم اس الاتری الى قوله ان

رد المحتار کتاب المحظورات والاباتہ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۳/۵
الانوار لا اعمال الا برار کتاب الردۃ المطبعة الجالیہ مصر ۳۲۱/۲

العبارة الصحيحة يحبني ثم الظاهر ان تكون العبارة بواو العطف كقوله احبه و يحبني فيكون الحكم لاجل قوله يعشقني والا فلا يظهر له وجه بمجرد قوله اعشقه فقد قال العلامة احمد بن محمد بن المنير الاسكندري في الانتصاف رد على الزمخشري تحت قوله تعالى في سورة المائدة يحبهم ويحبونه بعد اثبات ان محبة العبد لله تعالى غير الطاعة وانها ثابتة واقعة بالمعنى الحقيقي لغوى ما نصه ثم اذا ثبت اجراء محبة العبد لله تعالى على حقيقتها لغة فالمحبة في اللغة اذا تأكدت سميت عشقا فمن تأكدت محبته لله تعالى وظهرت آثار تأكدها عليه من استيعاب الاوقات في ذكره وطاعته فلا يمتنع ان تسمى محبته عشقا اذ العشق ليس الا المحبة البالغة الله لكن الذي في نسختي الانوار ونسختين عندي من الاعلام انما هو باو فليست امل وليحور ثم اقول لست بغافل عما اخرج ، والله تعالى اعلم و علمه جل مجده اتم واحكم -

قول کو نہیں دیکھتے کہ صحیح عبارت "یحبّنی" ہے پھر ظاہر ہے کہ عبارت واو عاطفہ کے ساتھ ہے جیسے اس کا قول ہے اُحِبُّهُ وَيُحِبُّنِي یعنی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے پھر حکم اس کے یعشقنی کہنے کی وجہ سے ہے ورنہ اس کے صرف اعشقه کہنے سے کوئی امتناعی وجہ ظاہر نہیں ہوتی ، چنانچہ علامہ احمد بن محمد منیر اسکندری نے "الانتصاف" میں علامہ زمخشری کی تردید کرتے ہوئے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ذیل میں جو سورہ مائدہ میں مذکور ہے : يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں) اس بات کو ثابت کرنے کے بعد کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اس کی اطاعت (فرمانبرداری) سے جدا ہے (الگ ہے) اور محبت بمعنی حقیقی لغوی کے طور پر ثابت اور واقع ہے (جیسا کہ) موصوف نے تصریح فرمائی ، پھر جب بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا اجراء حقیقت لغوی کے طریقہ سے ثابت ہو گیا اور محبت بمعنی لغوی جب پختہ اور مکمل ہو جائے تو اسی کو عشق کا نام دیا جاتا ہے پھر جس کی اللہ تعالیٰ سے پختہ محبت ہو جائے اور اس پر پختگی محبت کے آثار ظاہر ہو جائیں (نظر آنے لگیں) کہ وہ ہمہ اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر اور اس کی اطاعت میں مصروف رہے تو پھر کوئی مانع نہیں کہ اس کی محبت کو عشق کہا جائے ، کیونکہ

محبت ہی کا دوسرا نام عشق ہے اور لیکن میرے پاس جو نسخہ ”الانوار“ ہے اور دو نسخے میرے پاس ”الاعلام“ کے ہیں ان میں عبارت مذکورہ صرف ”اد“ کے ساتھ مذکور ہے لہذا غور و فکر کرنا چاہئے اور لکھنا چاہئے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میں اس سے بے خبر نہیں جس کی موصوف نے تخریج فرمائی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس عظمت والے کا علم بڑا کامل اور بہت پختہ ہے۔ (ت)

مسئلہ ثانیہ

کیا حکم شرع شریف کا اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو ”یثرب“ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا جائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من سمی المدینة یثرب فلیستغفر اللہ فیہ
طابۃ ہی طابۃ۔ رواہ الامام احمد بسند
صحیح عن البراء ابن عازب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔
جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے
مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (اسے امام احمد
نے بسند صحیح براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا۔ ت)

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں،

فسمیتہا بذلک حرام لان الاستغفار
انما هو عن خطیئۃ۔
یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا
یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار
کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔

ملا علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں،

قد حکى عن بعض السلف تحريم
بعض اسلاف سے حکایت کی گئی ہے کہ مدینہ منورہ

تسمیۃ المدینۃ بیثرب ویؤیدہ مارواه
احمد (فذكر الحديث المذكور ثم قال)
قال الطیلبی رحمہ اللہ فظہران من یحقر
شان ما عظمہ اللہ تعالیٰ ومن وصف ما ساء
اللہ تعالیٰ بالایمان بما لا یلیق بہ لیستحق ان
یسعی عاصیا الخ۔

کانام دیا اس کا ایسا وصف بیان کرے جو اس کے لائق اور شایانِ شان نہیں تو وہ اس قابل ہے
کہ اس کا نام عاصی (گناہگار) رکھا جائے الخ (ت)

قرآن عظیم میں کہ لفظ یثرب آیا وہ رب العزت جل وعلا نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے:
واذ قالت طائفة منهم یا اهل یثرب
لا مقام لکم یہ

یثرب کا لفظ فساد و ملامت سے خبر دیتا ہے وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے
اللہ عز وجل نے ان پر رد کے لئے مدینہ طیبہ کا نام ظاہر رکھا، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقولون یثرب وہی المدینۃ۔ رواہ
الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ
بے شک اللہ عز وجل نے مدینہ کا نام

لے المرقاة شرح مشکوٰۃ کتاب المناسک تحت حدیث ۲۷۳۸ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵/۲۲۲

۳ القرآن الکریم ۱۳/۲۲

صحیح البخاری فضائل المدینہ

صحیح مسلم کتاب الحج باب المدینۃ تنفی خبثها الخ

قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۵۲/۱

۴۴۲/۱

سب پر حجت ہے، شعر شرع پر حجت نہیں ہو سکتا۔ مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امدینہ نام نہاد از جہت تمدن و اجتماع مردم و استیغناست ایستلاف ایشان در دے و نہی کرد از خواندن شرب یا از جہت آنکہ نام جاہلیت است یا سبب آنکہ مشقت از شرب بمعنی ہلاک و فساد و تشریب بمعنی تویخ و ملات ست یا بتقریب آنکہ در اصل نام صننے یا یکے از جبارہ بود بخاری در تاریخ خود حدیثے آوردہ کہ یکبار شرب گوید باید کہ وہ بار مدینہ گوید تا تدارک و تلافی آن کنند و در روایتے دیگر آمدہ باید کہ استغفار کند و بعضے گفتہ اند کہ تعزیر باید کرد قائل آن را و آنکہ در قرآن مجید آمدہ است یا اہل یثرب از زبان منافقان ست کہ بذکر آن قصد ابانت آن می کردند عجب کہ بر زبان بعضے اکابر و اشعار لفظ یثرب آمدہ انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام "مدینہ" رکھا، اس کی وجہ وہاں لوگوں کا رہنا سہنا اور جمع ہونا اور اس سے انس و محبت رکھنا ہے اور آپ نے اسے یثرب کہنے سے منع فرمایا اس لئے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ یہ یثرب سے بنا ہے جس کے معنی ہلاکت اور فساد ہے اور تشریب بمعنی سرزنش اور ملامت ہے یا اس وجہ سے کہ یثرب کسی بُت یا کسی حب برو سرکش بندے کا نام تھا۔ امام بخاری اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ جو کوئی ایک مرتبہ یثرب کہے تو اسے دس مرتبہ "مدینہ" کہنا چاہئے تاکہ اس کی تلافی اور تدارک ہو جائے۔ قرآن مجید جو "یا اہل یثرب" آیا ہے تو وہ اہل نفاق کی زبان سے ادا ہوا ہے کہ یثرب کہنے سے وہ مدینہ منورہ کی توہین کا ارادہ رکھتے تھے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ یثرب کہنے والا اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور معافی مانگے۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس نام سے پکارنے والے کو سزا دینی چاہئے، حیرت کی بات ہے کہ بعض بڑے لوگوں کی زبان سے اشعار میں لفظ یثرب صادر ہوا ہے۔ انتہی۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور عظمت و شان والے کا علم بہت پختہ اور بڑا مکمل ہے۔ (ت)

مشکوٰۃ از کانپور مرسلہ مولوی وصی احمد سورتی ۲۱ ماہ رمضان المبارک ۱۱۱۰ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ ایک بُت پرست کافر نے اپنے بُت کے نام

بغرض تقرب روپیہ اٹھا رکھا اسی مبلغ منذور سے بایں تہیت اسباب اکل و شرب خرید اکہ خاص دن جس میں نذر ادا کی جاتی ہے دعوت کھلائی جائے جب وہ دن آپہنچا تو وہ ہندو اہل اسلام سے کہنے لگا میری نیت ہے کہ میں تمام اہل اسلام کو اللہ اس مال مذکور سے کھلاؤں اسی موجب اس ہندو نے مسلمانوں کو بکرے چاول وغیرہ دے بروقت دینے کے مکرصہ کر لیا دیتا ہوں کہا بعض مسلمانوں نے وہ مال منذور قبول کیا آپس میں پکا کر دعوتیں کیں بعض لوگ باز رہے لہذا باہمی اختلاف واقع ہوا ہے آپ اللہ جواب سے سرفراز فرمائیں، آیا اس کافر کا قول ”جو اللہ دیتا ہوں“ کہا معتبر ہے یا نہیں، کھانا درست ہو گا یا نہیں؟ در صورت ثانی جو لوگ کھا چکے ہیں وہ لوگ کس امر کے مرتکب ہوئے؟ مفصل تحریر ہو۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب (کتاب اللہ کے حوالے سے بیان کرو تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

کافر مشرک کا کوئی عمل اللہ نہیں فان الکفر هو الجهل بالله فاذا جهله فکیف یعمل له (چونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ جانتا کفر ہے پھر جب یہ اس کو نہیں جانتا (یعنی اس کے معاملے میں جہالت کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کے لئے عمل کیسے کر سکتا ہے۔ ت) مسلمان مال مذکور (نامکمل)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل اسلام میں سے کوئی شخص بغرض تماشہ دیکھنے کے کسی میلے اہل ہندو کے میں قصداً جائے تو اس کی عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں اگرچہ وہ شخص یہ تو جانتا ہے کہ ہندو کے میلے میں جانا گناہ ہے اور اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے جو کسی رئیس قوم ہندو کا ملازم ہے وہ بوجہ ملازمت کے اپنے آقا کے ساتھ مجبوراً جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کہ عورت نکاح سے نکل جائے، جو لوگ ایسے فتوے دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں، البتہ اس میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے، حدیث میں ہے:

من کثر سواد قوم فهو منهم۔ جس شخص نے کسی قوم کی جماعتی تعداد میں اضافہ کیا تو وہ انہی میں سے ہے (ت)

دوسری حدیث میں ہے:

من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله۔ جو کوئی کسی مشرک کے ساتھ جمع ہوا اور اس کے ساتھ ٹھہرا تو بیشک وہ اسی مشرک کی طرح ہے (ت)
 علماء فرماتے ہیں مسلمان کو چاہئے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ اُن پر لعنت اترتی ہے اور پُر ناپاہر کہ اُن کا میلہ صد یا کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہو گا اور یہ ممانعت و ازالہ منکر پر قادر نہ ہو گا تو خواہی خواہی گونگا، شیطان اور کافر کا تابع رہ کر مجمع کفار میں رہنا اور ان کے کفریات کو دیکھنا سُننا مسلمان کی ذلت ہے اور کافر کی توکری مسلمان کے لئے وہی جائز ہے جس میں اسلام و مسلم کی ذلت نہ ہو نص علیہ العلماء کما فی الغنم وغیرہ (علماء کرام نے اس کی تصریح فرمائی جیسا کہ الغنم وغیرہ میں مذکور ہے۔ ت) رزق اللہ کے ذمہ ہے اور اس کے راستے کھلے ہوئے، تو غدر مجبوری غلط ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم (اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے اور اس بزرگ و عظیم ذات کا علم بڑا کامل اور زیادہ محکم ہے۔ ت)

مسئلہ از ڈوئنگر گٹھ ضلع رائے پور سنٹرل پرنسس مرسلہ شیخ حسین الدین احمد صاحب

۸ شعبان ۱۳۱۳ھ

زید شراب پیتا ہے اور زید نے عمرو کو درکار شراب پلائی وہ بھی پیئے لگا تھوڑے عرصہ میں زید تائب ہوا اور قطعاً شراب چھوڑ دی مگر عمرو پیتا رہا، تو کیا عمرو کے مواخذہ میں زید بھی پکڑا جائے گا، اگر پکڑا جائے گا تو زید کے بچنے کی کون سی صورت ہے؟ بیٹو! توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

سچی توبہ اللہ عزوجل نے وہ نفیس شئی بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالہ کو کافی و وافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی نافرمانی تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اُس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارہ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجائے مثلاً نماز روزے کے ترک یا غضب، سرقت، رشوت، ربا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لئے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ جو نماز روزے ناغہ کئے ان کی قضا کرے جو مال جس جس سے چھینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انھیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو

واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے اور دل میں نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انہیں پھیر دوں گا۔ شرح فقہ اکبر میں ہے،

قد نصوا على ان اركان التوبة ثلاثة
الندامة على الماضي والاقلال
في الحال والعزم على عدم العود
في الاستقبال هذا ان كانت
التوبة فيما بينه وبين الله كشرب
الخمر وامان كانت عما فرط فيه
من حقوق الله كصلوة و صيام
وزكوة فتوبته ان يندم على
تفريطه او لا ثم يعزم على ان
لا يعود ابدا ولو بتاخير صلاة
عن وقتها ثم يقضى ما فات
جميعا وان كانت مما يتعلق
بالعبادات كانت من مطلق
الاموال فتوقف صحة التوبة منها
مع ما قد مناه في حقوق الله
تعالى على الخروج عن عهدة
الاموال وارضاء الخصم بان
يتحلل عنهم او يردھا اليهم
او الى من يقوم مقامهم
من وكيل او وارث وفي القنية
من اجل عليه ديون لانا من
لا يعرفهم من غصب
او مطلقا او جنایات يتصدق

اہل علم نے تصریح فرمائی ہے کہ توبہ کے ارکان تین
ہیں (۱) گزشتہ جرم پر ندامت یعنی نادم و شرمسار
ہونا (۲) موجودہ طرز عمل کو درست رکھنا اور گناہ
کا ازالہ و منع کئی کرنا (۳) آئندہ کے لئے گناہ نہ کرنے
کا پختہ عزم کرنا۔ یہ اس وقت کا کام ہے جبکہ توبہ
بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو۔ جیسے شراب
نوشی لیکن اگر اس نے حقوق اللہ میں کوتاہی
کی اور ان سے توبہ کرنا چاہے جیسے نماز، روزے
اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی کی
تو اس کے لئے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس
کو تباہی پر نادم ہو پھر پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ
ان کی ادائیگی میں غفلت سے کام نہیں لے گا اور
انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر تمام
ضائع کردہ حقوق کی قضا کرے اور اگر ضائع کردہ
حقوق کا تعلق بندوں سے ہو تو صحت توبہ اس
پر موقوف ہے جس کو ہم نے پہلے حقوق اللہ کے
ضمن میں بیان کر دیا ہے کہ اس صورت میں اموال
کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا اور مظلوم کو راضی
کرنا ضروری ہے، جن کا مال غصب کیا گیا وہ
انہیں واپس کیا جائے یا ان سے معاف کرایا جائے
اور وہ متعلقہ افراد موجود اور بقید حیات نہ ہوں
تو ان کے ورثاء متعلقین اور قائم مقام افراد و
وکلاء کے ذریعے اموال کی واپسی اور معافی عمل میں

بقدرها على الفقراء على عن يمة القضاء
ان وجد هم مع التوبة على الله تعالى
فيعد رانتهى وان كانت المظالم في
الاعراض كالقذف والغيبة فيجب في
التوبة فيها مع قد مناه في حقوق الله
تعالى ان يخبر اصحابها بما قال من
ذلك ويتحلل منهم فان تعذر ذلك فليعزم
على انه متى وجد هم تحلل منهم فان
عجز بان كان ميتا فليستغفر الله والمرجو
من فضله وكرمه ان يرضى خصماءه
من خزان احسانه فانه جواد كريم
سأوف رحيم اه ملقطا۔

لائی جائے۔ قنیه میں ہے اگر کسی شخص پر لوگوں کے
قرضہ جات مثلاً غصب، مظالم اور جو نایات کی
قسم سے ہوں اور توبہ کرنے والا ان متعلقہ افراد
کو نہیں جانتا پہچانتا تو اتنی مقدار فقرار و مساکین
میں قضا کی نیت سے خیرات کر دے، اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے باوجود اگر ان افراد کو
کیس پالے تو ان سے معذرت کرے (یعنی ان
سے معافی مانگے) اگر مظالم کا تعلق عزت وغیرہ
سے ہو جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا، تو ان میں
وجوب توبہ اس شرط سمیت جو ہم نے حقوق اللہ کے
ضمن میں بیان کئے ہیں یہ ہے کہ جو کچھ اس نے
ان کے بارے میں کہا انھیں اس جرم پر اطلاق
دے اور ان سے معافی مانگے، اگر یہ شکل ہو تو پختہ ارادہ کر لے کہ جب بھی انھیں پائے گا تو ضرور معذرت
کرے گا۔ اگر اس طریقہ سے بھی عاجز ہو جائے یعنی مظلوم وفات پا گیا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے،
اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ وہ مظلوم مرحوم کو اپنے جود و احسان کے خزانوں میں سے
دے کر راضی کر دے گا اور دونوں میں صلح کرادے گا کیونکہ وہ بے حد سخی، کرم کرنے والا، انتہائی شفقت
فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ انتخاب کردہ عبارت مکمل ہو گئی۔ (د)

مسئلہ از نگہنو محلہ رام گنج متصل حسین آباد مرسلہ اسد اللہ خاں کو بک غرہ شجیان معظم ۱۳۱۵ھ
چہ فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین
دریں باب کہ شیرینی از دکان حلوانی ہندو
خرید کردہ اگر فاتحہ خواند و ثواب آں روح رسول
مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر بزرگان
دین رساند جائز است یا نہ، و جمہور این طریق
علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس بارے
میں کیا فرماتے ہیں کہ ہندو حلوانی کی دکان سے
مٹھائی خرید کر فاتحہ پڑھی جائے اور اس کا
ثواب زون سبوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی روح مبارک یا دیگر بزرگان دین کی ارواح

فائزہ را جواز گفتہ اندیانہ، واحترار از ایشان بآیات
قرآنی واحادیث نبوی جائزست یانہ، وایشان
کافرانہ یا مشرک، وبصورت دیگر اگر کسی ایشان
را کافر و مشرک گوید در بارہ او چہ حکم است۔
بیتواتوجروا۔

کو ایصال کیا جائے تو کیا یہ جائز ہے؟ جمہور
اہل علم اس کے جواز کے قائل ہیں یا نہیں؟
قرآن وحدیث کی رو سے یہ لوگ کافر و مشرک
قرار پاتے ہیں یا نہیں؟ اور ان سے پرہیز کرنا
چاہئے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص انھیں کافر و
مشرک نہ خیال کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم
ہے؟ بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ (ت)

الجواب

ہندوان قطعاً کافران و مشرکانند ہر کہ ایشان
را کافر و مشرک نہ اند خود کافرست آری رویشان
طلائف تازہ برآمدہ کہ خود را آریہ خوانند بزبان
دعوی توحید کنند و دم تحريم بت پرستی زنند فاما
برادری و الفت و یک جہتی ایشان ہر چہ
ہست با ہمیں بت پرستانست کہ سنگ
و آب و درخت و پیکر ہائے تراشیدہ را بجدائے
پرستند ایناں را ہم مذہب و برادر دینی خواشان
دانند و از نام مسلمانان در آب و آتش
مانند قاتلہم اللہ انی یؤفکون باز ایں
جیشاں اگر چہ بظاہر از پرستش غیر محترز مانند
مادہ و روح ہر دورا ہنچو خدا قدیم و غیر مخلوق دانند
پس شرک اگر در عبادت نشد در وجوب وجود شد
بہر وجہ سد الہ برایشان لازمست و اذ قطعاً
بمشرکت پس آل ادعائے توحید ہمہ پادہ ہواست

ہند و بلاشبہ قطعی طور پر کافر و مشرک ہیں لہذا جو
انھیں کافر و مشرک نہ جانے وہ خود کافر ہو جاتا ہے
ان میں ایک نیا فرقہ نکلا ہے جو آریہ کہلاتا ہے،
وہ زبانی طور پر توحید کا دعویٰ کرتے ہیں اور بت پرستی
کے حرام ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن برادری
الفت و محبت اور اتحاد میں ان کا رویہ بت پرستوں
سے مختلف نہیں، ان بت پرستوں کے ساتھ ان کی
الفت و محبت ان کا اتحاد قائم ہے جو پتھر، پانی،
درختوں اور تراشیدہ مورتیوں کو خدا سمجھتے ہوئے پوجتے
ہیں اور یہ انھیں اپنا ہم مذہب اور دینی بھائی
خیال کرتے ہیں (اور مسلمانوں کے نام سے پانی
آگ بن جاتے ہیں یعنی ان کے نام سے بھی جلے ہیں)
اللہ تعالیٰ ان کا ستیاناس کرے کہاں اوندھے
پھرے جاتے ہیں۔ پھر یہ غبیث اگر چہ غیر کی
عبادت و بندگی سے پرہیز کرتے ہیں مگر مادہ اور

و اگر فرض کنیم غایت آنکہ ہمیں مشرک نباشد اما
در کفر ایشاں چہ جائے سخن ہر کہ با محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نکر دو کافرست و ہر کہ ایں را کافر
نداند خود با و ہمسرست قال اللہ تعالیٰ ومن
یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه
وهو فی الآخرة من الخسیرین اگر دوستی و موالات
با ہر کافر کہ باشد حرام اشد و کبیرہ اعظم ست و اگر
بر بنائے میل دینی باشد خود کفر قال تعالیٰ ومن
یتولہم منکم فانه منہم وصحبت و مخالفت
بے دوستی و موالات اگر در کار دنیوی بر بنائے
ضرورت بقدر ضرورت بے تعظیم و تکریم بے مذہبست
در کار دین باشد رخصت ست ورنہ انہم حرام
مگر بحالت اکرہ شرعی قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد
بعد الذکری مع القوم الظالمین ۵ و قال
تعالیٰ الامن اکره و قلبہ مطمئن
بالایمان ۶ و در شیرینی ساختہ ایشاں
تما آنکہ بالخصوص در و خلط نجاست یا چیزے حرام
معلوم نباشد فتویٰ جوازست و تقویٰ احتراز
کما نص علیہ فی الاحتساب و در فاتحہ ازو
احتراز انسب ست فان اللہ طیب
لا یقبل الا الطیب و طیب بودن اشیائے

روح و دونوں کو اللہ تعالیٰ کی طرح قدیم اور غیر مخلوق
مانتے ہیں اور کہتے ہیں۔ پس اگر عبادت میں
مشرک نہ ہوا تو وجوب وجود میں مشرک ہو گیا۔ پس
ہر وجہ سے ان پر تین خدا لازم ہو گئے۔ لہذا وہ
یقیناً مشرک ہیں، ان کا دعویٰ توحید ہوا میں پاؤں
رکھنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم آخری درجہ
پر فرض کر لیں کہ وہ مشرک نہیں تاہم ان کے کفر
یعنی کافر ہونے میں بات کرنے کی کوئی گنجائش
نہیں اس لئے کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ نہ ہو وہ کافر ہے اور جو انہیں کافر
نہ جانے وہ خود کفر میں ان کے ساتھ برابر ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اسلام
کے علاوہ کوئی اور دین چاہے (اور اس کا
طلبگار ہو) تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا
بلکہ وہ دار آخرت میں نقصان اٹھانے والوں
میں ہوگا۔ لہذا ہر کافر سے دوستی اور ملاپ
سخت منع، حرام اور بہت بڑا گناہ ہے، اور
اگر دینی رجحان کی بنا پر ہو تو بلا شبہ کفر ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو کوئی تم
میں سے ان (کافروں) سے دوستی رکھے گا
تو بلا شبہ وہ انہی میں سے ہے۔ اور اگر

۵۲ القرآن الکریم ۵/۵۱

۵۳ " ۶۸/۶

۵۴ القرآن الکریم ۲/۸۵

۵۵ " ۶۸/۶

۵۶ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۲۸/۲

ایشان اگرچہ حکم ظاہر ہرست اباباطن مشکوک پس
اسلم یہاں ست کہ حتی الامکان درہمچو امور نفیسہ
گرداوند کند کما فصلناہ فی فتاویٰ و نہ
خیر کہ اصل در اشیاء طہارت ست و یقین
بہ شک زائل نشود والدین یسّر قال محمد
بہ ناخذ مالہم نعرف شیئاً
حراماً بعینہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس ہرگز نہ بیٹھو۔ نیز ارشاد فرمایا: "کفر یہ بات زبان سے نکالنی کفر ہے" مگر اس حالت میں کہ کسی پر زبردستی کی جائے (یعنی اسے کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے۔ مترجم) تو وہ (اپنی جان بچانے کے لئے۔ مترجم) کلمہ کفر کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس کا دل (بدستور) ایمان پر قائم اور مطمئن ہو۔ رہی یہ بات کہ ان کے ہاتھوں کی بنی ہوئی مسمطائی کا استعمال تو جب تک خصوصیت سے اس میں کسی نجاست یا حرام کی ملاوٹ نہ ہو تو بر بنائے فتویٰ اس کا استعمال جائز ہے مگر تقویٰ یہ ہے کہ اس سے بھی پرہیز کیا جائے، جیسا کہ "نصاب الاحساب" میں صراحۃً مذکور ہے، لہذا فاتحہ کے عمل کے لئے اس سے پرہیز ہی زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (بجید) پاک ہے لہذا وہ پاکیزہ چیزوں کے علاوہ کوئی چیز قبول نہیں فرماتا، اور کافروں کی چیزیں اگرچہ ظاہری اور سرسری حکم میں پاک تصور ہوتی ہیں مگر درحقیقت مشتبہ اور مشکوک ہوتی ہیں لہذا زیادہ سلامتی اسی میں ہے کہ اس قسم کے نفیس کاموں کے سلسلے میں حتی الامکان کفار و مشرکین کے نزدیک نہ جائیں جیسا کہ ہم نے اپنے فتویٰ میں اس کو تفصیل سے بیان کیا ورنہ خیر (کچھ مضائقہ نہیں) کیونکہ اصل اشیاء میں طہارت پائی جاتی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا اور دین کی بنیاد آسانی پر ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کے حرام ہونے کو نہ جانیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی عالم و فقیہ کو گالی دے یا حقارت کرے تو

اس کے اوپر حکم کفر جاری ہو گیا یا نہیں؟ اور اکثر عوام الناس اس زمانے میں عالموں کو گالی دیتے اور حقارت اور غیبت کرتے ہیں۔ بیتنا تو جبروا۔

الجواب

غیبت تو جاہل کی بھی سوا تصور مخصوصہ کے حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے، قرآن عظیم میں اسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا فرمایا۔ اور حدیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ایاکم والغیبة فان الغیبة اشد من الزنا
ان الرجل قد یزنی ویستوب فیستوب اللہ علیہ
وان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له
صاحبہ۔ رواہ ابن ابی الدنیا
فی ذم الغیبة و ابوالشیخ فی التوبیخ عن
جابر بن عبد اللہ و ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

غیبت سے بچو کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت
ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زانی توبہ کرے تو
اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور
غیبت کرنے والے کی بخشش ہی نہ ہوگی جب تک
وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی تھی۔ (اس کو ابن ابی الدنیا
نے ذم الغیبة میں اور ابوالشیخ نے توبیخ میں جابر
بن عبد اللہ اور ابوسعید خدری سے روایت کیا اللہ

تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ ت)

یوہیں بلا وجہ شرعی کسی مسلمان جاہل کی بھی تحقیر حرام قطعی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

بحسب امری من الشران یحقرا خاہ المسلم
کل المسلم علی المسلم حرام دمہ و مالہ
و عرضہ، رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔

آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے بھائی
مسلمان کی تحقیر کرے مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر
حرام ہے خون آبرو مال۔ (اسے مسلم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

اسی طرح کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لہ الغیبة والنمیة رسالہ من رسائل ابن ابی الدنیا باب الغیبة و ذمہا حدیث ۲۵ مرسۃ الکتب الشافعیہ ۴/۳۶
صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ باب تحريم ظلم المسلم و قتله الخ قديمی کتب خانہ کراچی ۴/۳۱۷

مسلمان کو گالی دینا گناہِ کبیرہ ہے (اسے امام بخاری
مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

مسلمان کو گالی دینے والا اس شخص کی مانند
ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے (اسے
امام احمد اور بزار نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ت)

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی
اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو
ایذا دی (اسے امام طبرانی نے الاوسط میں سند
حسن کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علماء کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے، حدیث
میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
لا یتخف بحقہم الامناف۔ رواہ الطبرانی
فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔

۵۸/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب سباب المسلم فسوق	کتاب الایمان	صحیح مسلم
۱۹/۲	امین کمپنی دہلی	ابواب البر والصلۃ ماجار فی الشتم	جامع الترمذی	
۲۹۱ ص	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ابواب الفتن	سنن ابن ماجہ	
۲۶۴/۳	مصطفیٰ البابی مصر	الترہیب والترہیب من الباب لعن	بحوالہ البزار	۵۲
۳۴۳/۴	مکتبۃ المعارف ریاض	حدیث ۳۶۳۳	المعجم الاوسط	۵۳
۲۳۸/۸	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۷۸۱۹	المعجم الکبیر	۵۴

سباب المسلم فسوق، رواہ البخاری و مسلم
و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم
عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
سباب المسلم کالمشرف علی الرہکۃ۔ رواہ
الامام احمد و البزار عن عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند جید۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی
فقد اذی اللہ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا یتخف بحقہم الا منافق بین النفاق۔
رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
ان کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلمنہ (۱) اسے
ابوالشیخ نے التوبیخ میں حضرت جابر بن عبد اللہ
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ۔
رواہ احمد والحاکم والطبرانی فی الکبیر
عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔
جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے
نہیں۔ (اسے احمد، حاکم اور طبرانی نے کبیر میں عبادہ
بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا۔ ت)

پھر اگر عالم کو اس نے بُرا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم
فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصوصیت کے باعث بُرا کہتا ہے گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر
ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مر فیض القلب تہیث الباطن ہے اور اُس کے کفر کا اندیشہ ہے۔
خلاصہ میں ہے:

من ابغض عالماً من غیر سبب ظاہر
خیف علیہ الکفر۔
جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہری کے عداوت رکھتا
ہے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ (ت)

منع الروض الازہر میں ہے:

الظاہر انہ یکفر (ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ت)
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم
عزت وتوقیر والے کا علم بڑا کامل اور بہت پختہ
(محکم) ہے۔ (ت)

۱۔ کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ حدیث ۴۳۸۱ مؤستہ الرسالہ بیروت ۳۲/۱۶
۲۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث عبادہ ابن صامت دار الفکر بیروت ۳۲۳/۵
۳۔ خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الفاظ الکفر الفصل الثانی الجنس الثامن مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۳۸/۴
۴۔ منع الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی العلم والعلما مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۷۳

مسئلہ ۱۲

۲۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عیسائی نے براہ فریب دیہی مسلمانوں کا حقہ پیا، مسلمان چونکہ اسے مسلمان سمجھتے تھے انھوں نے اس کا پیا ہوا حقہ پیا، پھر ایک شخص آیا اس نے عیسائی کو حقہ پیئے دیکھ کر کہا تو عیسائی ہو کر مسلمانوں کا حقہ پیتا ہے، اس نے کہا میں فلاں مسجد میں ایک مہینہ ہوا مسلمان ہو گیا ہوں، جب اس مسجد میں تحقیق کیا گیا تو بیان اس کا بے ثبوت نکلا، ایسی حالت میں وہ مسلمان جنھوں نے اس کا پیا ہوا حقہ پیا ہے کیا کریں؟ بیعتوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

جب نادانستہ پیا ان پر کچھ الزام نہیں بلکہ جب وہ کہتا ہے میں مسلمان ہو چکا ہوں تو اُسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا جب تک اُس سے کفر جدید ظاہر نہ ہو اور اس تحقیقات کا کچھ اعتبار نہیں کہ نفی کی گواہی نامعتبر ہے اور کافر کا اقرار کرنا ہی اُسے مسلمان ٹھہرانے کے لئے کافی ہے کما نص علیہ فی الدر المختار وغیرہ (جیسا کہ اس پر در مختار وغیرہ میں نص کی گئی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳ از کثرہ ذاک خانہ اورہ ضلع گیا مرسلہ مولوی سید کریم خاں صاحب غرہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کھار کا گھر جو رعیت مسلمان زمیندار کا ہے مسجد کے متصل ہے، کھار نے اپنے گھر میں ناقوس بجایا، اس پر ایک مسلمان نے کلوخ اندازی کی اُس کھار نے یلنجر زمیندار کے پاس کہ وہ بھی مسلمان ہے ناقوس کی، یلنجر مسلمان نے اس مسلمان کی تنبیہ کی اور اس سے جُرمانہ لیا، اس تائید کفر کے سبب یلنجر مسلمان گنہگار ہو گیا یا نہیں؟ بیعتوا توجروا۔

الجواب

ضرور کہ اس کا یہ حکم حکم قرآن عظیم کے مطابق نہ تھا،

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم
الفسقون ۱۵ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے
مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی فاسق (نافرمان)
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے (ت)

مسئلہ ۱۴ تحصیل چور ریاست بیکانیر مرسلہ والد مولوی امتیاز احمد صاحب

۱۳ شعبان ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو بکرے نذر و نیا ز یعنی تقرب و عبادت کسی پر حجاب کے پرورش ہوتے ہیں اور قندریاں بنائی جاتی ہیں اور پنڈا بھرتے ہیں جیسے ہنود بھرتے ہیں اور ڈوری اور بدھی اور چوٹی اور جھرولا اور تاتے گلے میں ڈالتے ہیں یہ امور اخص شرع ہیں یا نہیں اور ان امور کا کرنے والا مشرک ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمارے شہر چور ریاست بیکانیر میں اندران مسائل کے بحث ہو رہی ہے۔ یقیناً توجہ و (بیان فسر ماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اللھم احفظنا (اے اللہ! ہماری حفاظت فرما۔ ت) آدمی حقیقتہً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جانے، بعض نصوص میں بعض افعال پر اطلاق شرک تشبیہاً یا تغلیظاً یا بارادہ و مقارنت یا اعتقاد منافی توحید و امثال ذلک من التاویلات المعروفہ بین العلماء وارد ہوا ہے جیسے کفر نہیں مگر انکار ضروریات دین اگرچہ ایسی ہی تاویلات سے بعض اعمال پر اطلاق کفر آیا ہے یہاں ہرگز علی الاطلاق شرک و کفر مصطلح علم عقائد کہ آدمی کو اسلام سے خارج کر دیں اور بے توبہ مغفور نہ ہوں زہار مراد نہیں کہ یہ عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف ہے ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام، اور اہلسنت کا اجماع ہے کہ مومن کسی کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں ہوتا ایسی جگہ نصوص کو علی الاطلاق کفر و شرک مصطلح پر حمل کرنا اشقیائے خوارج کا مذہب مطرود ہے اور شرک اصغر ٹھہر کر پھر قطعاً مثل شرک حقیقی غیر مغفور ماننا و بابیہ نجدیہ کا خبط مردود۔ واللہ المستعان علی کل عنود (اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے ہر عناد کرنے والے کے مقابلے میں۔ ت)۔

شرح عقائد میں ہے :

الاشراک هو اثبات الشریک فی الالوہیۃ	اشراک یعنی شرک اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کسی کو
بمعنی وجوب الوجود کما للہ جوس	شریک سمجھنا ہے یعنی وجوب وجود میں شریک
بمعنی استحقاق العبادۃ کما للعبادۃ الاصلام	ماننا جیسے موس یا عبادت کے استحقاق میں
	شریک بنانا جیسے بتوں کے پجاری۔ (ت)

۱۵ شرح العقائد النسفیہ بحث واللہ تعالیٰ خالق لافعال العباد دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان

الکبیرۃ لا ینخرج العبد الموصوف من الایسات
ولان خله فی الکفر لے

نذر و نیاز کہ مسلمین بفضیلہ ایصال بار و ارح طبعہ حضرات اولیاء کرام نفعنا اللہ تعالیٰ جو کانہم (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے مستفید فرمائے۔ ت) کرتے ہیں ہرگز قصید عبادت نہیں رکھتے نہ انھیں معبود والہ و مستحق عبادت جانتے ہیں، نہ یہ نذر شرعی ہے بلکہ اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و غظار کے حضور جو چیز پیش کی جائے اسے نذر و نیاز کہتے ہیں، اور نیاز تو اس سے بھی عام تر ہے۔ عام محاورہ ہے کہ مجھے نڈاں صاحب سے نیاز نہیں میں تو آپ کا نیاز مند ہوں۔ فقیر نے اپنے فتاویٰ میں ان اطلاقات کی بحث شافی لکھی اور خود کبار مآئین سے اُن کا اطلاق ثابت کیا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں،

حضرت امیر و ذریۃ طاہرہ اور اتمام امت بر شال
پیراں و مرشدان می پرستند و امور نکو بندہ با ایشاں
و البست می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر
بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع
اولیاء ہمیں معاملہ است لے

جناب امیر اور ان کی پاکیزہ اولاد کو تمام امت
کے لوگ عقیدت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
اور کوئی معاملت کو ان سے وابستہ خیال کرتے
ہیں، اسی لئے فاتحہ و درود صدقات خیرات اور
نذر و نیاز کی کارگزاریاں لوگوں میں ان کے نام
کے ساتھ رائج اور معمول بن گئی ہیں جیسا کہ دیگر اولیاء کرام کے معاملے میں بھی صورت حال ہے۔ (ت)
محبوبان خدا کی طرف تقرب مطلقاً ممنوع نہیں جب تک بروج عبادت نہ ہو، تقرب نزدیکی چاہنے
رضا مندی تلاش کرنے کو کہتے ہیں اور محبوبان بارگاہ عزت مقربان حضرت صمدیت علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی نزدیکی و رضا ہر مسلمان کو مطلوب ہے اور وہ افعال کہ اس کے اسباب ہوں بجا لانا ضرور محبوب، کہ
ان کا قرب بعینہ قرب خدا اور ان کی رضا اللہ کی رضا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ احق ان یوضوہ
ان کانوا مومنین لے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ایمان والوں کے لئے
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں
کہ انھیں راضی کیا جائے (ت)

لے متن شرح العقائد بحث الکبیرۃ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۸۳-۸۲
مجموع المتون فی مختلف الفنون فن التوحید الشون الیمنیۃ دولۃ قطر ص ۶۱۵
لے تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم و امامتہ تمہید کلام و تقریر مرام سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴
لے القرآن الحکم ۶/۶۲

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الصدقة یبتغی بہا وجه اللہ تعالیٰ والہدیۃ
یبتغی بہا وجه الرسول وقضاء الحاجة یسروا
الطبرانی فی البکیر عن عبد الرحمن بن علقمة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

صدقے سے اللہ عز وجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور
ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی
حاجت روائی منظور ہوتی ہے (امام طبرانی نے اس
کو معجم کبیر میں حضرت عبد الرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ
عنه کے حوالے سے روایت کیا ہے ۔ ت)

در مختار میں ہے :

فی المنیۃ انا لانسی الظن بالمسلم انہ یتقرب
الی الادمی بهذا النحر ونحوہ فی شرح
الوہابیۃ عن الذخیرۃ

منیہ میں ہے کہ ہم کسی مسلمان کے بارے میں یہ بدگمانی
نہیں کرتے کہ وہ اس قربانی اور اس جیسے کام سے
کسی آدمی کا تقرب چاہتا ہے ، شرح وہابیہ
میں ذخیرہ کے حوالے سے اسی طرح مذکور ہے (ت)

رد المحتار میں ہے :

قوله انہ یتقرب الی الادمی ای علی وجہ
العبادۃ لانہ الکفر وهذا بعید من
حال المسلم

مصنف در مختار کا قول ہے کہ کسی آدمی کا تقرب
چاہنا ہو یعنی اس تقرب سے عبادت مراد ہو تو
یہ کفر ہے اور یہ چیز مسلمان کے حال سے بعید
ہے ۔ (ت)

ہاں جو شخص عبادت غیر کا قصد کرے ضرور مشرک ہے ، مگر یہ قصد مسلمان کلمہ گو سے بے اُس کے
صریح اقرار کے کہ وہ غیر خدا کو معبود جانتا ہے محض اپنے ظنون سے ثابت نہ ہوگا ، یہ سب سے بدتر
بدگمانی ہے اور بدگمانی سب سے سخت تر جھوٹ اور اشد حرام ۔

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا
اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : اے ایمان والو !
بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان

لے کنز العمال بحوالہ طب عن عبد الرحمن بن علقمة حدیث ۱۵۹۹۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳۴۸/۶

۲۳/۲ مطبع مجتہائی دہلی کتاب الذبائح ۲۳/۲

۱۹۷/۵ دار احیاء التراث العربی کتاب الذبائح ۱۹۷/۵

الظن اثم لے گناہ ہوتے ہیں (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ایاکم والظن فانت الظن کذب الحدیث - رواہ الاثمة مالک و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

لوگوں سے گمان بد کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے ، الحدیث - (اممہ کرام مثلاً امام مالک ، بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، امام ترمذی نے بحوالہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے روایت کیا ہے ۔ ت)

مرد کے سر پر چوٹی رکھنا ویسے ہی حرام ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : لعن اللہ المتشابهات من النساء بالرجال والمتشبهین من الرجال بالنساء - رواہ الاثمة احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وفيہ احادیث کثیرۃ بالغۃ احد التواتر۔

مردوں سے مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں ۔ اممہ کرام مثلاً امام احمد بخاری ، ابوداؤد ، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے ، اس بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں جو تواتر کی حد تک

لے القرآن الکریم ۱۲/۴۹

۳۱۶/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب البر والصلۃ باب تحريم الظن	صحیح مسلم
۲۰/۴	امین کمپنی دہلی	جامع الترمذی الابواب البر باب ماجاء فی سؤر الظن	
۳۸۴/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	صحیح البخاری کتاب الوصایا	
ص ۷۰۶	کتب خانہ کراچی	موطا امام مالک ماجاء فی المہاجرة	
۳۳۹/۱	دار الفکر بیروت	مسند امام احمد بن حنبل مرویات ابن عباس رضی اللہ عنہ	
ص ۱۳۸	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب فی الخنثین	
۴۴۴/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	صحیح البخاری کتاب اللباس باب المتشبهین	
۲۱۰/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	سنن ابی داؤد	
۱۰۲/۲	امین کمپنی دہلی	جامع الترمذی الابواب الادب	

پہنچی ہوئی ہیں۔ (ت)

خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی کہ رسوم کفار بنہود سے ہے، یہ وہی ڈوری بدھی کلاوہ بھی محض جہالت بے اصل ہے۔ پنڈا بھرنا، قندوری بھرنا، جھرولا، تاتامیری زبان کے الفاظ ہیں، نہ مجھے ان کے معانی معلوم۔ یہ بھی اگر بدھی چوٹی وغیرہ کے مثل ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از چنانکام موضع قلاؤجان مسئلہ نظام الدین ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ

چرمی فرماہند علماء دین رحمکم اللہ تعالیٰ اندریں مسئلہ کہ زید و عمرو ہر دو عالم اند ہر گاہ قطعہ فرائض عبارت صحیحہ و مسئلہ صریحہ پیش ایشان وقوع آمد پس زید بر بنائے نفاق و عداوت دنیاوی گفتہ کہ اکثر جائے فرائض غلط کردہ و دستخط بہ تصحیح مسئلہ آل ممنوع و عمرو اولاً فرائض موصوفہ بغور نظر دیدہ و دستخط ہدای بہ تصحیح مسئلہ آل کردہ اند باز از زبانی زید غلط عبارتش شنیدہ و دستخط خود ازوے منقطع کردہ اند ہر دو عالم موصوفہ باوجودیکہ حضرات متدینین ادام اللہ فیوضہم آنرا تحقیق کردہ تصحیح فرمودہ اند عبارتش را منقطع گویند، دستخط ہدای غیر مشروع پندارند پس دریں واقعہ دماغ و غروری منسوب شوند یا نہ و آنانکہ صحیح و حبانہ را ناجائز و حلال را حرام بر بنائے دماغ و غروری میدانند کافر گردد یا بارتکاب کبیرہ۔ بیتواتوجروا۔

وہ لوگ عالی دماغ اور تکبر کی طرف منسوب ہوں گے؟ اور جو لوگ غلو دماغ اور تکبر کی بنا پر صحیح اور جائز کو ناجائز اور حلال کو حرام جاتیں کافر قرار پائیں گے یا کبیرہ گناہ کے مرتکب؟ بیان فرما کر اجر و ثواب کے مستحق ہوں۔ (ت)

الجواب

دریں سوال کمال اجمال بلکہ اجمال بکار بردہ شد
می بایست نقل آن فتویٰ فرستند تا دیدہ شود کہ
آیا فی الواقع غلط است و زید بظوائے او بے پردہ
و باز عسمر و نیز آگاہ و مستنبط شدہ تصحیح خود از فے
جداکردہ دریں صورت ہر دو بر صواب باشند یا
حقیقۃً صحیح است و انگاہ دیدنی است کہ مسئلہ ازال
باب است کہ خطا در فہم او باینان عارض شود و
دریں صورت در انچہ کردند معذور باشند یا آنچنان
نیست کہ بالقصد مکابرہ حق کردہ اند انگاہ لاجرم
آثم و بزہ کار شوند فاما کفر نبود مگر آنکہ مسئلہ از
ضروریات دین باشد کہ انکار بلکہ شک در ان
کفر است، والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ
اعلم۔

ضرور گناہ کے مرتکب ہوئے لیکن کفر پھر بھی نہیں ہو گا، الایہ کہ مسئلہ ضروریات دین سے ہو (اور اس کا
صراحتاً انکار ہو تو پھر کفر لازم آئے گا۔ مترجم) کہ اس کا انکار یا اس میں شک کیا جائے تو کفر ہے،
اللہ تعالیٰ کی پناہ، اور اللہ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مسئلہ ازین شہر مرسلہ منشی احمد حسین خرسند نقشہ نویس فیض آباد دفتر اسسٹنٹ ریلوے
بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اُن مسلمانوں کے حق میں جو آریہ سماجوں میں
جا کر کاپی نویسی کرتے ہیں یا پریس میں ہیں یا اُن کے اخبار اور مذہبی پرچے روانہ یا تقسیم کرتے ہیں حالانکہ
اُن پرچوں میں قرآن کریم اور رسول کریم پر کھلے کھلے اعتراض و الزام ہوتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو لعنوا باللہ منہا اور علمائے متقدمین و متاخرین کو کھلی کھلی گالیاں دے جاتے ہیں جس کے شاہد
سماجی کتب ترک اسلام، تہذیب الاسلام، آریہ مسافر جالندھر، آریہ مسافر میگزین، مسافر ہیرانچ، آریہ پتر
بریلی، ستیارتھ پرکاش موجود ہیں۔ نمونے کے طور سے چند الفاظ نقل ذیل ہیں، ستیارتھ پرکاش، مسافر

بہرائج۔ آیاتِ مسلمانوں سے جو سماجوں میں ملازم ہیں میل جول رکھا جائے اور مسلمان سمجھے جائیں، ایسے مسلمان جو مخالفینِ اسلام و دشمنانِ خدا و رسول کی اعانت کرنے والے ہیں ان کے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہے اور ان کے ساتھ شرکت و نکاح جائز ہے یا نہیں؟ مفصل بیان فرمائیے۔ اللہ اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

الجواب

اللہ عز و جل اپنے غضب سے پناہ دے، الحمد للہ فقیر نے وہ ناپاک ملعون کلمات نہ دیکھے جب سوال کی اس سطر پر آیا جس سے معلوم ہوا کہ آگے کلماتِ لعینہ ملعونہ منقول ہونگے ان پر نگاہ کی، نیچے کی سطریں جن میں سوال ہے با حقیاط دیکھیں ایک ہی لفظ جو اوپر سائل نے نقل کیا اور نادانستگی میں نظر پڑا وہی مسلمان کے دل پر زخم کو کافی ہے اب یہ کہ جواب لکھ رہا ہوں کا غلط نہ کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملعونات کو نہ دکھائے نہ سنائے جو نام کے مسلمان کا پی نولسی کرتے ہیں اور عز و جل و قرآن عظیم و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون کلمات ایسی گالیاں اپنے قلم سے لکھتے یا چھاپتے یا کسی طرح اس میں اعانت کرتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اُترتی ہے وہ اللہ و رسول کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں قبر الہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے جس کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں، اور خاص جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے مقابلہ وغیرہ میں زبان سے نکالتے یا پتھر پر اس کا ہلکا بھرا بناتے ہیں ہر کلمے پر اللہ عز و جل کی سخت لعنتیں ملائکہ اللہ کی شدید لعنتیں ان پر اُترتی ہیں یہ میں نہیں کہتا قرآن فرماتا ہے،

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعدلہم عذابا مہینا
بیشک وہ لوگ جو ایذا دیتے اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں، اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس حدیث کا ہے جو مصنف ہے ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں سخت ملعون و مردود گمان ہے، مزید کسی دنیا کی عزت و دار کو گالیاں لکھ کر چھپوانا چاہے تو ہرگز نہ چھاپیں گے جانتے ہیں کہ مصنف کے ساتھ چھاپنے والے بھی گرفتار ہوں گے مگر اللہ احد قہار کے قہر و عذاب و لعنت و عتاب کی کیا پرواہ ہے یقیناً یقیناً کاپی لکھنے والا پتھر بنانے والا، چھاپنے والا، کل چلانے والا

غرض جان کر کے کہ اس میں یہ کچھ ہے کسی طرح اس میں امانت کرنے والا سب ایک دوسری میں باندھ کر جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے کے مستحق ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے،

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان لعلکم تذرور۔
گناہ اور حد سے بڑھنے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام مدواه الطبرانی فی الكبير
و الضیاء فی صحیحہ المختارہ عن اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے چلا وہ یقیناً اسلام سے نکل گیا (امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور ضیاء نے صحیح مختارہ میں حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے)۔

یہ اس ظالم کے لئے ہے جو گمراہ بھڑکین یا چار پیسے کسی کے دبا لے یا زید و عمر کسی کو ناحق سست کرے اس کے مددگار کو ارشاد ہوا کہ اسلام سے نکل جاتا ہے نہ کہ یہ لاشہ ظالمین جو اللہ و رسول کو گایاں دیتے ہیں ان باتوں میں ان کا مددگار کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیثہ مدیر میں ہے،

من افات الید کتابہ ما یحرم تلفظہ من شعر المجون والفواحش والقذات والقصص التي فیہا نحو ذلک والاهاجی نثرًا ونظمًا والمصنفات المشتملة علی مذاہب الفرق الضالة فان القلم احادی اللسانین فکانت الکتابۃ فی معنی الکلام بل ابلغ منه لبقائہا علی صفحات الیالی والایام والکلمۃ تذهب فی الرہواء ولا تبقی اہم مختصراً۔
باتھ کی آفتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کچھ لکھا جائے جس کا بولن حرام ہے یعنی جیسے مذمت کے اشعار، فحش باتیں، گالی گلوچ اور وہ واقعات جو اس قسم کی باتوں پر مشتمل ہوں اور ہجو کرنا خواہ نثر میں ہو یا نظم میں اور گمراہ فرقوں کے مذاہب پر مشتمل تصنیفات اس لئے کہ بولنے والی زبان کی طرح قلم بھی ایک زبان ہے (جس کے ذریعے اظہار خیال ہوتا ہے) لہذا لکھنا بولنے ہی کی طرح ہے بلکہ بولنے سے بھی زیادہ طیف (متنشر ہو کر) گم ہو جاتے ہیں اور باقی نہیں رہتے اہم مختصراً۔

لہ القرآن الکریم ۲/۵

۲۲۷/۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت حدیث ۶۱۹

۲۲۲-۲/۲ مکتبہ نوریہ رضویہ نیصل آباد الصنف الخامس

۲ المعجم الکبیر

حدیث ۶۱۹

الصنف الخامس

مکتبہ نوریہ رضویہ نیصل آباد

۲۲۲-۲/۲

ایسے اشد فاسق فاجر اگر توبہ نہ کریں تو ان سے میل جول ناجائز ہے ان کے پاس دوستانہ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے پھر منکحت تو بڑی چیز ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
 وَاَمَّا يَنْسِفُكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِی
 مع القوم الظالمین۔
 مانعت کا حکم (مجملہ دے تو یاد آجائے کے بعد
 ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت)

اور جو ان میں اس ناپاک کبیرہ کو حلال بنائے اس پر اصرار و استکبار و مقابلہ شرع سے پیش آئے وہ یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اس کے جنازے کی نماز حرام اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینا، کفن دینا دفن کرنا اس کے دفن میں شریک ہونا اس کی قبر پر جانا سب پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
 وَلَا تَصِلْ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ
 عَلٰی قَبْرِہٖ یٰۤاِیُّہَا وَ اللّٰہُ سَبِّحْنٰہُ وَ تَعَالٰی اَعْلٰہُ۔
 جب ان کافروں میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نماز مت پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔
 واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (ت)

فقیر کے یہاں فتاویٰ مجموعہ پر نقل ہوتے ہیں، میں نے نقل فرمانے والے صاحب سے کہہ دیا ہے کہ ان ملعون الفاظ کی نقل نہ کریں۔ سنایا ہے کہ سال کا قصد اس نسخے کے چھاپنے کا ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ ان ملعونات کو نکال ڈالیں ان کی جگہ دو ایک سطریں خالی صرف نقطہ لگا کر چھوڑ دیں کہ مسلمانوں کی آنکھیں ان لغتی ناپاکوں کے دیکھنے سے باز نہ تعالیٰ محفوظ رہیں۔ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین (اللہ تعالیٰ سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ت)

مسئلہ از گونڈہ ملک اودھ مرسلہ مسلمانان گونڈہ اعموماً و حافظ عبد العزیز صاحب مدرسہ نجف اسلامیہ گونڈہ
 ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ

زید نے پیشتر جس کو عرصہ قریب چار سال کے ہوا تین چار شخصوں کے سامنے یہ کلمات توہین و بے ادبی کے کہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام نے گناہ کیا اور گناہ میں مبتلا رہے جب بہت کچھ کہا گیا تو پھر زید نے بلا توبہ یہ کلمہ کہا کہ اچھا نبی معصوم مہی مگر ہم سوائے انبیاء کے کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے، اور یہ کلمات ساٹھ ستر مسلمانوں کے سامنے مکرر کہے، اس کا جواب زید کو یہ دیا گیا کہ تم نے یہ بھی خلاف کلام اللہ و حدیث شریف کے کہا

کیونکہ عشرہ مبشرہ و اصحاب بدر و شہداء وغیرہ ضرور قطعی جنتی ہیں اور اُن کی نسبت حدیث شریف و کلام پاک میں حکم آچکا ہے مگر زید نے ایک نہ مانی اور یہ ہی کہتا رہا کہ ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے، بلکہ فوجداری کرنے کو مستعد و آمادہ ہو گیا، بروقت استفسار علمائے دین نے فتویٰ دیا کہ زید ایسے کلمات کہنے سے قطعاً بد مذہب و مگرہ و بے دین و خارج از دائرۃ اہلسنت و جماعت ہے اور اس کے پیچھے نماز ناجائز کیا بلکہ بالکل باطل ہے، اسکو مناسب ہے کہ توبہ کرے جبکہ زید مذکور کو توبہ کرنے کے واسطے کہا گیا تو اُس نے کلمات بالا کے کہنے سے انکار کیا جب سب لوگوں پر پورے طور سے کلمات ناشائستہ بالا کا کننا ثابت ہو گیا تو پھر یہ جملہ کیا کہ فلاں فلاں دو شخصوں کے روبرو ہم نے توبہ کر لی، اور ان دو شخصوں کا نام لیا کہ جو زید کے دوست و احباب ہیں اور جنہوں نے سابقاً مثل زید کے یہ کہا تھا کہ ایسے کلمات زید نے نہیں کہے اور پھر وہی دونوں شخص کہنے لگے کہ زید نے توبہ کر لی ہے، لیکن دیگر صاحبان نے اس کہنے زید اور اُن کے احبابوں کے کہنے کو تسلیم نہیں کیا اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی جب علماء سے دریافت کیا کہ توبہ دو شخص کو گواہ دیتا ہے کہ انکے روبرو توبہ کر لی وہ شاہد ہیں توبہ توبہ لائق پذیرائی ہے یا نہیں، تو عالم صاحب نے ارقام فرمایا کہ جب زید نے کلمات ضلالت علانیہ ساٹھ ستر مسلمانوں کے مجمع میں کہے اور مسلمانوں کو اپنی گواہی پر گواہ کر لیا اس کو لازم ہے کہ یونہی علی الاعلان توبہ کر کے مسلمانوں کو اُن کلمات کے ضلالت ہونے اور اپنے رجوع کرنے پر گواہ کر لے جبکہ خود زید زندہ ہے تو توبہ کر سکتا ہے، شہادت کی کیا حاجت ہے، اور مفتی صاحب نے یہ حدیث شریف بھی ارقام فرمادی ہے،

اذا عملت مینة فاحذر عندھا التوبة
السري السرو العلانية بالعلانية - رواه الطبرانی
فی معجمه الكبير.
جب تم کوئی گناہ کرو تو اسی وقت توبہ کرو، پوشیدہ
گناہ کی توبہ پوشیدگی سے اور علانیہ گناہ کی توبہ
اعلانیہ - چنانچہ امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اسے
روایت کیا ہے - (ت)

اور مولوی صاحب نے یہ کل مسئلہ تحفہ حنفیہ میں طبع کرا کے شائع کرا دیا ہے، اب پھر بعد چار سال کے دو تین آدمیوں کے سامنے کلمات لاطائل کا اقرار کر کے توبہ کر لی ہے اور یہ تین شخص ضرور معتبر اور معتمد ہیں مگر جس وقت زید نے ایک مجمع میں وہ کلمات بیہودہ کہے تھے اُس وقت یہ صاحب اُس مجمع میں نہ تھے

اور معاملہ کو ضرور سنا تھا، ایک مفتی صاحب سے جو اس بارہ میں استفسار کیا گیا تو وہ فرماتے ہیں کہ جب دو تین شخص معتبر توبہ کے شاہد ہیں اور وہ اس کی توبہ کی خبر دیتے ہیں تو یہ بھی ایک قسم کا اعلان ہے جب مجمع میں کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کے روبرو توبہ کر لی ہے تو اخبار عن التوبہ جو مجمع میں ہوا بمنزلہ توبہ کے ہے پس اعلان حاصل ہو گیا اس لئے یہ توبہ معتبر و صحیح ہوگی اس کا اعتبار کر لینا چاہئے اگرچہ اس زمان عالم حسب کومان لیا گیا مگر دوسرے صاحبوں نے کہا کہ آپ سے بھی استفتا کیا جائے یعنی دیگر علماء سے تاکہ کامل الطینان ہو جائے۔

الجواب

اقول وبالله التوفیق (میں اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے کہتا ہوں۔ ت) اس مسئلہ میں مجلہ تحقیق حق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کے لئے دو تعلق ہیں ایک بندے اور خدا میں کہ اللہ عز وجل کی نافرمانی کی اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق، دوسرا بندے اور خلق میں کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم و ظالم یا گمراہ کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے اور اس کے لائق سلام و کلام و تعظیم و اکرام و اقتدائے نماز و غیرہ امور و معاملات میں اس کے ساتھ انھیں برتاؤ کرنا جو توبہ کی اس سے توبہ کے لئے بھی دُرُخ ہیں ایک جانب خدا اس کا رکن عظم بصدق دل اُس گناہ سے ندامت ہے فی الحال اُس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا اور آئندہ کبھی نہ کرنے کا صحیح عزم، یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں، ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الندم توبة - رواه احمد والبخاری فی
التاریخ وابن ماجہ والحاکم عن ابن مسعود
والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن
انس والطبرانی فی الکبیر و ابوالنعیم

ندامت توبہ ہے (امام احمد اور امام بخاری نے
تاریخ میں، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے روایت
کیا۔ امام حاکم اور امام بیہقی نے شعب الایمان

لہ مسند امام احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبہ
المستدرک للحاکم کتاب التوبہ والاناہ
شعب الایمان حدیث ۱۸۳۳ دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۶۶/۱ دار الفکر بیروت
ص ۲۲۲ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۲۴۳/۴ دار الفکر بیروت
۳۳۴/۵ دار الکتب العلمیہ بیروت

فی الحلیۃ عن ابی سعید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تعالیٰ عنہم وهو حدیث صحیح ۔

میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے اسے
روایت کیا، امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابونعیم نے
علیہ میں حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اسے روایت کیا اور وہ صحیح حدیث ہے۔ (ت)

یعنی وہی سچی صادقہ نہایت کہ بقیہ ارکانِ توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السریہ ہے، دوسرا جانبِ خلق کہ
جس طرح اُن پر گناہ ظاہر ہوا اور اُن کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں
اس کے ساتھ اس کے گناہ لائق انھیں احکام دے گئے اسی طرح اُن پر اُس کی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے
دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالتِ برأت کی طرف مراجعت کریں یہ توبۃ علانیہ ہے توبہ سہرے تو کوئی
گناہ خالی نہیں ہو سکتا اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبۃ علانیہ کا حکم دیا ہے امام احمد کتاب الزہد میں
بسند حسن اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی شعب الایمان میں بسند بخیر سیدنا معاذ بن جبل سے اور دیلمی مسند الفردوس
میں انس بن مالک سے موصولاً اور امام احمد زہد میں عطابن یسار سے مرسلًا بالفاظ عدیدہ مطلقہ و مختصرہ راوی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

عليك بتقوى الله عز وجل ما استطعت و
اذكر الله عز وجل عند كل حجر و شجر
واذا عملت سيئة فاحدث عند هاتوبة
السري بالسر والعلانية بالعلانية لهذا
لفظ احمد عن معاذ وفي مرسله من قوله
اذا عملت سيئة الحديث ولفظ الديلمي
اذا احدثت ذنباً فاحدث عند هاتوبة ان
سرافسروا ن علانية فعلانية۔

اللہ عزوجل سے تقویٰ لازم رکھ اور ہر پتھر اور پیر
کے پاس اللہ کی یاد کر، اور جب کوئی گناہ کرے
اس وقت توبہ لا، خفیہ کی خفیہ اور آشکارا کی
آشکارا۔ (یہ حضرت معاذ کے حوالے سے سند احمد
کے الفاظ ہیں اور سند احمد کی مرسل حدیث میں ان کے
قول اذا عملت (الحديث) تک الفاظ میں اور محدث
دیلمی کے الفاظ یہ ہیں،) جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً
نئی توبہ کر، نہاں کی نہاں اور عیاں کی عیاں۔

۱۔ الزہد لاحمد بن حنبل مقدمۃ الكتاب دارالبيان للتراث القاهرة ص ۲۵
۲۔ اتحاف السادة المتقين برمز احمد فی الزہد عن عطابن یسار مرسلًا دار الفکر بیروت ۶۰۳/۸
۳۔ کنز العمال بحوالہ الديلمی عن انس حدیث ۱۰۲۴۸ مؤسسة الرسالة بیروت ۲۲۰/۴

اقول وباللہ التوفیق (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق ہی سے میں کہتا ہوں۔ ت) اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں :

اول اصلاح ذاتِ بین کا حکم ہے یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو۔ یہ گناہ علانیہ میں توبہ علانیہ ہی پر موقوف کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہ ہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم جب وہ اسے بُرا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدون کے ساتھ درکار ہیں علی الخصوص بد مذہب لوگ جیسا زید کا حال ہے یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم جب یہ واقع میں تائب ہوئے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ت)

تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے اور انھیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات نہ ہوتے تو لازم ہوا کہ انھیں مطلع کر دے جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم ایسے گناہوں میں جو بد مذہبی بد دینی ہے جیسے صورتِ مسلولہ میں زید کے وہ کلماتِ خبیثہ ان میں ایک اور سخت آفت کا اندیشہ ہے کہ اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی توبہ ظاہر نہیں اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہل سنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے اور ان کے سیدہ و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں زمین میں اللہ عز و جل کا گواہ بتایا ہے آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت تو ان کی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا قلب صاف نہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ”وجبت“ واجب ہو گئی۔ ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ”وجبت“ واجب ہو گئی۔ امیر المومنین فاروقِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی : یا رسول اللہ !

لہ کنز العمال برمزہ، ق، طب عن ابن مسعود حدیث ۱۰۲۴۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/۲۲۰

کیا چیز واجب ہوگی۔ فرمایا :

هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة و
هذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار
انتم شهداء الله في الارض۔ رواه احمد
والشيخان عن انس رضي الله تعالى عنه۔
پہلے کی تم نے تعریف کی اُس کے لئے جنت واجب
ہوگئی، دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ
واجب ہوگئی، تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔
(امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے اسے روایت کیا۔ ت)

اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء و صلحاء اہلسنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز
سے استرازا کریں گے شفاعتِ اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ
(اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت)

پنجم اصل یہ ہے کہ گناہِ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلانِ گناہ دوہرا گناہ بلکہ اس گناہ سے
بھی بدتر گناہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

كل امتي معافي الا المجاهرين۔ رواه
الشيخان عن ابی ہریرۃ والطبرانی فی
الاوسط عن ابی قتادۃ مرضی اللہ تعالیٰ
عنہما۔
میری سب امت عافیت میں ہے سوا اُن کے
جو گناہ آشکارا کرتے ہیں (بخاری و مسلم نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے
سے اور امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔ ت)

نیز حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :
لا يزال العذاب مكشوفاً عن العباد
لما استتروا بمعاصي الله فاذا اعلنوها
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بندوں سے ڈھک رہے گا
جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ڈھانپیں

۱۸۳/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب شمار الناس علی المیت	کتاب الجنائز	صحیح البخاری
۳۰۸/۱	" "	" "	" "	صحیح مسلم
۸۹۶/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب ستر المؤمن علی نفسه	کتاب الادب	صحیح البخاری
۴۱۲/۲	" "	" "	کتاب الزہد	صحیح مسلم
۲۵۱-۵۲/۵	مکتبۃ المعارف ریاض	حدیث ۴۴۹۵	مکتبۃ المعارف ریاض	المجم الاوسط

استوجبوا عذاب النار۔ رواہ فی مسند
الفردوس عن المغيرة بن شعبه رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔

اور جھپٹائیں گے پھر جب علانیہ گناہ اور نافرمانیاں
کریں گے تو وہ عذاب کے مستحق اور سزاوار ہو جائیں گے
محدث دہلوی نے مسند الفردوس میں حضرت مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے
روایت کیا ہے (ت)

اعلان پر باعث نفس کہ جرات و جسارت و کشری و بے حیائی ہے اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے
جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی ندامت و پشیمانی ظاہر کرے گا اور اپنے قول یا فعل یا عقیدہ کی بدی و شناعة
پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہو گا اس کشری کی دوا ہو گا فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں
آئیں اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے
گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقاً اور بعض صورتیں ویسے بھی
حرج سے خالی نہیں اور حرج مدفوع بالنقص ہے تاہم اس قدر ضرور چاہئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو
سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہو سکتا ہے،

کما اجاب علما و ناعت تسمک الامام مالک
فی اشتراط الاعلان بحدیث اعلنوا النکاح
ان من اشهد فقد اعلن کما فی مختصر الکوخی
و مبسوط الامام محرر المذهب وغیرہما۔
جیسا کہ ہمارے علماء کرام نے حضرت امام مالک کو
ان کے استدلال سے جواب دیا کیونکہ امام مالک
نے حدیث اعلنوا النکاح (لوگو! نکاح کا اعلان
کیا کرو) سے نکاح کے لئے اسے شرط قرار دیا
ہے ہمارے ائمہ نے فرمایا، جو شخص نکاح پر گواہ بنائے گا تو بلاشبہ اس نے نکاح کا اعلان کر دیا،
(گویا حدیث میں اعلان سے تشہیر مراد ہے۔ مترجم) جیسا کہ مختصر کوخی اور مذہب تحریر کرنے والے
امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مبسوط اور ان دو کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور ہے۔ (ت)
مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے و لہذا علامہ منادی نے
فیض القدر میں اس حدیث کی شرح میں لکھا،
احداث عندھا توبة تجانسھا
مع رعاية المقابلة وتحقق
گناہ کے ہوتے ہی ایسی نئی توبہ کریں جو اس
گناہ کی مجانس (اس کی مثل) ہو باوجودیکہ اس

میں رعایت مقابلہ تحفی مشاکلت ہو (مختصراً)
عبارت مکمل ہوئی۔ (ت)

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہارِ توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہو اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے بلکہ حقیقت وہ مرض کہ باعثِ اعلان تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر جمع کثیر میں کر لیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے مار آتی ہے چپکے سے دونوں کے سامنے کہہ دیا وہ انکار کہ مطلوب شرعاً تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خود داری واستنکاف باقی ہے اور جب واقعہ ایسا ہو تو حاشا توبہ ہر کی بھی خبر نہیں کہ وہ ندامت صادق چاہتی ہے اور اس کا غلصہ مانع استنکاف ہے۔ پھر انصاف کیجئے تو اس کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے اور اس جہت میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خود داری واستنکاف کی خبر دے رہا ہے ورنہ گزشتہ توبہ کا قصہ پیش کرنا تو ایہوں کے نام گناہ ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حدوت کہہ لینا کہ الہی! میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی۔ پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے اس کے ساتھ بندوں کے معاملے تین قسم ہیں، ایک یہ کہ گناہ کی اس کو سزا دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط و اختلاط سے تحفظ و تحرز کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر رکھتے ہوئے مسیح، تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم و تکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔ فاسق و بد مذہب کے اظہارِ توبہ کرنے سے قسم اول تو فوراً موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورہ فی الدرد وغیرہ (مگر بعض ان صورتوں میں جو درمختار وغیرہ میں مذکور ہیں۔ ت) مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمان کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوا ہے، عراق میں ایک شخص صلیغ بن عسل قمی کے سر میں کچھ خیالات بد مذہبی گھومنے لگے، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی طلبی کا حکم صادر فرمایا وہ حاضر ہوا امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھیں اور اسے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں عبد اللہ صلیغ ہوں، فرمایا اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا پھر قید خانے بھیج دیا جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا یا امیر المؤمنین! واللہ اب وہ

ہو امیر سے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم بن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہونے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اب اس کا حال صلاح پر ہے اُس وقت مسلمانوں کو اُن کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمائی، دارمی سنن اور نصر مقدسی و ابو القاسم اصیہائی دونوں کتاب الحجۃ ابن الانباری کتاب المصاحف اور لاسکائی کتاب السنۃ او ابن عساکر تاریخ دمشق میں سلیمان بن یسار سے راوی،

قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص جس کو "صبیع بن عسل" کہا جاتا تھا مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور قرآن مجید کے متشابہات کے بارے میں پوچھتا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ایک آدمی بھیج کر اسے اپنے ہاں بلالیا اور اس کے لئے کچھ روٹی کی چند بڑی ٹہنیاں تیار رکھیں، جب وہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں عبد اللہ صبیغ ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ عمر ہوں، پھر اس کی طرف بڑھے اور ان ٹہنیوں سے اسے مارنے لگے، اُسے مسلسل مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر خون بہنے لگا، اس نے کہا بس بھی کریں کافی ہو گیا ہے امیر المؤمنین! خدا کی قسم میں اپنے دماغ میں جو کچھ پاتا تھا وہ نکل گیا ہے یعنی ختم

مر جلا من بنی تمیم بقال له صبیع بن عسل قدم المدینۃ وکانت عنده کتب فکان یسأل عن متشابہ القرآن فبلغ ذلك عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فبعث الیه وقد اعد له عراجین النخل فلما دخل علیہ قال من انت قال انا عبد اللہ صبیغ قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا عبد اللہ عمر و اوما الیه فجعل یضربه بتلك العراجین فما زال یضربه حتی شجہ وجعل الدم یسیل علی وجهه فقال حبیک یا امیر المؤمنین واللہ فقد ذهب الذی احب فی رأسی له

ولنصر و ابن عساكر عن ابى عثمان
النهدى عن صبيغ كتب
يعنى امير المؤمنين الى اهل
البصرة انت لا تجالسوا صبيغ
قال ابو عثمان فلو جاء و نحن
ما انة لتفرقنا عنه و للدارمى
و ابن عبد الحكيم و ابن عساكر
عن مولى ابن عمر قال قال
له عمر بنا تسأل فحدثه فارسل
الى عمه يطلب الخبر يد ضرب به
بره حتى ترك ظهيرة دبيرة ثم
تركه حتى برء ثم دعا
به ليعوده فقال
صبيغ يا امير المؤمنين
انت كنت تريد قتلى
فاقتلتنى قتلا جميلا
وانت كنت تريد
مداوينى فقد والله برئت
فاذن له الى ارضه
وكتب له الى ابى موسى
الاشعري ان لا يجالس
احدا من المسلمين
فاشتد ذلك على الرجل

ہو گیا ہے۔ نصر مقدسی اور ابن عساكر نے ابو عثمان
نہدی کے حوالے سے صبیغ سے روایت کی،
امیر المؤمنین نے اہل بصرہ کو لکھا کہ وہ صبیغ کے
پاس نہ بیٹھا کریں۔ چنانچہ ابو عثمان نے بیان کیا
(کہ اس حکم کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو گئی کہ)
اگر وہ شخص آتا اور ہم ایک سو کی تعداد میں موجود
ہوتے تو ہم ادھر ادھر بکھر جاتے۔ دارمى،
ابن عبد الحکیم اور ابن عساكر نے حضرت عبداللہ
ابن عمر کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی، غلام
نے کہا حضرت عمر فاروق نے اس سے دریافت
فرمایا، تو کس بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے؟
اس نے جواب دیا اور بیان کیا۔ پھر امیر المؤمنین
نے لاٹھیاں منگوائے کے لئے میرے پاس آدمی
بھیجا اور لاٹھیاں منگو کر اسے مارا پیٹا یہاں
تک کہ اس کی پیٹیز زخمی ہو گئی، اسے اس
حالت میں رخصت کر دیا تا آنکہ وہ صحت یاب
ہو کر ٹھیک ہو گیا پھر اسے طلب کیا تا کہ اسے
مزید زرد کو بکریں۔ صبیغ مذکور نے عرض کی
اے امیر المؤمنین! اگر مجھے مار ڈالنا چاہتے ہیں
تو مجھے مار ڈالیں اور اگر میرا علاج کرنا چاہتے
ہیں تو خدا کی قسم اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔
امیر المؤمنین نے پھر اسے اپنے وطن جانے کی
اجازت دے دی اور اس کے بارے میں حضرت

فكتب ابو موسى الى عمران قد حسنت
 هيأته ان اشدن للناس في مجالسته ، ولابن
 الانباري ولنصر واللالكائي وابن عساكر
 عن السائب بن يزيد رضي الله تعالى عنه
 وذكر القصة قال فلم يزل يعني صبيغا
 وضيعا في قومه حتى هلك وكان سيد
 قومه
 بن يزيد رضي الله تعالى عنه کے حوالے سے روایت فرمائی کہ انھوں نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ
 پھر ہمیشہ صبیغ اپنی قوم میں (بے قدر) کہتر ہو گیا یہاں تک کہ اسے موت آگئی ، باوجودیکہ وہ اپنی قوم کا
 سردار تھا (ت)

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت متعین نہیں
 کر سکتے جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی اُس وقت اُس
 سے دو قسم اخیر کے معاملات برپا ہوں گے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے ،
 الفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته مالم يبض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة والصحيح
 ان ذلك مقفوض الى راعى القاضى يله
 بدکردار جب تائب ہو جائے تب بھی اسکی شہادت
 مقبول نہ ہوگی جب تک کہ کچھ زمانہ بیت جائے
 تاکہ اس پر توبہ کے آثار ہو جائیں ، اور صحیح یہ ہے
 کہ یہ مسئلہ قاضی کی رائے پر منحصر ہے (یعنی جب
 قاضی کو اس سے مکمل اطمینان ہو جائے تو پھر شہادت مقبول ہوگی۔ مترجم)۔ (ت)

ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہوا
 اس نے توبہ کی اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ کا اعتبار نہ کریں گے
 اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ امام اجل ملک العلماء ابو بکر مسعود کا شافی قدس سرہ الربانی بدائع میں

۱۔ تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ صبیغ بن عجل ۳۸۴/۶ و سنن الدارمی حدیث ۱۵۰ ۵۱/۱
 ۲۔ تہذیب دمشق " " " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۸۴/۶
 ۳۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الشہادات الباب الرابع الفصل الثانی نورانی کتب خانہ پشاور ۳۶۸/۳

فرماتے ہیں،

المعروف بالکذب لا يعد الله له ولا تقبل
شهادته ابداً وان تاب بخلاف من وقع في
الکذب سهواً وادبتم له مرة ثم تاب لله
والله تعالى اعلم۔

مقبول کر جھوٹ کہہ دیا یا کبھی کبھار اس سے غلط بیانی ہو گئی پھر اس نے توبہ کر ڈالی (تو اس کی شہادت توبہ کرنے کے بعد مقبول ہوگی۔ مترجم) اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت۔)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں :

زید کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ صحابہ سے افضل ہیں اور ایصال نفع و نقصان کے مالک ہیں چنانچہ مجھ کو ان کی گیارہویں کرنے سے نرقی ہوئی، گیارہویں اور مولود میرا ایمان ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ صحابہ کرام سے افضل نہیں اور نہ مالک نفع و ضرر ہیں البتہ ان کی مقدس روح کو فائدہ شیری وغیرہ کا ثواب پہنچانا موجب خیر و برکت ہے، گیارہویں اور مولود اقدس مردہ داخل ایمان نہیں کیونکہ میں نے یہ دونوں اہنت باللہ کے معنی میں سے نہیں کیے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ذکر و ولادت جناب رسالتاً علیہ افضل التحیات کا مشروع طور پر کرنا ایمان کے لوازمات سے ہے اور باعث فلاح دارین ہے۔ کس کا قول درست ہے؟ بیٹنوا توجروا (بیان کرنا کہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہنا اگر اسی ہے اور بعطاء الہی مالک نفع و ضرر کہنے میں حرج نہیں، مسلمان جب ایسا لفظ کہتا ہے اس کی مراد یہی ہوتی ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بذات خود بے عطائے الہی مالک نفع و ضرر بنانے کہ یہ کفر خالص ہے اور کوئی مسلمان اس قصد سے نہیں کہتا۔ مجلس میلاد مبارک و یازدہم شریف میں دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت خصوص فعل اس طور پر تو فریق حق حتیٰ کہ نماز و روزہ بھی داخل ایمان و جزیر ایمان نہیں، اہنت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا۔ ت) میں ان کا بھی ذکر صریح نہیں۔ دوسری حیثیت مقصد و منشاء یعنی محبت و تعظیم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محبت و تعظیم اہلبیت و صحابہ و اولیاء و علماء رضی اللہ تعالیٰ

عنہم بھی اس میں داخل ہے، یہ ضرور رکن ایمان ہے،
قال اللہ تعالیٰ وتعدّوا ذرّہ و توفّروا ذرّہ

اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا ان کی
(یعنی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) تعظیم و توقیر کرو۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: تم لوگوں میں اس وقت تک کوئی ایمان دار

نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس

کے والدین، اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ

محبوب نہ ہو جاؤں (یعنی وہ سب سے زیادہ مجھے محبوب رکھے)۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یؤمن

احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ

وولدہ والناس اجمعین واللہ تعالیٰ

اعلم۔

محبوب نہ ہو جاؤں (یعنی وہ سب سے زیادہ مجھے محبوب رکھے)۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ

علم والا ہے۔ (ت)

میتا ۱۹ مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) زید نے ایک شخص کو حقہ بھر کر دیا، شخص مذکور نے حقہ لے کر ایک شعر پڑھا، زید نے اپنی لاعلمی کی

وجہ سے یہ کہا سمع اللہ لمن ہمیں کیا۔ اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۲) دیگر سوال یہ ہے کہ جس شخص کی قرابت ذاری رافضیوں سے ہو اور ان کے کھانے پینے میں اور

زیست و مرگ میں بھی شامل ہو اور کوئی سمجھائے تو اس کا یہ جواب کہ ہم سے یہ ترک ہو نہیں سکتا۔

(۳) اور مسئلہ سوم یہ ہے کہ جو شخص سود خور سے محبت قلبی رکھے اور بعد مرگ اس کے مال کی پیروی بہت سی

کھرے، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۴) چہارم زید کی والدہ کا زید کی شادی کے وقت تک یہ عقیدہ تھا کہ حضرت علی شیر خدا اکرم اللہ وجہہ کے

برابر کسی صحابی کا رتبہ نہیں ہے۔ بیتوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) پہلا لفظ ناپاک جس نے بکاؤ سے نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھنا چاہئے اور اپنی عورت سے

تجدید نکاح کرے لانه استہزاء بکلمۃ الحمد الالہی عز جلالہ (اس لئے کہ یہ

اللہ تعالیٰ (کہ جس کا جلال و رعب غالب ہے) کے کلمہ حمد کے ساتھ مذاق ہے۔ ت)

لہ القرآن الکریم ۹/۴۸

۲ صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴

(۲) رافضیوں سے میل جول حرام ہے اور اس کا ترک اگر رافضی نہ بھی ہو تو سخت درجہ کافاسق فاجر ضرور ہے اور جب وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ خود اس سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔

قال الله تعالى واما ينسينك الشيطان
فلا تقعد بعد الذكوى مع القوم
الظالمين
اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا: اگر شیطان تجھے بھلا دے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت)

(۳) سود خوار سے محبت اگر اپنی قرابت، رشتہ، جائز احسان کی وجہ سے ہے تو اس قدر پر انسان مجبور ہے اور بے اس کے اس سے بھی خلط ملط منع ہے،

فی التفسیر الاحمدی بعد ما ذکر شمول
الکریمة المتلوة لكل کافر و المبتدع
والفاسق ان القعود مع کلهم
ممنوع
تفسیر احمدی میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ اوپر ذکر کردہ آیت کریمہ ہر کافر، بدعتی اور فاسق کو شامل ہے یہ بیان فرمایا کہ ان سب کے پاس بیٹھنا شرعاً ممنوع ہے۔ (ت)

اور بعد مگر اس کے مال کی پیروی ہے اگر گمراہ ہے کہ اس کا سود جو لوگوں پر پھیلا ہوا تھا وصول میں کوشش کی جب تو یہ کوشش کرنے والا بھی سود خوار کی طرح ملعون ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لعن الله اكل الربا و مؤكله و كاتبه
سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے
اور اس کی گواہی دینے والے سب پر اللہ تعالیٰ
کی لعنت ہے۔ (ت)

اور اگر کسی مال حلال کے لئے کوشش کی تو حرج نہیں۔

(۴) زید کی والدہ عقیدہ مذکورہ کے سبب اہلسنت سے خارج اور ایک گمراہ فرقہ تفضیلیہ میں داخل ہے جن کو ائمہ دین نے رافضیوں کا چھوٹا بھائی کہا ہے مگر اس سے زید پر کچھ الزام

۱۔ القرآن الکریم ۶/۶۸

۲۔ التفسیرات الاحمدیہ تحت آیت و ما علی الذین یتقون من حسابهم مطبعہ کریمہ ممبئی ص ۳۸۸

۳۔ صحیح مسلم کتاب البیوع باب الربا۔ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶/۲

نہیں جبکہ وہ اس عقیدہ میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳ از سنجعل ضلع مراد آباد محلہ ٹیلہ مرسلہ نادر حسین صاحب ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ
زید نے بھنگی کے گھر پر جا کر اس کے گھر کے کھانے پکے ہوئے پر فاتحہ جناب شاہ بدیع الدین
یعنی مدار صاحب سے کچھ دام اور شیرینی اور خشک آٹا وغیرہ اپنے گھر لاکر استعمال میں لایا اور سالہا سال
سے ایسا ہی کیا کرتا ہے یعنی وہ اپنا اسے پیر سمجھتے ہیں، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ فعل شرعاً
جائز تھا یا ناجائز؟ اگر جائز تھا تو احکام شرعیہ کے کون سے لئے جواز سے؟ اور اس کے لئے جس
کا کھانا دوسرے مسلمان کو چاہئے یا نہیں؟ اور اگر ناجائز تھا تو اس کی نسبت کیا حکم؟ مسلمانوں کو
اس سے بچنا بہتر ہے یا نہیں؟

الجواب

زید بقیہ کا یہ فعل بہت ناپاک و بد ہے یہاں علی العموم بھنگی کفار ہیں، اور کافر کی کوئی نیاز
کوئی عمل قبول نہیں، نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن جسے پہنچایا جائے،
قال اللہ تعالیٰ وقد منائی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء منثوراً (ادیم) ان کاموں کا ارادہ کیا جو انہوں نے
(دنیاوی زندگی میں) کئے پھر ہم انہیں بکھرا ہوا اگر دوغبار بنا کر اڑا دیں گے۔ (ت)
اس کے کھانے پر فاتحہ دینا اس کا ثواب پہنچنے کا اعتقاد ہے اور یہ قرآن عظیم کے خلاف ہے
زید پر تو یہ فرض ہے بلکہ تجدید اسلام و نکاح چاہئے بھنگی کا صدقہ جو یہ شخص لاتا اور کھاتا ہے اسلام کو
ذیل اور مسلمانوں کو منفہ کرتا ہے مسلمان اُسے نہ کھائیں اور یہ شخص تائب نہ ہو تو اسے بھنگیوں ہی پر
چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۴ از ڈیپہ اسحاق اللہ ملک گجرات مرسلہ پیر زاوہ محمد معصوم شاہ صاحب

۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ

بخدمت جناب مجدد ہند مولانا مولوی صاحب احمد رضا خان صاحب، بعد تسلیم کے گزارش
حال یہ ہے کہ آپ کے نام پیر ڈیپہ سے فتویٰ لکھا ہے وہ شخص مولوی اشرف علی کا پیر ہے اور یہاں پر
چار سو مکان ہشتت جماعت کے ہیں ان کو مولوی اشرف علی کے سپرد کرنا چاہتا ہے یعنی ہمارے ہاں

دستور ہے کہ شادی میں نکاح کے وقت تماشہ بجا یا کرتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ غیر مقلد ہماری جماعت میں نہ آنے پائیں مگر یہ شخص اگر شرعی کے پروہ ہو کر تماشہ بجانا منع کرتا ہے اور جس شے میں گناہ نہ ہو اس کو بھی منع کرتا ہے اس واسطے آپ اسحاق اللہ کے نام پر لکھنا تاکہ ہم ان شیطانوں کے پھندوں سے بچیں اگرچہ یہاں پر تماشہ بجانہ ہووے تو ہم کو اپنے مذہب سے پھر جانے کا خوف ہے۔

الجواب

جناب پیرزادہ صاحب دام مجدہم تسلیم!

شرع مطہر نے شادی میں دف جس میں جلاہل نہ ہوں اور قانون موسیقی پر نہ بجائیں جائز رکھا ہے، دھول تماشے باجے جس طرح رائج ہیں جائز نہیں، ناجائز بات کو اگر کوئی بد مذہب یا کافر منع کرے تو اسے جائز نہیں کہا جاسکتا، کل کو کوئی دہانی ناچ کو منع کرے تو کیا اسے بھی جائز کر دینا ہوگا، سنی مسلمانوں کو دین پر ایسا بودا پوچ اعتقاد نہ چاہئے کہ گناہ کی اجازت نہ ملے تو دین ہی سے پھر جائیں، دین پر اعتقاد ایسا چاہئے کہ لا تشرك بالله وان حرقت (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اگرچہ تجھے جلا دیا جائے۔ ت) اگر کوئی جلا کر خاک کرے تو دین سے نہ پھرے، اللہ عز وجل فرماتا ہے،

ومن الناس من يعبد الله على حرف فانما
اصابه خير اطمان به وان اصابته فتنه
انقلب على وجهه خسر الدنيا والاخرة
ذلك هو الخسران المبين والعياذ بالله
تعالى، والله تعالى اعلم۔

کچھ لوگ کلمہ کہتے ہوئے کھڑے ہیں اگر کوئی بھلائی پہنچی جیب تو خوش ہیں اور کوئی آزمائش ہوئی تو اُلٹے منہ پلٹ گئے ایسوں کا دنیا و آخرت دونوں میں گھٹا ہے یہی صریح زیاں کاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ

جاننے والا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ،

سود کھانا اور جو اکھینا اور زانی وغیرہ یا یہ سب فعل بد کی گناہ ایک برابر ہے یا نہ؟ اور ایسے آدمی کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟ بیٹنوا توجودا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

یہ سب افعال حرام اور سخت کبائر ہیں اور ان میں سے کسی فعل کا ترک مستحق نار و غضب جبار ہے

پھر زمار کہ سخت غلبت کبیرہ ہے اس میں اگر حق العبد شامل نہ ہو تو سود اور جوا اس سے بدتر ہیں سود کی نسبت صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الربوثلث وسبعون حوبا اذناهن انت
سور کھانا تہتر گنا ہوں کا مجموعہ ہے ان میں سے سب سے
یقم الرجل علی امہ
ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے زنا
کرتے۔

اور اگر زنا میں حق العبد بھی شامل ہے تو وہ سود اور جوائے دونوں سے بدتر ہے کہ سود اور جوائے کا اثر مال پر ہے اور زنا کا ناموس پر اور ناموس مال سے عزیز تر ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا نہ چاہئے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۹ مسئلہ از مقام سوجت مارواڑ بازار کے اندر مسئلہ شیخ نے یہاں کلاہ فروش داہن منڈی
(۱) یہ کہ کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا یا بُرا دریافت کرنا۔

(۲) اور بیچاری نوجوان بیوہ عورتوں کے نکاح ثانی کو بُرا سمجھنے اور نکاح ثانی کرنے والوں پر طعن کرنا۔

(۳) اور سیاہ شادیوں میں طوائف اور بھانڈ پنجانا۔

(۴) اور جوائے کا انگہ لگانا یا رجعت کا جیسا کہ اکثر ہندو مہاجن وغیرہ لگایا کرتے ہیں ایسا کام کرنے

والے حنفی المذہب اور اہلسنت وجماعت رہے یا نہیں، کیا حکم ہے؟ بیتنا اتوجروا
(بیان فرمادے تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو

یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا:

فقد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ
بے شک اس سے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر اتارا گیا۔ (ت)

اور اگر بطور اعتقاد و یقین نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ اسی کو

حدیث میں فرمایا:

لَمْ يَقْبَلْ اللَّهُ لَهُ صَلَوةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔ اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمایا۔
اور اگر ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے، ہاں اگر بقصد تعجیز ہو تو حرج نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نکاح ثانی کو بُرا سمجھنا اور اُس پر طعن کرنا اگر محض برہنہ رسم و رواج و مصالح عرفیہ ہے
نہ یوں کہ اُسے شرعاً حرام جانیں یا شرعاً حلال جان کر تحلیل شرع کو بُرا سمجھتے تو چنداں مورد الزام نہیں۔
کما فصلناہ باطیب تفصیل فی رسالتنا جیسا کہ ہم نے اس مسئلہ کی بہت عمدہ تفصیل اپنے
عقائد التہانی فی حکم النکاح الثانی۔ رسالہ عقائد التہانی فی حکم نکاح الثانی میں بیان
کی ہے (ت)

اور اگر اُسے شرعاً حرام سمجھتا ہے تو حکم کفر ہے اور شرعاً حلال جان کر تحلیل شرع کو معاذ اللہ بُرا جانتا ہے
تو صریح مرتد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) طوائف کا ناج مطلقاً حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر متعدد آیات قرآنیہ ناطق ہیں بجا نہ
جس طرح نقلیں بنایا اور لوگوں کو ہنسیا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں:

من قعد وسط الحلقة فهو جوارح منی کے درمیان بیٹھا وہ ملعون
ملعون ہے۔

اور مزامیر کے ساتھ اُن کا گانا بھی حرام ہے اور اگر لچکے توڑے کے ساتھ ناچتے ہوں
تو یہ بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جو ابھی بنص قطعی قرآن حرام ہے مگر ان افعال کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے
مستحق عذاب نار ہوتا ہے مگر خفیت یا سنیّت سے خارج نہیں ہوتا جب تک اعتقاد میں فسق
نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اطاعت والدین و برادران
واجب ہے یا فرض؟ اور در صورت ارتکاب ان کے یہ گناہ کبیرہ مثلاً زنا کرنا، چوری کرنا، دارِ صی منڈانا

بائتروانا ترک اطاعت واجب ہے یا اب بھی اطاعت کرنا چاہئے، اور اگر بعد از نکاح کے لڑکا اپنے باپ سے یا چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے کہے کہ وارثی منڈا نیا نیا چوری کرنا چھوڑ دو، اور اس کے جواب میں وہ کہے کہ یہ تو ضرور کروں گا، اس حالت میں طاعت کرے یا نہیں؟ اور اگر وہ شخص توبہ سے انکار کرے تو کافر ہو یا نہیں؟ بیتوا لتجسروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اگرچہ وہ خود مرتکب کبیرہ ہوں، اُن کے کبیرہ کا وبال اُن پر ہے مگر اُس کے سبب یہ امور جائزہ میں اُن کی اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتا ہاں اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں،

لا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت (فرمانبرداری) نہیں۔ (ت)

ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں اُن سے برز می و ادب گزارش کرے اگر مان لیں بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ غیبت میں اُن کے لئے دعا کرے، اور اُن کا یہ جاہلانہ جواب دینا کہ یہ تو ضرور کروں گا یا توبہ سے انکار کرنا دوسرا سخت کبیرہ ہے مگر مطلقاً کفر نہیں جب تک حرام قطعی کو حلال جاننا یا حکم شرع کی توہین کے طور پر نہ ہو اس سے بھی جائز باتوں میں اُن کی اطاعت منع نہ کی جائیگی ہاں اگر معاذ اللہ یہ انکار برودہ کفر ہو تو وہ مرتد ہو جائیں گے اور مرتد کے لئے مسلمان پر کوئی حق نہیں، رہا بڑا بھائی وہ ان احکام میں ماں باپ کا ہمسر نہیں، ہاں اُسے بھی حق تعظیم حاصل ہے اور بلا وجہ شرعی ایذا رسانی تو کسی مسلمان کی حلال نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب مخلوق سے زیادہ جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۳۱ از پبلی بھیت پکھری کلکٹری مرسلہ جناب مولوی عرفان علی صاحب رضوی برکاتی بیسپوری
۱۰ رذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ :
اہل ہنود کے سیلوں مثل دسہرہ وغیرہ میں جو مسلمان دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں کیا ان کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں؟ کیا تجارت پیشہ لوگوں کو بھی جانا ممنوع ہے؟

الجواب

اُن کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے، اگر اُن کا مذہبی میلہ ہے جس میں وہ اپنا
۱۔ مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث الحکم بن عمرو الغفاری المکتب الاسلامیہ ۶/۵

کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلتے ہیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبار ہے پھر بھی کفر نہیں اگر کفری باتوں سے نافر ہے یاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جائے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا، پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ حدیث میں ہے :

من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضى عمل قوم كان شريك من عمل به - رواه ابو يعلى في مسنده وعلى بن معبد في كتاب الطاعة والمعصية عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورواه الامام عبد الله بن المبارك في كتاب الزهد عن ابى ذر رضى الله تعالى عنه من قوله وهو عند الخطيب عن انس رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بلفظ من سود مع قوم فهو منهم

جو کسی قوم کا جتنا بڑا سائے وہ انھیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے (امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اس کو روایت فرمایا، اور علی بن معبد نے کتاب الطاعة والمعصية میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسے روایت کیا، اور امام عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ نے کتاب الزہد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے اس کو روایت کیا جبکہ وہ خطیب کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے، جو کسی قوم کے ساتھ ہو کر ان کا جتنا بڑھا سائے تو وہ انہی میں شمار ہے۔ (ت)

اور اگر مذہبی میلہ نہیں لہو و لعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات و قبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں، رد المحتار میں ہے،

كره كل لهو والاطلاق

ہر کھیل مکروہ یعنی ناپسندیدہ کام ہے، اور اس کو

۱۔ نصب الرأية لاحاديث الهداية بحوالہ ابی یعلیٰ و علی بن معبد کتاب الجنایات المکتبۃ الاسلامیۃ ۳۴۶/م
 ۲۔ کنز العمال بحوالہ خط عن انس حدیث ۲۴۶۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/۹
 ۳۔ تاریخ بغداد ترجمہ عبد اللہ بن عتاب ۵۱۶۷ دار الکتاب العربی بیروت ۲۰/۱۰

شامل لنفس الفعل واستماعه لہ

مطلق (بغیر کسی قید) ذکر کرنا اس کے کرنے اور
سُننے دونوں کو شامل ہے۔ (د ت)

تخطاوی صدر کتاب بیان علوم محرّمہ ذکر شعبہ میں ہے،

یظہر من ذلك حرمة التفرج علیہم لان
الفرجة علی المحرم حرام لہ
اس سے کھیل (تماشا) پر خوشی منانے کی حرمت
ظاہر ہوتی ہے کیونکہ کسی حرام کام پر خوشی منانا
بھی حرام ہے۔ (د ت)

یعنی شعبہ باز بھان مئی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشا بنانا
حرام ہے خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید
اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ غزالیوں میں ہے،

اتفق مشائخنا ان من رأى امر الكفار
حسنا فقد كفر حتى قالوا في رجل قال ترك
الكلام عند اكل الطعام حسن من المجوس
او ترك العضاجعة عندهم حال الحيض
حسن فهو كافر لہ
ہمارے مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ جس نے
کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو وہ کافر ہو گیا
انھوں نے یہاں تک شدت اختیار فرمائی کہ اگر
کسی شخص نے (آتش پرستوں کے بائے میں)
کہا کہ ان کا طعام کھانے کے وقت خاموش رہنا

اچھی بات ہے، اور اسی طرح ایام ماہواری میں عورت کے پاس نہ لیٹنا عمدہ بات ہے، تو وہ کافر ہے۔
(یعنی اہل کفر کی بات کو بھی اچھا کہنا یا سمجھنا خالص اسلام میں موجب کفر ہے)۔ (د ت)

اور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلہ اُن کے کفر و شرک کا ہے جانا ناجائز و ممنوع ہے کہ اب
وہ جگہ اُن کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ۔ تیمیہ پھر تارخانہ پھر ہندیہ میں ہے،

یکرة للمسلم الدخول فی البیعة والکنیسة
وانما یکره من حیث انه مجسم
الشیاطین لہ
یہودیوں کی عبادت گاہ اور عیسائیوں کے گرجے
(چرچ) میں کسی مسلمان کا داخل ہونا مکروہ ہے
اس لئے کہ وہ شیاطین کے جمع ہونے کی جگہ ہے (ب ت)

لہ رد المحتار کتاب الخطر والاباحة فصل فی البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۳/۵

لہ حاشیۃ الخطاوی علی الدر المختار خطبۃ الکتاب دار المعرفۃ بیروت ۳۱/۱

لہ غزالیون البصائر مع الاشباہ والنظائر الفن الثانی ادارة القرآن العلوم الاسلامیہ کراچی ۲۹۵/۱

لہ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکرامیۃ الباب الرابع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۳۲۶/۵

بحر الرائق میں ہے:

والظاہر أنها تحريمية لأنها المرادة
عند اطلاقهم

بلکہ رد المحتار میں ہے:

فاذا حرم الدخول فالصلاة أولى

جب وہاں جانا اور داخل ہونا حرام ہے تو نماز

پر صنادید رجحان اولیٰ حرام ہے۔ (ت)

اور اگر لہو و لعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہونے سے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے
جو ان کے لہو و لعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے تو
اس سے دوری ہی میں خیر و سلامت ہے و ہذا علماء نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر ننگے تو جلد ملکتا ہوا
گزر جائے۔ غنیہ ذوی الاحکام، پھر فتح اللہ العین، پھر طحاوی میں ہے:

هم محل نزول اللعنة في كل وقت ولا شك

انه يكره السكون في جميع يکون كذلك

بل وان يسر في امكنتهم الا ان يهرول

وليسر وقد وردت بذلك اشارة

گزرنا پڑے تو بلندی سے دوڑ کر گزرے۔ چنانچہ آثار میں یہی وارد ہوا ہے۔ (ت)

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔

در مختار میں ہے:

قد منا معزيا للنهران ما قامت المعصية

بعينه يكره بيعه تحريم، والافتقار إليها

”بعينه“ گناہ قائم ہو اس کا فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر کراہت تنزیہی ہوگی (ت)

رد المحتار بحوالہ بحر الرائق کتاب الصلوة مطلب تکرہ الصلوة فی الكنيسة دار احياء التراث العربی بیروت ۲۵۴

” ” ” ” ” ” ” ”

”

رد مختار کتاب المحظورات والاباحہ فصل فی البیع مطبع مجتہائی دہلی ۲۴۶/۲

فناوی عالمگیریہ میں ہے :

اذا اراد المسلم ان يدخل دار الحرب بايمان
للتجارة ومعه فرسه وسلاحه وهو لا يريد
بيعه منهم لم يمنع ذلك منه

جب کوئی مسلمان دارِ حرب (دارِ کفر) میں کاروبار
کے لئے جانا چاہے اور اُس کے ساتھ گھوڑا اور
ہتھیار وغیرہ ہوں اور وہ انہیں (وہاں) بیچنے کا
ارادہ نہ رکھتا ہو تو اُسے نہ روکا جائے گا۔ (ت)

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ کہ عالم انھیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن و محمود ہے اگرچہ اُن کا مذہبی میلہ ہو ایسا تشریعت نے جانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بار بار ثابت ہے مشرکین کا موسم معمی اعلان شرک ہوتا لبیک میں کہتے:

لا شریک لک الا شریکاکاھولک تمسکک و ما ملکک ۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جس کا تو مالک ہے مگر وہ تیرا مالک نہیں (ت)

جب وہ سفہا لاشریک لک: کہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ ت)

۳۲۔ مسئلہ اکبر بار خاں محصل چندہ مدرسہ اہلسنت باشندہ شہر کتہہ در زین شنبہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ
اس مسئلہ میں کہ حرام اور کفر اور سود کھانے میں کون سا گناہ صغیرہ ہے اور کون سا کبیرہ ہے؟ مہربانی
فرما کر کے جواب بالتفصیل وارد ہوتا چاہئے۔

الجواب

لا الہ الا اللہ ، کفر ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے ، اور سود بھی کبیرہ ہے الا لہم ان ربک واسع
المغفرۃؑ (جو بڑے بڑے گناہوں اور بی حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر یہ کہ کبھی (شاذ و نادر)
ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے ، یقیناً تمہارا پروردگار وسیع بخشش والا ہے ۔ ت) واللہ تعالیٰ
اعلم (اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے ۔ ت)

۳۳۳ مسئلہ از بنارس محلہ کچی باغ مدرسہ مظہر العلوم حافظ نور محمد طالب علم ساکن منوی روز پنجشنبہ
تاریخ ۹ محرم ۱۳۳۲ھ

(۱) بدعت سیئہ کا عامل و معتقد گناہ کبیرہ کے عامل سے زیادہ فاسق ہے یا کم یا برابر؟
۲ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، خاص کر وہ جھوٹ جن سے خلق خدا میں فتنہ ہو۔ دو دوست میں یا شوہر بی بی میں یا باپ بیٹے میں یا بھائی بھائی میں اُس جھوٹ سے رنجش ہو جائے یا ہم جدائی ہو کے گھر کی خرابی کی فتنہ آجائے، اور مسلمان کے عیب کی تلاش و تجسس ہو رہنا، کوئی مسلمان اگر پوشیدگی سے کوئی گناہ کرتا ہو تو اس کی تجسس میں لگے رہنا اور پتہ پانے پر یا محض اپنی شبہ و قیاس اس کو فاش کرنا شہرت دینا کس درجہ کا گناہ ہے اور گناہان مذکورہ بالا کا مرتکب فاسق و مستحق لعنت خدا و رسول ہے یا نہیں؟ اور یہ سب گناہ شرعاً درجہ فسق میں زنا سے کم ہے یا زیادہ یا برابر؟ جواب مفصل اور مدلل درکار ہے۔ بتینوا و توجروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) عمل بدعت سیئہ مکروہ و صغیرہ و کبیرہ ہر قسم ہے تو اس کا مرتکب مطلقاً فاسق بھی نہیں ہو سکتا جب تک اصرار نہ کرے اور اعتقاد بالبدعت سیئہ یعنی کسی عقیدہ قطعیہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف اعتقاد رکھنے والا ضرور ہر کبیرہ عمل سے بدتر کبیرہ کا مرتکب اور فاسق عملی سے بدتر فاسق ہے۔ غنیہ میں ہے: فسق الاعتقاد اشد من فسق العمل یعنی اعتقاد میں فسق، عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

(۲) یہ سب گناہان کبیرہ ہیں اور ان کا مرتکب فاسق و مستحق لعنت۔ حدیث میں فرمایا:

الغیبة اشد من الزنا یعنی غیبت سخت ہے زنا سے۔

اور ظاہر ہے کہ قتل مومن غیبت سے اشد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والفتنۃ اشد من القتل یعنی فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔

۵۱۴ ص	سہیل اکیڈمی لاہور	فصل فی الامامة	۱۷ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی
۳۰۶ ۵	دار الکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۶۴۴۱ ، ۶۴۴۲	۱۷ شعب الایمان
۹۱/۸	دار الکتب بیروت	باب ما جاز فی الغیبة الی آخرہ	مجمع الزوائد
			۱۷ القرآن الکریم ۱۹۱/۲

اور ان سب میں حق العباد ہے تو اس زنا سے ضرور بدتر ہے جس میں حق العباد نہ ہو مگر وہ جھوٹ جس سے کسی کا ضرر نہ ہو کہ بے مسلت شرعی ہو تو گناہ ضرور ہے مگر اسے زنا کے برابر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صغیرہ ہے بعد اصرار کبیر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵ از موضع سوہارا ضلع بجنور محلہ مولیاں مسئلہ حفظ الرحمن روز شنبہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۴۴
جو مسلمان نماز پڑھتا ہے قبلہ کی طرف؛ لیکن تصویر کو سجدہ کرتا ہے اس کو کافر کہنا چاہئے یا نہیں؟ اگر کافر کہا جائے تو قول امام لایکفر اهل القبلة ((امام اعظم کے نزدیک)) اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے گی۔ (ت)
کی کیا توجیہ ہے؟ نیز بخاری میں ہے حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے،
”جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو، ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے“
اس کے لئے اللہ رسول کا ذمہ ہے اس کے ذمہ میں اللہ کا عہد نہ توڑو۔“
اس کا کیا مطلب ہے؟ فقط۔

الجواب

سجدہ تحیت اگر بت یا چاند یا سورج کو کرتا ہے ضرور اس پر کفر ہے، کفر اگرچہ عقد قلبی ہے مگر جس طرح اقوال زبان اس پر دلیل ہوتے ہیں یہ ہیں بعض افعال بھی جن کو شریعت نے ٹھہرا دیا ہے کہ یہ صادر نہیں ہوتے مگر کافر سے انھیں میں سے اشیاء مذکورہ کو سجدہ ہے یا معاذ اللہ مصحف شریف کو نجاست میں پھینک دینا یا کسی نبی کی شان میں گستاخی

کما صرح به علماءنا المتكلمون في المسایرة
وشرح المقاصد والمواقف والفقه
الاکبر وغیرہا۔
جیہ کہ اس کی تصریح ہمارے متکلمین علماء نے
(متعدد کتب غنائم) مثلاً المسایرہ، شروح
مقاصد، المواقف اور فقہ اکبر وغیرہ میں (اچھے

انذار سے) فرمائی ہے۔ (ت)

یہ ہیں تصویر اگر مشرکین کے معبودانِ باطل کی ہو تو اسے سجدہ کرنے پر بھی مطلقاً حکم کفر ہے
لاشذائک العلة بل لا فرق بینہما و بین الوثن الا
بالسطیح بالتجسیم۔
اس لئے کہ علت مشترک ہے (لہذا حکم بھی ایک
ہے) بلکہ اس میں (یعنی تصویر) اور بت میں
سوائے جہانیت اور کوئی فرق نہیں (مراد یہ کہ وثن (بت) میں جسم ہے جبکہ عکسی اور نقشی تصویر میں
جسم نہیں)۔ (ت)

اور اگر ایسی نہیں تو اسے سجدہ کرنا مطلقاً حرام و کبیرہ ہے مگر کفر نہیں جب تک برنیت عبادت

نہ ہو، جس صورت پر ہم کفر نہیں اس پر تو حدیث و قول فقہ اکبر سے کوئی اشتباہ ہی نہیں اور جن صورتوں پر ہم کفر ہے اُن پر جو یہ مانا ہے اہل قبلہ وہی ہے کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہو اور کوئی قول و نفس قاطع ایمان اس سے صادر نہ ہو ورنہ صرف بدلہ کی طرف ہماری کی سی نماز پڑھنا اور ہمارا ذبحہ کھانا بنصوص قطعیہ قرآن ایمان کے لئے کافی نہیں، منافقین یہ سب کچھ کرتے تھے اور یقیناً کافر تھے۔

قال تعالیٰ لایاتون الصلوۃ الا وھم کسائی، وقال تعالیٰ اذا جاء لك المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکاذبون ۱۱ انزل الرکوع الشریف، قال تعالیٰ ولئن سألتم ليقولن انما کننا نخوف و نلعب قل ابالله وایتہ ورسولہ کنتم تستھزون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۱۲

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ (اہل نفاق) نماز ادا نہیں کرتے مگر جب بارے سستی سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق نر۔ جھوٹے ہیں، آخر رکوع شریف تک (یہی ذکر ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ اُن سے پوچھیں (کہ یہ تم کیا

کہہ رہے ہو) تو جھوٹ کہہ دیں گے یہ تو ہم غیبی کھیل کر رہے ہیں، (ان سے) فرما دیجئے کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول (گرامی) سے غیبی مذاق کر رہے ہو (یعنی کیا تم نے اتنا بھی نہ سوچا کہ اپنے مذاق کا محل کس کو بنا رہے ہو) لہذا اب بے جا بہانے نہ بناؤ کیونکہ اب تم اپنے ایمان کے بعد (کھلے) کافر ہو گئے ہو۔ (ت)

مسئلہ شرح فقہ اکبر و رد المحتار وغیرہما میں مصرح ہے اور ہم نے تمہید ایمان وغیرہ میں بار بار اسے مفصل کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ العشرہ آن الکریم ۵۴/۹

۱۲ " ۱/۶۳

۱۳ " ۹-۱۰/۶۵

مسئلہ ۳۶ مسئلہ سید منظور حسین صاحب توسط احمد حسن خاں رضوی نجیب آباد محلہ بولینیاں مرحوم
تا ۲۱ ضلع بجنور ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت صاحبِ حجتِ قاہرہ، مؤید ملتِ طاہرہ جناب مولانا صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضور کا کیا ارشاد ہے حضور کا فضل ہمیشہ رہے دربارہ مسئلہ ذیل، کل یہاں نجیب آباد کے بازاروں
گلی کوچوں میں مسلمانوں کی ایک جماعت (جس میں پڑھے لکھے بلکہ متعدد ذوی اثر و مقتدر شرعاً و قصبہ بھی شامل تھے
اور جن میں سے بعض تو عامی عوام کی زبانوں پر معاذ اللہ دین کا جھنڈا، اسلام کا رکن و اسلام کا پایہ وغیرہ
ناموں سے مشہور ہیں) بمعیت ایک ہجوم کفار ہنود رنگ پاشی کرتی مغفل و شرمناک ہولیاں گاتی، جے جے
کے نعرے بلند کرتی، دکانوں پر سے مسلمانوں کو ہولی بازی میں حصہ لینے کے لئے بالجر پھینچتی اور ہر سامنے
آنے والے ہندو مسلمان پر رنگ برساتی ہوئی گزری، والیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانوں کی داریاں (جن کے
تختیں) چہرے کھڑے گلال و رنگ میں شہد و ب تھے باؤلوں دیوانوں کی طرح بیہوش اپنے سے باہر
گودتے پھاندتے پیچھے چلاتے پھرتے تھے، غرض ہر باغیرت مسلمان کے پیشِ نظر ایک ہولناک وحشت خیز
منظر تھا جماعت مذکورہ نے بعض غیر مسلموں کے مطالبہ کرنے پر یہ جواب دیا کہ یہ حرکت ضعیفہ بدیں و جبہ
کی گئی ہے کہ اس طرح (ان کے زعم میں) ہندو مسلم باہم متحد و متفق ہو جائیں اور کہ ایسا کرنے میں کوئی
دینی مضرت نہیں ہے مسلمان پہلے بھی کھیل کرتے تھے، بلکہ ایک مقام پر کسی مولوی صاحب نے بھی شرکت
کی تھی ہم ہنود کے کندھوں پر تعزیرے رکھا کر بدلہ لیں گے جو (ان کے زعم میں) دین کا نفع عظیم ہے اب
دریافتہ طلب امور ذیل ہیں:

- (۱) معاذ اللہ اگر کسی مسلمان نے حرکت مذکورہ جان بوجہ کر کی،
- (۲) یا قصداً برضا و رغبت اس کا ارتکاب کیا (جیسا کہ ظاہر ہے کہ جماعت مذکورہ نے کیا اگر وہ نہ چاہتے
تو کفار مذکور ہرگز ہرگز ایسا نہ کرتے نہ پیشتر کبھی یہاں ایسا ہوا چنانچہ امسال بھی شہر کے اکثر باجمیت
مسلمان مجدد تعالیٰ اس ناپاک و خبیث حرکت سے محنت و محفوظ رہے)
- (۳) یا اگر کسی مسلمان نے جماعت مذکورہ کے فعل کو بجائے رنج و نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھنے
کے بنظر مسرت و عظمت و استعسان دیکھا بلکہ غیور معترضین سے اُلٹا معارضہ کیا اگرچہ
خود شریک نہیں ہوا۔

(۴) یا اگر کوئی مسلمان جماعت مذکورہ کو قبل از اعلانِ توبہ رکن اسلام سمجھے یا حرکت مذکورہ کی تعریف

اپنی شیطانی مصلحت کے خیال سے شرکت کی اُن کے قلب کا حال اللہ عزوجل جانتا ہے ترکیب کیا تر ہوئے
مستی عذاب نار ہوئے سزاوار لعنت جبار ہوئے مگر غنہ اللہ کافر نہ ہوئے، لیکن شرع ظاہر پر چلے فرماتے ہیں
حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تشبه بقوم فهو منهم ۱؎ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے گا وہ انہیں

میں سے ہے۔

دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر سواد قوم فهو منهم ۲؎ جو کسی قوم کی جماعت بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

ان پر بھی توبہ اور تجدید اسلام فرض ہے تا تب ہوں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر اپنی عورتوں سے
نکاح دوبارہ کریں اور وہ مصلحت ملعونہ اتحاد کہ اُن کے قلب میں ابلیس نے انکار کی وہ خود کب حلال ہے
کافر و کومن میں اتحاد کیسا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ ۚ

www.alukah.net

اور فرماتا ہے:

لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ

اور فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ

۱؎ سنن ابی داؤد کتاب البیاس باب لبس الشرقة آفتاب عالم پریس لاہور ۲۰۳/۲

۲؎ تاریخ بغداد ترجمہ عبد اللہ بن عتاب ۵۱۶ دار الکتاب العربی بیروت ۲۰/۱۰

اتحاد السادة المتقين کتاب الحلال والحرام الباب السادس دار الفکر بیروت ۱۲۸/۶

۳؎ القرآن الکریم ۱/۶۰

۴؎ ۲۸/۳

اد اخوانہم او عشیوتہم۔
 بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبہ والے ہوں۔
 اور فرماتا ہے :

ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔
 تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔

کفار میں امور دنیوی مثل تجارت وغیرہ میں موافقت کی جاسکتی ہے جہاں تک مخالفت شرع نہ ہو مگر ان کے امور مذہبی میں موافقت اور وہ بھی معاذ اللہ اس حد تک ضرور لعنت الہی اترنے کی باعث ہے اور وہ یہود خیال کہ ہم ان سے تعزیہ اٹھوالیں گے سخت جہالت ہے تعزیہ مسلمانوں کی کوئی عید نہیں بلکہ جہالت نے اسے موسوم یا تم بنا رکھا ہے، مسلمانوں کا کوئی امر مذہبی نہیں بلکہ مذہب میں ممنوع و ناروا ہے، ہندوؤں کے مذہب میں ان کی ممانعت نہیں، اور وہیں بہترے ہندو آپ ہی تعزیہ بناتے اور اٹھاتے ہیں بخلد ہولی کہ عید کفار ہے اور ان کا مذہبی شعار ہے، اور دین اسلام میں سخت حرام ہے تو یہ اس کا معاوضہ کیسے ہو سکتا ہے، ایسا ملعون اتحاد منانے والے کیا ہندو سے یہ قرار دالے سکتے ہیں کہ وہ عید اضحیٰ، ان کا ساتھ دیں گے گائے یہ پھاریں پھوٹی سی بچیاؤہ بھی لٹائیں گے سیر بھریہ کھائیں تو پاؤ بھر دہ بھی کھالیں گے ایسا ہوتا تو کچھ جابلانہ معاوضہ کا گمان ممکن تھا کہ عید اضحیٰ مسلمانوں کی عید ہے اور گاؤ کشی ان کا مذہبی مسئلہ اور ہندوؤں کے یہاں حرام ہے ان سے کہہ کر دیکھیں کیا جواب ملتا ہے اس وقت کھل جائے گا کہ اس ملعون اتحاد کی تالی ایک ہی ہاتھ ہے بچی ہندو اپنے مذہب پر قائم ہیں اور تم مسلمان اپنے دین سے نکل گئے ایسوں کو رکن اسلام کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور شیطان ملعون کے دھوکوں سے بچائے اگر یہ لوگ نہ مانیں اور ایسے ہی اعلان کے ساتھ توبہ نہ کریں جس اعلان کے ساتھ وہ کفریات کئے تھے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کو چھوڑ دیں ان سے میل جول سلام کلام سب ترک کر دیں،
 قال اللہ تعالیٰ :

واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری
 مع القوم الظالمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
 اگر کہیں تمہیں شیطان بھلاوے میں ڈال دے
 تو پھر یاد آنے کے بعد ہرگز ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو
 واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۴۲ مسلحہ صاحب محمد خاں سابق مدرس ساکن قصبہ بالک ضلع بلند شہر ۵ صفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ کیا حال ہے ایسے شخص کا جو گناہان مند رجب ذیل کا مرتکب ہوا وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں اور نماز اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟
(۱) ایک شخص نے جان بوجھ کر بسبب دنیوی بخشش کے قصداً فعل حلال شرعی کو حرام کر دیا۔
(۲) غیر مقلدین کو جو اپنے کو عامل بالحدیث مشہور کرتے ہیں اور امانان مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کو بدعتی اور اصحاب الرائے کہتے ان کو دربارہ شخصے خلاف شرع مدد دی۔

(۳) شرعی معاملہ میں عمداً بخلت جھوٹی شہادت دی۔

(۴) چار مسلمانان اہلسنت و جماعت حنفی مذہب واقف مسائل شرعی کے روبرو شرعی فعل حلال و جائز کو برحق اور سچا تسلیم کر کے پھر اس کلمہ حق سے منحرف ہو کر ناجواز کا قائل ہوا، اور یہ شخص پیش امام مسجد بھی ہے آیا نماز اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ مع دلیل و حوالہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ یا عبارت فقیہہ مرتب فرما کر مزین بمہر خاص فرمائیں۔

(۵) اگر قاضی شہر کے علاوہ دوسرا کوئی شخص مطابق شرع شریعت نکاح پڑھا دے لیکن اندراج اس کا رجسٹر قاضی شہر مذکور میں نہ ہو تو وہ نکاح جائز و صحیح سمجھا یا نہیں؟ جواب مرحمت ہو۔ بیتوا تو جروا بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ (ت)

الجواب

ایسے لوگ سخت گنہگار بلکہ گمراہ ہیں کہ حق کے مقابل باطل کی اعانت کرتے ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز ناجائز ہے بلکہ جیب تک تو بہ نہ کریں مسلمانوں کو ان سے بالکل قطع علاقہ کر دینا چاہئے کہ وہ ظالم ہیں اور ظالم بھی کس پر، دین پر، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے:

و اما ينسيتك الشيطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔
اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔ (ت)

قاضی کا رجسٹر شرعاً کوئی شرط نکاح نہیں، رجسٹر آج سے نکلے ہیں، پہلے نکاح کیونکر ہوتے تھے ہاں یادداشت کے لئے درج ہونا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مسلسل حافظ عبد المجید خاں حنفی از قصبہ بالکھ ضلع بلند شہر ۵ صفر ۱۳۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اہل ہند میں کم زیادہ ایک ہفتہ تک شام سے آدھی رات تک یا بعد تک ایسی مجلس ہوتی رہے کہ جس میں رام و لچمن و راون و سیتا وغیرہ عورت و مرد کے قسم قسم کی تصویریں دکھائی جائیں اور ساتھ ہی ان کے طرح طرح کا باجا بجا کر بھجن وغیرہ گانا گایا جائے اور ان تصویروں کو نعوذ باللہ معبود حقیقی سمجھیں اور ہر طرح کے خش و لغویات پیدا ہوتے ہوں تو ایسی مجلسوں میں ان مسلمانوں کو جواز شرعی تحقیق مذہب اسلام ایسی تعاریب کی برائیوں سے بھی فی الجملہ واقف ہوں اور نمازی بھی ہوں شریک مجلس ہونا اور دلچسپی حظ نفس اٹھانا و بعض بعض شبیہ ناپاک پر وقعت کی نظر ڈالنا و بعض شبیہ عورات پر شہوت کی نظر ڈالنا اور مثل عقائد باطلہ اہل ہند و تعریف و توصیف سوانح و تماشہ میں بنا لیت قلوب مشرکین تائید یا ہوں یاں کرنا اور عشاء و فجر کی نمازیں بایں غلط کہ عشاء بمصر و فی تماشہ و فجر کی نماز غلبہ نیند سے قضا کرنا و باعتراض بعض مانعین یہ کہنا کہ ہم تو حق و باطل میں امتیاز ہو جانے کی غرض سے شامل ہوتے ہیں اور ایسی ہی بے سود تاویلات کرنا اور زینت مجلس کے واسطے اپنے گھروں سے جاجم و دیگر فرش و چوکیات و پارچہ و زیورات دینا اور بوقت اختتام جلسہ اپنی نام آوری یا فخر یا شخصیت یا اہل ہند و میں اپنی وقعت ہونے یا بصورت نہ دینے کے اپنی ذلت و حقارت جان کر ہمراہ اہل ہند و روپیہ روپیہ دینا بالخصوص وہ مسلمان جو کسی مسافر مسکین کو باوجود قدرت آنہ و آندہ نہ دے سکتے ہوں اور اس مجلس کی شیرینی جو بنام نہاد پرشاد تقسیم ہوتی ہے کھانا تو ایسے مسلمانوں کے واسطے از روئے احکام شرع شریف کیا کیا حکم ہے صاف صاف مع عبارت قرآن مجید و حدیث شریف و فقہ مبارک جدا گانہ ہر امور مستفسرہ صدر کا جواب مفصل ارقام فرمائیں، اللہ تعالیٰ اجردے گا فقط والسلام علی ختم الکلام (کلام کے اختتام پر سلام ہو۔ ت) (یعنی آپ کو الوداعی سلام ہو)

الجواب

ایسے لوگ فساق فجار مرتکب کبار مستحق عذاب ناز و غضب جبار ہیں، مسلمان کو حکم ہے راہ چلتا ہوا کفار کے محلہ سے گزرے تو جلد نکل جائے کہ وہ محل لعنت ہے نہ کہ خاص ان کی عبادت کی جگہ جس وقت وہ غیر خدا کو پوج رہے ہوں قطعاً اس وقت لعنت اُترتی ہے اور بلا شبہ اس میں تماشائیوں کا بھی حصہ ہے، یہ اس وقت ہے کہ محض تماشا مقصود ہو اور اسی غرض سے نقد و اسباب دے کر اعانت کی جاتی ہو اور اگر ان افعال ملعونہ کو اچھا جانا یا ان تصاویر باطلہ کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا یا ان کے کسی حکم کفر پر ہوں یاں کہا جیسا کہ سوال میں مذکور، جب تو صریح کفر ہے۔ عنہم العیون

میں ہے :

من استحسن فعلا من افعال الكفار كفر
باتفاق المشائخ علیہ

جس شخص نے کافروں کے افعال میں سے کسی فعل کو
اچھا سمجھا تو مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ
وہ بلا شک و شبہ کافر ہو گیا ہے (ت)۔

اُن لوگوں کو اگر اسلام عزیز ہے اور یہ جانتے ہیں کہ قیامت کبھی آئے گی اور اللہ واحد قہار کے حضور جانا
ہوگا تو اُن پر فرض ہے کہ توبہ کریں اور ایسی ناپاک مجلسوں سے دُور بھاگیں نئے سرے سے کلمہ اسلام اور اپنی
عورتوں سے نکاح جدید کریں ورنہ عذاب الہی کے منتظر رہیں۔ قال اللہ تعالیٰ :

يا ايها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة
ولا تتبعوا خطوات الشيطان، ان الشيطان
للا نسان عدو مبين علیہ

۲۴۴ مسئلہ مسئلہ محمد ظہور سوداگر پارچہ المورۃ متصل مسجد کارخانہ بازار ۱۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵
۲۴۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ :

(۱) زید خاکروب نے مع اپنی ایک بی بی اور جوان لڑکی کے قبول اسلام کی درخواست کی چنانچہ اُن کو فوراً
مسلمان کر لیا گیا، کیا فوراً ہی اُن کو اپنا حقہ دینا اور اُن کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ درست ہے
یا نہیں ؟

(۲) مسماۃ ہندہ جو اس خاکروب نو مسلم کی جوان نو مسلمہ لڑکی ہے اُس کو مسلمان کرنے والے عالم
کے پیچھے کیا نماز درست ہے حالانکہ اسکے پیچھے اب تک نماز پڑھتے تھے ؟

(۳) کسی عالم باعمل اور صالح پر جس نے خاکروب کی جوان لڑکی کو مسلمان کیا ہو کیا یہ اتہام کرنا گناہ
نہیں ہے کہ تو نے اپنے نفس کے لئے اس کو مسلمان کیا ہے اور تو اس سے آشنائی کرے گا۔

(۴) اگر ایک بار قبول اسلام کرنے کے بعد وہ خاکروب پھر اپنی قوم میں مل گیا ہو اور دوبارہ قبول اسلام
کی درخواست کرے تو کیا اس کے مسلمان کرنے میں کچھ تامل کرنا چاہئے حالانکہ خوف ہے کہ آریہ
اور عیسائی فوراً اس کو لے لیں گے۔

(۵) اگر خاکروب کو مسلمان کرنے اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس خوف سے پرہیز کرے

۱۷ غزیر العیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر الفن الثانی کتابا لیسیر الرقۃ اداره القرآن کراچی ۱/۲۹۵

۱۷ القرآن الکریم ۲/۲۰۸

کہ اس کے ہمسایہ ہنود اس پر ہنسیں گے اور اعتراض کریں گے تو یہ اس مسلمان کی مذہبی کمزوری ہے یا اس کو کیا کہیں گے؟

(۶) کیا شریعت اسلام کے نزدیک ایک برہمن سے ایک خاکروب ناپاک اور نجس تر سمجھا جاتا ہے؟ حالانکہ برہمن کو سخت شرک کی وجہ سے زیادہ ناپاک سمجھا جاتا ہے۔

(۷) مستند علمائے دین کے فتاویٰ کو جو شخص بیچ و پوچ سمجھ کر اس پر عمل نہ کرے اور کہے کہ فتویٰ وہی ہے جو ہمارا دل گواہی دے، ایسا شخص شریعت کے نزدیک کیسا ہے؟

(۸) اگر کوئی مسلمان نو مسلم خاکروب کے ساتھ حقہ پینے، کھانا کھانے پر ایک مسلمان کی ہنسی اڑائے وہ مسلمان کیسا ہے؟

(۹) خاکروب کی بالغہ لڑکی جو مسلمان ہو گئی ہے کیا اس کے پانے کا اس کا شوہر خاکروب مستحق ہے یا قبول اسلام سے پیشتر باقاعدہ طور پر اس کے ماں باپ کے یہاں سے اس کی رسم رخصت عمل میں نہ آئی ہو اور دورانِ مقدس میں (جو اس کے شوہر نے اس کے نام دائر کیا ہے) مسلمان ہو گئی ہو۔
بیتوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) اسلام لاتے ہی معاہر قوم والے کو غسل کرنا چاہئے خصوصاً وہ قوم کہ نجاسات سے تلوٹ جن کا پیشہ ہو مسلمان کرتے ہی ان کو خوب پاک کر کے نہلا دیں اس کے بعد معان کے ساتھ کھائیں پسں۔
(۲) جو کافر تلقین اسلام چاہے اسے تلقین فرض ہے اور اس میں دیر لگانا اشد کبیرہ بلکہ اس میں تاخیر کو علمائے کفر لکھا اگر بلا وجہ شرعی دیر کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز ناجائز ہوتی نہ کہ وہ فرض بجالایا اس بنا پر اس کے پیچھے نماز میں تامل کریں۔

(۳) مسلمان پر بدگمانی حرام ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ أَشْمُ
اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو
بے شک کچھ گمان گناہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
غَيْرَ لَقَيْنِي بَاتٍ كَيْفَ تَبْصُرُ
غیر یقینی بات کے پیچھے نہ جا بیشک کان اور آنکھ

والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئلہ
اور دل سب سے پرسش ہوتی ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث
بدگمانی سے دُور بھاگو بدگمانی سب سے بڑھ کر
جھوٹی بات ہے۔

(۴) ہرگز قابلِ جائز نہیں، بارگاہِ عزت وہ بارگاہِ کرم ہے کہ :

باز آواز آہر آنچہ ہستی باز آ
مگر کافرو رند و بُت پرستی باز آ
ایں در کہ یاد رگہ ناامیدی نیست
صد بار اگر تو بہ شکستی باز آ

(جو کچھ بھی تُو ہے اس کام سے مکرر سد کر رک جا یعنی اسے چھوڑ دے، اگر تو کافر ہے
او باش اور بُت کا پُجاری ہے تاہم اس کو چھوڑ دے۔ یہ دروازہ (یعنی اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ) ہمارے ناامید ہو کر لوٹ جانے کا دروازہ نہیں، اگر تُو نے سو مرتبہ بھی
توبہ کر کے توڑ دی تو پھر بھی (اس بارگاہ کی طرف) لوٹ آ۔ ت)

(۵) کافروں کے غلط طعنہ کا لحاظ کرنا اور اس کا خیال نہ کرنا کہ اس مسلمان کی دل شکنی ہوگی کسی

ایسے ہی کا کام ہے جو زاجاہل ہے یا معاذ اللہ کافروں کی طرف مائل ہے۔

(۶) کفر کی نجاست میں برہمن خاکروب سے نجس تر ہیں مگر ظاہری نجاست سے تلوث اس کو زائد
رہتا ہے ولہذا مسلمانوں میں رائج ہے کہ خاکروب کی چھوٹی چیز سے جیسا احتراز کرتے ہیں برہمن کی چھوٹی
ہوتی سے نہیں کرتے لیکن اُسی وقت ہے جب تک وہ مسلمان نہ ہوا جب اسلام لے آیا اور طہارت
کر لی اب وہ اپنا بھائی ہے۔

(۷) شخص اگر خود عالمِ کامل نہیں تو مستند علمائے دین کے فتوے نہ ماننے کے سبب ضال و گمراہ
ہے، قرآنِ عظیم نے غیر عالم کے لئے حکم دیا کہ عالم سے پوچھو نہ یہ کہ جس پر تمہارا دل گواہی دے عمل کرو۔
قال اللہ تعالیٰ :

فاستلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یتلوا
علم والوں سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ (ت)

۱۷۳/۳۶ القرآن الکریم

۲۰/۲ امین کمپنی دہلی باب ماجاء فی ظن السنو جامع الترمذی ابواب البر والصلة

۳۳/۱۶ القرآن الکریم

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا،

نعم من كان عالما فقيها مبصرا ماهرا
 باا اگر وہ عالم، فقیہ (یعنی قانون فقہ جاننے والا)،
 مبصر (رکھنے والا)، علم میں مہارت اور تجربہ رکھنے والا
 علیہ وسلم استغث قلبك وان افناك المفتون
 اور علم کا سمندر ہو تو اسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھنے اگرچہ تمہیں مفتیان کرام کچھ
 فتویٰ دیں۔ (ت)

(۸) یہ ہنسی اڑانے والا سخت گنہگار ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ
 اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم سے ہنسی
 عسلى ان يكونوا خيرا منهم ولا نساء من
 مذاق نہ کرے، کیا خبر، شاید وہ (جن سے ہنسی مذاق
 نساء عسلى ان يكن خيرا منهن
 کیا گیا) ہنسی کرنے والوں سے بہتر ہوں۔ اور
 نہ عورتیں عورتوں سے ہنسی مذاق کریں شاید وہ ہنسی مذاق کی جانے والی عورتیں ان سے بہتر ہوں (مقصد
 یہ کہ کوئی کسی دوسرے کو کہتے اور کہتے نہ سمجھے، ہو سکتا ہے کہ انجام کے لحاظ سے وہ کمتر اُس بالاتر سے اچھا
 اور افضل ہو)۔ (ت)

کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس ہنسنے والے سے وہ خاک و دب ہی بہتر ہو۔

(۹) عورت جب مسلمان ہو جائے حکم یہ ہے کہ اس کے شوہر سے اسلام کے لئے کہا جائے اگر
 مان لے فہا وہ اس کی عورت ہے اور نہ مانے تو اس کا یہ انکار کرنا اس نکاح کو ساقط کرتا ہے، یہ حکم
 اس وقت ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور وہ نہ مانے، جہاں حاکم اسلام نہیں عورت
 تین حیض کا انتظار کرے، اس مدت میں اگر وہ مسلمان نہ ہو نکاح زائل ہو جائے گا۔ بہر حال مسلمہ عورت پر
 کافر کو شرعاً کوئی دعویٰ نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مسئلہ مولوی محمد واحد صاحب ۳ جمادی الآخرہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مستحبات کو بدعتِ سیئہ کہہ کر روکنے والے یا (قرون ثلاثہ
 میں نہ تھے) کہہ کر منع کرنے والے کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کو کسی مسجد کا امام مستقل
 لے اتحاد السادة المتقين کتاب عجائب القلب بیان مایوآخذہ العبد من فساد القلوب دار الفکر بیروت ۲۹۸/۱
 کنز العمال برمز تنج عن والبعث حدیث ۲۹۳۲۹ موسۃ الرسالہ بیروت ۲۵۰/۱

لہ القرآن الکریم ۱۱/۴۹

بنانا یا مدرس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

کتب عقائد میں تصریح ہے کہ تحلیل حرام و تحریم حلال و دونوں کفر ہیں جو شے مباح ہو جسے اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا اسے ممنوع جاننے والا کافر ہے جبکہ اس کی اباحت و حلت ضروریات دین سے ہو یا کم از کم حنفیہ کے طور پر قطعی ہو ورنہ اس میں شک نہیں کہ بے منع خدا و رسول منع کرنے والا شریعت مطہرہ پر اقرار کرتا ہے اور اللہ عز و جل پر بہتان اٹھاتا ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ فسق شدید و کبیرہ و خبیثہ ہے، قال اللہ تعالیٰ:

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ السُّنْتُكُمْ هَذَا حَلَالٌ
وَهَذَا حَرَامٌ لَتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
لَا يَفْلَحُونَ لَهُ
اور جو کچھ تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں اس کے متعلق یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو (یا درکھو) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ (ت)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (فَبِعِزَّتِ اللَّهِ وَلَفَرَّ يَاسَافُ) :

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
اللَّهُ تَعَالَى كَذَبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
ہیں (جو حقیقت) ایمان نہیں رکھتے (ت)
فاسق و مرتکب کبیرہ و منہی علی اللہ ہونا ہی اس کے پیچھے نماز ممنوع اور اسے امام بنانا ناجائز ہونے کے لئے بس تھا، فتاویٰ الحج وغنیہ میں ہے:
لَوْ قَدْ مَوَّافَقًا يَأْتِي شَمُونَ
اگر لوگوں نے کسی فاسق (مرتکب گناہ کبیرہ) کو امام بنا کر آگے کیا تو لوگ گناہگار ہونگے۔ (ت)

تبيين الحقاني و طحاوي میں ہے:

لَا تَفِي تَقْدِيمَهُ تَعْظِيمَهُ
کیونکہ اس کو (یعنی فاسق کو) آگے کھڑا کرنے

۱۱۶/۱۶ لہ القرآن الکریم

۱۰۵/۱۶ لہ

۳ لہ غنیۃ المستملی شرح غنیۃ المصلی فصل فی الامامۃ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً۔
میں اس کی تعظیم ہے جبکہ لوگوں پر شرعاً اس کی
توہین ضروری ہے۔ (ت)

مگر یہ وجہ منع کہ سوال میں مذکور آج کل اصول و باییت مردودہ مخذولہ سے ہے اور وہ بایسہ بے دین ہیں
اور ان کے پیچھے نماز باطل محض۔ فتح القدیر میں ہے،
الصلوة خلف اهل الاهواء لا تجوز۔ اہل ہوا (خواہش پرست) کے پیچھے نماز پڑھنا
ناجائز ہے (ت)

اور انہیں امام و مدرس بنانا حرام قطعی اور اللہ و رسول کے ساتھ سخت خیانت، اور مسلمانوں کی کمال بڑھاپی۔
صحیح مستدرک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من استعمل علی عشرة من جلا و فیہم من
ہو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و رسولہ
و المؤمنین۔
اگر کسی نے دس آدمیوں پر ایک شخص کو حاکم
بنایا جبکہ ان میں وہ شخص بھی تھا جو اس حاکم
سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند تھا، تو اس حاکم
بنانے والے شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (ت)

اور اگر ان کے عقائد کفر پر مطلق ہو کر ان کے استحصال یا آسان سمجھنے سے ہو تو امام و مدرس
بنانے والا خود کافر ہو جائے گا،

فان الرضی بالکفر کفر و من انکر شیتا
من ضروریات الدین فقد کفر و من
شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔
پس کفر سے خوشنودی کفر ہے، اور جو کوئی
ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرے
تو وہ بلاشبہ کافر ہے۔ پھر جو کوئی اس کے
کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

کسی مسجد یا مدرسہ کے مہتمم متولی کیا روار کھیں گے کہ اپنے اختیار سے اسے امام و مدرس کریں جو
ان کے ماں باپ کو علانیہ مغلطہ گالیاں دیا کرے، ہرگز نہیں۔ پھر وہ بایہ تو اللہ عز و جل کے محبوب

۱۔ تبیین الحقائق باب الامامة والحدث فی الصلوة الکبری الامیریہ بولاق مصر ۱۳۴/۱

۲۔ فتح القدیر باب الامامة مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۰۴/۱

۳۔ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام ۹۲/۴ و نصب الراية کتاب ادب العاضی ۶۲/۴

۴۔ حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین خطبۃ الکتاب مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علانیہ گالیاں دیتے لکھتے پھپھاتے ہیں۔ وہ کیسا مسلمان کہ اسے ہلکا جانے اور ایسوں کو مدرس و امام کرے۔ اللہ تعالیٰ سچا اسلام دے اور اس پر سچی استقامت عطا فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دے اور ان کے دشمنوں سے کامل عداوت و نفرت عطا فرمائے کہ بغیر اس کے مسلمان نہیں ہو سکتا اگرچہ لاکھ دعویٰ اسلام کرے اور شبانہ روز نماز روزے میں منہمک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا يُؤْمِنُ الْإِنْسَانُ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مَنْ (لوگو!) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک والدہ و ولدہ والناس اجمعین ۱؎ مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی نگاہ میں اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (ت)

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ و رسول کی محبت و عظمت کو ایک پلہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت و عزت کو دوسرے میں۔ پھر دشمنان و بدگویان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تو یہ مسلح کلی یہ بے پرواہی یہ سہل انگاری یہ نیچری ملعون تہذیب سہ راہ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت و عزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل، والیاذ بانہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ت):

الْمُحْسِبِ النَّاسِ أَنْ يَتَّكُوا أَنْ يَقُولُوا ۱؎ کیا لوگ اس گھنڈ میں پڑ گئے کہ وہ صرف اتنا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۲؎ کہتے پر کہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دے جائینگے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (ت)

زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہیں اللہ و رسول کی محبت و عظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کر دیتی ہیں کہ کون اس دعوے میں جھوٹا اور کون سچا۔

رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ ذِكْرًا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۱؎ اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو نہ پھیر جبکہ تو نے سیدھی راہ دکھا دی اور ہمیں وصلی اللہ تعالیٰ وسلم و بارک علیٰ ۲؎ اپنے پاس سے رحمت سے نواز دے، یقیناً تو ہی

۱؎ صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول قدیمی کتب خانہ کراچی ۴/۱

۲؎ القرآن الکریم ۲/۲۹

۳؎ ۸/۳

مالکنا و مولینا والال والا صحاب! امین! بہت زیادہ عطا کر نیوالا ہے۔ ہمارے مالک
واللہ تعالیٰ اعلم۔

نزول فرمائے اور ان کی آل اور ساتھیوں پر بھی (درود و سلام اور برکات نازل ہوں) اور
اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ (ت)

مسئلہ از شاہجہانپور مرسلہ منصور حسن خان صاحب تحصیلدار ۹ ذی القعدہ ۱۳۳۵ھ

اس وقت ہندوستان میں بہت زور کے ساتھ حکومت خود اختیاری کی بحث چھڑی ہوئی ہے،
حکومت خود اختیاری کے یہ معنی ہیں کہ برائے نام انگریزوں کی نگرانی رہے گی اور حکومت درحقیقت باشندگان
ہندوستان کے ہاتھ میں ہوگی، اگر گورنمنٹ نے اسے عطا کر دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندو صاحبان جو
اعداد اور قول میں ہم سے بہت زائد ہیں ہم پر فوقیت رکھیں گے، بحالت موجودہ ہندو صاحبان کا مسلمانوں کے
معاملات میں جو رویہ ہے اس پر مندرجہ ذیل واقعات روشنی ڈالتے ہیں:

(۱) کانپور کے پریذ گراؤنڈ پر ہندو مجارٹی نے فیصلہ دیا کہ مسلمان نماز جنازہ نہ پڑھیں۔
(۲) ساوراجیہ شریف میں یہ احکام نافذ کر دئے گئے کہ مسلمان عقیقہ اور قربانی میں بکرا بکری بھی ذبح
نہ کرنے پائیں۔

(۳) جلیپور میں تراویح کے وقت باجا بجانا فرض سمجھا گیا اور کسی ہندو تعلیم یافتہ سے مسلمانوں کی فریاد پر
توجہ تک نہ کی مسجدوں میں نماز بند کر دی گئی۔

(۴) بنگال میں شہرہ کی رخصت تک ہندو سپرنٹنڈنٹ کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ مل سکی۔

(۵) بنگال کی کونسل میں سرسہار نے رخصت نماز جمعہ کی مخالفت کی، اس لئے ریزولوشن مسٹر ابوالقاسم
نے واپس لے لیا، اگر ہندو ممبر مل کر ووٹ دیتے تو ریزولوشن پاس ہو جاتا۔

(۶) صوبہ متحدہ میں پیران کلیر شریف کی چھوٹی سی سڑک بننے میں ہندوؤں نے ووٹ نہیں دئے اور سیتہ
آل نبی صاحب کارپوریشن پاس نہ ہو سکا۔

(۷) الہ آباد اور لکھنؤ میں اب تک ہندو میونسپلٹیوں کو چھوڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ
گورنمنٹ نے رعایت کی ہے۔

(۸) ہندو لیڈروں نے جو کانگریس کے ارکان و عناصر ہیں میونسپلٹی کے قانون سے اس لئے مخالفت کی
کہ مسلمانوں کو تین جبکہ ان کی تعداد سے زیادہ دے دیں اس کے متعلق صرف اخبار لیڈر اور آئریبل
مالوی جی اور ہندو سبھا کے جلسوں کا مطالعہ کافی ہے خصوصی اس جلسہ کا جو بنارس میں راجہ

راپال سنگھ کی صدارت میں ہوا تھا۔

(۹) بنگال گورنمنٹ کے بار بار اصرار پر بھی ہندوؤں نے مسلمانوں کو کلر کی لائن میں نہیں گھسنے دیا جس کے لئے گورنمنٹ کو آخری کارروائی کرنی پڑی۔

(۱۰) ہندو ممبروں نے جو مشترک ووٹ سے کونسلوں میں جاتے ہیں کبھی مسلمانوں کے حق میں اپنی رائے نہیں دی، نہ مسلمانوں کے حقوق کا خیال کیا۔

(۱۱) چندوسی میں ہندوؤں نے لٹھ کے ذریعہ سے محفل میلاد شریف بند کر دی۔

(۱۲) اردو کی مخالفت صرف مالوی جی اور چنٹا منی جی ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ مسٹر گاندھی بھی کرتے ہیں اور نہایت شائستگی سے سمجھاتے ہیں کہ جب تک مسلمان ہندی حروف نہ سیکھ لیں اُس وقت تک انھیں اردو خط میں اجازت دی جائے۔

(۱۳) قربانی کا مسئلہ ہمیشہ زیر بحث نہیں بلکہ موجب کشت و خون رہتا ہے، اور زبردستی مسلمانوں کو اپنے فرائض سے روکا جاتا ہے، اور کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ بکر ابکری بھی وہ نہ ذبح کئے جائیں۔

(۱۴) نوکریوں کا یہ حال ہے کہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے ہر صوبہ میں مسلمانوں کو محبان وطن اور ہوم رولر اصحاب گھسنے نہیں دیتے۔

مندرجہ بالا واقعات پر نظر ڈالنے کے بعد کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو اُس شورش میں جو ہندو صاحبان اس کے متعلق کر رہے ہیں مذہباً شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا
الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا
اور فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ
لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ
قَدْ بَدَأَ الْبَغْضَاءَ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ
اے ایمان والو! اوروں کو اپنا ولی دوست نہ سمجھو
وہ تمہاری ضرر رسانی میں گئی نہیں کرتے، اُن کی
دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو دشمنی ان کے منہ

وما تَخْفَىٰ مِنْهُ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الآيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝
سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں
دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں
تمہیں بتا دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس ارشادِ الہی کے بعد کیا کوئی عاقل دیندار مسلمان ہندو کی شورش میں ان کا ساتھ دینا روا رکھے گا
اور وقت پر زبانی باتوں کے دھوکے میں آکر بالآخر ان سے اسلام و مسلمین کے ساتھ نیک برتاؤ اور
دلی دوستی کی امید رکھے گا اس حکومت کا اختیار کا حاصل اگر ہندوستان میں صرف اس قدر ہوا کہ اوپر کی
کونسلوں میں ہندو نمبر بکثرت کر دئے گئے اور امور انتظامیہ کے سوا دیگر احکام میں ان کی رائے سنی گئی
اور کثرت پر فیصلہ ہوا جب تو ظاہر کہ ہر طرح ہندو کی جیت ہے انھیں کی کثرت رہے گی اور انھیں کی بات،
جیسا کہ بعض وقائع مذکورہ سوال اس کا نمونہ ہیں، نیچر کی کمیٹیوں میں ان کے اور تمہارے حالات و عادات
جوئے گئے وہ اور بھی ان کے مؤید ہیں یعنی یہ کہ بہت ہندو نہ فقط اپنے حقوق بلکہ مسلمانوں کی پامالی حقوق
میں بیدریغ کوشش کرتے ہیں اور بہتیرے مسلمان ممبر دم نہیں مارتے بلکہ بعض تو صلیح کل و بے تعصب
بننے کو اُلٹا ان کا ساتھ دیتے ہیں، مسلمانوں کی تعداد ایک تو کم تھی ہی اور بھی کم رہ جاتے ہیں آخر بار پالی
ہندو کے ہاتھ رہتا ہے اب اس کا اثر جو نمایاں ہو رہا ہے، اس حالت میں کلیات پر پڑے گا، گورنمنٹ
کو مسلمانوں ہندوؤں کے معاملہ میں نہ کسی کی طرف ذرا ہی نہ کسی سے خصوصیت جب ہندوستانی ممبر بڑھے
اور کثرت ہندو کی ہوئی تو اب احکام ان رایوں سے فیصل ہو کر آئیں گے جو ایک قوم کی ذاتی طرفدار اور
دوسروں کی ذاتی مخالفت ہے اس وقت وہ اسی لئے مسلمانوں کو بگا رہے ہیں کہ یوں اختیارات اپنے کر لیں
اور انھیں کی کوششوں سے ان کے حقوق پامال کرنے پر خاطر خواہ قادر ہو جائیں گے جب یہ جم گئی پھر کیا
ہوتا ہے ص

درین سود ندارد چو کار رفت از دست

(جب کام ہاتھ سے نکل جائے تو پھر پشیمان ہونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ ت)

صا مردِ آخسر میں مبارک بندہ است

(نتیجہ کو دیکھنے والا مرد بابرکت آدمی ہے۔ ت)

اور اگر بالفرض حکومت خود اختیاری اپنے حقیقی معنی پر ملی تو وقت سخت تر ہے غور کرو اس وقت کہ

ملک اُن کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ سارے مذہبی شعائر میں کتنی رکاوٹیں ڈالتے ہیں، رات دن کوشاں رہتے ہیں اور اپنی کثرتِ تعداد و کثرتِ مال کے سبب کچھ نہ کچھ کامیاب ہوتے رہتے ہیں، جب اختیارات اُن کے ہاتھ میں ہوئے اس وقت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے، مثلاً اُس وقت تو قربانیاں ان قیود و حدود کے ساتھ کہ اُن کا لگایا جانا بھی شورشِ ہنود کے باعث ہے ہو جی جاتی ہیں اس وقت قتلِ انسان سے بڑھ کر جرم ٹھہریں گی اور مسلمانوں کو مجبوراً نہ اپنا یہ شعار دینی بند کرنا پڑے گا۔ کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دے دے گی کہ اُس میں خالص احکامِ اسلام جاری کرو، یہ تو ممکن نہیں، نہ تنہا اُن کو ملے، پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لو گے کہ ایک حصہ میں تم اسلامی احکام جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکامِ کفر ہیں، بر تقدیر ثانی ظاہر ہے کہ ہندوستانی کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو اُن لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعتِ مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوششِ متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے اور

من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون ہ ہم الظالمون ہ ہم الفسقون۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا (بندوں پر اتارا) جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر، ظالم اور نافرمان ہیں۔ (ت)

کے تمغے پائے، بر تقدیر اول کیا ہنود راضی ہو جائیں گے کہ ملک مشترک ہو اور احکامِ تنہا احکامِ اسلام۔ ہرگز نہیں، آخر تمہیں اُن کے ساتھ کسی نہ کسی قانونِ خلافِ اسلام پر راضی ہونا اور اپنی رضا و سعی سے مسلمانوں کو اس کا پابند کرنا پڑے گا اور قرآنِ عظیم سے وہی تین خطابوں کا تمغہ ملے گا یہ سب اُس وقت ہے کہ جھگڑا نہ اُٹھے اور اگر پھوٹ پڑی اور تجربہ کہتا ہے کہ ضرور پڑے گی اُس وقت اگر ہنود حسبِ عادت آپ بے قصور بنے اور سب ڈھلی بگڑی تمہارے سر ڈالی تو زمین میں بیٹھے بٹھائے فساد اُٹھانے اور حکمِ الہی لا تعلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (لوگو! اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ ت) کی مخالفت کر کے خود اپنی اور لاکھوں ناکردہ مسلمانوں کی جان و عزت معرضِ خطرہ میں ڈالنے کا ذمہ دار کون ہوگا۔ اللہ عز و جل سیدھی سمجھ دے، آمین! واللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

مسئلہ خیر آباد اودھ ضلع سیتا پور مرسلہ سید امتیاز حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید مسلمان ہے اور اس کے گلے میں ہندو مذہب کی ایک کتاب بید جزدان میں مثل کلام مجید کے بطور حائل کے پڑا ہے۔ زید کو علم ہے کہ میرے گلے میں ہندو مذہب کی کتاب ہے یا اور کوئی غیر معظّم کتاب ہے مگر کافر اس کو یہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے اور اس کے گلے میں کلام مجید ہے یہ سمجھ کر اس کتاب کی جس کو وہ کافر اپنے خیال میں کلام مجید سمجھتے ہوئے توہین کرنا چاہتا ہے زید اس کی حفاظت کرتا ہے محض اس وجہ سے کہ یہ کافر کلام اللہ سمجھ کر توہین کرتا ہے، ایسی صورت میں مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ زید کے شریک ہوں اور اس کافر کے حملہ کو روکیں یا سمجھ کر کہ اس کے اندر غیر مذہب کی کتاب ہے اور کوئی معظّم چیز نہیں ہے سکوت اختیار کریں اور زید کو لعنت ملامت کریں، شرعاً کیا حکم ہے، اگر زید کو کوئی نقصان پہنچے اور اس کے معاونین کو مدد کرنے سے تکلیف پہنچے تو وہ عند اللہ ماجور (اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب دے ہوئے۔ ت) ہوں گے۔ مشرح جواب تحریر فرمائیے فقط۔

الجواب

سوال تیشلی ساختہ معلوم ہوتا ہے مثال میں بسا اوقات فرق رہ جاتا ہے جس کے سبب حکم بدل جاتا ہے اگرچہ تیشلی قائم کرنے والا اپنے ذہن میں یہ سمجھے کہ میں نے اصل واقعہ کا بالکل چربہ اتار لیا ہے بہر حال اس صورت مستفسرہ کا حکم یہ ہے کہ زید بوجہ قابل سخت ملامت ہے، اول تو سب سے پہلے اس کا جرم شدید یہ ہے کہ اُس نے ایک کافر مذہب کی کتاب کو معاذ اللہ قرآن مجید سے تشبیہ دی، جزدان میں رکھا، گلے میں حائل کے طور پر ڈالا، یہ خود اس نے قرآن عظیم کی توہین کی، امیر المؤمنین فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کینز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جا رہی ہے اس پر درہ لیا اور فرمایا:

ای وفار القی عنک الخمار انتشبہین
اے بد تو والی! اپنی اوڑھنی اتار، کیا بیبیوں کے بالحدراؤ۔

مشابہ بنتی ہے۔

اور اگر واقعی اس نے کافر مذہب کی کتاب معاذ اللہ مثل فتران کریم مستحق تعظیم سمجھا جب تو وہ خود ہی کافر متدہ ہے ورنہ کم از کم مبتلائے حرام ضرور ہے اور اس حرام کے باقی رکھنے ہی نے اس ہندو کو غلط فہمی پیدا کی تو یہ اس کا دوسرا جرم ہے کہ حرام پر مصر ہے، پھر اُس کے سبب جو فتنہ فساد پیدا ہو گا اُس کا منشا یہی اس کا اصرار علی الحرام ہے کیوں نہیں اسے جزدان سے نکال کر فوراً پھینک دیتا ہے کہ یہ تیرے ہی مذہب کی ناپاک کتاب ہے اس کی جتنی چاہے توہین کر، یوں یہ خود بھی حرام سے بچے اور فتنہ بھی فرو ہو، اب کہ یہ ایسا نہیں کرتا خود بانی فتنہ ہے یہ اس کا تیسرا جرم ہے، اگر پتا تو ایک پوتھی

لہ الدرامشور تحت آیت ذلک فی ان یعرفن فلا یؤذین منشورات مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ قم ایران ۲۲۱/۵

کی حمایت میں پنا اور مارا بھی تو ایک پوتھی کے پیچھے مارا، اور اگر وہ غالب آیا اور اس نے اس کتاب کی توہین جسے اس نے اپنے فعل و اصرار باطل سے اُسے معاذ اللہ قرآن عظیم باور کرایا ہے تو اس ہندو کے زعم میں تو یہی قرآن عظیم پر قادر ہونا اور اس معاملہ دینیہ مذہبیہ میں مسلمان پر فتح پانا اس کا منشا بھی یہی شخص ہے اور اگر وہ مغلوب ہوا اور اس نے مارا اور جیل خانہ گیا تو محض بلا وجہ شرعی بلکہ بر خلاف وجہ شرعی ایک گناہ پر اصرار کے لئے اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کیا اور یہ بھی حکم حدیث حرام ہے اور یہ اس کا چوتھا جرم ہے۔ بہر حال یہ شخص سخت ملامتوں کا مستحق و سزاوار ہے جو اس کی اعانت کرینگے وہ بھی ان جرائم سے حصہ لیں گے اور گناہ پر مدد دے کر گنہ گار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ:

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان لیہ
لوگو! گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (ت)

ان پر لازم ہے کہ اگر وہ فتنہ اٹھاتا ہے یہ فرو کریں اور زعم کافر میں توہین اسلام نہ ہونے دیں اس کے گلے سے لے کر جزدان سے نکال کر وہ ہندوانی پشتک اُس ہندو کے سامنے پھینک دیں کہ فتنہ بند ہو اور وہ جرائم مذکورہ سب مسدود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۸ از رائے پور پھیت گڑھ **مسئلہ ۵۹** گڑھ علی سرائی نولیس نیپا پارہ اکھاڑا

(۱) کہ جہاں مسلمان بٹے ہیں وہاں ایک شراب کی بھیٹی ہے چند لوگ شیعہ اُس راہ سے گزرے جو اپنی قوم میں مقرر ہیں انھیں معلوم ہوا کہ یہاں پر مسلمان شراب پیاکرتے ہیں تو انھوں نے ایک انجمن مقرر کیا اور اپنی قوم کے چند لوگوں کو سکریٹری پریزیڈنٹ انجمن بنایا اور اس میں سنیوں کو ممبر مقرر کیا، از روئے شرع سنی بھی اُن کی رائے سے موافقت کر سکتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

(۲) اس انجمن میں دو مسئلے پیش ہیں کہ کوئی سنی شراب پئے یا زنا کرے اُس کو خارج از قوم کر دینا اور شادی وغنی میں شریک نہ ہونا زنا کس حالت میں سمجھا جائے گا جبکہ کوئی شخص کسی عورت سے صرف بات کر رہا ہے یا عورت مذکورہ اس کے گھر میں کسی مزدوری کے لئے بیٹھی ہے یا کسی پیشہ و شخص کے مکان کو ضرورت سے آتی ہے کیونکہ اس شہر میں مزدور عورتیں بہت ہیں جو آدمی تنہا نوکری پیشہ و جن کی مستوراتیں نہیں تو وہ ان کو اپنے گھروں میں کام کرنے کے ساتھ تعلق ہے اور وہ شخص باہر کھڑا ہوا اندر مکان کا حال کیا جانتا ہے کہ مکان میں کیا ہو رہا ہے علماء دین

باطن کے حالات کی نسبت کیا بیان کرتے ہیں، کیا یہی زنا کی صورتیں ہیں؟

(۳) شیعہ قوم سے سُنی کہاں تک شریک ہو سکتے ہیں؟
ان اوپر کئے ہوئے وجوہ کی نسبت حضورِ مکرم فرما کر اس فقیر کو جواب سے سرفراز فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی، خداوندِ کریم آپ کو جزائے خیر دے گا۔

الجواب

(۱) سُنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط میل جول ناجائز ہے خصوصاً یوں کہ وہ افسر ہوں یہ مانتے۔ قال اللہ تعالیٰ:

واقما ینسبک الشیطن فلا تقعد بعد الذکرى مع القوم الظالمین
اگر تجھے شیطان کہی بھول میں ڈال دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھ۔ (تہ)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
فایاکم وایاہم لا یضادکم ولا یفتنونکم
تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۲) زنا نہیں ثابت ہو سکتا جب تک چار مرد عاقل بالغ، ثقہ، متقی، پرہیزگار اپنی آنکھ سے ایسا مشاہدہ نہ بیان کریں جیسے سُرمہ دانی میں سلائی، بغیر اس کے جو شخص کسی مسلمان کی نسبت زنا کی تہمت رکھے گا بحکمِ قرآن مجید انہی کو زردی کا مستحق ہوگا، پھر اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے، جو لوگ انہیں نوکر رکھتے ہیں ضرور مکان میں دونوں تنہا ہوتے ہوں گے، اور اسے شرع نے حرام فرمایا۔

(۳) کہیں تک بھی نہیں، آیت و حدیث میں مطلقاً ممانعت فرمائی، بلکہ ایک حدیث خاص اس قوم کا نام لے کر آئی کہ:

یا قی قوم لہم نبذ یقال لہم
الرافضة لا یشہدون جمعة
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم آنے والی ہے ان کا بدلہ لیا جائے گا

لہ القرآن الکریم ۶/۶۸

صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱

ولاجماعۃ ویطعنون السلف فلا تجالسوہم
ولا تواکلوہم ولا تشاربوہم ولا تناکحوہم
واذا مرضوا فلا تعودوہم واذا ماتوا
فلا تشہدوہم ولا تصلوا علیہم
ولا تصلوا معہم
انھیں رافضی کہا جائے گا وہ نہ جمعہ پڑھیں گے
نہ جماعت، اور امت کے اگلوں پر طعن کریں گے
تم ان کے پاس مت بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا
نہ کھانا، ان کے ساتھ پانی نہ پینا، ان کے ساتھ
شادی بیاہت نہ کرنا، وہ بیمار پڑیں تو انھیں
پوچھنے کو نہ جانا، مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔
دیکھو حدیث نے موت و حیات کے سب تعلق کو ان سے قطع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹ از قضیہ کرتپور ضلع ججنور محلہ مدھوپاڑہ مرسلہ منشی منیر الدین صاحب ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ
اگر کوئی مسلمان دسہرہ کی جھنڈی کے جلسہ میں ہنود کا شریک ہو یا اس میں گنگا پھری یا سینٹی یا
دیگر کھیل خود کھیلے یا دوسروں کو کھلائے یا اس میں کسی قسم کا باجا خود بجا لے یا دوسروں سے بوائے یا کوئی
راگ خود گائے یا اوروں سے گوائے یا اس میں کسی قسم کی امداد دے دے قدے قلمے جلوس مذکور کی
رونی افزائی کی نیت سے کرے یا اس جلوس کا تماشا اٹھائے اور دوسروں کو ترغیب دیکھنے کی دلائے یا
میل ملاپ باہمی کی وجہ سے شرکت کرے یا دیگر اغراض دنیا کے باعث ہنود سے بامید حصول خوشنودی ہنود
جلوس کی اعانت میں سرپرستانہ پیش آئے یا ایسی سرپرستی کا ارادہ کرے اور اس حد تک کہ اگر اس
جلوس میں اس مقام کے رواج و دستور کے خلاف منجانب ہنود امور جدیدہ کے اضافہ کرنے کی آمادگی
ہو اور اس کی اطلاع پاکر خواہ اس کا ظہور دیکھ کر وہاں کے غریب مسلمانان بخوف بیجان فتنہ حسب ضابطہ
پکھری اس کے انسداد کی کوشش و چارہ جوئی کریں اور کوئی شخص مسلمان سربراہ و خواہ رئیس حکام ریس
بذات خود یا بذریعہ اپنے آدمیوں کے خود دار ریاست و استقامت یا سرنجی و منبری کے مسلمانان کو
چارہ جوئی سے باز رکھے اور تحریف دلائے یا اگر مسلمانان بامید انصاف گورنمنٹ بلا خوف و خطر مصروف
چارہ جوئی رہیں اور مسلمان مانع چارہ جوئی جانب دار اہل ہنود ہو کر امر جدید کو جلوس مذکور میں اپنی کوشش سے
اضافہ کرے اور اس جلوس مذکور میں ایسی نمایاں سعی پوری کرے کہ جس ایک مسجد اس احترام میں ذوق آجائے جس کو حکام ضلع نے بلحاظ
عبادت گاہوں کے بذریعہ احکام تحریری منظوری کیا ہو یعنی باوجود ممانعت حاکم علاقہ کے مسجد مسلمانان

لے تاریخ بغداد ترجمہ الفضل بن غانم ۶۹۰ دار الکتاب العربی بیروت ۳۵۸/۱۲
لے کنز العمال حدیث ۳۲۴۶۸ و ۳۲۵۲۹ و ۳۲۵۴۲ مؤستہ الرسالہ بیروت ۱۲/۵۲۹ و ۵۲۲/۵

کے گرد پچاس پچاس قدم دونوں طرف باجا گا جاشور و غل ہر قسم اہل جلوس جھنڈی ہے کرا دے تو ایسا مسلمان نیز مسلمانان متذکرہ بالا شرعاً کس گناہ کے مرتکب ہیں، آیا بدعت یا فتنی یا کفر آرتداد اور دیگر مسلمانان کو ان سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟ بصراحت و تفصیل فتویٰ میں ارقام فرمایا جائے فقط۔

الجواب

مراسم کفر کی اعانت اور ان میں شرکت ممنوع و ناجائز و گناہ اور مخالفت حکم الہیہ ہے،
قال الله تعالى ولا تعاونا على الاثم
والعدوان
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (ت)

حدیث میں ارشاد ہوا:

من سود مع قوم فهو منهم وفي لفظ من
کثر سود قوم فهو منهم۔
جو کسی قوم کی جماعت میں شریک ہو کر ان کا گروہ
بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔
خصوصاً تو بہین مسجد پر اعانت کہ بہت سخت تر ہے، پھر اگر یہ باتیں شامت نفس اور طبع دنیا سے
ہوں تو صرف استحقاق جہنم ہے اور اگر کسی دم کفر کے پسند و رضا کے ساتھ ہوں تو کھلا کفر ہے۔ غزالیوں
میں ہے،

من استحسن فعلا من افعال الكفار كفر
یا اتفاق المشائخ۔
جس شخص نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو وہ
باتفاق مشائخ کافر ہو گیا۔ (ت)
مسلمانوں کو ایسے شخص سے میل جول منع ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے،
واما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد
الذكرى مع القوم الظالمين۔
اگر تمہیں شیطان کسی مجھلاوے میں ڈال دے تو
پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔ (ت)

۱۔ القرآن الکریم ۲/۵

۲۔ کنز العمال بحوالہ خط عن انس حدیث ۲۴۶۸۱ مؤستہ الرسالہ بیروت ۱۰/۹

۳۔ بحوالہ الدیلمی عن ابن مسعود " ۲۴۷۳۵ " " " ۲۲/۹

۴۔ غزالیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر الفن ثانی کتاب السیر الرقة ادارة القرآن کراچی ۱/۲۹۵

۵۔ القرآن الکریم ۶/۶۸

اور فرماتا ہے :

ولا تتركوا الى الدين ظلموا فتمسكوا
النار (۱) (لوگو! ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں دوزخ
کی آگ چھوئے گی۔ (ت)

۶۲۴ھ ازگودھرہ مدرسہ فیض عام مدرسہ مولوی عبد الرحمن بن مولوی محمد علی صاحب ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۶۹ھ
(۱) قصبہ لونڈا واڑہ میں ہنود بکثرت رہتے ہیں یہ لوگ بجاہ سادون آٹھ روز تہوار مناتے ہیں اُس کو

اپنی اصطلاح میں ”پکچوسن“ کہتے ہیں، ان دنوں میں آٹھ روزے بھی اپنے مذہب کے موافق
رکھتے ہیں اور جاندار شئی کو مارنا اور تکلیف دینا بُرا سمجھتے ہیں، چنانچہ مسلمان تیلیوں کو اس
بنار پر گھائی چلانے سے روکتے ہیں اس لئے کہ تلوں میں کچھ کیرٹے جو ہوتے ہیں وہ پل جاتے ہیں
اُس آٹھ روز مسلمانوں کو گھائی نہ چلانے کے عوض میں روپے بھی دینا چاہتے ہیں پس مسلمانوں کو
اُس آٹھ روز گھائی نہ چلانا اور روپیہ لے کر اس امر میں ان کی اتباع کرنا کیسا ہے؟

(۲) جو مسلمان کہ ہنود کے تہوار میں اُن کی موافقت کرے اور اُس کو منائے اس کیلئے کیا وعید ہے؟

(۳) کسی قصبہ کا رئیس مسلمانوں کو کہے کہ تم ہنود کے تہواروں میں اُن کی اتباع کرو ورنہ تم کو سخت
اذیت پہنچاؤں گا، پس مسلمانوں کو اس امر میں رئیس کی اتباع درست ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انما الاعمال بالنيات و بكل امر و عی
(یاد رکھو) اعمال کا مدار ارادوں پر ہے، اور
اکرمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کا اس نے
مانوی ہے۔

ارادہ کیا ہے۔ (ت)

اگر اس سے تیلیوں کی نیت انکی موافقت اور اُن کی رسم مذہبی میں شرکت ہے تو حرام ہے،
اور حرام فعل کی اُجرت میں جو کچھ لیا جائے وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے نہ اطاعت پر،
اور اگر اُنھوں نے یہ سمجھا کہ واقعی تیل پلینا فعل شنیع ہے کہ اس سے کیرٹے پس جاتے ہیں، تو یہ وہی
خیالات باطلہ ہنود کی شرکت ہوئی، ایسا ہو تو یہ فعل ہمیشہ ناجائز ہے اور ناجائز کا ترک واجب اور

لے العتہ آن الکریم ۱۱۳/۱۱

۱۱۳/۱۱ صحیح البخاری باب کیف کان بدّ الوحي الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱

اجرت اس پر لینا حرام، اور اگر انھوں نے یہ سمجھا کہ ہمارا وہ کام ایک مباح شرعی ہے کچھ واجب تو نہیں کہ اس کا کرنا ضرور ہو آٹھ دن محنت سے بچتے ہیں اور مفت کے دام مال مباح کافر سے ملے ہیں یہ سمجھ کر آرام کیا اور دام لئے تو حرام نہیں، پھر بھی اغراض فاسدہ کفار کی تحصیل نامناسب ہے، ایسے موبومات کہ کیرٹے ہوں گے اور پس جائیں گے شرعاً عرفاً عقلاً کسی طرح قابل اعتبار نہیں ورنہ رات کو چلنا منع ہو جائے کیا معلوم اندھیرے میں کوئی چیونٹی پس جائے بلکہ پانی پینا منع ہو جائے کیا معلوم اس میں کوئی باریک کیرٹا ہو کہ نظر نہ آتا ہو، بلکہ خوردین سے مشاہدہ ہوا ہے کہ دودھ اور پانی سب میں یقیناً کیرٹے ہوتے ہیں، اور یہی مطابق قانون فطرت ہے کہ رطوبت میں حرارت جب عمل کریگی فیضان روح ہوگا، تو دین و دنیا سب کی عافیت تنگ ہو جائے، ایسے بیہودہ خیال کسی طرح موافق اسلام نہیں ہو سکتے۔ صحیح حدیث میں ہے،

نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التمر عما فیہ - رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن - واللہ تعالیٰ اعلم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کو پانے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھو ہارا توڑ کر اس کی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیرٹا تو نہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن اسے روایت کیا۔ ت)

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ غمز العیون میں ہے،

من استحسن فعلاً من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ۔

جس آدمی نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو مشائخ کو ام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

ورنہ فسق و معصیت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اللہ عز وجل کی معصیت میں کسی کا اتباع درست نہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا طاعة لاحد في معصية الله - والله تعالى اعلم -
 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہیں۔
 واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۶۳ از گونڈل کاٹھیاواڑ مرسلہ عبد الستار رضوی برکاتی ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ
 مباہلہ کیا ہے، اور وہ کس وقت، کس سے، کس طرح کیا جاتا ہے؟

الجواب

مباہلہ یہ کہ دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اُس پر لعنت الہی ہو، یہ جائز ہے، اور اب تک مشروع ہے کما نص علیہ فی رد المحتار (جیسا کہ رد المحتار میں اس پر نص کی گئی ہے۔ ت) مباہلہ ہر اُس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے قول کی حقانیت پر یقین قطعی ہو، مشکوک یا مظنون بات پر مباہلہ سخت جرات ہے مثلاً ہم کسی شافعی المذہب سے اس امر پر مباہلہ نہیں کر سکتے کہ قرأت خلف الامام ناجائز ہے، نہ شافعی ہم سے مباہلہ کر سکتا ہے کہ واجب ہے، اور ہم اور وہ دونوں غیر مقلدوں سے اس پر مباہلہ کر سکتے ہیں کہ امام اعظم و امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ائمہ دین ہیں اور اُن کی تقلید جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۴ از اوپور میواڑ راجپوتانہ چھارائہ اسکول مرسلہ مولوی وزیر احمد صاحب مدرس
 ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

اس شہر میں روافض یعنی فرقہ اسمعیلیہ بوسہروں کے امام بڑے ملا آئے ہیں اُن کا دعویٰ ہے کہ میں داعی وقت ہوں، امام اور عامل میں ہی مقرر کرتا ہوں، میں قوم کا مالک و مختار ہوں۔ ان کو بوہرے سیدنا کے لفظ سے پکارتے ہیں، جب یہ شہر میں آئے تو ان کی سواری بڑی شان و شوکت کے ساتھ مع دو تین ہزار بوسہروں کے مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جس راستہ میں واقع ہے اُس طرف ہو کر نکلی تو مدرسہ حنفیہ کے ممبران سنت جماعت حنفی مذہب والوں نے مدرسہ کو رنگ برنگ کے کاغذ کے پھیریوں سے آراستہ کیا اور ایک بڑے سرخ کپڑے پر بڑے بڑے کاغذ کے حروف بنا کر "خوش آمدید" لکھا اور بڑے ملا صاحب کے نظارے کے لئے آویزاں کر دیا اور جب ملا صاحب کی سواری مدرسہ کے قریب آئی تو حنفی ممبران مدرسہ نے ادب کے ساتھ ملا صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور گلہ ستے نذر کئے اور ان کے سر پر پھول اُچھالے اور بعد میں ممبران مدرسہ

ملا صاحب کی قیام گاہ میں ملا صاحب کو مدرسہ میں آنے کی دعوت دینے کو گئے تو ملا صاحب نے اُن لوگوں کو دس دس بیس بیس روپے کا انعام دے کر رخصت کیا، اب ارشاد فرمائیں کہ حنفیوں کا بوجھے فرقہ کے امام کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا کیسا ہے، اگر ان ممبروں نے اس لاپٹ سے کہ ملا صاحب مدرسہ میں کچھ روپیہ دے جائیں گے، ایسا کیا تو یہ ان کا ایسا کرنا کیسا ہے، اور یہ لوگ حنفی مذہب کے مدرسہ کے ممبرانے جانے کے قابل ہیں یا نہیں، اور بے پڑھے مسلمانوں پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

الجواب

جن لوگوں نے ایسا کیا انھوں نے اپنے لئے جہنم کا سامان پورا کر لیا انھوں نے اپنی بد فعلی سے عرش الہی کو ہلا دیا، انھوں نے واحد قہار کا غضب اپنے سر لیا، انھوں نے قرآن عظیم کی تحقیر کی، انھوں نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ یہ اسی بنا پر ہے کہ انھوں نے روپیہ کے لاپٹ سے ایسا کیا، اگر دل سے اسے ان تعظیموں کا سختی جانتے تو کھلے کافر ہوتے، اور اب بھی فقہائے اطلاق اُن کے بارے میں بہت سخت ہیں کہ وہ بخوشی بلا ضرورت ان ملعون حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں اُن پر فرض ہے کہ جس اعلان کے ساتھ ان ناپاک حرکتوں سے شیطان پھیلایا اور بے پڑھے مسلمانوں کا دین ڈھایا ابلیس لعین کا پھریرا مہربازار اڑایا اُسی اعلان کے ساتھ عام مجنوں میں توبہ کریں اور سب کہ از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں، اگر توبہ نہ مانیں تو ایسے لوگ اس قابل بھی نہیں کہ مسلمان ان کو اپنے پاس بیٹھنے دیں سُستی مدرسے کی رکنیت تو بڑی چیز ہے، اس حال پر بھی جو انھیں رکن مدرسہ دینیہ رکھیں گے اللہ و رسول و مسلمان سب کے خائن و بدخواہ ہوں گے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَمْسِكُمْ
النَّارُ

دوسری آیت میں ارشاد ہوا:

وَأَمَّا نِيسِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اگر تجھے شیطان مجھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا صدح الفاسق غضب الرب واهتز
لذلك العرش۔ رواه ابن ابی الدنیا فی
ذم الغیبة وابو یعلی فی المسند والبیہقی
فی شعب الایمان عن انس و ابن عدی فی
الکامل عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
ابن عدی نے "الکامل" میں حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے روایت کیا (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے
راضی ہو)۔ (ت)

نیز حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من سلو علی صاحب بدعة اولقیہ بالبشر
او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل
علی محمد۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
(اسے خلیف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

نیز چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من وقص صاحب بدعة فقد اعان علی
هدم الدین۔ رواہ الطبرانی فی
الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ
بن بشیر و ابن عدی و ابن عساکر
عن ام المومنین الصدیقة
والحسن بن سفین فی مسنده
وابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل

جس نے کسی بد مذہب کی توفیر کی اُس نے دین کے
ڈھانڈے پر مدد دی۔ (امام طبرانی نے معجم کبیر
میں اور ابو نعیم نے الحلیۃ میں عبد اللہ بن بشیر سے
اس کو روایت کیا۔ ابن عدی اور ابن عساکر
نے مسلمانوں کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ سے
اور حضرت حسن بن سفیان نے اپنی سند میں اور
ابو نعیم نے الحلیۃ میں معاذ بن جبل کے حوالہ سے

۱۔ شعب الایمان حدیث ۴۸۸۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۳/۴
الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی ترجمہ سابق بن عبد اللہ الرقی دار الفکر بیروت ۱۳۰۴/۴
۲۔ تاریخ بغداد ترجمہ عبد الرحمن بن نافع ۵۳۷۸ دار الکتب العربیۃ بیروت ۲۶۴/۱۰

والسخرى في الابانة عن ابن عمر وهو
وابن عدي عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهم والبيهقي
في شعب الايمان عن ابراهيم
بن ميسرة التابعي المكي الثقة
مرسله

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا عملت سيئة فاحداث عندها توبة
السري السر والعلانية بالعلانية
رواه الامام احمد في كتاب الزهد
والطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب عن
معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه بسند حسن
جيد و احمد ايضا فيه عن عطاء بن يسار
مرسله

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من استعمل رجلا من عصابة
جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ

لكنز العمال بحوالہ طب عن عبد الله بن بشير حديث ۱۱۰۲ موسسة الرسالة بيروت ۲۱۹/۱
الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي ترجمه الحسن بن يحيى ابو عبد الملك الخشنى دار الفكر بيروت ۴۳۶/۴
شعب الايمان

دار الديان للتراث بيروت ص ۳۵
طبعة الاولياء وشرح خالد بن معدان ۳۱۸
تهذيب تاريخ دمشق الكبير ترجمه حسن بن يحيى
دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۸۳/۴
دار الديان للتراث القاهرة ص ۳۵
المعجم الكبير عن معاذ بن جبل حديث ۳۳۱ المكتبة الفیصلیة بیروت ۱۵۹/۲

وفيه من هو ارضى الله منه فقد
خان الله ورسوله والمؤمنين - رواه
الحاكم وصححه وابن عدى والعقيلي
والطبراني عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما -

میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے
اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت
کی - (ابن حاکم نے اس کو روایت کر کے صحیح
قرار دیا۔ ابن عدی، عقیلی، طبرانی اور خطیب
بغدادی نے حضرت ابن عباس سے اس کو
روایت کیا (اللہ تعالیٰ باپ، بیٹے دونوں سے
راضی ہو)۔ (ت)

فتاویٰ ظہیریہ امام ظہیر الدین و اشباہ والنظائر محقق زین و تنویر الابصار شیخ الاسلام غزی و
در مختار میں ہے :

لوسلم على الذمى تبجيلا يكفر لانت
تبجيل الكافر كفر و لو قال لمجوسى
يا استاد تبجيلا كفر

اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کافر کو بطور عزت و
توقیر سلام کیا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ کافر
کی عزت افزائی کفر ہے، اور اگر کسی نے
آتش پرست کو تعظیم کے طور پر "اے استاد"
کہا تو وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

فصول عمادی وعقد الفرائد و در مختار و جامع الفصولین و نور العین و محیط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ
میں ہے :

ما یكون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح
و اولاده اولاد ذنا و ما فیہ خلاف یؤمر
بالاستغفار و التوبه و تجدید النکاح
والله تعالى اعلم -

جو چیز بالاتفاق کفر ہے وہ عمل اور نکاح کو باطل
کر دیتا ہے اس کی اولاد اولاد ذنا ہوگی
اور جس چیز کے کفر ہونے میں اختلاف ہے تو
ارتکاب کرنے والے کو توبہ استغفار اور
تجدید نکاح کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۱۔ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام دار الفکر بیروت ۹۲/۴
۲۔ در مختار شرح تنویر الابصار کتاب المحظور والاباۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲۵۱/۲
۳۔ در مختار کتاب الجہاد باب المرتد " " " ۳۵۹/۱

مسئلہ ۶۵ از ریاست لشکر گوالیار بازار پاننگر مسئلہ عطا حسین صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم العتدآن واقع مسجد بازار مذکور ۱۵ صفر، ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط

اما بعد ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان اعلان کرنے والے صاحب کی بابت جو باوجود اہل علم اور سنت و جماعت ہونے کے اپنے اعلان کی سطر چودہ و پندرہ میں تحریر فرماتے ہیں 'اعتراض اول یہ کہ اعلان کے شروع میں نہ حمد ہے نہ نعت - اعتراض دوم سطر پندرہ و چودہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ بھی تحریر نہیں - یہ دونوں اعتراض صحیح ہیں یا غلط ؟ اگر صحیح ہیں تو اعلان کرنے والے صاحب کے حق میں شرعی حکم کیا ہے ؟ اور وہ اہل سنت و جماعت کے جاسکتے ہیں ؟ اور اگر غلط ہیں تو کس طرح ؟ بتینوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ - ت) ، امید ہے کہ حسب ذیل پتہ پر جواب با صواب سے مطلع فرمائیں گے تاکہ اس کو شائع کر دیا جائے ۔

الجواب

جب سوال میں اعلان دہندہ کے سنی ذی علم ہونے کا اقرار ہے تو سنی خصوصاً ذی علم پر ایسی باتوں میں مؤاخذہ کوئی وجہ نہیں رکھتا ، شروع میں حمد و نعت نہ لکھا ممکن کہ بلحاظ ادب ہو کہ ایسے پرچے لوگ احتیاط سے نہیں رکھتے ، اور وقت تحریر زبان سے ادا کر لینا کافی ہے - جیسا امام ابن الحاجب نے کافیہ میں کیا مسلمان پر نیک گمان کا حکم ہے - قال اللہ تعالیٰ ،

ظن المؤمنون و المؤمنات بانفسهم خیرا
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اپنے لوگوں پر اچھا گمان کرنا چاہئے - (ت)

سطر چودہ میں یہ ہے : 'وہ ہماری خطاؤں کو محض اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے' - اس میں تو تسل کا ذکر نہیں تو معاذ اللہ تو تسل سے انکار بھی تو نہیں ، اور سنی کیونکر انکار کرے گا ، اور انکار کرے تو سنی کب ہوگا ، مسلمان کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو تسل رچا ہوا ہے اس کی کوئی دُعا تو تسل سے خالی نہیں ہوتی اگرچہ بعض وقت زبان سے نہ کہے - مولنا قدس سرہ ثنوی شریف میں فرماتے ہیں : ہ

اے بسا ناوردہ است ثنا بہ گفت جان او با جان است ثناست حقت

لے القرآن الکریم ۱۲/۲۴

لے ثنوی معنوی دفتر اول حکایت عاشق شدن بادشاہ بر کنیزک نورانی کتب خانہ پشاور ص ۵

۔ (اے شخص کہ بسا اوقات تیرے کلام میں استثنائیں لایا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی جان استثنائے کی جان سے گانتھی ہوئی ہے۔ ت)

اور محض "کالفظ معاذ اللہ تو تسل کی نفی نہیں، دین و دنیا و جسم و جان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابد الابد تک ملے گی سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابد الابد تک ملیگی قال النبی انما انا قاسم واللہ المعطی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بایں ہمہ جو نعمت ہے اللہ عزوجل کے محض فضل و کرم سے ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ و واسطہ و قاسم ہر نعمت ہونا یہ بھی تو محض فضل و کرم الہی جل و علا ہے فیما رحمۃ من اللہ لنت لہم اے محبوب اللہ کی کتنی رحمت ہے کہ تم ان کے لئے نرم و رحیم و مہربان ہوئے، والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا، حضور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ ت) اعراض اگرچہ صحیح نہیں مگر میں معترض کے اس حکم مقتدا کی داد دیتا ہوں کہ توسل اقدس کا ذکر نہ آنا اسے ناگوار ہوا، جزا اللہ خیرا، واللہ تعالیٰ اعلم (اللہ تعالیٰ سائل کو بہت اچھا صلہ عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ ت)۔

مسئلہ ۶۶ از ڈبرن ناماں جنوبی افریقہ مسلولہ مولوی عبد العظیم صاحب قادری برکاتی رضوی میرٹھی

۲۱ صفر ۱۳۳۷ھ

ماقولکم ایہا العلماء الکرام (اے معزز اہل علم مسئلہ ذیل کے متعلق تمہارا کیا ارشاد ہے۔ ت) حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص ہندوستان سے باہر جانا چاہے یا باہر سے ہندوستان آنا چاہے تو اس کو گورنمنٹ سے ایک اجازت نامہ جس کو بزبان انگریزی پاسپورٹ کہتے ہیں لینا ضروری ہوگا ورنہ داخلہ خارجہ کی اجازت نہ دی جائے گی یہ اجازت نامہ نہیں مل سکتا تاوقتیکہ ایک تصویر کم از کم نصف حصہ اعلیٰ بدن کی اجازت لینے والا داخلہ کرے اس تصویر کی تین نقلیں ہوں گی جو تینوں بھیجی جائیں گی دو گورنمنٹ میں محفوظ رہیں گی اور ایک اجازت نامہ کے ساتھ واپس مل جائے گی جس کا اجازت گیرندہ کو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے، بعض اشخاص سلین اپنے اہل و عیال سے دور بعض

تجارتی کاروبار میں مبتلا نفل و حرکت بغیر چارہ نہیں، بعض علماء کو اعلیٰ کلمۃ الحق کے لئے باہر جانے یا جا کر واپس آنے کی ضرورت ایسی اشد شدید ضروریات میں کہ جہاں بعض شکلوں میں سخت ترین دینی نقصانات بھی ہیں اجازت لینے کی غرض سے نصف حصہ اعلیٰ بدن کی تصویر کھینچنا بذریعہ فوٹو گراف جائز ہے یا نہیں اور اس اجازت نامہ کو اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا تو جسردا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنا بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ بلکہ صوف چہرہ کی ہو کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے، امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح معانی الآثار میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی الصورة السانس (سر کی تصویر کے لئے یہ حکم نہیں کیونکہ وہ جائز نہیں اس لئے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے۔ ت) اگرچہ ان کے پاس رکھنے میں خلاف ہے اور صحیح و معتد یہ ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے جیسا پوری تصویر کا، مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے، یا ذلت و خواری کی جگہ مثلاً فرش پا انداز میں ہو یا چہرہ بگاڑ دیں کاٹ دیں ٹھوکر دیں کہ ان صورتوں میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے یا نہ وہ بہت و مخموری ہو جیسے سکہ کی تصویریں، اس کی کامل تحقیق ہمارے رسالہ عطایا التقدير فی حکم التصوير (اللہ تعالیٰ قدرت و طاقت رکھنے والے کی عطائیں تصویر کا حکم، بیان کرنے میں۔ ت) میں ہے اور ان صورتوں میں اگرچہ رکھنا جائز ہے کھینچنا ان کا بھی حرام ہے،

لاطلاق نصوص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی احادیث متواترة ثم اطلاق الائمة فی کتب متکاثرۃ۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے متعلق متواتر حدیثوں میں 'مطلق نصوص وارد ہوئیں۔ اور پھر ائمہ کرام نے متعدد کتابوں میں اس کو علی الاطلاق (بغیر کسی قید کے) ذکر فرمایا ہے (ت)

اور جس کا کھینچنا حرام ہے کھینچنا بھی حرام ہے، شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے،

ما حرّم اخذہ حرّم اعطاؤہ قال اللہ تعالیٰ ولا تعادوا علی الاثم والعنوان۔ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

۱۔ شرح معانی الآثار کتاب الکراہیۃ باب التصاویر فی الثوب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۴۰۳/۲
۲۔ الاشیاء والنظار الفن الاول القاعدة الرابعة عشر ادارة القرآن کراچی ۱۸۹/۱

وقال تعالى كانوا لا يتناهون عن منكر
فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون ۝

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو بُرا کام لوگ
کیا کرتے اہل کتاب اس کے کرنے سے ایک دوسرے کو
نہ روکتے۔ کتنا بُرا رویہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے (ت)

مگر مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں، الضرورت تبیح المحظورات (ضرورتیں) (مجبوریاں) ممنوعات
کو مباح کر دیتی ہیں۔ (ت) اور عرج بین و ضرورت و مشقت شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے،

ما جعل عليكم في الدين من حرج الا ضرر
ولا ضرار، يريد الله بكم اليسر ولا يعسر
بكم العسر۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں تم پر کوئی تنگی
نہیں رکھی، نہ تو کسی سے نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی
کو نقصان پہنچاؤ، اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنے کا
ارادہ رکھتا ہے وہ تمہیں کسی تنگی میں ڈالنے کا ارادہ
نہیں رکھتا۔ (ت)

ہاں مجرد تفصیل منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہو سکتا مثلاً جائز فوکر تینس روپیہ ماہوار کی
ملتی ہو اور ناجائز ڈیڑھ سو روپے مہینہ کی تو اس ایک سو بیس روپے ماہانہ نفع کے لئے ناجائز کا اختیار
حرام ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں میں ہے،

رجل أجر نفسه من النضاري لضرب الناقوس
كل يوم بخمسة دراهم ويعطى في عمل
آخر كل يوم درهم عليه ان يطلب الرزق
من موضع آخر۔

ایک شخص نے عیسائیوں کے ہاں اجرت پر بگل بجانے
کی ملازمت اختیار کی اس شرط پر کہ اُسے یومیہ
پانچ درہم ملیں گے، اور کسی دوسرے (جائز
کام پر) ہر روز اُسے ایک درہم دئے جانے کا

وعدہ ہوا تو پھر اُس پر لازم ہے کہ وہ دوسری جگہ رزق حلال تلاش کرے (لہذا تھوڑی اجرت پر جائز
کام کرے اور زیادہ پر حرام کام نہ کرے)

۱۔ القرآن الکریم ۵/۷۹ ۲۔ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ۱۱۸

۳۔ ۲۲/۷۸

۴۔ مسند امام احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۱۳/۱

۵۔ القرآن الکریم ۲/۱۸۵

۶۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب المحظورات والاباحتہ مطبع نوکشور دہلی ۷۸۰/۴

اس سوال کے ورود پر ہم نے ایک رسالہ جکی النص فی اماکن الرخص (مقامات رخصت میں واضح اور ظاہر نص کا بیان - ت) تحقیقات جلیہ پر مثل لکھا ان تمام مباحث کی تنقیح و تشریح اس میں ہے تصویر کھنچوانے میں معصیت بوجہ اعانت معصیت ہے پھر اگر بخوشی ہو تو بلاشبہ خود کھینچنے ہی کی مثل ہے، یونہی اگر اسے کھنچنا مقصود نہیں بلکہ دوسرا مقصد مباح مثلاً کوئی جائز سفر، مگر قانوناً تصویر دینی ہوگی تو اگر وہ مقصد ضرورت و حاجت صحیحہ موجب حرام و ضرر و مشقت شدیدہ تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کہ منفعت کیلئے ناجائز جائز نہیں ہو سکتا، اور اگر یہ حالت ہے تو ایسی صورت میں فعل کی نسبت فاعل پر مقصد رہتی ہے اور یہ اس نیت سے بری اور اپنے اوپر سے دفع حرج و ضرر کا قاصد ہونے کے سبب لا تزر وازرة وغیرہ اخروی (کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا بوجہ نہ اٹھائے گا - ت) اور انما الاعمال بالنیات و انما لكل امرئ ما نوى (یاد رکھو اعمال کا مدار ارادوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہ کچھ ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے - ت) کا فائدہ پاتا ہے - فتح القدیر میں ہے :

ما ذکرناه لا يتوصل الى الحرج الا بارتائهم
فتكون الطاعة سبب المعصية فيه نظر
بل الاثم في مثله على الاخذ لا المعطى على
ما عرف من تقسيم الرشوة في كتاب
القضاء

جو کچھ ذکر کیا گیا یہ ہے کہ ادائیگی حج کا سوائے رشوت دینے کے اور کوئی ذریعہ نہیں، تو پھر (اس صورت میں) طاعت، گناہ کا سبب ہو جائے گی۔ اس پر اعتراض اور اشکال ہے وہ یہ کہ اس نوع کے مسائل میں رشوت لینے والے

کو گناہ ہو گا نہ کہ دینے والے کو، جیسا کہ کتاب القضاء میں تقسیم رشوت کے عنوان سے معلوم ہوا ہے اہل و عیال کے پاس جانے یا انھیں لانے کی ضرورت بیشک ضرورت ہے، رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت ہرگز یہ حکم نہ دے گی کہ تصویر لیں گے، تم یہیں رہو اور انھیں سمندر پار پڑا رہنے دو کہ نہ تم ان کی موت و حیات میں شریک ہو سکو نہ وہ تمھاری تجارت اگر پہلے سے وہاں تھی اور اب اسے قطع کر کے مالی وہاں سے لانے کے لئے ایک بار جانا ہے اگر نہ جائے تو مال جائے، تو یہ بھی صورت اجازت ہے کہ شرع میں مال شقیق نفس ہے۔

لہ القرآن الکریم ۱۶۴/۶

۱ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱
۲ فتح القدیر کتاب الحج مقدمہ مکرہ الخروج الى الحج مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۲۹/۲

قال الله تعالى اموالكم التي جعل الله لكم قيسما

الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو! تمہارے وہ مال کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ٹھہراؤ اور قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔) (ت)

اور اگر تجارت قائم رکھنے کو جانا ہے مگر ایک ہی بار کہ پھر وہیں توطن کا ارادہ ہے یا بار بار، مگر تصویر اول ہی بار لی جائے گی تو یہ بھی جواز میں ہے کہ ایک بار جانے سے چارہ نہیں، اور اگر ہر بار تصویر دینی ہوگی تو دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ اس کے پاس ذریعہ رزق وہی تجارت ہے اور وہ تجارت وہیں چلتی ہے، اگر یہاں مال اٹھالائے بیکار جائے یا نقصان شدید اٹھائے تو یہ پھر ہرج و مرج کی صورت میں آگیا و الحرج مدفوع، اور اگر اُس کے قطع میں معتد بہ ضرر نہیں یا وہ تجارت یہاں بھی چلے گی اگرچہ نفع کم ملے گا تو صرف بغرض قطع ایک بار جانے کی اجازت ہے دوبارہ کی نہیں کہ منفعت کے لئے ناروا، روا کرنا ناروا۔ اعلیٰ کلمۃ اللہ میں تین صورتیں ہیں اگر کچھ کافروں نے وہاں سے اسے لکھا کہ ہم تمہارے ہی ہاتھ پر مسلمان ہوں گے اگر کہیں مسلمان کرلو، تو لازم ہے کہ جائے کہ اس کے لئے فرض نماز کی نیت توڑ دینا واجب ہوتا ہے۔ حدیقہ ندیہ بحث آفات الید میں ہے:

لو قال ذمی للمسلم اعرض علی الاسلام یقطع ^{ان} اگر کسی ذمی کا فرض نے مسلمان سے کہا کہ مجھ پر وان کان فی الفرض کذا فی خزائن الفوائد۔ اسلام پیش کیجے، تو وہ فرض نماز کی نیت توڑ دے (اور پہلی فرصت میں اس کافر کو مسلمان کرے) 'خزائن الفوائد' میں یونہی مذکور ہے۔ (ت) یا وہاں کچھ کفار اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو وطن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے، اس صورت میں بھی اجازت ہوگی فان الظن الغالب ملتحق بالیقین (کیونکہ ظن غالب) (یعنی غالب گمان) یقین کے ساتھ لاحق ہے۔ (ت) بلکہ اس صورت میں بھی وجوب چاہئے کہ ایسی حالت میں تاخیر جائز نہیں کیا معلوم کہ دیر میں شیطان راہ مارے اور یہ مستعدی جاتی رہے، اور یہاں یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ کچھ میں ہی تو متعین نہیں کہ ہر ایک یہی خیال کرے گا تو کوئی نہ جائے گا، اور اگر یہ بھی نہیں عام کفار کی سی حالت ہے تو بجد اللہ تعالیٰ دعوت اسلام ایک ایک ذرہ زمین کو پہنچ چکی، ولہذا اب قتال کفار میں تعہد دعوت صرف مستحب ہے۔ ہدایہ میں ہے:

يَسْتَحِبُّ أَنْ يَدْعُوَ مَنْ بَلَغَتْهُ الدَّعْوَةُ مِبَالِغَةً
فِي الْإِنذَارِ وَلَا يَجِبُ ذَلِكَ
جس شخص کو دعوت اسلام پہنچ گئی ہو تو اُسے ڈرافے
میں مبالغہ کرتے ہوئے دوبارہ اسلام کی دعوت
دینا مستحب ہے لیکن واجب نہیں۔ (ت)

اب یہ صرف منفعت کے درجہ میں آگیا اس کے لئے اجازت نہ چاہئے، ہاں اگر معلوم ہو کہ وہاں ہنوز
دعوت اسلام پہنچی ہی نہیں تو تبلیغ واجب ہے یہ صورت دوم کی مثل ہو کر اجازت میں رہے گا، ظاہر ہے
کہ صورت سوال وہی تازی، حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا درکنہ اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہیں
آئی۔ فقیر نے جو کچھ ذکر کیا تفہماً ہے اور مولیٰ تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے،
فَانْصَبْتُ فَمِنْ رَبِّي وَلَهُ الْحَمْدُ وَإِنْ أَخْطَأْتُ
فَمَنْعِي وَمِنْ الشَّيْطَانِ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ عَنْهُ بَرِيْءَانِ
جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔
اس سے بری الذمہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والا اور بلند مرتبہ ہے۔ رسول گرامی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور
سلام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (ت)

رسالہ

جلی النص فی اماكن الرخص

(مقامات رخصت کے بیان میں واضح نص)

مسلمہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے ان کی اجمالی تفصیل کیا ہے :

بسم الله الرحمن الرحيم ، الحمد لله الذي
بعث نبينا صلى الله تعالى عليه
وسله بشريعة سمحة سهلة
غراء بيضاء ليا لها كنها رها
وافضل الصلوة و اكمل السلام
على من احل لنا الطيبات
وحرم علينا الخبائث ووضع
عتا ماكات على الامم
المخالية من الاصر و
الاغلال واونما رها و على
اله وصحبه و اوليائه
وحزبه الذين جعلهم

الله تعالى کے مقدس نام سے شروع جو بے حد رحم
کرنے والا مہربان ہے۔ ہر قسم کی تعریف اس
الله تعالى کے لئے ہے کہ جس نے ہمارے نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی شریعت دے کر بھیجا
جو کشادہ، نرم، آسان اور بے حد روشن ہے جس
کی رات دن کی طرح ہے، اور عمدہ درود اور
سب سے زیادہ کامل سلام اُن پر نازل ہو کہ
جنہوں نے ہمارے لئے پاک اور ستھری چیزیں
حلال فرمادیں، اور گندی چیزیں ہم پر حرام کر دیں۔
اور جو بوجھ، طوق اور گناہ گزشتہ امتوں کے ذمے
تھے وہ ہم سے اتار دیئے۔ اور اُن کی اولاد،
صحابہ، دوست اور ان کے گروہ پر بھی (درود و

ربہم امة وسطا فقالوا بالحق وقاموا بالعدل
وفازوا بفیوض الشریعة وانوارها وعلینا
بہم ولہم وفیہم یا ارحم الراحمین
ابد الابدین فی کل ان وحين عدد اوبار
الہدایا واصواف الضحایا واشعارہا
أصیت !

اے سب سے بڑے رحم کرنے والے! ہر لمحہ اور
ہمیشہ ہمیشہ رہے۔ قربانی کے اونٹوں کے بال اور مینڈھوں کی ادن اور بکریوں کے بالوں کی تعداد
کے مطابق رہے۔ یا اللہ! ہماری اس دعا کو شرف قبولیت سے نواز دے۔ (ت)

اقابعد، یہ چند سطور کا شفق السطور بعون الغفور لامعة النور (چند سطریں پردہ اٹھانے والی،
گناہ بخشے والے روشن نور کی مدد سے۔ ت) اس بیان میں ہیں کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت
ملتی ہے اس کی اجمالی تفصیل کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ ہر ممنوع کسی نہ کسی وقت مباح ہو سکتا ہے نہ ہر وقت
ایسا کہ کسی نہ کسی ممنوع میں رخصت کی قابلیت رکھتا ہے ادھر اس کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر
تعارض معلوم ہوتا ہے،

ایک اصل یہ ہے کہ درء المفاسد اہم من جلب المصالح مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل
سے زیادہ اہم ہے، حدیث ذکر کی جاتی ہے،
ترك ذرة مما نهى الله عنه افضل من
عبادة الشقلين

یہ قاعدہ مطلقاً لحاظ نہی بتاتا ہے۔
دوم الضرورات تبیح المحظورات مجبوریات ممنوع کو مباح کر دیتی ہیں۔
اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) اس کا استنباط کریمہ فاتقوا الله ما استطعتم و کریمہ

۱۲۵/۱	ادارة القرآن کراچی	القاعدة الخامسة	الفن الاول	الاشباه والنظائر
"	"	"	"	"
"	"	"	"	"
۱۱۸/۱	"	"	"	"
				القرآن الکریم ۲۸۶/۲

لا یكلف الله نفسا الا وسعها میں ہے یعنی مقدور بجز پرہیزگاری کروا نہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتا۔ یہ مطلقاً لحاظ ضرورت فرماتا ہے۔

سوم من ابتلی ببیلتین اختار اھو فھما دو بلاؤں کا مبتلا اُن میں ہلکی کو اختیار کرے۔
اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) یہ کریمہ الا من اکره و قلبہ مطمئن بالایمان (مگر وہ شخص کہ جس پر زبردستی کی جائے جبکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ ت) سے مانو ذہے یہ قاعدہ دونوں اطلاق نہیں کرتا بلکہ موازنہ چاہتا ہے۔

چہارم الضرر یزال (نقصان کو دور کیا جاتا ہے۔ ت) ضرر مدفوع ہے۔
قال عز وجل ما جعل علیکم فی الدین من حرج (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم پر دین میں کوئی تنگی نہ رکھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا ضرر ولا ضرار۔ رواد ابن ماجہ عن عبادہ بن رواد لونه ضرر دو۔ (ابن ماجہ نے اس کو حضرت
و کا حمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبادہ سے روایت کیا اور امام احمد نے عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے
ساتھ روایت کیا ہے۔ (ت)

ارتکاب ممنوع بھی ضرر ہے قویہ اصل اول سے کراتی ہے اور آسانی ضرورت بھی ضرر ہے تو اصل دوم کے مطابق ہے۔

پیچشم المشقة تجلب التيسير مشقت آسانی لاتی ہے۔ اور اسی کے معنی میں ہے ماضاق

۱۶/۶۳ لہ القرآن الکریم

۲۰۶/۲ ۲۳۹۸ حدیث دار الکتب العلمیہ بیروت

۱۲۳/۱ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن کراچی

۱۰۶/۱۶ لہ القرآن الکریم

۱۱۸/۱ لہ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الخامسة ادارة القرآن کراچی

۷۸/۲۲ لہ القرآن الکریم

۱۰۵/۱ لہ سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب من بنی فی حقہ ما یضر بجارہ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۰

۱۸۹/۱ لہ الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الرابعة ادارة القرآن کراچی

امرا لا اتسعه (کوئی معاملہ تنگ نہیں ہوا مگر اس میں کشادگی رکھی گئی۔ ت) مولیٰ سبحانہ فرماتا ہے:
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تم پر
دشواری نہیں چاہتا۔

اس کا دائرہ ضرورت و مجبوری سے وسیع تر ہے۔
ششم ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام۔

قال تعالیٰ لا تعادونوا علی الاثم والعدوان۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) گناہ اور حد سے بڑھنے
پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔
ہفتم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوى۔ اعمال نیتوں پر ہیں اور ہر ایک کے لئے اس
کی نیت۔

قال عز وجل :
یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضوکم من ضل اذا اھتدیتم۔ ایمان والو! آپ ٹھیک رہو دوسرے کا بہکنا
تمہیں ضرر نہ دے گا جب تم راہ پر ہو۔

ہم دیکھتے ہیں حج میں ہرگز سے ٹیکس لے جاتے ہیں اور اس سے حج ممنوع نہیں ہو جاتا،
تجارتوں پر صد ہا سال سے تمام دنیا میں ٹیکس اور چنگیاں ہیں اس سے تجارت بند نہیں کی جاتی یہ قاعدہ
ہفتم کے موافق ہے لیکن سود کا لینا دینا دونوں حرام۔ حدیث صحیح میں دونوں پر لعنت فرمائی، دوسری
حدیث میں ارشاد ہوا:

الراشی والمرشی کلہما فی الناس۔ رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔
یہ قاعدہ ششم کے مطابق ہے لہذا بقدر وسعت ان مواقع واماکن کا بیان چاہئے جہاں رخصت

۱۸۵/۲ ۱۱۴/۱ ۱۸۵/۲ القرآن الکریم
۱۸۹/۱ ۱۱۴/۱ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم
۲/۵ ۱۱۴/۱ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم

۱۸۵/۲ ۱۱۴/۱ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم
۲/۱ ۱۱۴/۱ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم

۱۱۳/۶ ۱۵۰/۵ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم
۱۸۰/۳ ۱۱۴/۱ ۱۸۹/۱ القرآن الکریم

ملتی ہے اور جہاں نہیں کہ ان قواعد کے موارد واضح ہوں نیز مسائل کثیرہ و مباحث غریبہ باذنہ تعالیٰ روشن و لائح ہوں نیز اس شریعت مطہرہ کی رحمتیں اور اس کا اعتدال اور برخلافت شرائع یہود و نصاریٰ سختی و نرمی محض سے انفصال ظاہر ہو و یا اللہ التوفیق (اللہ تعالیٰ ہی کے کرم سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ ت) علماء فرماتے ہیں: مراتب پانچ ہیں،

(۱) ضرورت (۲) حاجت (۳) منفعت (۴) زینت (۵) فضول

امام محقق علی الاطلاق نے اسے اقسام اکل میں دکھایا اور ضرورت یہ بتائی کہ بے اس کے ہلاک یا قریب ہلاک ہو۔ اور حاجت یہ کہ حرج و مشقت میں پڑے۔ باقیوں کی تعریف نہ فرمائی مثال بتائی۔ منفعت گیہوں کی روٹی بکری کا گوشت۔ زینت علوا، مٹھائی۔ فضول طعام شبہہ حرام و نقلہ فی غمض العیون من قاعدة الضرر یزال و اقصر علیہ (غزالیون میں اُسے اس قاعدے سے نقل فرمایا کہ نقصان دُور کیا جائے، اور اسی پر اکتفا کیا۔ ت) فقیر بقدر فہم کلام عام کرے فاقول (پس میں کہتا ہوں) پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کو اقامت شرائع الہیہ ہے دین و عقل و نسب و نفس و مال عبث محض کے سوا تمام افعال انھیں میں دورہ کرتے ہیں اب اگر فعل (کہ ترک بمعنی کف کو کہ وہی مقدور و زیر تکلیف ہے نہ کہ معنی عدم کھا فی الغض وغیرہ بھی شامل) اگر ان میں کسی کا موقوف علیہ ہے کہ بے اس کے یہ فوت یا قریب فوت ہو، تو یہ مرتبہ ضرورت ہے جیسے دین کے لئے تعلم ایمانیات و فرائض عین، عقل و نسب کے لئے ترک خمر و زنا، نفس کے لئے اکل و شرب بقدر قیام بنیہ، مال کے لئے کسب و دفع غصب و امثال ذلک، اور اگر توقف نہیں مگر ترک میں لحوق مشقت و ضرر و حرج ہے تو حاجت جیسے معیشت کے لئے چراغ کہ موقوف علیہ نہیں ابتداءً زمانہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ (صاحب رسالت پر عمدہ درود اور ثنا ہو۔ ت) میں اُن مبارک مقدس کاشانوں میں چراغ نہ ہوتا۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح۔ رواہ
گھروں میں ان دنوں چراغ نہیں ہوتے تھے۔
بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا۔ (ت)

لے غزالیون البصائر القاعدة الخامسة الضرر یزال ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱۹/۱
لے صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفروش قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۶/۱
صحیح مسلم باب سترۃ المصلی الخ " " " ۱۹۸/۱

مگر عامہ کے لئے گھر میں بالکل روشنی نہ ہونا ضرور باعث مشقت و حرج ہے، اور اگر یہ بھی نہ ہو مگر حصول مفید ہے نفس فائدہ مقصودہ اس سے حاصل ہوتا ہے تو منفعت جیسے مکان کے ہر دالان میں ایک چراغ، اور اگر فائدہ مقصودہ کی تحصیل اس پر نہیں بلکہ ایک امر زائد زین و زیبائش بقدر اعتدال کے لئے ہے تو زینت جیسے چراغ کی جگہ فانوس، اور اگر اس سے اتنا فائدہ بھی نہیں یا اس میں اضطراب اور خروج عن الحد ہے تو فضول جیسے کسی نیت محمودہ کے گھر میں چراغاں۔ اب مواضع ضرورت کا استثناء تو بدیہی جس کے لئے اصل دوم کافی اور اس کی فروع معروف و مشہور اور استقصا سے بعید و مجوز مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے بیٹھ کر پڑھے ورنہ لیٹ کر ورنہ اشارہ سے الی غیر ذلک مما لا یخفی (ان کے علاوہ باقی صورتیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ت) اس کے لئے تمام ممنوعات کہ کسی حال میں قابلِ اباحت یا تحمل رخصت ہوں مباح یا مرض ہو جاتے ہیں نہ مثل زنا و قتل ناحق مسلم کہ کسی شدید سے شدید ضرورت کے لئے بھی مرض نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ اگر صحیح خوف قتل کے سبب بھی ان پر اقدام کرے گا مجرم ہو گا حکم ہے کہ باز رہے اگرچہ قتل ہو جائے، اگر مارا گیا اجر پائے گا کما نصتوا علیہ اصولاً و فروعاً (جیسا کہ اصول و فروع کے لحاظ سے ائمہ حرام نے اس کی تصریح فرمائی۔ ت) پھر اپنی ضرورت تو ضرورت ہے ہی دوسرے مسلم کی ضرورت کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے، مثلاً،

(۱) دریا کے کنارے نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ڈوبنے لگا اور یہ بچا سکتا ہے لازم ہے کہ نیت توڑے اور اسے بچائے، حالانکہ ابطالِ عمل حرام تھا،

قال تعالیٰ لا تبطلوا اعمالکم یہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اے ایمان والو! اپنے اعمال کو باطل نہ کیا کرو۔ (ت)

(۲) نماز کا وقت تنگ ہے ڈوبتے کو بچانے میں نکل جائے گا، بچائے، اور نماز قضا نہ پڑھے، اگرچہ قصداً قضا کرنا حرام تھا۔

(۳) نماز کا وقت جاتا ہے اور قابلہ اگر نماز میں مشغول ہو چکے پر ضائع ہونے کا اندیشہ ہے نماز کی تاخیر کرے۔

(۴) نماز پڑھتا ہے اور اندھا کنویں کے قریب پہنچا، اگر یہ نہ بتائے وہ کنویں میں گر جائے، نیت توڑ کر بتانا واجب ہے۔ اسبابہ میں ہے،

تخفیفات الشرع انواع الخامس تخفیف
تاخیر کا خیر الصلوٰۃ عن وقتہا فی حق
مشتغل یا نقاذ غریب ونحوہ^۱
رد المحتار کتاب الحج میں ہے:

جاء قطع الصلوٰۃ او تاخیرھا الخوفہ علی
نفسہ او مالہ او نفس غیرہ او مالہ کخوف
العیالۃ علی الولد والخوف من تردی اعمی
وخوف الراعی من الذئب وامثال ذلك^۲
ڈر یا اندھے کے کنویں میں گرنے کا خوف، یا چرواہے کا بھڑیٹے سے خطرہ، یا اس قسم کے دوسرے مواقع^۳۔
اقول (میں کہتا ہوں) یہ بھی حقیقہ اپنے نفس کی طرف راجع کہ یہ شرعاً ان کے بچانے پر مامور
ہے۔

اگر بنیم کہ نابینا و چاہ است اگر خاموش بنشینم گناہ است
(اگر میں یہ دیکھوں کہ اندھا اور کُنواں ہے تو اگر اس موقع پر خاموش رہوں تو گناہ ہے)
ولہذا جن کا نفقہ اس پر لازم ہے بے اُن کا بند و بست کئے جج کو نہ چلتے اور جن کا نفقہ اس پر نہیں
اگرچہ اس کے چلے جانے سے ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اس پر لحاظ لازم نہیں کہ یہ یہاں رہتا
جب بھی تو انہیں نفقہ دینے کا شرعاً مامور نہ تھا۔ پھر عالمگیر یہ ہیں ہے،

کرہت خروجہ (ای للحبج) نہ وجتہ
واولادہ او من سواہم ممن تلزمہ
نفقۃ وھولایخاف الضیعة علیہم
فلا یاس بان یشرج و من
لا تلزمہ نفقۃ لو کانت حاضرہ
فلا یاس بالخروج مع کراہتہ و من
اگر اس کی بیوی اور بچے یا اُن کے علاوہ دوسرے
افراد کنبہ کہ جن کا خرچہ اس پر لازم ہے، اگر
یہ جج کے لئے جائے اور یہ سب اس کے جانے
کو پسند نہ کریں اور اُسے اُن کے ضائع ہونے
کا اندیشہ نہ ہو تو پھر اس صورت میں اُس کے
جانے میں کوئی حرج نہیں اور جن لوگوں کا خرچہ

کان یخاف الضیعة علیہم۔ اس پر لازم نہیں، اگر یہ موجود ہو تو ناپسندیدگی کے باوجود اس کے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ اس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔ (ت)
 اور زینت و فضول کے لئے کسی ممنوع شرعی کی اصلاً رخصت نہ ہو سکتا بھی ایضاً سے غنی جس پر اصل اول بدرجہ اولیٰ دلیل وافی ورنہ احکام معاذ اللہ ہوائے نفس کا بازیچہ ہو جائیں،
 اقول یوہیں مجر و منفعت کے لئے کہ وہ اصل مدلول اصل اول اور اس پر کتب معتدہ میں فروغ کثیرہ دال،

(۱) حقنہ بضرورت مرض جائز ہے اور منفعت ظاہرہ مثلاً قوت جماع کے لئے ناجائز ہے۔
 رد المحتار میں ذخیرۃ امام اجل برہان الدین محمود سے ہے :
 یجوز الاحتقان للمرض فلو احتقن لا لضرورۃ بل لمنفعة ظاہرۃ بآب تيقوی علی الجماع لا یحل عندنا ۱۱
 بیمار کے لئے حقنہ کرنے کی اجازت ہے اگر اس نے بغیر ضرورت حقنہ لیا کسی ظاہری فائدہ کے لئے، مثلاً اس لئے کہ جماع پر قوی ہو تو ہائے لئے یہ حلال نہیں ۱۱۔ (ت)

اس پر حاشی فقیر میں ہے :
 اقول هذا ظاهرا اذا كان معه من القوة ما يقدر به على اداء حق المرأة في الديانة و تحصيل فرجها اما اذا عجز عن ذلك فهل يعد ضرورۃ الظاهر لا لانه بسبيل من ان يطلقها فتكبح من شئت فانت الواجب عليه احدا امرين امساك ببعرف او تسريح باحسان فان عجز عن الاول لم يعجز عن
 میں کہتا ہوں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ جب اس میں قوت مردی موجود ہو کہ جس کی وجہ سے یہ عورت کا حق ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے دیانت اور حفاظت فرج کے لحاظ سے، لیکن اگر یہ اس سے عاجز ہے تو کیا اس کو بھی ضرورت میں شمار کیا جائے گا؟ ظاہر یہ ہے کہ صورت ضرورت میں شمار نہیں، کیونکہ اس کے لئے یہ راستہ ہے کہ اس صورت میں یہ عورت کو طلاق دے دے تو پھر وہ جس سے چاہے نکاح کر لے، کیونکہ

الأخر نعم المعهود في الفندان النساء يتعيرن
بالزواج الثاني تعيراً شديداً لكن هذا من
قبلهن بجهلهن ليس عليه فيه اخذ
فليست أمله انتهى ما كتبت عليه -

میں مشہور و متعارف یہ ہے کہ حوزہ میں دوسرا نکاح کرنے سے سخت عار محسوس کرتی ہیں۔ لیکن یہ پابندی عورتوں کی طرف سے عائد کردہ ہے ان کی ناہنجی کی وجہ سے۔ اس میں اس پر کوئی گرفت نہیں۔ اس باب میں غور و فکر کرنا چاہئے۔ یہ آخر عبارت ہے جو میں نے اس کے حاشیہ میں لکھی۔ (ت)

(۲) ملال کام میں نیکس روپیہ مہینہ پاتا ہے اور نصرانی ناقوس بجانے پر ڈیڑھ سو روپے ماہوار دیں گے، اس منفعت کے لئے یہ نوکری جائز نہیں۔

(۳) یومیہ بچٹ کے لئے شہرہ نکالنے کی۔ فتاویٰ امام اجل قاضی خان میں ہے،

رجل أجر نفسه من النصارى لضرب
الناقوس كل يوم بخمسة دراهم ويعطى في
عمل آخر كل يوم درهم قال ابراهيم بن
يوسف رحمه الله تعالى لا ينبغي ان يؤاجر
نفسه منهم انما عليه ان يطلب الرزق
من موضع آخر وكذا لو أجر نفسه منهم
بعصر العنب للخمر لان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم لعن العاصم ثم هـ -

اُس شخص کا جو شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑنے کی ملازمت کرتا ہے، اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باب میں جن بد نصیبوں پر لعنت فرمائی ان میں انگور نچوڑنے والا بھی شامل ہے (عبارت مکمل ہوگئی)۔ (ت)

اقول ولا ينبغي ههنا بمعنى لا يجوز اقول (میں کہتا ہوں) لا ينبغي یہاں بمعنی

لہ جہ المختار علی رد المختار

نو نکشور لکھنؤ ۸۰/۴

لہ فتاویٰ قاضی خاں کتاب المحظوظ والایاتہ

بدلیل قولہ "علیہ" قانہ لایجاب و بدلیل
تشبیہ فی الحکم بما صرح علیہ اللعن - اور اس کی دلیل مصنف کا یہ قول "علیہ" ہے
کیونکہ لفظ علی ایجاب کے لئے آتا ہے اور اس دلیل سے کہ مصنف نے اس مسئلے کو حکم میں اس سے تشبیہ
دی کہ جس پر لعنت صحیح ہے - (ت)

(۴ و ۵) موچی کو نہری وغیرہ فاسقانہ وضع کا جو تانبہ بنانے یا درزی کو ایسی وضع کے کپڑے سینے پر
کتنی ہی اجرت ملے اجازت نہیں، کہ معصیت پر اعانت ہے - خانیہ میں متصل عبارت مذکورہ ہے :
و کذا الاسکاف او الخياط اذا استوجرو علی خياطة
شیء من زی الفساق ویعطی له فی ذلک
کثیر اجر لا یستحب له ان یعمل لانه اعانة
علی المعصیة اه - اقول ولا یستحب
ههنا للنهی لاجل التشبیہ المذکور و
بدلیل الدلیل فی الخانیة مسئلة الطبل
لا یجوز لانه اعانة علی المعصیة و
فی اوائل شهادات الہندیة عن المحیط
الاعانة علی المعاصی من جملة البکائر
فتاویٰ قاضی خاں میں طلبہ بجانے کے متعلق ہے کہ جائز نہیں اس لئے کہ یہ گناہ پر امداد دینا ہے
اور فتاویٰ عالمگیری کی بحث "اوائل شهادات" میں محیط سے نقل کیا کہ گناہ کے کاموں میں کسی کی
امداد کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے - (ت)

(۶) لکڑی جنگل سے مفت مل سکتی ہے اور ایک شخص لینے نہیں دیتا جب تک اُسے رشوت
نہ دو، دینا حرام - بحر الرائق میں ہے :

وفی القنیة قبیل التحری الظلمة
تمنع الناس من الاحتطاب من
القنیة کی بحث تحریری سے تھوڑا پہلے یہ مسئلہ مذکور ہے
کہ ظالم لوگ چراگاہ سے لوگوں کو ککڑیاں نہیں

۱۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب المحظورات الاباحۃ فصل فی النظر والمس نوکشور لکھنؤ ۸۰/م
۲۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب المحظورات الاباحۃ فصل فی التبیع والتسلیم نوکشور لکھنؤ ۹۴/م
۳۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الشهادات ابواب الاول فورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۱/م

المردج الابدفع شئ الیہم فالدف والاخذ
حرام لانہ من شؤۃ
لانے دیتے جب تک کہ انہیں کچھ نہ دے۔ اور
دینا اور لینا دونوں حرام ہیں اس لئے کہ یہ
رشوت ہے۔ (ت)

(۷) کعبہ معظمہ کی داخلی کس درجہ منفعت عظیمہ ہے مگر بے لئے دیئے نہ کرنے دیں تو جائز نہیں کہ
اس پر لینا حرام ہے تو دینا بھی حرام، اور حرام محض منفعت کے لئے حلال نہیں ہو سکتا۔ رۃ المختار میں ہے:
فی شرح الباب ویحرم اخذ الاجرة لمن
یدخل البیت او یقصد زیارة مقام ابراہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا خلاف بین علماء
الاسلام واثمة الانام کہا صرح بہ فی البحر
وغیرہ اھ وقد صرحوا بان ما حرم اخذہ
حرم دفعہ الا لضرورة ولا ضرورة ہنا
لان دخول البیت لیس من مناسک الحجۃ
تصریح فرمائی کہ جس چیز کا لینا حرام اس چیز کا دوسرے کو دینا بھی حرام ہے۔ مگر یہ کہ خاص مجبوری ہو۔
اور یہاں کوئی مجبوری نہیں۔ کیونکہ کعبہ شریف کے اندر داخل ہونا احکام حج میں سے نہیں اھ (ت)
اُس پر حواشی فقیر میں ہے:

ولا هو واجب فی نفسه فمن الجہل
ارتکابہ لاتیان مستحب بل
این الاستحباب مع لزوم
الحرام وما عن الامام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ من بذلہ شطر
مالہ للسدنة لبیت لیلۃ
فی الکعبۃ الشریفۃ
اور یہ اس بنا پر بذاتہ واجب بھی نہیں تو
پھر مستحب ادا کرنے کے لئے اجرت دینے کا
ارتکاب جہالت ہے بلکہ لزوم حرام کے ساتھ
استحباب کیسے ہو سکتا ہے۔ اور جو کچھ امام اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں
نے اپنے مال کا کچھ حصہ خادمان کعبہ کے لئے
خرچ کیا تاکہ خانہ کعبہ میں رات گزاریں اور وہاں

فختم فیہا القرائت الکریم فی
مرکتین فاقول یجب انہ کان بعد
التصریح بنفی الاجرة والتصریح یفوق
الدلالة کما نصوا علیہ فی الخانیة
وغیرہا۔

دو نفلوں میں پورا قرآن مجید ختم کریں۔
فاقول (پس میں کہتا ہوں) ضروری ہے
کہ یہ کام نفی اجرت کی تصریح کے بعد ہو۔ اور
صریح کلام دلالت سے فائق (اوپر) ہوتا ہے،
جیسا کہ فتاویٰ قاضیخان وغیرہ میں ائمہ کرام کی
اس پر تصریح موجود ہے۔ (ت)

(۸) وقف اگر قابل انتفاع نہ رہے اُسے بیع کر اس کے عوض دوسری زمین خرید کر وقف
کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ قابل انتفاع ہے اور اس کی قیمت کو دوسری جگہ وہ زمین مل سکتی ہے کہ اس سے
سوجھ زائد منفعت رکھتی ہو تبدیل جائز نہیں۔ فتح القدیر میں ہے،

الاستبدال لا عن شرط ان کان الخیر من الوقف،
عن انتفاع الموقوف علیہم بہ فینبغی
ان لا یختلف فیہ وان کان لا لذلك بل
امکن ان یؤخذ بشمن الوقف ما ھو خیر
منہ فینبغی ان لا یجوز خلاف الواجب
ابقاء الوقف علی ما کان علیہ دون
تزیادۃ اخری۔ (ملقطاً)
کہ جس حالت پر پہلے وقف تھا اُسی حالت پر اُسے باقی رکھا جائے اور اس میں کوئی زیادت اور
اضافہ نہ کیا جائے۔ (ت)

بالجملہ مسائل بکثرت ہیں کہ محض منفعت بیع ممنوع نہیں ہو سکتی،

فانقلت الیس فی سیر الہندیۃ
عن الذخیرۃ وفی کراہتہما عن
المحیط ما نصہ وان اراد الخروج
للتجارة الى ارض العدو
اگر کہا جائے کہ کیا فتاویٰ عالمگیری، بحث، سیر
بحوالہ ذخیرہ اور بحث کراہتہ بحوالہ محیط میں یہ
مذکور نہیں کہ جس کی اُس نے تصریح فرمائی۔
اگر تجارت کے لئے سرزمین دشمن کی طرف

اجازت نامہ لے کر جانا چاہئے لیکن والدین اس سے
وہاں جانے کو ناپسند کریں۔ اگر معاملہ پُر امن ہو
اس میں کوئی خطرہ اور اندیشہ نہ ہو، اور وہ وعدہ
وفا کرتے ہوں اور اس وصف میں مشہور و معروف
ہوں، اور اس کا بھی وہاں جانے میں فائدہ ہو
تو پھر اس صورت میں والدین کا حکم نہ ماننے
میں کوئی حرج نہیں ہے (یہاں دیکھئے کہ حصول
فائدہ کے لئے والدین کی نافرمانی کو جائز اور مباح
قرار دیا گیا اقول) (میں کہتا ہوں) واجب ہے
کہ اس سے وہ صورت مراد ہو کہ جس میں والدین کا
اُسے روکنا محض محبت اور شفقت کے طور پر ہو
اور اُس کی جدائی کا ناپسند ہونا غیر یقینی ہو، یہی
وجہ ہے کہ فقہاء نے حشر و ج کو
امن اور وہاں کے لوگوں کا وفادار ہونے میں
مشہور و معروف ہونے پر مسئلہ کو فرض کیا یہاں تک
کہ اُسے اس معاملہ میں کوئی خوف و خطرہ نہ ہو،
لیکن اگر خطرہ و اندیشہ ہو تو پھر والدین کی اجازت
بغیر اس کا باہر جانا اور سفر کرنا جائز نہیں، اس لئے
کہ دریں صورت اُن کی بھی یقینی ہوگی۔ پھر انہیں
بعد دو کتابوں میں مذکور ہے اگر کاروبار کے لئے
دشمن کے ملک میں اسلامی فوجوں میں سے
کسی اسلامی فوج کے ساتھ باہر جائے تو
والدین یا اُن میں سے کوئی ایک اس جانے کو ناپسند

بامان فکرھا (الحی الابوان) خروجه
فان كانت امرایخاف علیہ منه
وكانوا قوما یوفون بالعهد یعرفون
بذلك وله فی ذلك منفعة فلا بأس
بان یعصیہما الله فقد ابيع عصیانہما
للمنفعة اقول یجب ان یراد
به ما اذا كانت نہیہم المجرد
محبة وکراهة فراقہ غیر
جائز مـ ولذا فرضوا خروجه
بامان وكونہم معروفین
بالوفاء حتی لا یخاف علیہ
منہ اما اذا خیف لم یحل له
الخروج بغیر ذلک لانی
نہیہما ذلک یكون نہی جزم
فقی الکتابین بعدہ وانکات
یخرج فی تجارة ارض العدو
مع عسکر من عساکر
المسلمین فکرہ ذلک ابواء او
احدهما فان كانت ذلک
العسکر عظیم لا یخاف علیہم
من العدو یا کبیر الرأئ فلا
باس بان یرجع وان کان
یخاف علی العسکر من العدو

یہ ہیں؛ (اے شخص!) اپنے والدین کی اطاعت کیجئے اگرچہ وہ تمہیں تمہارے مال اور تمہاری ہر ملوکہ شے سے تمہیں الگ اور برطرف کر دیں۔ اس کو خوب سمجھ لیجئے، اور ہوشیاری سے ثابت قدم رہئے کیونکہ فقہ بغیر سمجھے نہیں ہو سکتی اور سمجھ بوجھ حصول توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ (رسالہ جلی النہج فی الحجۃ الخیر ختم شد)

۶۹ مسئلہ مسئلہ عبد الرحیم صاحب دکان محمد عمر صاحب عطار محلہ پانہ ناہ لکھنؤ

حضرت قاضی غلام غفرار صاحب دہلی مرقع سنت حسنا تکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(۱) جناب کا کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ زید نے مؤذن مسجد کی اذان کے ساتھ تمسخر کیا یعنی لفظ حتی علی الصلوۃ سن کر یوں مضحکہ اڑایا ”بھیا لٹھ چلا“ آیا زید کے لئے حکم ارتداد و سقوط نکاح ثابت ہوا یا نہیں، اور زید کا نکاح ٹوٹا یا نہیں؟ اس کی منکوحہ اس پر حرام ہوتی یا نہیں؟ اور بغیر دوبارہ نکاح میں لائے ہوئے وطی کرنا حرام اور زنا کاری ہے یا نہیں؟ اور بعد علم اگر منکوحہ زید نہ مانے اور ہمبستری ہوتی رہے تو منکوحہ زید پر بھی شہر عا جرم زنا عائد ہو گا یا نہیں؟

(۲) زید نے ایک مرتبہ شعار اسلامیہ دارٹھی کے متعلق کہا کہ میں دارٹھی نہیں رکھوں گا مجھے ان خفاش پروں کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی دین کے ساتھ استہزار اور موجب ردت و سقوط نکاح ہے یا نہیں؟ اور زید کا عذر کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا لہذا ہمارا نکاح باقی ہے، شریعت میں مقبول ہے یا نہیں؟

بیتوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) اذان سے استہزار ضرور کفر ہے اگر اذان ہی سے اُس نے استہزار کیا تو بلاشبہ کافر ہو گیا، اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، یہ اگر پھر مسلمان ہو اور عورت اس سے نکاح کرے اُس وقت وطی حلال ہوگی ورنہ زنا، اور عورت اگر بلا اسلام و نکاح اس سے قربت پر راضی ہو وہ بھی زانیہ ہے۔ اور اگر اذان سے استہزار مقصود نہ تھا بلکہ خاص اس مؤذن سے بایں وجہ کہ وہ غلط پڑھتا ہے تو اُس حالت میں زید کو تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) دارٹھی کے ساتھ استہزار بھی ضرور کفر ہے، زید کا ایمان زائل اور نکاح باطل اور عذر جمل غلط و عاقل کہ زید نہ کسی دُور دراز پہاڑ کی تلی کارہنے والا ہے نہ ابھی تازہ ہندو سے مسلمان ہوا ہے کہ اُسے نہ معلوم ہو کہ دارٹھی شعار اسلام ہے، اور شعار اسلام سے استہزار اسلام سے

استہزا رہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ اس سے نکاح ٹوٹ جائے نہ جانتا ہو، مگر اس کا نہ جاننا اس کے نکاح کو محفوظ نہ رکھے گا، شیعہ پر پتھر پھینکے شیعہ ضرور ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مسئلہ حکیم محمد اکبر صاحب بلگیش کا چوک اودے پور میواڑ جس شخص کے عقائد کا ٹھکانہ نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟

الجواب

عقائد کا ٹھکانہ نہ ہونا کئی معنی پر مستعمل ہوتا ہے، کبھی یہ کہ اس کی صحت عقیدہ پر اطمینان نہیں، کبھی یہ کہ یہ مذہب العقیدہ متزلزل العقیدہ ہے، کبھی شیعہوں کی سی باتیں کرتا ہے کبھی یہ مذہبوں کی سی۔ ان دونوں معنی پر اسلام سے خارج ہونا لازم نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از میرٹھ مرسلہ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب قادری رضوی خطیب مسجد جامع خیرنگر، مدرس مدرسہ قومیہ

- (۱) ہمزاد کیا ہے، اس کے تسخیر کے لئے عمل کرنا کیسا ہے؟
- (۲) آسیب، بھوت، جہرمل وغیرہ شہید وغیرہ جو مشہور ہیں صبح میں یا غلط؟
- (۳) دست غیب اور مصی کے نیچے سے اشرافی وغیرہ نکلنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) ہمزاد از قسری شیاطین ہے، وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے سو اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس مسلمان ہو گیا، صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

«امنکم من احد الا وقد وكل الله ذنبا من الجن وقرينه من الملائكة» قالوا وایک یا رسول الله قال وایک الا انت الله اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر امم، اعننی علی

لے صحیح مسلم کتاب صفۃ المنافقین باب تحریش الشیطان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۹
مسند احمد بن حنبل عن ابن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۸۵

سروایۃ الفتح المؤیدۃ

بہایاتی من الاحادیث

لہذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا تھا،
اس سے میری مراد فتح الباری کی روایت ہے کہ
جس کی تائید آئندہ احادیث سے ہوتی ہے،

اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبداللہ بن عباس
یا ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فضلت علی الانبیاء بخصلتین کانت
شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی
اسلمہ الحدیث۔
دوسرے انبیاء کرام پر دو باتوں میں مجھے فضیلت
بخشی گئی، ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا کہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت دی یہاں تک
کہ وہ مسلمان ہو گیا، الحدیث۔ (ت)

سہیقی والیہ النبوة میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فضلت علی آدم بخصلتین کانت
کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم
وکن اذ واجی عونائی وکان شیطان آدم
کافرا ودرجہ عونالہ علی خطیئہ۔
حضرت آدم پر مجھے دو خصالتوں میں فضیلت دی گئی،
ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے اس پر غلبہ دیا یہاں تک کہ وہ مسلمان
ہو گیا اور میری بیویاں مددگار ہیں، اور حضرت

آدم کا شیطان کافر بنا اور انکی بیوی نے خطا پر ان کی مدد کی۔ (ت)

اُس کی تسخیر جو سفلیات سے ہو وہ تو حرام قطعی بلکہ اکثر صورتوں میں کفر ہے کہ بے اُن کے خوش آمد
اور مدد و مرضیات کے نہیں ہوتی اور جو علویات سے ہو وہ اگرچہ بصورت و سطوت ہے مگر اُس کا
ثمرہ غالباً اپنے کاموں میں شیطان سے ایک نوع استعانت سے خالی نہیں ہوتا کہ وہ غلبہ قابض کہ
ومن یزغ منہم عن امرہ نذقہ من
عذاب السعیر۔
اور ان میں سے جو کوئی اس کے حکم سے منہ
پھیرے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکائیں گے۔ (ت)

۱۴۶/۴ مستدرک الوسائل بیروت ۲۲۳۸ حدیث ۲۲۳۸

مجمع الزوائد بحوالہ البزار باب عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القرن ۲۲۵/۸ و باب من خصالہ ۲۶۹/۸

۲۱۷ دلائل النبوة للبیہقی باب ماجاء فی تحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۸۸/۵

۱۲/۳۴ القرآن الحکم

جو استجاب دعا طلبی ملک لاینبغی لاحد من بعدی (مجھے ایسی بادشاہی دے ڈال جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ ت) سے تاشی ہر ایک کو کہاں نصیب، اور بالفرض نہ بھی ہو تو کافر شیطان کی مخالفت ضرور مورث تغیر احوال و حدوث ظلمت، حضرت سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم وہ ضرور صحبت جن سے ہوتا ہے یہ ہے کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، تو راہ سلامت اس سے بعد و مجانبت ہی میں ہے، رب عز وجل تو اس دعا کا حکم دے کہ اعود بک رب ان یحضر دن (۱) میرے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس حاضر ہوں۔ ت) اور یہاں یہ رٹ لگائی جائے کہ حاضر شو حاضر شو والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم (حاضر ہو جا، حاضر ہو جا، اور اللہ تعالیٰ کی پناہ، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ ت) (۲) ہاں جن اور ناپاک دُویں مرد و عورت احادیث سے ثابت ہیں اور وہ اکثر ناپاک موقعوں پر ہوتی ہیں، انہیں سے پناہ کے لئے پاخانہ جانے سے پہلے یہ دعا وارد ہوئی، اعود باللہ من الخبث و الغیث یث میں گندی اور ناپاک چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (ت)

وہ سخت جھوٹے کذاب ہوتے ہیں اپنا نام کبھی شہید بتاتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اس وجہ سے جملہ ان بے خرد میں شہیدوں کا سر پر آنا مشہور ہو گیا ورنہ شہداء کرام ایسی غیث حرکات سے منزہ و مبرا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۳) ہاں صحیح ہے مگر اس عملداری میں کیا بلکہ نایاب ہے۔ دست غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ و وسعت رزق ہونا ہے، پھر اگر دست غیب اس طرح ہو کہ جن کو تابع کر کے اس کے ذریعہ سے لوگوں کے مال معصوم منگوائے جائیں تو اسد سخت حرام کبیرہ ہے اور اگر سفلیات سے ہو تو قریب بکفر اور علویات سے ہو تو خودی شخص مارا جائے گا یا کم از کم پاگل ہو جائے یا سخت سخت امراض و بلیا میں گرفتار ہو اعمال علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہ ہے،

قال اللہ تعالیٰ ولا تأکلوا موالکم بینکم
بالباطل یمہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) اپنے

مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ (ت)

۹۸/۲۳ القرآن الکریم

۳۵/۳۸

المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۱/۳

عن انس رضی اللہ عنہ

مسند امام احمد بن حنبل

۱۸۸/۲ القرآن الکریم

نہیں، اگر نہ ہوا تو فاسق بھی ہوا یا نہیں؟ امید کہ دلیل عقل و نقلی سے اس کا اثبات فرمایا جائے۔

الجواب

طوسی کا رفض حد کفر نہ تھا بلکہ اس نے حتی الامکان اپنے اگلوں کے کفر کی تاویلات کیں اور بن پڑی تو منکر ہو گیا اس کی ایسی توجیہ گناہ ضرور ہے اور منطقی فلسفی شراح و محشین معصوم نہیں جہاں جہاں اس نے خلاف اہلسنت کیا ہے اس کا رد کر دیا گیا واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ جو مشہور ہے کہ گھرا اور گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں اس کی کیا اصل ہے؟

الجواب

یہ سب محض باطل و مردود خیالات ہندوؤں کے ہیں، شریعت مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں، شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو ہمسائے بُرے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ کہ شریر ہو، بد لگام، بدرکاب ہو۔ عورت کی نحوست یہ کہ بد زبان ہو، بد رویہ ہو۔ باقی وہ خیال کہ عورت کے پرے سے یہ ہوا، فلاں کے پرے سے یہ۔ یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از جادوہ مرسلہ مصاحب علی صاحب امام مسجد چھپیان ۲۴ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص تعزیہ ثواب و عبادت جان کر خود بنائے یا اور لوگوں کو بنانے کی ترغیب دے اور تعزیہ دیکھ کر تعظیماً کھڑا ہو جائے اور اس پر فاتحہ پڑھے اور تعزیہ کے ساتھ ننگے پیر تعظیماً چلے اور مرثیہ بھی پڑھو اتا جائے، شاہ مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ کی جلد اول میں لکھا ہے کہ جمہور کو عبادت سمجھ کر کرے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے اور اس پر ابن ماجہ کی ایک حدیث لائے ہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے،

”بدعتی اسلام سے ایسا صاف نکل جاتا ہے جیسے گندھ ہوئے آٹے سے بال صاف“

تو شاہ صاحب کے قول ”خارج اسلام ہے“ سے کیا مطلب ہے، یعنی ایسا شخص کافر و مرتد ہے یا گمراہ

و رافضی ہے، بہر نوع ایسے شخص کا ذبح کیا ہوا ناجائز و حرام یا حلال؟ ایسے شخص کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں؟ جو لوگ ایسے تعزیر پرست کے مرید ہوں اُن کا کیا حکم ہے؟ ایسے تعزیر پرست اور بُت پرست میں کیا فرق ہے؟ ایسے تعزیر پرست پر لعنت آتی ہے یا نہیں؟ کہا کہ رگنِ چشت سے کسی بزرگ نے تعزیر بنایا یا بنوایا یا تعظیم دی ہے؟ میتواتوجسودا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

تعزیر ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز یا ذبیحہ مرداریا بُت پرستوں میں شمار ہو! افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ قطع نظر اس سے کہ شدید الضعف ہے اپنے امثال کی طرح اسلام کامل سے مآول یا بدعت مکفرہ پر محمول، ورنہ ہر بدعت سیدہ کفر ہو جبکہ اُس کا صاحب استحسان کرے اور یہی غالب ہے۔ اور بدعت عقیدہ تو مطلقاً کفر ہو جانا لازم کہ اُس کی تعریف ہی یہ ہے کہ:

ما احدث علی خلاف الحق المتعلق عن
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
وجعل دینا قویماً و صراطاً مستقیماً کما
فی البحر الرائق۔
جو حق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے
(بطور یقین) ہیں موصول ہو اس کے خلاف کوئی
شأن عقیدہ ایجاد کر کے اس کو ٹھیک اور سیدھا
دین قرار دینا، جیسا کہ بحر رائق میں مذکور ہے
(بدعت اعتقاد کرے)۔ (ت)

حالانکہ باجماع اُمت بعض بد مذہبیاں کفر نہیں۔ فتاویٰ خلاصہ و فتح القدر و عالمگیری وغیرہ میں ہے:
المرافض ان فضل علیاً علی غیرہ فهو
مبتدع وان انکر خلافة الصدیق فهو
کافر۔
اگر رافضی (کثر شیعہ) جناب علی کو دوسرے
خلفاء پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے لیکن
اگر حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے
تو پھر وہ کافر ہے۔ (ت)

خلاصہ وغیرہ میں ہے:

اذا قال ان الله يدا اوس جلا كما
جب یہ کہے کہ بندوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاتھ،

للعباد فهو كافر وان قال جسم لا كجسام ۲۲۲
 فهو مبتدع ۱۰
 پاؤں ہیں تو وہ کافر ہے۔ اور اگر کہے کہ اللہ تعالیٰ
 کا جسم ہے لیکن دوسرے اجسام کی طرح نہیں تو
 وہ بدعتی ہے۔ (ت)

نیز اُسی میں ہے :

وجملة ان من كان اهل قبلتنا ولم يغسل في
 هواه حتى لم يحكم بكونه كافرا يجوز
 الصلوة خلفه ويكره ۱۰
 خلاصہ کلام اگر ہماری طرح اہل قبلہ ہیں ، اور اپنی
 خواہش پرستی میں حد سے بڑھے ہوئے درجہ غلو میں
 نہیں یہاں تک کہ اُن کے کافر ہونے کا فیصلہ
 نہیں کیا گیا تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔ (ت)

ہزار ہا مسائل متواترہ اسی تفصیل پر وال ہیں تو حکم مطلق کیسے صحیح ہو سکتا ہے ہاں افعال مذکورہ
 سوال کا مرتب قابل بیعت نہیں کہ شرائط پیر سے اس کا سنی العقیدہ غیر فاسق معین ہونا ہے اور
 لعنت بہت سخت چیز ہے ہر مسلمان کو اُس سے بچایا جائے بلکہ لعین کافر پر بھی لعنت جائز نہیں
 جب تک اُس کا کفر پر مرقا قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ از مانیہ والہ ڈاک خانہ قاسم پور گدھی ضلع بجنور مرسلہ سید کفایت علی صاحب
 ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی قصبہ دیوبند مدرسہ مولوی اشرف علی تھانوی
 کے یہاں سے سند یافتہ ہو ویسے ہی عقائد ہیں حقہ ، سگریٹ و پان نماز خورد و نوش میں شرکت یہ سب
 باتیں چاہئے یا نہیں ؟ بیتوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

دیوبندیوں کے عقائد والے مرتد ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا میل جول سب حرام ہے ، واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ از گونڈل کاٹھیا دار مرسلہ قاضی قاسم میاں صاحب ۲۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فریمین کیا ہے اور اس میں داخل ہونے
 والے کے لئے کیا حکم ہے ؟ بیتوا توجروا۔

الجواب

فریمین سحر ہے اور جہاں تک اس کی نسبت معلوم ہو اوہ ایضاً علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان
 کے سلب کے لئے رکھا گیا ہے فلہذا اُس میں صرف مسلمان یا کتابی کو لیتے ہیں ، معاذ اللہ جو اس کے اثر کا
 سہ و غلامۃ الفتاوی کتاب الصلوٰۃ الفصل الخامس عشر مکتبہ جمعیۃ کوٹہ
 ۱۴۹/۱

معمول ہو جاتا ہے بظاہر اپنے دین پر جو پہلے تھا زیادہ مستقیم ہو جاتا ہے اور باطن میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے محض انکار نفیض لہ ششانا فہولہ قرینہ (لہذا ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے) اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (ت) کا کھلا مصداق ہو جاتا ہے۔ ایک شیطان علانیہ اس کے ساتھ رہتا ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے اور وہ اسے یہ راز ظاہر کرنے سے ہر وقت مانع رہتا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ فرمیں اگر شہر کے ایک کنارے سے گزرے تو دوسرے کو جو شہر کے دوسرے کنارے پر ہے اطلاع ہو جاتی ہے، ایک شیطان دوسرے کے شیطان کو اطلاع کر دیتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از موضع ہری پورہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو مسلمان کافر کو نفع پہنچائے اور مسلمانوں کو ضرر اور مسلمانوں کو بُرا کچھ اور کافروں کو اچھا کچھ اور ان کی طرفداری کرے اور مسلمانوں کی نہیں۔ کیا حکم ہے اس شخص پر؟ دائرۃ اسلام میں ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

تفصیل واقعہ کی لکھی جائے اجمالی لفظ ہولناک ہوتے ہیں اور تفصیل معلوم کی جائے تو کچھ سے کچھ نکلتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مراد آباد حسن پور مدرسہ عبدالرحمن مدرس ۸، رذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
کو اکب فلکی کے اثرات سعد و نحس پر عقیدت رکھنا کیسا ہے، اور تعویذات میں عامل کو اُن کی رعایت کہاں تک درست ہے؟

الجواب

مسلمان مطیع پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سعد نہیں، اور مسلمان عاصی کے لئے اس کا اسلام سعد ہے، طاعت بشرط قبول سعد ہے، معصیت بجائے خود نحس ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نحوست سے بچالیں بلکہ نحوست کو سعادت کر دیں اولئک یدل اللہ سیما تہم حسنا (یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیتا ہے۔ ت) بلکہ کبھی گناہ

یوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف و ترساں و تائب و کوشاں رہتا ہے وہ دھل گیا اور بہت سی حنات مل گئیں باقی کو اکب میں کوئی سعادت و نحوست نہیں اگر اُن کو خود موثر جانے مشرک ہے اور اُن سے مدد مانگے تو حرام ہے ورنہ اُن کی رعایت ضرور خلافِ توکل ہے۔ اشعة اللمعات میں ہے:

انچہ اہل عزائم و تکسیر می کنند مثل تجیر و تلویں و حفظ جو کچھ اہل عزائم اور اصحابِ تکسیر کرتے ہیں جیسے ساعات نیز مکروہ و حرام است نزد اہل دیانت تجیر (یعنی وقت کے ستاروں کی رعایت کر کے تقویٰ گذار قال العلماء) خاص بخورات کا استعمال کرنا اور تلویں (یعنی مصیئے وغیرہ کو ستاروں کے خصوصی رنگوں کی طرح رنگین کرنا) اور ان کی ساعات کی حفاظت کرنا پس یہ بھی اہل دیانت اور احبابِ تقویٰ کے نزدیک مکروہ اور حرام ہے۔ (چنانچہ) علمائے کرام نے اسی طرح فرمایا ہے۔ (ت)

تجیر سے مراد حسب رعایت کو اکب وقت اس کے بخورات خاصہ کا استعمال ورنہ تعظیم ذکر و تلاوت کے لئے عود و لوبان سلگانا مستحب ہے اور تلویں سے مراد مصیئے وغیرہ کو الوان خاصہ کو اکب سے رنگین کرنا اور فقیر نے اس کے ہامش پر لکھا:

یعنی چونکہ مقصود استعانت بکواکب باشد حرام است کہ استعانت بانچہ استقلال او بزعم مشرکان راسخ شدہ است روانہ ورنہ مکروہ و ترک اولیٰ است کہ از اعمال اہل توکل نیست و مشابہت دارد بافعال آنان و ظاہر است کہ اگر استعانت بکواکب نباشد و اہل تجربہ صلحا بہ تجربہ دانستہ باشند کہ مراعات ایں امور بچو مراعات اوزان و تخصیصات کثیرہ در ادویہ مقصود و بقضاء اللہ تعالیٰ مے افتد دریں حال باکے نیست خود اشہم فی امر اللہ عزوجل امیر المؤمنین عسمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہنگام استسقائے بمراعات منزل قمر

چونکہ اصل مقصود ستاروں سے طلب امداد ہے اس لئے حرام ہے۔ اس لئے کہ اُن اشیاء سے مدد لینا جائز نہیں کہ جن کا استقلال مشرکین کے خیال میں نچتہ ہو گیا ہے ورنہ مکروہ اور ترک اولیٰ ہے (یعنی بہتر کام نہ کرنا) اس لئے کہ یہ ارباب توکل کے اعمال میں سے نہیں بلکہ اُن دوسرے لوگوں کے افعال سے مشابہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے بشرطیکہ طلب امداد ستاروں سے نہ ہو اور صالح اہل تجربہ اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ ان امور کی رعایت کرنا بالکل اُسی طرح ہے جس طرح اوزان اور بے شمار تخصیصات کی رعایت کرنا

امیر فرمود و ہمیر بن محمل با شہر آنچہ شاہ محمد غوث
گو ایاری و حضرت شیخ محمد شناوی وغیرہما
اجلہ اکابر قدست اسرار ہم کردہ اند و در کتب
نفیسہ خود با پچو جاہر و شروح آن با و تصریح فرمودہ
فلیکن التوفیق و باللہ التوفیق۔
دواؤں میں مناسب مقصود۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے
فیصلہ کے مطابق واقع ہو (اور ان کا ظہور ہو)
پس اس صورت میں کچھ ڈر نہیں (کیا غور نہیں
کرتے) کہ خود وہ بزرگ ہستی جو اللہ تعالیٰ غالب
اور حلیل القدر کے معاملات میں بہت سخت گیر

تھے یعنی مومنوں کے امیر حضرت عمرؓ سے بڑے فرق کر نیا لے (یعنی حق و باطل میں معیار اور کسوٹی)
اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو، نے طلب باران کی دعا مانگتے وقت منزلِ قمر کی رعایت کرنے کا حکم فرمایا۔
اور اسی پر وہ سب باتیں قیاس شدہ ہیں جو شاہ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شیخ محمد شناوی اور ان
کے علاوہ دوسرے حلیل القدر اکابرین نے (ان کے اسرار و رموز پاک کر دئے جائیں) اپنی انی عمدہ
کتابوں میں ذکر فرمائیں، جیسا کہ جواہر خمسہ اور اس کی شروح میں اُن کی صراحت فرمائی۔ لہذا توفیق ہونی
چاہئے، اور حصول توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی سے ہو سکتی ہے۔ (ت)

مسئلہ از شہر کہند محلہ قاضی ٹولہ کلن خاں ۴ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے پالے کی بازی بدی، پھر ایک شخص کے کھانے
سے منکر ہو گیا۔ جب پالے والے مہر ہوئے اور کھیل پر مجبور کیا تو اس معصیت کے بچانے کی غرض سے دو
شخصوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ اس نے بازی نہیں بدی تھی، پس بازی والوں نے ان دو شخصوں سے طعن پوچھا
کیا تمہارے یہاں فقیری میں جھوٹ بولنا اور حرام کھانا جائز ہے؟ ان شخصوں نے جواب دیا: ہاں اس میں
جائز ہے۔ اور نیت جانب خیر سے یہ الفاظ کہے، پس اس صورت میں ان پر کیا معصیت ہے؟ بیٹنوا
توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

سوال میں حرام کھانا بھی تھا اور حرام کھانا کبھی جائز نہیں ہوتا جس وقت جائز ہوتا ہے اُس وقت
وہ حرام نہیں رہتا اگر ہاں جائز ہے کہنے میں حرام کھانا بھی اس نے مراد لیا تو البتہ سخت لفظ کہا تو بلازم
ہے بلکہ تجدید اسلام چاہئے، اور اگر صرف جھوٹ بولنے کی نسبت کہا کہ ایسی صورت میں جہاں حرام سے بچنا ہوتا،
خلاف واقع بات کہنا جائز ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس میں بھی تفصیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۵۲ از محلہ کچی باغ مسئلہ خلیل الرحمن بنارس ۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

15
15

معدن عالم صوری و مخزن اسرار معنوی جناب حضرت مولانا حافظ مفتی احمد رضا خاں صاحب دام ظلہ بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بکمال ادب ملتی ہوں براہ کرم اپنے اوقات گرانمایہ سے چند منٹ حرج فرما کر جواب سوالات مسئلہ مزین فرما کر بصیغہ بیرنگ پتہ ذیل سے مرحمت فرما کر مجھ مترصد کو شاد فرمائیے۔ ان مسائل کی یہاں سخت ضرورت ہے۔ ہم سب اعلیٰ حضرت دام فیضہ کے معتقدین سے ہیں لہذا ہم سب بیکہ انتظار کرتے رہیں گے۔ اگر جلد جواب سے مزین فرما کر مرحمت فرمایا جائے تو عنایت لطف و کرم ہے۔ اس سے پیشتر حقیر نے اعلیٰ حضرت کے دارالافتاء سے ڈھائی سو نسخے رسالہ "انفس الفکر" منگو کر مسلمانوں کو تقسیم کیا جس سے پر نسبت سال گزشتہ و سال پوستہ کے اس سال باوجود کوشش بلیغ دشمنان دین کے قربانی کاؤ بکثرت المساعف ہوئیں، الحمد للہ حضور کا فیض ایسا ہی ہے، زیادہ بجز تمنا نے حصول زیارت اور کیا عرض کروں فقط۔

آپ کا خادم عاصی خلیل الرحمن عفی عنہ بنارس از محلہ کچی باغ مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۳۹ ہجری (۱) یہ کہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ جس میں عرصہ پچیس سال سے خزانہ گورنمنٹ امداد ماہوار ایتھو روپے مقرر ہے جس سے مدرسہ گاہ جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن شریف کی تعلیم ہوتی ہے اس میں ممبران خلافت کمیٹی نے جو تجویز پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ سے امداد لینا چاہئے، پس استفسار ہے کہ یہ امداد جو گورنمنٹ کے عرصہ پچیس سال سے برابر ملتی ہے اب لینا جائز ہے یا نہیں، مدرسہ ہذا میں سوائے تعلیم دینیات کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی نہیں ہوتی۔ (۲) یہ کہ زید جو اس درس گاہ دینی کا منظم و خادم ہے بسبب حسن انتظام گورنمنٹ نے خطاب دیا ہے اور یہ خطاب بھی عرصہ دس سال سے ملا ہے ممبران خلافت کمیٹی نے یہ بھی پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ کو خطاب واپس کر دینا چاہئے پس ایسی حالت میں کہ جس خدمت انتظام درس گاہ تعلیم علوم دین کے صلہ میں خطاب دیا ہے اندیشہ ہے کہ واپس کرنے میں یہ امداد بھی نہ ملے ایسی حالت میں خطاب کا واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ (۳) یہ کہ زید جلسہ خلافت کمیٹی میں اس سبب سے شرکت نہیں کرتا کہ اس میں اہل ہندو جن کو اس وقت ممبران خلافت کمیٹی اپنا بھائی کہتے ہیں اور ان سے اس قدر ارتباط بڑھا رکھا ہے کہ تملک مہراج کے مرنے کے غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر ننگے پیر جمع ہو کر تملک مہراج کے لئے دُعا اور فاتحہ اور نماز کا ان کی مغفرت کے لئے اشتہار شائع کیا اور قربانی کاؤ کو بخاطر اہل ہندو منع کرتے ہیں اور بکری قربانی کرنا افضل و فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتلاتے ہیں اور نقصان اور عدم جواز قربانی کاؤ میں رسالے چھاپتے ہیں اور جلسہ خلافت کمیٹی میں کل دشمنان دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسپیش و تعصیر کرتے ہیں جو اپنی کتاب الجرح علی ابی حنیفہ میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو سنگ و زندیق و بے علم و

صد ہائیں ناشائستہ ناگفتہ بہ لکھا ہے، اگر ایسے مخصوص کی تقریر نہ سننے کی غرض سے اور کفار کی اعانت و شرکت نہ کرنے کی غرض سے اگر زید ایسے جلسوں میں نہ شریک ہو تو کیا بوجہ ان امور متذکرہ بالا کے زید قابل ملامت و ناقابل امامت ہے، کیونکہ جو لوگ کہ ان وجہ سے شرکت نہیں کرتے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز بتلاتے ہیں، ان لوگوں نے اس قدر ارتباط ان کفاروں سے بڑھا رکھا ہے کہ جس وقت اُن میں کا کوئی مقرر و نامور کسی شہر میں جاتا ہے تو اہل اسلام ان کفاروں کی گارٹیاں بدست خود کھینچ لاتے ہیں، ان کفاروں نے اس قدر تعصب اپنے مذہب میں بڑھا رکھا ہے کہ یہاں بعض مسجد میں اذان نہیں کہنے دیتے۔ بعض مسجد کے فرش پر جو اُن کی پرستش کے درخت کی ڈالیں لٹکی ہوئی ہیں جس سے حوضِ وہ درودہ کا پانی پتلیوں کے گرنے اور سڑنے سے متغیر و متعفن ہو جاتا ہے اس درخت کی ڈال کو تعصبِ مذہبی سے نہیں کاٹتے۔ بعض مسجد پر صحنِ مسجد میں جو اُن کا بُت پرستش کا نصب ہے اس کی پرستش کے لئے فرشِ مسجد پر سے جو سجدہ گاہ مسلمانانِ بے پائے نجس مرور کرتے ہیں، مگر افسوس کہ مسلمانانِ اہل ہند کو اپنا بھائی بنانے ہیں اور ان کی خاطر داری سے گاؤ کی قربانی بند کرنے میں بہرِ نوع کوشش نام کرنے ہیں اپنے مساجد کی بے حرمتی و نقصان اور اذان بند ہونے کا جو بعض مسجد پر بند کر رکھا ہے کچھ صدمہ و خیال نہیں ہوتا، آیا ایسے دشمنوں کے جلسہ میں نہ شرکت ہونے سے کیا آدمی گنہگار ہوتا ہے قابلِ امامت نہیں رہتا۔

(۴) یہ کہ زید جو چنگانہ و بروز جمعہ و خطبہ ثانیہ بروز جمعہ و خطبہ عیدین وغیرہ میں بیشتر مسلمانان کی جماعت کثیر میں برا اعلان تمام دعا و ترقی جاہ و جلال و قیام سلطنت سلطانِ اعظم والی سلطنت روم و بلادِ مغرب کے لئے محافظت مقاماتِ مقدسہ صحنِ شریفین کے لئے دعا کرتا ہے اور خطبہ ثباتہ جس کے خطبہ ثانیہ میں سلطانِ اعظم کے لئے خلد اللہ ملکہ کے لئے دعا دراز طبع ہے پڑھتا ہے سامعین آمین کہتے ہیں، آیا اس طریق پر دعا کرنا سلطانِ اعظم کے لئے جائز ہے یا جلسہ کفار اور غیر مقلدین میں شریک ہو کر دشنام دہی کرنا اور اظہارِ وفاداری سلطانِ اعظم کیلئے کرنا جائز ہے، زید پر سجدہ حملہ اس امر کا ہے کہ تو کیوں نہیں ایسے جلسوں میں شریک ہوتا، اس لئے طرح طرح کی بندشیں عدم جواز امامت و واپسی خطاب وغیرہ کے لئے حملہ کرتا ہے۔ پس آیا اس صورت سے دعا کرنا بعد نماز و درمیان خطبہ جائز ہے یا اس جلسہ مخالفین میں؟ یقیناً بالکتاب و توجہ و بالاصواب (کتاب کے حوالہ سے) بیان فرماؤ اور راہِ صواب یعنی راہِ راست کا اجر پاؤ۔ ت) فقط۔

الجواب

(۱) جبکہ وہ مدرسہ صرف دینیات کا ہے اور اہلِ ادب کی بنا پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی رنج نہیں، تعلیم دینیات کو جو مدد پہنچی تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خطاب واپس کرنا نہ کرنا کوئی مسئلہ شرعی نہیں، اور اگر یہ اندیشہ صحیح ہے کہ واپسی خطاب میں امداد بھی بند ہو جائے گی تو واپس کرنا حاکمیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر یہ امور واقعی ہیں تو ایسے جلسوں کی شرکت حرام ہے اور جو ان میں شریک ہو قابل ملامت اور ناقابل امامت ہے، نہ وہ کہ احتراز کرے۔ دشمنانِ دین سے احتراز فرض ہے، اور فرض کا ترک موجبِ ملامت اور مانع امامت ہے نہ کہ اس کا بجالانا اور کافر کے لئے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآنِ عظیم ہے کما فی اللحد لگیریۃ وغیرہا (جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور اس کے علاوہ دوسرے فتاویٰ میں مسئلہ مذکور ہے۔ ت) اور ان کے غار و یوار کے لئے یہی بہت تھا کہ مشرک کے ماتم میں سزہ لگایا اور اس پر ظلم شدید یہ کہ عبادت گاہ واحد قہار کو مشرک کا ماتم گاہ بنایا پھر اس کے لئے نماز کا اشتہار پورا پورا موجبِ لعنت جبار قہار ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ولا تفصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ (ت)

بلاشبہ یہ اشتہار دینے اور اس پر عمل کرنے والے صلیبی ہر مذہب میں وہ اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں نکاح سے قاتلہم اللہ انی یوفکون (اللہ تعالیٰ انہیں مارے وہ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) اور قربانی کا وشعار اسلام ہے،

قال اللہ تعالیٰ والبدن جعلنہا لکم من شعائر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے بدن (قربانی کا جانور) کو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کیا ہے۔ (ت)

اور ہندوستان میں اس کا جاری رکھنا واجب ہے کما حققناہ فی انفس الفکر فی قربان البقر (جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق (اپنے ایک رسالہ بنام) انفس الفکر فی قربان البقر (بہت عمدہ سوچ گائیوں کی قربانی کرنے میں) میں کر دی۔ ت) اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام ہے،

لے العشر آن اکرم ۸۴/۹

لے ۳۰/۹

لے ۳۶/۲۲

قال الله تعالى ولا تتركوا الح الذین ظلموا فتمسکم النار
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، (لوگو!) ظالموں کی طرف مت
 جھکو (اور مائل نہ ہو) ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ
 چھوئے گی (ت)

نپاکوں کا فروں مرتدوں کو واعظ مسلمان بنانے والے اسلام کو ڈھاتے ہیں اور کفر و لعنت الہی کی نیو
 چڑاتے ہیں، حدیث تو بد مذہب کی توقیر پر فرماتی ہے،

من وقص صاحب بدعة فقد اعانت علی
 هدم الاسلام
 جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے دین اسلام
 کے ڈھا دیئے پر بد دوی۔ (ت)

نہ کہ کفار و زنادقہ مثل و یا بیہ و غیر مقلدین و دیوبندیہ وغیرہم کو واعظ مسلمان و پیشوائے دین بنانا کہ
 صراحتہ اسلام کو کُند پھری سے ذبح کرنا ہے، افسوس کہ گائے کی قربانی بند اور ذبح اسلام کے نعرے بلند، مگر
 اسلام گائے سے بھی گیا گزرا، عزت و جبروت ہے اُس کے لئے جس نے اُن کے دل الٹ دئے اور آنکھیں
 پلٹ دیں کہ اُن کو اسلام کُفر سُجھتا ہے اور کفر اسلام،

فصبحن مقلب القلوب والابصار ما بنا لا تنزع
 قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك
 رحمة انك انت الوهاب۔
 پاک اور منزہ ہے دلوں اور آنکھوں کا پھیرنے والا۔
 اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا
 نہ کر دیجئے اس کے بعد کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی اور

ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر دیجئے، یقیناً تُو بلا معاوضہ بہت زیادہ بخشش اور عطا فرماؤا لہے (ت)
 کفار اور مشرکین سے اتحاد و واد حرام قطعی ہے، قرآن عظیم کے نصوص اُس کی حریم سے گونج رہے ہیں
 اور کچھ نہ ہو تو اتنا کافی ہے کہ،

من يتولهم منكم فانه منهم
 واحد قہار فرماتا ہے کہ تم میں جو کوئی ان سے دوستی
 رکھے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔

اللہ عز وجل کا ارشاد اور وہ بھی "بیشک" کے ساتھ، آخر اُس کے نتائج ظاہر ہیں کہ کفار سے اتحاد و
 واد ماننے والے نوافی ارشاد الہی بیشک منہم (انہی میں سے) ہو گئے، کیا آج تک کبھی ہوا تھا

سہ القرآن الکریم ۱۱/۱۳

سہ کنز العمال حدیث ۱۱۰۲

مؤستہ الرسالہ بیروت

۲۱۹/۱

سہ القرآن الکریم ۵/۱۸

کہ مشرک کے ماتم میں مسلمان سرربند ہوئے ہوں، مسلمانوں نے مسجد کو اُس کی ماتم گاہ بنایا ہو، مسلمانوں نے اُس کے لئے دعا و نماز کا اشتہار دیا ہو، مسلمان مشرکوں کی گاڑی کے پیل بنے ہوں، اور یہ ہونا ہی تھا کہ جب اسلام چھوڑا انسانیت خود گئی، اب جو چاہے پیل بنے جو چاہے گدھا کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے: **اولئک کالانعام بل هم اضل**۔ وہی لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (اور) زیادہ جھٹے ہوئے۔ **بلکہ منہ مایا:**

اولئک هم شر البریۃ یہ کافرو کافر فاسق کی تعریف پر حدیث میں فرمایا:

اذا صدح الفاسق غضب الرب واهتنز لذلک العرش۔

نہ کہ مشرک کی تعظیم اور وہ بھی اس درجہ عظیم،

فانہا لا تعمی الا بصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔

(لوگو!) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل

اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں مستور ہیں۔ (ت)

مسائل بیچارہ اس کا شاکی ہے کہ ہندوؤں نے اذان بند کی اور یہ کیا اور یہ کیا اور ان مسلمان کہلانے والوں نے اس کے برعکس یہ کچھ کیا، یہ شکایت محض بے جا و نادانی ہے ہندو اپنے دین باطل پر قائم ہیں وہ کیوں چھوڑیں، دین تو انھوں نے چھوڑا ہے، ہر جھوٹ انھیں کی طرف سے چاہئے ایسے لوگوں کے جلسوں میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جلسہ مخالفین کا حکم اوپر گزرا اور سلطان اسلام و ممالک اسلام و امان مقدسہ اسلام کے لئے دعا خطبہ جمعہ و خطبہ عیدین میں اور ہر نماز کے بعد مستحب و مندوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ القرآن الکریم ۱۷۹/۷

۱۸ " " ۶/۹۸

۱۹ کشف الخفاء حدیث ۲۷۵

۲۰ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

دار الکتب العلمیۃ بیروت ۸۷/۱

رسالہ

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید اصف

۳۹

(مولانا سید اصف کے سوال پر مضبوط اشارہ)

مسئلہ ۸۶ از کانپور فیل خانہ قدیم مسئلہ جناب مولانا مولوی سید محمد اصف صاحب قادری

برکاتی رضوی ۱۶ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم : نحمدہ

ونصلی علی سولہ

الکریم (یا حبیب

محبوب الله روحی فدک)

قبلہ کونین و کعبہ دارین دامت

برکاتہم -

اللہ تعالیٰ کے مقدس نام سے شروع جو نہایت

رحم کرنے والا مہربان ہے - ہم اللہ تعالیٰ کی

نئی نئی تعریف کرتے ہیں اور اس کے رسول کریم

پر نئے نئے انداز سے درود بھیجتے ہیں، اے اللہ

اے محبوب کے حبیب امیری روح آپ پر قربان ہو

دونوں جہان کے قبلہ اور دنیا و آخرت کے کعبہ

ان کے فیوض و برکات ہمیشہ رہیں - (ت)

بعد تسلیمات فدویانہ و تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اس کہ بفضلہ تعالیٰ کترین بخیریت

ہے صحتوری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب - اشتہار اسلامی پیام میں عبد الماجد

کے اس لکھنے پر کہ "مسلمان ڈوب رہا ہے نامسلم تیرا کہ ہاتھ دے تو جان بچا نا چاہئے یا نہیں" یوں

درج ہے کہ ”مسلمان کو اگر ڈوبنے پر یقین نہ ہو یا تھپاؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریاد رس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملے کا ظن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں الخ“ معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو ان سے علاج بھی نہ کرائے لایا لونتکو خبا کا (وہ نمبھن نقصان پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ت) سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں اور ایک کافر کو غیر محارب ہو تفسیر کبیر میں آیت کریمہ لاینبذکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم الی اخذ الایۃ (اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے نہیں روکتا جو تم سے جنگ نہیں کرتے الی آخر الایۃ۔ ت) کے متعلق لکھا ہے :

وقال اهل التأویل هذه الآية تدل علی
جوانم السبرین المشرکین والمسلمین وان
كانت الموالاة منقطعة بے
(امام رازن علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ) امر تفسیر نے
اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ اس بات پر دلالت
کرتی ہے کہ اہل شرک اور اہل اسلام کے درمیان
حسن سلوک کرنا جائز ہے اگرچہ موالات منقطع ہے (ت)

رسالہ الرضیٰ بابت ماہ ذیقعدہ حصہ ملفوظات ص ۸۶ میں ہے :

”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں سے غل غلطے جو رجوع لانے والے ہوتے

جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرمائی الخ۔“

بعض کفار کی آنکھوں میں سلائی بھیرنا تو قصاصاً تھا کیا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل نزول آیت
یا ایہا النبی جاهد الکفار والمشرکین (اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔ ت)
نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا جو رجوع نہ لانے والے تھے ان سے ہمیشہ شدت پیش آتے تھے یا پہلے ان سے
بھی نرمی سے پیش آتے، کفار مختلف طبائع کے تھے اور میں بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے صلوات عداوت
ہے اور بعض کو بہت کم، کیا سب سے یکساں حکم ہے با امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ان سے حسب
مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب وغیر محارب کا فرق ہے۔ حضور نذوی کو اس مسئلہ میں
کہ مرتدہ کا نکاح باقی رہتا ہے لیکن فتاویٰ کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ غلبان رہتا ہے حضور کے فتاویٰ
میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہو جاتے ہیں لیکن

نہادی ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں ہے اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ نہ بھرنے کے مرتد بہر
 احکام شریعت نہیں جاری کئے جاسکتے مثل ضرب وغیرہ کے، لیکن جب وہ اسلام سے خارج ہو گئی تو کھانا
 کا باقی رہنا کیسا، کیا وہ ترک بھی اپنے سابق شوہر کا شرعاً پائے گی اور اس کے مرنے پر اس کا جو بھتیجہ شوہر تھا
 ترک اس کا شوہر پائے گا، اگر کفار غیر محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ کیا جائے اور محارب کفار کو غیر محارب
 کے امداد سے نقصان پہنچایا جائے تو کیا گناہ ہے اسی اسلامی پیغام میں ہے "اب جو قرآن کو جھٹلاتے
 وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی مرد دگار بناتے" کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے
 علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں فقط والتسلیم علیہ
 ادب فدوی محمد آصف، یغفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجميع المؤمنين والمؤمنات بحرمة النبی الکریم
 علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (اللہ تعالیٰ اُسے، اُس کے والدین اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو حضور
 نبی کریم کے طفیل بخش دے ان پر صلوٰۃ و سلام کا نزول ہو۔ ت)

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و اللہ تعالیٰ کے عظیم نام سے شروع جو بید رحم کرنے
 نفل علیٰ رسولہ الکریم، واللہ اعلم، ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور
 مولانا المکرم اکرم اللہ تعالیٰ اس کے رسول کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ مولانا گرامی
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری عزت و توقیر فرمائے تم پر سلام ہو
 اور اللہ تعالیٰ کی برکت اور اس کی برکتیں ہوں (ت)

ارشاد الہی یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا بطانۃ من دونکم لایا لونکم خیالاً (اے ایمان والو! اپنے
 سوا غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ت) عام و مطلق ہے
 کافر کو راز دار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدر قدرت ہماری بدخواہی میں لگی
 نہ کریں گے قل صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلاً (فرمادیکے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور بات
 کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔ ت) سیدنا امام اجل حسن بھری رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے حدیث لاتتضیضوا بناس المشرکین (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی

تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں اُن سے مشورہ نہ لو اور اُسے اسی آیت کریمہ سے ثابت بتایا ابراہیم علیہ السلام اور
عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر اور سہمی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تستضيئوا بنار المشركين قال فلم ندر ما ذلك حتى اتوا الحسن فسالوه فقال نعم ، يقول لا تستشيرهم في شيء من اموركم قال الحسن وتصديق ذلك في كتاب الله تعالى ثم تلا هذه الآية يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا ابطانة من
انس بن مالک نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا : (لوگو!) شرک کرنے والوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔ فرمایا : ہم نہ سمجھے کہ اس کا مفہوم کیا ہے ، یہاں تک کہ لوگ حسن بصری کے پاس گئے ان سے اس کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اپنے کسی کام میں شرک کرنے والوں سے مشورہ نہ لو“ حضرت حسن نے فرمایا کہ اس کی تصدیق اللہ

تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی : اے ایمان والو! اپنے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ (ت)

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیت کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا
ابن ابی شیبہ مصنف اور ابن ابی حاتم رازی تفاسیر میں اس جناب سے راوی :
انه قيل له ان ههنا غلاما من اهل الحيرة حافظا كاتبا فلواتخذته كاتبا قال اتخذت اذا ابطانة من دون المؤمنين
حضرت عمر فاروق کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ یہاں حیرہ کا رہنے والا ایک غلام ہے جو حافظ اور کاتب ہے اگر آپ اس کو اپنے ہاں کاتب مقرر کریں تو (کیا ہی اچھا ہوگا) اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر تو میں نے مسلمانوں کو چھوڑ کر اس کافر کو اپنا راز دار بنا لیا۔ (ت)

تفسیر کبیر میں انھیں امور دنیویہ میں اُن سے مشاورت و مواسات کو سبب نزول کریمہ اور اس سے

لہ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا ابطانة المطبعة المیمنہ مصر ۳۸/۴
شعب الایمان حدیث ۹۳۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۰/۴
۲ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیت یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا ابطانة الحدیث ۳۸ مکتبہ خزانہ مصطفیٰ الباز مکہ المکرمہ ۴۳/۴

نہی مطلق کے لئے بتایا اور اسے اس گمان کا کہ اُن سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے روٹھھرایا کہ :

ان المسلمین كانوا يشاورونهم في امورهم
ويؤانسوهم لما كان بينهم من الرضا
والحلف ظنا منهم انهم خالفوهم في
الدين فهم ينصحون لهم في اسباب المعاش
فنهاهم الله تعالى بهذه الآية عنه فمنع
المؤمنين ان يتخذوا بطانة من غير المؤمنين
فيكون ذلك نهيا عن جميع الكفاد وقال
تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوا
وعدا لكم اولياء ومما يوكد ذلك ما روى
انه قيل لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى
عنه كنهنا رجل من اهل الخيرة لصراحي
لا يعرف اقوى حفظا ولا احسن خطا منه ،
فان رأيت ان نتخذة كاتباً فامتنع عمر
رضي الله تعالى عنه من ذلك و قال اذا
اتخذت بطانة من غير المؤمنين فقد جعل
عمر رضي الله تعالى عنه هذه الآية دليلاً
على النهي عن اتخاذ النصرا في بطانة .
خطب بھی خوبصورت (یعنی خوشنویس) ہے ، اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے ہاں اسے منشی مقرر کر لیں ۔ ارشاد
فرمایا پھر تو میں نے غیر مسلموں کو اپنا رازدار بنایا ۔ لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت
مذکورہ کو اس پر دلیل ٹھہرایا کہ عیسائی کو رازدار بنانے کی ممانعت ہے ۔ (ت)
اس سے جملہ انواعِ معاشرت کیوں ناجائز ہو گئے ، بیع و شراہ اجارہ و استیجار وغیرہا میں کیا رازدار

بنایا اس کی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے جیسے چار کو دام دے جو ناگنٹھو الیا، بھنگی کو مہیہ دیا پاخانہ اٹھو الیا
 ہزار کو روپے دے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر سے کوئی جائز چیز اس کے ہاتھ بچی وام لے لے وغیرہ وغیرہ
 ہر کافر حربی کا فر محارب ہے حربی و محارب ایک ہی ہے جیسے جدلی و مجادل وہ ذمی و معاہد کا مقابل ہے، رازدار
 بنانا ذمی و معاہد کو بھی جائز نہیں، امیر المؤمنین کا وہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے، یونہی موالات مطلقاً
 جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہوں یا ذمی، ہاں صرف دربارہٴ ہر و احسان ان میں فرق ہے معاہد سے جائز ہے
 کہ لا ینہکم اللہ عن الذین لہم یقاتلوکم فی الدین (اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (معاملات کرنے سے)
 نہیں روکتا جو دین میں تم سے جنگ نہیں کرتے۔ ت) اور عربی سے حرام کہ انہا ینہکم اللہ عن الذین
 قاتلوکم فی الدین (البتہ ان لوگوں سے تمہیں منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے جنگ کر رہے ہیں۔ ت) عبارت کبیر
 منقولہ سوال کا یہی مطلب ہے یہی قول اکثر اہل تادیل ہے اور اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور اگرچہ جنتیہ کے یہاں تو
 اس پر اتفاق جلیل ہے خود کبیر میں زیر کریمہ لا ینہکم اللہ ہے :

الا کثرون علی انہم اهل العهد و هذا قول اکثر ائمہ تفسیر کی رائے یہ ہے کہ اس سے اہل عہد
 ابن عباس والمقاتلین والکلبی
 مراد ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس، دو مقاتل

ہم نے الحجۃ المومنہ میں یہ مطلب نفیس جامع صغیر امام محمد و ہادیہ و درر الحکام و غایۃ البیان و کفایہ و
 جوہرہ نیرہ و مستصفیٰ و نہایہ و فتح القدر و بحر الرائق و کافی و تبیین الحقائق و تفسیر احمدی و فتح اللہ المعین و
 غنیۃ ذوی الاحکام و معراج الدرایہ و عنایہ و محیط بر بانی و جوہر زادہ و بدائع امام ملک العلماء سے ثابت کیا
 حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں قبل ارشاد و اغلظ علیہم (کافروں اور منافقوں
 پر سختی کرو۔ ت) انواع انواع کے نرمی و عفو و صفح فرمائے خود اموال غنیمت میں مولفۃ القلوب کا ایک سہم
 مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم پر عفو و صفح کو نسخ فرما دیا اور مولفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا،
 وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین ناما
 فرما دیجئے حق تمہارے رب کی طرف سے ہے لہذا جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کئے
 احاط بہم سرادقہا
 یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے ایک ایسی آگ تیار

کمر رکھی ہے کہ جس کی دیواروں نے انہیں گھرے میں لے رکھا ہے۔ (ت)

۱۰/۹۰ القرآن الکریم ۹/۹۰

۱۰/۹۰ القرآن الکریم (التفسیر کبیر) تحت آیت لا ینہکم الذین لم یقاتلوکم الا مطبوعۃ البیتۃ المصریۃ ۲۹/۳۰۳

۱۸/۲۹ القرآن الکریم

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاسانذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جن کی نسبت امام فرماتے ہیں میں نے اُن سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ کریمہ واغلظ علیہم کو فرماتے ہیں:
نُخِثَ هَذِهِ الْآيَةُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعَدُوِّ اس آیت کریمہ نے ہر قسم کی معافی اور درگزر کھنٹنے
والصفحہ کے کو منسوخ کر دیا ہے (ت)

قرآن عظیم نے یہود و مشرکین کو عداوتِ مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا تَمَّ اَبْلَ اِيْمَانٍ سَ عَدَاوَتِ كَرْنِے مِیْن سَب سَ
اليهود والذين اشركوا۔ زیادہ یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے (ت)
مگر ارشاد:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ و اے نبی مکرم! کافروں اور منافقوں سے جہاد
اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا وَلَهُمْ جِهَتُهُمْ كَرُوا اور اُن پر سختی کیا کرو، اور اُن کا ٹھکانا دو فرخ
بَشَرٍ الْمَصِيرَةَ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ (ت)
عام آیا اس میں سب کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر کم کا مرتب ہونا اُس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں
انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اہل جہاد و غلظت کا حکم دیا تو یہ امر ان کے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت
مؤمنین کی، اور نفس کفر میں سب برابر ہیں انکفر صلة واحدة (سار الکفر ایک ہی ملت ہے۔ ت)
ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃ معلوم و مستقر فی الاذیان کہ حکم جہاد سن کر اس کی
طرف ذہن جاتا ہی نہیں فففس النص لم يتعلق به ابتداءً کما افاده فی البحر الرائق (پھر نفس نص
ابتداءً ہی اُس سے متعلق نہیں (یعنی معاہدہ کو نص شامل ہی نہیں) جیسا کہ البحر الرائق میں یہ افادہ
پیش کیا ہے۔ ت) تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوئی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ
امر بالعکس ہے اور نصاریٰ کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی و حربی کافر کا فرق میں بت
چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے حسب حاجت ذیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقابلہ میں
مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے بُوئے مسخر کرتے سے شکار میں، امام سرخسی نے شرح صغیر

لے معالم التنزيل علی ہامش تفسیر الخازن تحت آیت واغلظ علیہم الخ مصطفیٰ البابی مصر ۳/۲۳-۱۲۲

۸۲/۵

القرآن الکریم

۷۳/۹

۷۳

میں فرمایا،

والاستعانة باهل الذممة كالاستعانة
بالكلاب ^{لحم} ذمی کافروں سے مدد لینا سدھائے ہوئے کتوں سے
مدد لینے کی طرح ہے۔ (ت)

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو، ان مباحث کی تفصیل
جلیل "الحجة المؤتمنه" میں ملاحظہ ہو۔

ربا کا فرطیب سے علاج کرنا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو
لایا لولکم خبائلا (وہ کافر تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ ت) سے بالکل بے علاقہ ہے
اور دنیاوی معاملات میں بیع و شراء و اجارہ و استیجار کی مثل ہے، ہاں اندرونی علاج جس میں اس کے
فریب کو گنجائش ہو اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص
باخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اس کی بیکسی میں اس کی طرف اتحاد کا
ہاتھ بڑھانے والا جاننا تو بیشک آیہ کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی
جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن اور انھیں اس کی خیر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے
اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فائدہ منہ ^{۵۲}
(وہ انہی میں سے ہے۔ ت) ہو گیا، ان کی تودلی تمنا ہی تھی۔

قال تعالیٰ و ذوالو تکفرون کما کفروا (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) ان کی آرزو ہے
کہ کسی طرح تم بھی ان کی طرح کافر بنو تو تم اور وہ
ایک سے ہو جاؤ۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) مگر الحمد للہ کوئی مسلمان آیہ کریمہ پر مطلع ہو کر
ہرگز نہ جانے گا اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی، بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس کے
روٹیاں کماتے ہیں ایسا کریں تو بدنام ہوں دکان بھینکی پڑے کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو ستر اہو یوں

۱۔ شرح الجامع الصغیر للسخری (محمد بن احمد)

۲۔ القرآن الکریم ۱۱۸/۳ ۳۔ سنن ابی داؤد کتاب الباس ۲۰۳/۲

۴۔ " " ۸۹/۴

بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے، اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلافتِ احتیاط و شنیع ضرور ہے خصوصاً یہود و مشرکین سے خصوصاً سربراہِ درہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اس بارے میں کربہ لاتخاذ و ابطانۃ من دونکم لایا لونکم خیالاً کسی کانر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے، و کرمہ و لہ یتخذ دامن دون الله ولا رسوله ولا المومنین ولیجۃ الله ورسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو قہیل کار نہ بنانا، و حدیث مذکور لاتستذنبوا بنا را المشرکین مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو، بس ہیں۔ اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و قہیل کار و مشیر بنانا ہوگا۔ امام محمد عبد ری ابن الحاج کی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

واشد فی القبح واشنع ما ارتکبه بعض الناس
فی هذا الزمان من معالجة الطبيب
والکمال الکافرین اللذین لا یرجی منهما نفع
ولا خیر بل یقطع بغشما واذیتهما لمن
ظفرا به من المسلمین سیمما انکان المریف
کبیرا فی دینہ او علمہ ^۱

یعنی سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آج کل
بعض لوگ کرتے ہیں۔ کافر طبیب اور سیتے سے
علاج کرانا، جن سے خیر خواہی اور بھلائی کی امید
درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی
بد سگالی کریں گے اور اسے ایذا پہنچائیں گے خصوصاً
جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا:

انهم لا یعطون لاحد من المسلمین شیئاً
من الادویۃ التي تضرها ظاهراً
لا تهم لو فعلوا ذلك لظہر غشهم
وانقطعت مادة معاشهم لکنهم
یضیفون له من الادویۃ ما یلیق

یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں
تو ان کی بدخواہی ظاہر ہو جائے اور ان کی روزی میں
خلل آئے بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی
خیر خواہی و فن و فنی ظاہر کرتے ہیں اور کبھی مریض اچھا
ہو جاتا ہے جس میں ان کا نام ہوا اور معاش خوب چلے

۱۱۸/۳ لہ القرآن الکریم

۱۶/۹ ۲

۳۵ مسند امام احمد بن حنبل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۶ المدخل لابن الحاج فصل فی المزین الکمال والطبیب کفرین
۹۹/۳ المکتب الاسلامی بیروت
۱۱۴/۴ دار الکتاب العربی بیروت

اور اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال
مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی
دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض
جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے یا
ایسی کہ سردست تندرست کر دے مگر جب
حمام کرے مرض پلٹے اور موت ہو یا ایسی کہ اس
وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت
سال بھر یا کم و بیش کے بعد وہ اپنا رنگ لائے
اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے اور بہت
طریقے ہیں۔ پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن
یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس
میں میرا کیا اختیار ہے اور مریض کی حالت پر
افسوس کرتا ہے پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے
مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ
تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے
نفع نہیں دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں
حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے ۷

بذلك المرض ويظهرون الصنعة فيه و
النصح وقد يتعافى المريض فينسب ذلك
الى حذق الطبيب ومعرفة ليوقع عليه
العاش كثير بسبب ما وقع له من الشفاء
على نصحه في صنعة لكنه يدس في اثناء
وصفه حاجة لا يفتن لها فيها من الضرر
غالبا وتكون تلك الحاجة مما تنفع ذلك
المريض وينتفع منه في الحال لكنه يبقى
المريض بعد هامة في صحة وعافية ثم
يعود عليه بالضرر في اخر الحال وقد يدس
حاجة اخرى كما تقدم لكنه انت جامع
انتكس ومات وكذلك يفعل في حاجة اخرى
يصح المريض بعد استعمالها لكنه اذا دخل
الحمام انتكس ومات وقد يدس حاجة
اخرى فاذا استعمالها المريض صح وقام من مرضه
لكن لهامة فاذا انقضت تلك المدة عادت
بالضرر عليه وتختلف المدة في ذلك فمنها ما يكو
مدتها سنة او اقل او اكثر الى غير ذلك من غشهم
وهو كثير ثم يتعلل عدو الله بان هذا مرض
اخر دخل عليه فليس له فيه حيلة فلو سلم
منه لعاش وصح ويظهر التأسف والحزن على
ما اصاب المريض ثم يصف بعد ذلك اشياء تنفع
لمرضه لكنها لا تفيد بعد ان فات الامر فيه فينصح
حيث لا ينفع نصحه فمن يرى ذلك منه يعتقد انه
اثره من الناصحين وهو من اكبر العاشين وقد قيل ۸

پھر اپنے بعض ثقہ معتقد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ اُن کے یہاں بیماری ہوئی مرضی نے ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا، انھوں نے اسے بلایا، وہ علاج کرتا رہا، ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے کہ موتے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین قیدم ہے اُسی کو اختیار کرنا چاہیے، اور یوہی کیا کیا بکوتا رہا، یہ ترساں ولرزیاں جاگے اور عہد کر لیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آئے پائے۔ راستے میں بھی وہ جہاں ملتا یہ اور راہ ہو جاتے کہ مبادا اس کا وبال انھیں پہنچے، امام فرماتے ہیں:

فہذا قدر رحم بسبب انہ کان معتنی بہ فیخاف
من استطبہم ولم یکن معتنی بہ انت
یہلک معہم ولو لم یکن فیہ الا الخوف
من ہذا الامر الخطر لکان متعینا ترکہ
فکیف مع وجود ما تقدم۔
ان صاحب پر تو یوں رحمت ہوئی کہ زیر عنایت تھے
جو ایسا نہ ہو اور اُن سے علاج کرائے اُس پر خون ہے
کہ اُن کے ساتھ ہلاک ہو جائے اُن کے علاج میں
اُس شدید خطرناک خوف کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو
اسی قدر سے اُس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں
کے ساتھ جن کا ذکر گزرا۔

ان امام تاصح رحمہ اللہ نے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علمائے وعظمائے دین کے لئے زیادہ خطر کا مؤید امام تاروئی رحمہ اللہ نے لایا کہ واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہو جاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یوہی ہوا، آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا اس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھو دوں، امام نے اسے دفع فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی، پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کر دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا اور لایا لونیکم جبالا تو عام کفار کے لئے فرمایا۔

عورت کا مرتد ہو کر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہر الروایۃ و جملہ متون و عامۃ شروح و فتاویٰ قیہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق، خلاف ہے قول صدیقی کے اور موافق ہے قول ضروری کے۔ قول ضروری اور صدیقی کا فرق میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام (بالکل ظاہر اور واضح اعلان ہے کہ فتویٰ دینا علی الاطلاق امام کے قول پر ہے۔ ت) میں ملے گا کہ میرے فتاویٰ

جلد اول میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق ہونا میرے فتوے سے کہ بجا اب سوال علی گڑھ لکھنا
نظر اس کی نقل حاضر ہوگی اور یہ حکم صرف نکاح میں ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے نہ وہ شوہر کا
نزدک پائے گی نہ شوہر اس کا اگر اپنے مرض الموت میں مرتد نہ ہوئی ہو، نیز جب تک وہ اسلام لائے شوہر کو
اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا۔ عالمگیری منشا مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

لو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايضة
لزوجها وادخاها لنفسها عن جبالته او
لاستيجاب المهر عليه بنكاح متانف تحرم
على نواجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض
ان يحدد النكاح بآدنى شئ ولو بدينا رخطت
او رضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجه
قال الهندوا في اخذ بهذا قال ابوالليث
وبه نأخذ كذا في التمر تاشي

ہو یا راضی۔ اور عورت کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرے۔ فقہ
ہند وانی نے فرمایا کہ میں اسی کو اختیار کرتا ہوں۔ فقہ ابواللیث نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یونہی
تمر تاشی میں مذکور ہے۔ (ت)

اسی کے بیان میں درمختار میں ہے:

صرحوا بتعزیر ہا خمسة وسبعین وتجبر على
الاسلام وعلى تجديد النكاح بمهر يسير كدينار
وعليه الفتوى والواجبة

اشرفی وغیرہ۔ اور اسی پر فتویٰ ہے دلو الجیمہ۔ (ت)

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں جب مرتد ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ ہو گیا کہ ارتداد احدہما فسخ فی الحال

۱/۳۳۹ نوراتی کتب خانہ پشاور باب العاشر
۱/۲۱۰ مطبع مجتہبی دہلی باب نکاح الکافر
ف: رسالہ اعلیٰ الاعلام فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، جلد اول کے صفحہ ۹۵ پر موجود ہے۔

(میاں بیوی دونوں میں سے کسی ایک کا اسلام سے روگردانی کرنا فوراً نکاح کو ختم کر دینا ہے۔ ت) پھر بعد عدت دوسرے سے اُسے نکاح ناجائز ہونا کیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی، کیوں نہیں جائز کہ وہ کسی سے نکاح نہ کرے اور اسے تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی، مہر عرض بضع ہے اور معاوضہ میں رضی شرط اقول (میں کہتا ہوں) بلکہ ان اکابر کے قول مانو و مفتی یہ کہ قول امہ بخارا ہے فتوائے امہ بلخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے جسے فقیر نے بابتاع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں، بار بار عورت ایک مدت تک حرام ہو جاتی ہے اور نکاح باقی ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و اعتکات و اعرام و حیض و نفاس، یوں جبکہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جہاں کر دے اور اس کی عدت گزر جائے بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متار کہ لازم ہے تو نکاح قائم ہے اور زن مفضاة کہ سبیلین ایک ہو جائیں نکاح میں اصل خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے و المسائل منصوص علیہا فی الدر وغیرہ من الاسفار الخ (مسائل مذکورہ کی درمختار وغیرہ بڑی کتابوں میں صراحت کر دی گئی) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رسالہ الرمز المرفف علی سوال مولانا السید اصف "ختم شد")

مسئلہ از وزیر احمد مدرس مہارانا بائی اسکول اودے پور میواڑ ۱۲ محرم ۱۳۳۹ھ
بُت یا تعزیہ کا چڑھاوا مسلمان کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

مسلمان کے نزدیک بُت اور تعزیہ برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ تعزیہ بھی جائز نہیں، بُت کا چڑھاوا غیر خدا کی عبادت ہے، اور تعزیہ پر جو ہوتا ہے وہ حضرات شہدائے کرام کی نیاز ہے، اگرچہ تعزیہ پر رکھنا لغو ہے، بُت کی پوجا اور محبوبانِ خدا کی نیاز کیونکہ برابر ہو سکتی ہے۔ اُس کا کھانا مسلمانوں کو حرام ہے اور اس کا کھانا بھی نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہرکنہ مسئلہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۸ محرم الحرام کو روافض جریہ اٹھاتے ہیں گشت کے وقت اُن کو اگر کوئی اہل سنت و جماعت شریعت کی سبیل لگا کر شربت پلائے یا اُن کو چائے، بسکٹ یا کھانا کھلائے اور اُن کی شمول میں کچھ اہلسنت و جماعت بھی ہوں اور کھائیں نہیں، تو یہ فعل کیسا ہے اور اس سبیل وغیرہ میں چنہ دینا کیسا ہے؟

الجواب

یہ سبیل اور کھانا چائے، بسکٹ کہ رافضیوں کے مجمع کے لئے کئے جائیں جو تبرؤ لعنت کا مجمع ہے ناجائز و گناہ ہیں اور اُن میں چنہ دینا گناہ ہے اور اُن میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا،

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کثر
سواد قوم فهو منهم وقال اللہ تعالیٰ
ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار
وقال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم و
العدوان یٰۤا اللہ تعالیٰ اعلم۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :
جو کوئی کسی جماعت کو بڑھائے (اور اس میں اضافہ
کرے) تو وہ انہی میں شمار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا : (لوگو!) ظالموں کی طرف بالکل
نہ ہو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا : اور گناہ اور زیادتی کے معاملات میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (متفق)

لہ کنز العمال بحوالہ الیلمی عن ابن مسعود حدیث ۲۴، ۳۵ موسۃ الرسالہ بیروت ۲۲/۹
لہ العتہ آن الکریم ۱۱/۱۱ ۵۲ القرآن الکریم ۲/۵

مسئلہ ۸۹ موضع مزنگ لاہور بڑا بازار مسئلہ اللہ دتہ زرگر ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ موضع مزنگ لاہور میں فرقہ ویاسیہ و دیوبندیہ نے اس
 بات پر بہت زور دے رکھا ہے بلکہ جایا اشتہار جاری کئے ہیں کہ محرم شریف کے دنوں میں تعزیہ نکالنا اور
 سبیل لگانا اور گھوڑا نکالنا سخت گناہ ہے برائے مہربانی ان کی تردید فرمائیں۔ بیٹنوا توجروا (بیان
 فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

سبیل لگانا ضرور جائز ہے، دیوبندی ضرور نگراہ ہیں بے دین ہیں، البتہ تعزیہ ناجائز ہے،
 اور گھوڑا نکالنا نقل بنانا ہے اور اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ ۹۰ خلیل الرحمن خاں صاحب رکن انجمن خدام الساجدین قاضی ٹولہ ۳ صفر ۱۳۳۹ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گاندھی کا جلوس جو آنے والا ہے اس کو لیڈر یعنی
 ہادی رہبر سمجھ کر اوریہ جان کر کہ اُس کا بڑا رتبہ بڑی عزت ہے اور اس کے آنے سے شہر کی خاک پاک
 ہو جائے گی اس کا استقبال شاندار بنانے کیلئے جانا کیسا ہے اور یہ جو بعض جاہلوں نے مشہور کیا ہے کہ
 کوئی کسی نیت سے جائے مطلقاً کافر ہو جائے گا، یہ سچ ہے یا افتراء؟ بیٹنوا توجروا (بیان کرو تاکہ
 اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اُس جلوس میں شرکت حرام ہے اور اُسے شاندار بنانے کی نیت بدخواہی اسلام ہے اور اسکی
 آمد سے شہر کی خاک پاک ہونے کا خیال تکذیب کلام ذی الجلال والاکرام ہے، اور صرف تماشا دیکھنے کی
 نیت سے جانا ہرگز کفر نہیں البتہ یہ بھی حرام ہے۔ طحاوی علی الدر المختار میں ہے،
 التفرج علی المحرم حرام۔
 حرام کام پر خوش ہونا حرام ہے (ت)
 یہ جس نے کہا کہ مطلقاً جانے پر حکم کفر ہے محض افتراء کیا، البتہ ایسی تعظیم کو ائمہ نے کفر لکھا ہے جبکہ
 بلا کراہ ہو۔ اشباہ والنظائر وتنویر الابصار ودرمختار وغیرہ میں ہے،
 لو سلم علی الذمی تبجیلاً کفر۔
 اگر کسی نے ذمی کافر کی تعظیم کرتے ہوئے سلام
 دیا تو کافر ہو گیا (ت)

۱۔ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار مقدمۃ الکتاب دار المعرفۃ بیروت ۳۱/۱
 ۲۔ درمختار کتاب الکراہیۃ فصل فی البیع مطبع مجتہبی دہلی ۲۵۱/۲

انہیں میں ہے :

لوقال لمجوسی یا استاد تبجیلا یکفر لے اگر آتش پرست کو عزت افزائی سے "اے استاد" کہا تو کافر ہو جائے گا۔ (۱۰۰)

جو صرف تماشا دیکھنے کو جائے اور شریکِ تعظیم نہ ہو اُسے کافر کہنا و بابیہ کا شیوہ ہے ان کے یہاں یہ مسئلہ ہے کہ ہنود کے میلوں میں جانے سے مطلقاً کافر ہو جاتا ہے اور بی بی نکاح سے نکل جاتی ہے حالانکہ وہ بابیہ خود کافر ہیں، تماشا ٹی کافر نہیں ہو سکتا البتہ گنہگار ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر محلہ قانون گویاں مسئلہ در دی بیگ ۳ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مولوی شوکت علی اور مولوی محمد علی اور مسٹر گاندھی ان کے جلسہ میں جانا چاہتے کہ نہیں؟ اور حبس حکم حضور دیں۔

الجواب

اس جلسہ میں جانا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۲ از کراچی ٹمپ (سندھ) صدر بازار مسئلہ سیٹھ حاجی ابوبکر و حاجی ایوب عفا اللہ عنہ

رکن اعلیٰ مجلس منتظمہ مدرسہ اسلامیہ جماعت میمنان ۲۲ صفر ۱۳۳۹ھ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
 علیٰ رسولہ وحبیبہ سیدنا و سید المرسلین
 محمد و آلہ الطیبین الطاہرین وصحبہ
 اجمعین۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں
 کا پالنے والا ہے اور درود و سلام اس کے
 رسول اور اس کے حبیب پر ہو جو ہمارے آقا
 اور رسول کے سردار ہیں جو کہ محمد کریم ہیں، اور اُن
 کی پاک صاف اولاد پر اور اُن کے تمام ساتھیوں پر۔

فاما بعد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان و مسند آرایان شرع متین حضرت سیدنا و سید المرسلین صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم اس باب میں کہ :

(۱) آج کل کی شور شہائے سیاسی میں ہندوستان کے اہل اسلام کو ارباب حکومت ہند سے
 شرعاً قطع علاقائی ضروری ہے یا نہیں، اور اگر ہے تو کس حد تک؟

(۲) نیز ایک ایسے صوبہ میں جس کی قریباً پچاس فیصد آبادی اسلامی فلائین اور کاشتکاروں

پر مشتمل ہے جن کے سالانہ محاصل اراضی کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل وصولی کر کے پھر سے حصہ رسی اور بلا تفریق مذہب و ملت مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم کیا جاتا ہے، آیا اس حصہ رسی امداد سے جو ایک طرح سے اپنی ہی رقم ادا کردہ کا حصہ واپس کردہ ہے استفادہ کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز، خصوصاً ایسے مدارس و مکاتب کے لئے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں اور جن کے دینی و مذہبی شعبہ تعلیم پر ارباب حکومت ہرگز کسی نہج معترض نہیں ہوتے اور جن کے نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی کسی خفیف سے خفیف شائبہ موانع شرعیہ سے جزاً و کلاً پاک ہے مثلاً کلام مجید، حدیث شریف، فقہ حنفیہ وغیرہ کی تعلیم و تدریس کی پوری پوری آزادی کے پہلو بہ پہلو صرف علوم مروجہ مثل ریاضیات، تاریخ، جغرافیہ اور کتب اردو بھی اس اہتمام خاص کے ساتھ پڑھانے کی اجازت ہے کہ بجائے مقررہ مدارس گورنمنٹی کے کتب اسلام پڑھائی جائیں جن کا بیشتر حصہ ارکان خمسہ اسلامی تشریح و توضیح سے مملو اور خالص مستند اسلامی تاریخ مثل سریات و غزوات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمور ہے اس امداد سے متمتع ہونا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) نیز بصورتِ جواز جو شخص (مسلمان) محض مشرکین ہنود سے خراج تحسین و آفرین حاصل کرنے کے لئے ایسے اسلامی مدارس کے لئے جن میں غریب و مفلس و کم استطاعت طلباء اور مساکین و یتامی کی تعلیم تدریس دینی و دنیوی کا اہتمام مفت ہوتا ہو اور انھیں سال بھر میں دو بار سرور و گدگد پوشاکیں بنا سببت موسم مفت بہم پہنچائی جاتی ہیں اور محض اللہ پاک کے بھروسہ پر اور کافی امدادی فنڈ کے بل بوتے پر ہی ان کی رہائش و خوراک کا انتظام مناسب بھی زیر غور ہے، نیز ان یکس طلباء کو آئندہ اپنی تعلیمات دینی و دنیوی کے اس اہتمام کے یعنی اہتمام پابندی جملہ اشعار اسلامی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں اللہ اور محض جتہ لوجہ اللہ ہر طرح کی ممکن امداد دی جاتی ہے اسی امداد سرکاری سے دست کشی پر مجبور کر کے اسے نقصان صریح پہنچانا چاہتا ہو محض بایں خیال کہ چونکہ بعض مشرکین ہنود اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا یہ شرعاً بھی ناجائز ہے، اس کے باب میں شرعاً کیا رائے ان کی درست ہے؟ بینوا تو جہودا۔

الجواب

(۱) حکومت ہو یا رعیت ہند کی ہو یا کہیں کی، ہر شخص سے جتنا تعلق حد و شرع سے باہر نہیں اپنے تنوع احوال پر جائز یا مستحسن یا فرض ہے اور جو کچھ حد سے باہر ہو یا اختلاف احوال مکروہ یا ممنوع یا حرام ہے یہ حکم جیسا پہلے تھا اب بھی ہے جدید شور و شول نے جو نئے احکام جاری کئے بے اصل ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو مدارس ہر طرح خالص اسلامی ہوں اور ان میں وہابیت و غیرت وغیرہ کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے احادیث کثیرہ ان کے فضائل سے مملو ہیں، ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ

اگر اپنے پاس سے امداد کرتی بلاشبہ اُس کا لینا جائز تھا اور اُس کا قطع کرنا حماقت خصوصاً جبکہ اس کے قطع سے مدرسہ نہ چلے کہ اب یہ سدباب غیر تھا اور منافع الخیر پر وعید شدید وارد ہے نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہو اب وہ ہری حماقت بلکہ دونا ظلم ہے کہ اپنے مال سے اپنے دین کو نفع پہنچانا بند کیا اور جب وہ مدارس اسلامیہ میں نہ لیا گیا گورنمنٹ اپنے قانون کے مطابق اسے دوسرے مدارس غیر اسلامیہ میں دے گی تو حاصل یہ ہوا کہ ہمارا مال ہمارے دین کی اشاعت میں صرف نہ ہو بلکہ اور کسی دین باطل کی تائید میں خرچ ہو، کیا کوئی مسلم عاقل اسے گوارا کر سکتا ہے۔ رد المحتار میں قبیل باب المرتد ہے،

وفي اواخر الفن الثالث من الاشباہ اذا
ولي السلطان مدرس سالیس باهل لم تصح
توليته وفي البزانية السلطان اذا اعطى
غير المستحق فقد ظلم مرتين بمنع المستحق
واعطاء غيره اوفى توجیه هذه الوظائف
لابناء هؤلاء الجهلة ضیاع العلم والدين
واعانتهم على اضرار المسلمين - والله
تعالى اعلم۔

الاشباہ والنظائر کے تیسرے فن کے آخر میں ہے
کہ اگر بادشاہ کوئی ایسا پڑھانے والا استاد
مقرر کرے کہ جو قابل نہ ہو تو اس کا تقرر کرنا صحیح
نہیں۔ اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جب بادشاہ
کسی غیر مستحق کو کچھ دے تو اس نے دُکنا ظلم کیا
ایک یہ کہ مستحق کو نہ دیا، دوسرا یہ کہ غیر مستحق کو دے دیا
(۱۸۱) پس یہ وظائف اس قسم کے جاہلوں کو دینا
علم اور دین کو ضائع کرنا ہے، اور مسلمانوں کو دُکھ
پہنچانے پر اُن کی مدد کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۱۳) ظاہر ہے کہ اُس کی یہ رائے باطل و مضر ہے اور مشرک کے کہنے کو شرع کا حکم ماننا سراسر
خلاف اسلام ہے احمق جاہلوں نے آج کل مشرکین کو اپنا خیر خواہ سمجھ رکھا ہے، اور یہ صراحت قرآن عظیم کی تکذیب
ہے، اللہ عز وجل فرماتا ہے،

لایالونکم خیالاً و دوا ما عنتم قد بدت
البغضاء من افواہهم و ما تخفی صدورهم
اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون۔
وہ جو اُن کے دلوں میں دبی ہے اور بڑی ہے بے شک ہم نے نشانیاں صاف بیان فرما دیں اگر تمھیں
سمجھ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۵ از سندیکہ ضلع ہر دوئی مکان چودھری نبی جان صاحب مرسلہ مولوی مقیم الدین صاحب دامانی
تا ۹۷ ربيع الاول شریف ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت و طریقت اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ رأبطہ شیخ بدعت اور شرک ہے اور نماز میں کفر ہے۔ اور مکتوب ۲۰ جلد ثانی مکتوبات امام ربانی صاحب کی یہ تاویل کرتا ہے کہ وہ حالت بے اختیار کی تھی اور بے اختیاری خیال نماز میں جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ یہ مذہب فرقہ اسمعیلیہ کا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ قول زید کا حق ہے یا عمرو کا؟ اگر قول عمرو کا حق ہے تو حکم کفر مطابق حدیث شریف زید پر عائد ہوگا یا نہیں؟ اور زید پر تعزیر شرعی آئے گی یا نہیں؟ زید چونکہ علم سے ناواقف ہو کر فتویٰ دے بیٹھا تو مورد حدیث خافتوا بغیر علمه فضلواد اضلوا (پھر انھوں نے بغیر علم فتویٰ دیا تو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ت) کا ہوگا یا نہیں؟ اگر کوئی ایسا کامل ظاہر ہو کہ جس کے فیض سے علاوہ فوائد دینی و دنیوی کے صد ہا لوگ نمازوں میں روتے نظر آئیں اگر کوئی اس فیض کو روکنے کی کوشش کرے تو مورد ویسودون عن سبیل اللہ (اور وہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں۔ ت) کا ہوگا یا نہیں؟

دوسرا امر یہ کہ علماء سابق کہ جن کا تقویٰ اور تبحر علمی شہرہ آفاق تھا انھوں نے مسائل اختلافیہ فقہیہ میں ایک جانب کو رائج سمجھ کر عوام میں رائج اور شائع کر دیا اور عوام میں بلحاظ فتنہ و فساد اس اختلاف کو ظاہر کر دیا اب اس زمانہ میں بعض علماء نے دوسری جانب کو عوام میں شائع کر کے فتنہ اور فساد میں ڈال دیا کہ اول تو عوام کہنے لگے کہ ہم کس کس مولوی کی مانیں کہ کوئی مولوی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ دوسرا علمائے سابق کہ تقویٰ اور تبحر علمی میں مشہور تھے ان پر الزام غلطی کا لگا کر ضمناً راستہ جہنم کا دکھایا۔

تیسرے پہلے تو ذبح قبور اور ذبح فوق العقدہ اور ضاد ظا اور سنت فجر وغیرہ میں جھگڑا کر کے اپنا اعتبار جمایا پھر رفیع الدین اور جہر آئین تک بھی پہنچیں گے کہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے، تو جب ان علماء سابق سے تقلید چھڑائی حالانکہ ان کے دلائل ترجیح کی کتابوں میں موجود ہیں کہ بعضے رسالہ صیقل میں راقم نے ذکر کئے ایسا ہی بڑے اماموں سے بھی تقلید چھڑا کر اپنا مقلد بنا کر چھوڑیں گے تو ایسے مولویوں کا کیا حکم ہے؟

المستفتی خاکسار محمد مقیم الدین دامانی

الجواب

دربارہ رابطہ قول عسرو حق ہے اور قول قید سراسر باطل۔ رابطہ شیخ بلاشبہ جائز و مستحسن و سنت اکابر ہے، فقیر کا رسالہ ایاقوتہ الواسطۃ فی قلب عقد الربطۃ اسی مسئلہ کے بیان میں ہے۔ عبارت مکتوبات کی تاویل کہ زید نے کی تاویل نہیں، تحویل و تبدیل ہے۔ اور اسے شرک و کفر کہنا مسئلہ و یا بیت ہے، اور وہاں خود مشرک و کافر ہیں کسی شخص مسلم پر بلا وجہ شرعی حکم تکفیر بحسب ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص صریحہ جہور فقہاء خود قائل کے لئے مستلزم کفر ہے۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد باء بـ
احدہما لہ
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو "او کافر" کہے تو وہ کفر دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹ پڑتا ہے۔ (تسا)

اور اس پر ضرور تعزیر شرعی لازم کہ حاکم اسلام کی رائے پر ہے سلطان اسلام یا اس کے مقرر کردہ حکام ضرب جس سے قتل تک اسے تعزیر دے سکتے ہیں، تعزیر ہم لوگوں کے ہاتھ میں نہیں، ہمارے پاس اسی قدر ہے کہ اس سے میل جول سلام کلام ترک کریں۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فایا کسم و
ایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم، وقال
تبارک و تعالیٰ و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد
بعد الذکری مع القوم الظالمین

حضرت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، (لوگو!)
گمراہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ تمہیں گمراہ نہ کریں
اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا، اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر
یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ت)
بے علم فتویٰ دینے والا اگر کچھ جاہلوں کا مقتدا ہو تو ضرور حدیث فضلو و اضلو (وہ خود گمراہ
ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کیا۔ ت) کا مصداق ہے، آپ بھی گمراہ ہوا اور انہیں بھی گمراہ کرے گا کہ
صدر حدیث یوں ہے،

اتخذ الناس رؤسا جہالا
لوگوں نے جاہل سرداروں کو (سربراہ) بنا لیا پھر

۱۔ صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکر اخاه بغیر تاویل قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۰/۲
۲۔ صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء " " " " ۱۰/۱
۳۔ القرآن الکریم ۶۸/۶

فَسَلُوا فَاَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔ اُن سے اسلامی مسائل دریافت کئے گئے تو انہوں نے

بے علمی سے فتوے دیئے، خود بھی بھٹک گئے اور دوسروں کو بھی بہکا دیا۔ (ت)

اور اگر مقتداے دیگران نہ تو اس حدیث کے کسی حال پر کچھ نہیں جاسکتا کہ:

مَنْ افْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

جو بغیر علم کے فتویٰ دے آسمان وزمین کے فرشتے اُس پر لعنت کریں۔ (ت)

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) نماز میں حضور قلب و خشوع و خضوع مغز مقصود و اعز مطلوب ہے اگر واقعی کسی کامل کے فیض سے حاصل ہو جو شرائط اربعہ مشیخت کا جامع ہے تو اس سے روکنے والے بیشک فساد و اعین سبیل اللہ (پھر وہ اوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ت) کے مصداق ہیں باطل یا ضعیف یا مشکوک مسائل پھیلا کر مسلمانوں میں اختلاف و فتنہ و فساد ڈالنا حرام ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بشر و اولاد تنفروا۔ بشارت دیا کرو، نفرت نہ دلایا کرو (ت)

جو بنام علم کسب شہرت کے لئے ایسا کرے عالم نہیں۔ عالم دین ناسب رسول ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور مسلمانوں میں بلا وجہ شرعی اختلاف و فتنہ پیدا کرنا نیا بت شیطان۔ حدیث میں ہے:

الْفِتْنَةُ نَاشِئَةٌ لَعْنُ اللَّهِ مِنْ اِيْقَظْهَا۔ فتنہ سوز رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ صحیح البخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم قیدی کتب خانہ کراچی ۲۰/۱

۲۔ کنز العمال حدیث ۲۹۰۱۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۳/۱۰

۳۔ القرآن الحکیم ۱۶/۵۸

۴۔ صحیح البخاری کتاب العلم ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخلوہم بالموعظۃ القیدی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱

۵۔ کشف الخفاء حروف الفاء حدیث ۱۸۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۴/۲

۹۸۔ از قصبہ مالنگاؤں ضلع ناسک احاطہ ممبئی مسئلہ سیکریٹری انجمن ہدایت اسلام ۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ
 بحضور بادی متین مدظلہ العالی پس از اسلام سنت والا سلام ہم چند درد مند مسلمانان قصبہ مالنگاؤں
 خدمت اقدس میں عرض پرداز ہیں کہ آیا گاندھی کو مہاتما کہنا جائز ہے؟ نان کو آپریشن میں ہم شریک ہوں
 یا نہیں، اور ہمارے مدرسہ میں گورنمنٹ سے گرانٹ ملتی ہے آیا ہمارے لئے اس کا لینا شرعاً جائز ہے
 یا نہیں؟ یہ بات واضح رائے عالی رہے کہ گورنمنٹ مالنگاری کے ساتھ بطریق ابواب ہم لوگوں سے بنام نہاد
 تعلیم، ڈاکخانہ، سڑک، شفاخانہ وغیرہ وغیرہ روپیہ وصول کر لیتی ہے تو یہ روپیہ ہمارا ہی ہے جو ہم کو
 ملتا ہے، زیادہ ادب!

الجواب

گاندھی خواہ کسی مشرک یا کافر یا بد مذہب کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ "مہاتما" کے معنی
 ہیں رُوحِ عظیم۔ یہ وصف سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ مخالفانِ دین کی ایسی تعریف
 اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك
 العرش۔ رواہ ابویعلیٰ فی مسندہ والبیہق
 فی شعب الايمان عن انس دابن عدی فی
 الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
 جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عنہ وجل
 غضب فرماتا ہے اور عرش الہی بل جاتا ہے۔
 (ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے شعب الايمان
 میں حضرت انس سے اس کو روایت کیا۔ اور

ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اسے روایت کیا۔ ت)
 جب فاسق کی مدح پر یہ حکم اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا، نان کو آپریشن
 کہ آجکل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے، شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں،
 شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے، مجوس ہوں یا ہنود، نصاریٰ یا یہود، خصوصاً
 وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود، اور عام طور پر صاف ارشاد ہوا،

لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء
 من دون المؤمنین ومن یفعل
 مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست
 نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اُسے اللہ سے کچھ

ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ ۖ
علاقہ نہیں۔

اور صاف تر فرما دیا :

وَمَن يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَأِنَّهُ مِنْهُمْ ۖ
جو تم میں اُن سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

ان ساختہ لیڈروں نے معاملت کا نام موالات رکھ کر اُسے تو مطلقاً حرام بلکہ کفرِ عظمیٰ اور شرکوں سے موالات بلکہ اتحاد بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد کو حلال بلکہ موجبِ رضائے الہی بنالیا ہر طرح اللہ و رسول و شریعت پر سخت افتراء کیا، جس مدرسہ میں تعلیمِ خلافتِ شرع ہوتی ہو یا اور کسی طرح مخالفتِ شرع ہو وہ خود ہی ناجائز ہے اور ناجائز پر امداد یعنی بھی ناجائز، ورنہ جو امداد نہ کسی امرِ خلافتِ شرع سے مشروط نہ اس کی طرف منجر ہو اس میں عرج نہیں خصوصاً جبکہ ہمارا ہی روپیہ ہم کو دیا جاتا ہے اُسے حرام کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

ان الذین یفترون علی اللہ الکذاب
جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹ لگاتے ہیں
لا یفلحون ۖ
وہ کبھی بائرا نہیں ہو سکتے۔ (ت)

مسائل موالات و امداد کے روشن بیان میں ہماری کتاب المحجة المؤتمنة فی اية
المتحنة زیر طبع ہے اُس سے تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۹۹ مسئلہ از امور وہم محلہ گذری مسئلہ سید خادم علی صاحب ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک طرف تو خلافتِ اسلامیہ کے دردناک مصیبت
میں عالمِ اسلامی گھرا ہوا ہے اور مسلمانوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور دوسری طرف ہندوستان
کے بعض مقامات پر مرزائیوں کا بعض مقامات پر شیعوں کا زور بڑھ رہا ہے وہ لوگ اہلسنت و جماعت
سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کر رہے ہیں اور عوام کو بہکا کر اور مطاعنِ مذہب سنا سنا کر اکثر کو مذہب میں
تشکیک اور بعض کو بالکل برگشتہ بنا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے اُن کے یہاں بہت سی انجمنیں

عہ فتاویٰ رضویہ کی جلد ۱۴ میں شامل اشاعت کر دی گئی ہے۔

قائم ہیں اور بہت سے رسائل موقت و شیوع و جاری میں ہزاروں روپیہ ماہوار وہ لوگ ان کاموں میں صرف کر رہے ہیں، آیا اس وقت بحالت موجودہ اہلسنت کو وعظ کی مجالس قائم کر کے عوام کے خیالات کو صاف کرنے اور ان کو شکوک و شبہات سے بچانے کی غرض سے ان کا جواب دینا اور رد کرنا اور اگر فریق ثانی مباحثہ پر آمادہ ہو اور مطالبہ کرے تو اس کا انتظام کرنا چاہئے یا نہیں اور اگر چاہئے تو یہ کام فرض ہے یا واجب؟ مستحب ہے یا ناجائز؟ اور اگر زمانہ حال کا لحاظ کر کے اس طرف سے چشم پوشی کی جائے تو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟ اور بعض ایسے مخصوص مقامات پر جہاں ان لوگوں کا زور ہے ان کی مداخلت کے لئے دو ایک ٹوٹی پھوٹی انجمنیں بھی قائم ہیں اور وہ کبھی کبھی ان کا رد کرتی ہیں، اب ان انجمنوں کا قائم رکھنا اور مداخلت کرتے رہنا چاہئے یا ان کاموں کو ترک کر دینا چاہئے اور اس وقت ان امور میں روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لیڈران قوم جن میں کچھ مولوی بھی ہیں جو آج کل مسئلہ خلافت میں بڑے بڑے کام کر رہے ہیں زمانہ موجودہ میں کسی رد و جواب اور بحث مباحثہ کو اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی کاموں میں اشتغال کو مسئلہ خلافت کے اہتمام میں مغل خیال فرما کر ناجائز فرماتے ہیں ان کی یہ رائے صحیح اور ان کا یہ حکم قابل پابندی ہے یا نہیں؟ بیٹنوا قوجوا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خدا ہم اللہ تعالیٰ اجمعین (اللہ تعالیٰ ان کو بے یار و مددگار چھوڑے۔ ت) مسلمانوں کو بہکائے فتنہ و فساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے یصدق عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجاً میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اس میں کبھی چاہتے ہیں۔ اور خلافت کیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا نہ شیطان کے منکر کو دفع کرنے سے روکتا شیطان کے سوا کسی کا کام ہو سکتا ہے، جو ایسا کہتے ہیں اللہ عز و جل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذاب نار و غضب جبار ہوتے ہیں، ادھر بندہ سے و داد و اتحاد منایا، ادھر روافض و مرزائیہ وغیرہم ملا عنہ کا سد فتنہ ناجائز ٹھہرایا، غرض یہ ہے کہ ہر طرف سے ہر طرح سے اسلام کو بے ٹھہری حلال کر دیں اور خود مسلمان بلکہ لیڈر بنے رہیں واللہ لایہدی القوم الظالمین (اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں

دکھاتا۔ (ت) مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں۔ ان پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سب سے باب کریں۔ وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کھلائیں، اشاعت رسالہ کی حاجت ہو اشاعت کرائیں۔ حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما ظهرت الفتن او قال البدع فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا۔
جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اللہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث اُن کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی۔

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اور ظالم جلدی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۲ ازراہ جکوٹ کا ٹھیکہ دار مسئلہ قاضی سید عبدالاول میاں صاحب سنی حنفی ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۲۹
(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک ہندو مشرک کا لکچر مسجد میں ہوا اور سننے کو مشرک اور مسلمان مسجد میں جمع ہوں اور تالی اور بجے اور اللہ اکبر کے نعرے بلند کریں تو آیا یہ جائز ہے یا ناجائز؟
ترید کہتا ہے کہ یہ جائز ہے اور علمائے دین نے فتویٰ دیا ہے اس باعث دہلی وغیرہ شہروں میں ایسا ہوا ہے۔

(۲) اور اس روز جمعہ تھا تو جائے نماز اور مصلتے وغیرہ بجھے ہوئے تھے اور اس کے اوپر کھلے پیر پھرنے والے مشرک پیر دھوئے بغیر پھرتے رہے تو اب یہ جائے نماز اور مصلتے دھوکہ پاک کئے جاتیں یا نہیں؟

(۳) اور مولوی شوکت علی و محمد علی اور گاندھی وغیرہ خلافت کے نام کا جو چنہ کر رہے ہیں اس چنہ میں

روپیہ دیا جائے یا نہیں؟ بیٹو! توجسرو! (میان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)
(نوٹ) یہاں پر راجکوٹ میں ایک گاندھی کا چیلہ آیا ہوا ہے اور پچھ کر کے ہندو مشرک اور مسلمان کو ایک
کرنا چاہتا ہے اور مسلمان کثرت سے شامل ہو رہے ہیں اور مالی امداد بھی دے رہے ہیں، اور آئندہ بھی خوف ہے
کہ مسجد میں پچھ ہوں گے، لہٰذا آپ بہت جلد اس مسئلہ کا جواب مرحمت فرمائیں تاکہ اس خرافات کا بندوبست ہو۔

الجواب

(۱) یہ حرام حرام سخت حرام ہے توہین مسجد ہے، تعظیم مشرک ہے، تذلیل اسلام ہے۔ جہاں
ہوا ابلیس کے فتوے سے ہوا کسی مسلمان عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیا، اور جو پابندی اسلام سے آزاد
اور کفر و ابلیس کے غلام و منقاد ہوں نہ وہ قابل فتویٰ نہ ان کے بکنے پر التفات روا۔ والتفصیل فی المحجۃ
المؤتمنة فی آیۃ الممتحنة (اس کی تفصیل رسالہ المحجۃ المؤتمنة فی آیۃ الممتحنة میں بیان کی گئی
ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) گنا اگر جانماز پر چلا جائے اور اس کے پاؤں اور جانماز دونوں خشک ہوں تو بالاتفاق اس کا
دھونا لازم نہیں آتا تو مشرکوں کے یوں پھرنے سے مسجد کی توہین ضرور ہوئی مگر مصلے ناپاک نہ ہوئے۔ واللہ
تعالیٰ اعلم۔

(۳) گاندھی کو امام بنانا ہندوؤں مشرکوں سے اتحاد منانا سخت سے سخت حرام و کبیرہ و دشمنی اسلام
ہے، اسلام کی بھگنی کے لئے چندہ دینا کسی مسلمان کا کام نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ فینفقونہا ثم ینفکون علیہم
حسرة ثم یغلبون یلہ
یعنی اس وقت تو مال دے رہے ہیں پھر قیامت
میں اس دینے کی حسرت اٹھائیں گے ہاتھ چائیں گے
کہ مال بھی دیا اور خدا کا غضب بھی سر پر لیا پھر مغلوب و مقہور کر کے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔

ترکوں کی حمایت اور امان کی مقدس کی حفاظت کا نام دھوکے کی ٹی بنا رکھا ہے، صاف چھاپ چکے
ہیں کہ اگر ترکی مسئلہ حسب خواہش فیصل بھی ہو جائے جب بھی ہماری یہ کوشش برابر جاری رہے گی جب تک
گنگا جمن کی مقدس زمینیں آباد نہ کرائیں، صاف چھاپ چکے ہیں کہ اگر ترک بھی ہندوستان پر چڑھ آئیں تو ہم
ان سے بھی لڑیں گے تو اصل غرض ہندوؤں کی بے منانا اور گنگا جمن کی زمینوں کو مقدس کرانا ہے ایسی کفری
غرض کے لئے چندہ دینا اسلام کی دشمنی اور اللہ واحد قہار کی سخت ناراضی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۳ ضلع بھاگلپور ڈاک خانہ سبور موضع ابراہیم پور مسئلہ محمد شریف عالم صاحب

۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، زید، عمرو، بکر تین اشخاص ہیں جن کی تعریف ذیل میں

درج ہے :

(۱) زید ایک وہابی کافر مرتد شخص ہے۔

(۲) عمرو ایک پکاستنی خوش عقیدہ مسلمان ہے لیکن زید مذکور کے مکان پر جاتا آتا ہے، اس سے ہم کلام ہوتا اور اس کے یہاں کھانا پیتا ہے لیکن زید مذکور کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اور نہ مناکحت کرتا، بلکہ اُس سے عقیدہ نفرت رکھتا ہے اور اس کے کفر میں شک نہیں کرتا، ایسی صورت میں کیا عمرو بھی مثل زید کے عند الشرح وہابی کافر مرتد ہو جائے گا یا صرف فاسق گنہگار ہوگا یا کچھ بھی نہیں؟

(۳) بکر ایک پکاستنی خوش عقیدہ مسلمان ہے اور زید مذکور کے نہ مکان پر آتا جاتا، نہ اس سے گفتگو کرتا نہ اس کے یہاں کھانا پیتا ہے نہ زید مذکور کے پیچھے نماز پڑھتا اور نہ مناکحت کرتا ہے بلکہ اُس کو کافر مرتد سمجھتا اُس کے کفر میں شک نہیں کرتا اُس سے نفرت دینی و دنیوی ہر دو پہلو رکھتا ہے ہاں عمرو مذکور سے جو پکاستنی صحیح العقیدہ ہے راہ و رسم رکھتا ہے اس سے ہم کلام ہوتا ہے اس کے یہاں کھانا پیتا ہے اس کے گھر پر جاتا آتا ہے، ایسی صورت میں کیا بکر مذکور مثل زید کے عند الشرح وہابی کافر مرتد ہو جائیگا یا صرف فاسق گنہگار ہوگا یا نہ وہابی اور نہ فاسق ہوگا بلکہ مسلمان صحیح العقیدہ رہے گا۔ صورت مذکورہ بالا ۱ و ۲ کا جواب بالتفصیل ارقام فرمائیں۔

الجواب

صورت مذکورہ میں عمرو و بکر دونوں سنی مسلمان ہیں اُن میں کوئی کافر یا گمراہ نہیں مگر عمرو فاسق گنہگار ہے کہ مرتد سے میل جول رکھتا ہے۔

وقد قال الله تعالى ولا تركزوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار، وقال صلى الله تعالى عليه وسلم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم
اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) ظالموں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ان سے بچو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (ت)

لے القرآن الکریم ۱۱۳/۱۱

لے صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ الضعفاء قیدی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

اور بکر کا عمرو سے ملنا اگر برینے مصلحت شرعیہ ہو کہ اس سے امید ہے کہ اس کی نصیحت ماننے اور زید سے ملنا چھوڑ دے تو حرج نہیں ورنہ نامناسب ہے خصوصاً اُس حالت میں کہ بکر کوئی اعزاز علمی و دینی رکھتا ہو کہ ایسے کو فاسق سے بے ضرورت اختلاط مکروہ ہے۔ عالمگیری میں ہے،

يَكْرَهُ لِلْمَشْهُورِ الْمُقْتَدَى الْاِخْتِلَاطَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ
اهْلِ الْبَاطِلِ وَالشَّرِّ لَا يَقْدِرُ الضَّرُورَةُ لِأَنَّهُ
يُعْظَمُ امْرُؤٌ بَيْنَ أَيْدِي النَّاسِ لَوْ كَانَ مِنْ جَلَا لَا يَعْرِفُ
يَدَا سِرِّيهِ لِيَدْفَعُ الظُّلْمَ عَنْ نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ اثْمٍ
فَلَا بَأْسَ بِهِ كَذَا فِي الْمُلْتَقَطِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ
رکھنا تاکہ اپنی ذات سے بغیر گناہ ظلم کا دفاع ہو جائے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ فتاویٰ ملتقط میں اسی طرح مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (د)

مسئلہ از شہر محلہ ذخیرہ چاہ چڑیماراں مسئلہ شمشیر علی قادری رضوی ۱۱ رجب المرجب ۱۳۳۹ھ
حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم، حضور! یہ جلسہ و بابیوں کا جو ۲۴، ۲۵، ۲۶ مارچ کو متصل مسجد نو محلہ ہونے والا ہے اس میں اہلسنت و جماعت خصوصاً حضور کے مریدین کو جلسہ مذکور میں شریک ہونا جائز ہے یا ناجائز؟ اہل و بابیہ وہاں جائیں گے، ایسے جلسے میں جہاں وہابی ہوں ہم اہلسنت و جماعت کو جانا جائز ہے یا ناجائز؟ امید کہ حضور اپنے مہر اور دستخط سے مشرف فرمائیں تاکہ ہم اہل سنت والجماعت شریک ہونے سے پرہیز کریں۔ بیٹو اتوجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

شمشیر علی قادری رضوی محلہ ذخیرہ چاہ چڑیماراں بریلی نیاز محمد رضوی شمس الحسن رضوی ذخیرہ

الجواب

وہ کہ وہابیہ و دیوبندیہ و مخالفانِ دین و غلامانِ مشرکین کا جلسہ ہو اس میں سستی کو شرکت کیسے حلال ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
إِيَّاكُمْ وَإِيَّا هُمْ لَا يَضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتَنُونَكُمْ
اُن سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو
کیس وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کیس تم کو فتنے میں ڈال دیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے متوسلین کو بالخصوص تاکید ہے کہ یک لخت ایسے لوگوں سے دُور رہیں تاکہ اپنے رب جل و علا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 ۱۵۔ ائمہ اربعہ از بدایوں مرسلہ عبد الماجد از نام حبیب الرحمن ۱۲ رجب ۱۳۳۹ھ
 (۱) خلافت ترک صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے آیا اُس باغی سے قتال واجب ہے یا نہیں؟

(۳) بادشاہ اسلام سے کوئی غیر مسلم حکومت جنگ کرے ممالک اسلامیہ پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر جس طرح ممکن ہو بادشاہ کی اعانت اور حکومت کو نقصان پہنچانا فرض ہے یا نہیں؟

(۴) اہل اسلام کو تجاؤز ہے یا نہیں کہ خلیفہ کے مقابلے میں کفار نصاریٰ کی مالی امداد کریں۔

(۵) مسلمانوں پر یہ حرام ہے یا نہیں کہ حکومت نصاریٰ کی فوج میں ملازم ہو کر اپنے برادران اسلام سے مقابلہ و مقاتلہ کریں۔

(۶) شرعاً اُن لوگوں کے واسطے کیا سزا مقرر ہے جو مخالفت اسلام لشکر کے ساتھ شریک ہو کر عسداً مسلمانوں کو قتل کریں۔

(۷) نصاریٰ کی وہ ملازمتیں جن میں خلاف شرع فیصلے کرنے پڑتے ہیں (مثلاً ڈپٹی کلکٹری وغیرہ) جائز ہیں یا نہیں، ارشاد باری عز و اسمہ:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ، وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ، وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۖ
 اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں، اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں، اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ نافرمان ہیں (ت)

کے کیا معنی ہیں؟

(۸) یونہی آنریری مجسٹریٹ جس میں قانون کی پابندی لازم ہے اگرچہ وہ خلاف شریعت ہو جائز ہے

یا حرام ؟ اور بموجب فرمانِ الہی :

ولا تعادوا علی الاثم والعدوان لے گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو (ت)
مسلمانوں پر اس کا ترک واجب ہے یا نہیں ؟

(۹) نصاریٰ سے موالات جائز ہے یا نہیں ؟ یوستی ان کی تعظیم درست ہے یا نہیں ؟

(۱۰) یہاں مذہبی منافرت میں نصاریٰ کا حکم ہنود سے سخت ہے یا نہیں ؟

(۱۱) بڑے دن میں نصاریٰ کو ڈالی دینا حرام ہے یا نہیں ؟

(۱۲) کسی نصرانی حاکم یا شہزادے کے جلوس میں شرکت کیسی ہے، ایسے شخص پر جو اس جلوس میں

شریک ہو لزوم کفر و تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم ہے یا نہیں ؟

(۱۳) نصاریٰ سے ترک معاملات بیع و شراء وغیرہ جائز ہے یا نہیں ؟

(۱۴) مشرکین سے اس طور پر مدد لینا کہ کوئی بات خلاف شرع لازم نہ آتی ہو جائز ہے یا ناجائز ؟

(۱۵) مسلمانوں کو علی گڑھ کالج کی امداد حرام ہے یا کیا ؟

(۱۶) لڑکوں کو اس میں پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں ؟

(۱۷) اُس کی ملازمت کیسی ہے ؟

(۱۸) جزیرۃ العرب خصوصاً مکہ معظمہ و مدینہ منورہ یا مخصوص حرم شریف کے اندر مشرکین و یہود و نصاریٰ

کے داخل ہونے کی ممانعت ہے یا نہیں ؟

(۱۹) جو شخص قصد ان کو حرمینِ محترمین کے اندر داخل کرے اور اس کا باعث ہو اس کے لئے کیا

حکم ہے ؟

(۲۰) بلاد اسلامیہ و مقاماتِ متبرکہ اور مساجد خصوصاً مسجدِ اقصیٰ پر نصاریٰ کا قبضہ ہو جانے یا بحرقہ

ہونے کی حالت میں مسلمانوں پر جلے کرنا یا زویوشن پاس کرنا وغیرہ فرض ہے یا نہیں ؟

الجواب

(۱) ترک اور تونے کیا جانا کیا ترک ۔ صد ہا سائل سے حامیانِ دین متین اور حافظانِ بیضہ دین

خادمانِ حرمینِ محترمین اور مالئانِ قلب و عین اُن کے اختیار نہ خلفاء کہ عیسویوں خلفاء کہ ملانے والوں سے

افضل و اعلیٰ خیر خواہی و نصیحت اور بقدر قدرت اعانت کی فرضیت لفظِ خلافت پر موقوف جانتا جہالت

اور اُس کے لئے محض بلا وجہ احادیث متواترہ و اجماع صحابہ و اجماع تابعین و اجماع ائمہ دین و عقیدہ یا جملہ اہلسنت و جماعت کا رد کرنا اور خارجیوں معتزلیوں کا دامن پکڑنا ضلالت۔
(۲) یہ سوال اول پر متفرع تھا۔

(۳) جو جس قدر پر قادر ہو شرع اُسی قدر کا اُسے حکم فرماتی ہے اُس سے آگے بڑھنا شرع پر زیادت اور اللہ پر افترا اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

(۴) لفظ خلیفہ سائل نے حماقت بڑھایا کیا سلطنت اسلام کی بدخواہی میں حرج نہیں رسیدی دیں مدویں دیں چنندے دیئے طبی وفد کا سامان کہ جنگ بلقان میں مسلمانوں نے ترک کے لئے خرید اٹھا گورنمنٹ کو دے دیا جو بمقابلہ ترک استعمال میں آیا۔

(۵) مسلمان بادشاہ کی فوج میں بھی نوکر ہو کر خواہ بے نوکری مسلمانوں سے متاثر کسی حال میں جائز نہیں مگر باغیوں خارجیوں و مشاہم سے تو اہل خلافت کمیٹی جن کا مقولہ ہے کہ ہم ہندی قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم اس کے خلاف تلوار اٹھائیں، خلافت کمیٹی کے طور پر بھی کافر و خارج از اسلام ہیں۔

(۶) اس کا جواب بواب سابق سے واضح ہے، سب جانتے ہیں کہ عدا اقل ناقص مسلم اشد کبار سے ہے اگرچہ لشکر مسلمین کے ساتھ ہو اس کی سزا اگر پارٹی دے سکتی ہے تو پہلے اپنے لیڈروں کو دے جن کا قول مذکور ہوا۔

(۷) شرع مطہر کا حکم عام ہے اسلامی ریاست خواہ اسلامی سلطنت کی بھی وہ ملازمت جس میں خلاف شرع حکم کرنا ہو جائز نہیں قصداً خلاف شریعت حکم کرنا اگر براہ عناد یا استھمان یا استھلال مخالفت یا استغناء حکم شریعت ہو کفر ہے ورنہ ظلم و فسق۔ اور یہ کچھ ملازمت ہی پر موقوف نہیں، نہ مقدمات سے خاص و لیے ہی جو شخص خلاف ما انزل اللہ حکم کرے گا انھیں صورتوں پر کافر، ظالم، فاسق ہے جیسے یہ لوگ کہ ہندوؤں سے اتحاد منارہے ہیں اُن سے استمداد کر رہے ہیں ان سے بھائی چارہ گانٹھ رہے ہیں انھیں رہنما اور آپ ان کے پس رو بن رہے ہیں معاملہ دینی میں اُن کی اطاعت کر رہے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہی مانتے ہیں انھیں مسجدوں میں لیجا کر مسلمانوں کا واعظ بناتے ہیں ان کی خاطر شعائر اسلام بند کرتے ہیں ان کے معاہدہ و طعیت بنتے ہیں انھیں اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ کہ تمام لیڈر بننے والے ان میں مبتلا ہیں اور انھیں باتوں کا عوام کو حکم دیتے ہیں سب انھیں آیات کفر و ظلمون، فسقون کے تحت میں داخل ہیں کہ یہ سب باتیں خلاف ما انزل اللہ ہیں۔

(۸) اس کا جواب جوابِ سابق سے واضح۔

(۹) موالات کسی غیر مسلم بلکہ کسی غیر سُستی سے جائز نہیں، مجرد دنیوی معاملات سوائے مرتد سب جائز ہیں۔ ہنود و بابریہ و دیوبندیہ سے جو موالاتیں خلافتِ کمیٹی والے کر رہے ہیں وہ سخت حرام و تباہی دین موجب لعنت رب العالمین ہیں۔ کتابیوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں، جیسے ہنود مشرکین سے بدتر مرتدین ہیں، جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ سالوں کی وہ پارٹی ہنود و بابریہ کی کیا تعظیم کر رہی ہے جو حسبِ روشن تصریحات فقہائے کرام کفر ہیں۔ کیا پارٹی زیرِ حکمِ شریعت نہیں یا مسئلہ تعظیم کفار سے ہنود و بابی، دیوبندی مستثنیٰ ہیں، ہرگز نہیں۔ ہاں صورتِ ضرورتِ سلطنتِ مستثنیٰ ہے کمافیئہ صافی المدادک والمفاتیم وغیرہا (جیسا کہ مدارک اور تفسیر کبیرہ وغیرہ میں اس کا افادہ پیش فرمایا۔ ت) خود قرآن عظیم اس استثناء پر دال، واللہ یعلم المفسد من المصلح (اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اصلاح کرنے والے کو جانتا ہے۔ ت)

(۱۰) مذہبی منافرت بحسب مراتب کفر و ضلالت ہے۔ ہنود مشرک بُت پرست ہیں اور شرک بدترین اصنافِ کفر سے ہے، تو ہنود ہی سے مذہبی منافرت اشد و آکد ہے۔ اور ہنود سے بھی سخت تر منافرت کے مستحق وہابیہ دیوبندیہ ہیں کہ مرتد ہیں لیکن ہنودوں اور دیوبندیوں کے اتحاد بنایا جا رہا ہے انھیں جگر کا پارا آنکھ کا تار بنایا جا رہا ہے، اسلام واحد قہار کے حضور تمھارا شاکی ہے۔

(۱۱) بڑے دن کا حکم پارٹی کے جگری بھائیوں کی ہولی دوالی سے خفیہ تر ہے اور ماتھوں پر ہنودوں سے قشتے لگوانا سب سے سخت تر۔ اگر ثابت ہو کہ یہ دن ولادتِ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے تو بے شک شرع میں ہر نبی کا روزِ ولادت صاحبِ عظمت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجہ فضیلتِ روزِ جمعہ سے پہلی وجہ یہی ارشاد فرمائی کہ اس میں خلیقِ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة سب سے بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہو فیہ خلق آدم الحدیث۔ روزِ جمعہ ہے، اسی میں حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پیدا کئے گئے، الحدیث۔ (د)

ابن ماجہ نے ابوالباب ابن عبد المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان یوم الجمعة سید الايام واعظمها عند
 اللہ تعالیٰ فیہ خمس خصال خلقت اللہ فیہ
 آدم علیہ السلام
 یقیناً روز جمعہ تمام دنوں کا سرکار اور اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک اُن سب سے عظیم تر ہے، اس میں
 پانچ خصلتیں ہیں، ایک یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ
 نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا۔ (د)

اگر کوئی اس نکتے سے غافل ہو کر (جس سے آج بڑے بڑے لیڈر بننے والے اور تمام عوام غافل ہیں
 کہ شرع مطہر میں تاریخ قمری معتبر ہے نہ کہ شمسی۔ علماء نے فرمایا اپنے معاملات میں بھی مسلمانوں کو اس کے اعتبار
 کی اجازت نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ان عدۃ الشہور عند اللہ
 اثنا عشر شہراً فی کتاب اللہ یوم خلق السموات
 والارض منہا اربعۃ حرم ذلک الدین
 القیم علیہ
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : یقیناً مہینوں کا شمار
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں نوشتہ الہی
 میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین پیدا
 فرمائے، ان میں سے چار عورت و حرمت رکھتے

ہیں، اور یہی ٹھیک دین ہے۔ (د)
 اُسے روز ولادتِ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام جان کر بنیتِ تعظیمِ نبوت نہ کہ بنیتِ تشبہ نصاریٰ تعظیم کئے
 وہ ہرگز ہولی دوالی کی تعظیم کے مثل نہیں ہو سکتا کہ وہ اسی غفلتِ نکتہ کے باعث غلطی ہوئی، اور یہ کفر
 ہے۔ تنویر الابصار میں ہے :

الاعطاء باسم النیر و زوال المہرجان لا یجوز
 وان قصد تعظیہ یکفر
 نیروز اور مہرجان کے نام پر کچھ دینا حرام نہ نہیں،
 اگر اُن کی تعظیم کا ارادہ کرے تو کافر ہو جائیگا۔ (د)

پھر ڈالی والوں کی نیت بوجہ سلطنت خوشامد ہوتی ہے جس میں کسی نہ کسی وجہ پر عوام کو ابتلا ہے اور خود
 لیڈر بننے والوں کو اب تک یا آج سے پہلے کل تک تھا بلکہ غنا کے سبب خوشامد مسلمان امراء کے ساتھ

۱۔ سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب فی فضل الحجۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷

۲۔ القرآن الکریم ۳۶/۹

۳۔ درمختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی مطبع مجتہائی دہلی ۳۵/۲

کب روا ہے،

من تواضع لغنى لاجل غناه ذهب
جس نے کسی مالدار کی اس کے سرمایہ دار ہونے
کی وجہ سے عزت و تواضع کی اس کا دھتھے

دین ضائع ہو گیا۔ (ت)

اس سے بچتے ہیں تو وہی بچتے ہیں جن کو اللہ عزوجل نے نعمتِ رُہد و قناعت و مجاہبتِ امراء عطا فرمائی ہے و قلیل
ماہم (اور بچنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ ت) یوں بھی تحائف ہولی و دوالی ناجائز تر ہیں کہ بلا وجہ کفار کی
طرف میل ہیں خصوصاً جب اس اتحاد ملعون کے سبب ہوں جس کی آگ نے آج مشتعل ہو کر ان لوگوں کا دین
یکسر بھونک دیا۔

(۱۲) عجب کہ وہ پارٹی جسے عمر بھر ایسی ہی باتوں اور اُن سے زائد میں ابتلا رہا اور ہنود کے ساتھ
بہت انجست و اخس ہیں اب علانیہ مبتلا ہے ایسے سوال اُن بندگانِ خدا سے کرے جن کو ہمیشہ تلوثِ دنیا سے
بکرمہ تعالیٰ محفوظ رکھا ایسے افعال اگر ضرورتِ صحیحہ ہوں محذور نہیں اور خوشامد سلطنت کے لئے ہوں جب بھی
شرکت کفر نہیں کہ لزوم کفر ہو آگے حکم و فرق اسی طرح ہیں جو ابھی گزرے خوشامد سلطنت نہ اضطراب ہے نہ مفید
دین ٹھہرا کر خالص طیب قلب سے استحسان و اختیارِ بدلت پرستش جلوس گاندھی وغیرہ مشرکین کہ اُس اتحاد ملعون کی
بنا پر ہے جسے یہودی بنا کر غایت درجہ استحسان میں بتایا جاتا ہے تو وہ ضرور شرکت کفر ہے اور اُس پر لزوم کفر
اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم، ہاں جسے نہ یہ اتحاد منظور تھا نہ تعظیمِ شرک مقصود محض بطور تماشا جلوس گاندھی
میں شریک ہو اُس پر بھی لزوم کفر نہیں، البتہ اتنا کہا گیا اور یہ ضرور حق ہے کہ حرام فعل کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔
(۱۳) معاملات مجرہ مثل بیع و شرائے اشیائے مباحہ شرع نے نہ کسی خاص قوم سے واجب کئے
نہ حرام مباح کا فعل و ترک یکساں ہے جب تک خارج سے کوئی وجہ داعی یا مانع نہ پیدا ہو مگر کسی امر
مباح کو شرعاً فرض ٹھہرا لینا جیسا پارٹی والے کر رہے ہیں یہ قطعاً حرام اور شریعتِ مطہرہ پر افتراء و اتہام ہے۔
(۱۴) ان مشرکین سے دین میں مدد لینا ہی حرام ہے، کوئی بات خلافِ شرع لازم نہ آنا کیا معنی،
اس کی تفصیل المحجة المؤتمنہ میں ہے۔

(۱۵ و ۱۶) کالج ہو یا مدرسہ اگرچہ کیسا ہی دینی کہلاتا ہو اعتبارِ تعلیم کا ہے اگر اس میں دینِ اسلام
یا مذہبِ اہلسنت یا شریعتِ مطہرہ کے خلاف تعلیم دی جاتی تلقین کی جاتی ہے تو اس کی امداد بھی حرام

اور اُس میں پڑھنا پڑھانا بھی حرام۔ علی گڑھ کالج زمانہ پیر نیچر میں ان باتوں کا معدن تھا اور اب اُس کی حالت جہاں تک معلوم ہے عام کالجوں کی ہے مسلمان بچوں کو زندگی و بے دین بنانے کی خاص لگاتار جان توڑ کوشش جو پیر نیچر کو بھی ظاہر اب اس میں اُس کا جانشین کوئی نہیں۔ ایک انگریزی کی تعلیم گاہ ہے جس میں حساب، ریاضی، ہندسہ، جبر و مقابلہ وغیرہ علوم جائزہ کے ساتھ سائنس و جغرافیہ بھی پڑھاتے جاتے ہیں کہ بعض کفریات پر مشتمل ہیں جس طرح درس نظامی کے عام مدارس میں فلسفہ قدیم پڑھاتے ہیں، وہ کیا کفریات سے خالی ہے قدم زمانہ و قدم عقول و قدم افلاک و قدم انواع عناصر و خالقیت عقول و مسئلۃ الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد (اور یہ مسئلہ ہے کہ ایک سے صرف ایک ہی صادر ہو سکتا ہے۔ ت) (فلاسفہ قدیم کا یہ خیال ہے) و نفی علم جزئیات و غیرہ کثیر کفریات کیا اُس میں نہیں پھر اگر پڑھانے والے پڑھائیں اور پوری کوشش سے اس کا رد طلبہ کے ذہن نشین نہ کریں تو وہ سب نظامی مدارس علی گڑھ کالج ہی ہیں اور اگر علی گڑھ کالج کے معلم حرکت ارض و سکون سمس و غیرہ کفریات کا رد تعلیم کے ذہن نشین کریں تو وہ بھی ایک مدرسہ نظامیہ کے رنگ پر ہے، ہاں اب خصوصیت کے ساتھ تمام ہندوستان میں تعلیم کفر و تلقین ارتداد و سلب ایمان کا مرکز مدرسہ دیوبند ہے جو کمیٹی کے شیخ الہند اور بہت جو شیخ لیڈروں کا مرجع و ماویٰ ہے یونہی دہلی، سہارن پور، میرٹھ، بریلی وغیرہ کے مدرسے جو اسی مدرسہ دیوبند کی فاسد شاخیں ہیں ان سب میں امداد قطعاً حرام اور پڑھنا پڑھانا قاطع اسلام۔ اب علی گڑھ کے متعدد پڑھے ہوئے مسلمان پائے لیکن دیوبند اور اس کی شاخوں کا رنگ جس پر چڑھاؤ اللہ و رسول کو گالیاں دینے والا مرتد ہی نظر پڑا۔

(۱۷) کالج ہو یا مدرسہ جس کی ملازمت اعانت کفر یا ضلال حرام کے لئے ہو باخلاف احوال کفر یا ضلال یا حرام ہے۔ اور جو ملازمت اس سے پاک ہو اس میں حرج نہیں۔ اور اگر کوئی عالم خدا شناس خدا ترس، سنی المذہب، حامی دین الیسی جگہ تعلیم کی ملازمت اس نیت سے کرے کہ کفریات سے طلبہ کو بچاؤں گا ان کا رد ذہن نشین کر دے گا مگر اسی کی طرف نہ جانے دوں گا، اور ایسا ہی کرے تو اُس کے لئے اجر عظیم ہے۔ وہ بازار میں ذاکر کے مثل ہے کہ اموات میں زندہ ہے نہیں بلکہ جو موت کے منہ میں ہیں انہیں زندگی کی طرف لانے والا۔

(۱۸ و ۱۹) حرم شریف سے سائلوں کی مراد مسجد الحرام شریف ہے ورنہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ خود حرم ہیں بلکہ ان کے گرد و پیش کے جنگل بھی۔ مسجد الحرام شریف نہ صرف مسجد الحرام کسی مسجد میں کسی کافر حربی کا لے جانا مطلقاً ناجائز ہے خصوصاً یہ ظلم جو اہل پارٹی نے متعدد مساجد کے ساتھ برتا کر ان میں مشرکین کو بطور استعلا لے گئے اور انہیں واعظ مسلمین بنا کر مسلمانوں سے اُدینا کھڑا کیا اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم کے مسند پر جلوہ دیا یہ خاص وحی شیطان و مخالف دین و ایمان ہوا پھر اس کی حلت پر زور دینا اور اغوائے مسلمین کے لئے اس کے جواز میں رسائل لکھنا صریح نیابت ابلیس اور اپنے باطنی کفر کی تبلیغ ہے۔ جزیرہ عرب شریف میں کفار کو ساکن و متوطن کرنا ناجائز ہے مگر بدلتوں سے سلاطین جہاں حدود و غیرہ احکام شرعیہ بدل دیئے اس حکم پر بھی عامل نہ رہے تجارت و غیرہ کے لئے نہ آمد و رفت ممنوع ہے نہ اس کے اجازت مدفع۔

(۲۰) جلسے اور ریزولوشن اگر معاملہ مسجد کانپور میں کئے جاتے تو ضرور امید منفعت تھی جس کا بیان ابانۃ المتواری سے واضح، ملک اور وہ بھی اتنا وسیع اور وہ بھی مسلمانوں کا اور وہ بھی نصاریٰ سے محض خج و پکار کی بنا پر واپس مل جانا کسی طرح قرین قیاس نہیں۔ شرع مظہر مہل بات فرض نہیں کرتی ہندوستان یا ذرا سا لکھنؤ ہی واپس لینے کے لئے لیڈر بننے والوں میں جن جن کے باپ دادا اہل علم تھے انھوں نے کتنے جلسے کئے کتنے ریزولوشن پاس کئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۵ مسئلہ از بھگلپور مستولہ عظمت حسین صاحب پیشکار سب نج ۷ رمضان ۱۳۳۹ء
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید ایک شخص پکا سنی ہے اور اس کے یہاں برادری کی قید ہے اور چند لوگ اس کی برادری کے پتے دیباہی ہیں، ان دیباہیوں کی چند عورات زید سنی کے یہاں آیا کرتی ہیں اور زید ان کی پوری خاطر مدارات کرتا ہے اور پلاؤ و قورمہ پکا کر کھلاتا ہے، مطابق فتویٰ حصار الحرمین کے زید سنی رہا یا دیباہی ہو گیا؟ آیا اسلام میں اس کے کسی قسم کا فرق آیا یا نہیں؟ دائرۃ اسلام کے اندر رہا یا خارج ہو گیا؟ بیان زید یہ ہے کہ ہم اس کے عقیدہ کو برا سمجھتے ہیں مگر بخیاں رشتہ کے اس کی خاطر کرتے ہیں۔
بیٹو! تو جروا۔

الجواب

اگر فی الواقع زید اس کے مذہب کو برا اور دیباہیہ کو کافر جانتا ہے تو وہ اس حرکت سے دیباہی تو نہ ہو اگر گنہگار فاسق ضرور ہوا، اس پر تو برا لازم ہے اور آئندہ احتیاط فرض۔ برادری ہی کب رہی جب دین مختلف ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخَوَانَكُمْ
أَوْلِيَاءَ إِنْ اسْتَحَبَّوْا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ فَوَلَّيْكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو دوست
نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور جو ان سے
دوستی کرے گا تو وہی پکا ظالم ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن جبان و المحاکم باسانید صحیحہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے ، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار یعنی سنی۔ (امام احمد، ابوداؤد ، جامع ترمذی ، ابن جبان اور امام حاکم نے صحیح سندوں کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ، انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۱۲۶ھ از مہر و ناگھاٹ ڈاکا نہ قصبہ لار ضلع گورکھپور مسئلہ شیخ عباس علی و شیخ غوث علی و شیخ فضل حسین و شیخ رخت علی زمیںداران ۲۲ رجب ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ذیل کے مسائل میں ، زید خیالات مندرجہ کی عام طور پر تبلیغ کرتا ہے ، جواب بحوالہ نام کتاب و عبارت و صفحہ و سطر درکار ہے :

(۱) مشرک و کفار کے جنازہ میں مشایعت ، کاندھادینا اہل اسلام کے لئے صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے ۔

(۲) مساجد و عید گاہ میں جلسہ و سبھا کرتا ہے اور تمام بُت پرست بلا روک ٹوک آتے جاتے ہیں جس میں صدر جلسہ و سبھا بُت پرست مشرک ہوتا ہے عید گاہ میں اس مشرک صدر کے لئے کرسی بچھائی جاتی ہے وہ اس پر بیٹھتا ہے اور نام کے اہل اسلام زمین پر ہوتے ہیں ۔ ستر عورت مشرکین کا عام طور پر کھلا ہوتا ہے جلسہ میں عام طور پر تالیاں بجی اور مشرکین کے بچے کے قعرے لگائے جاتے ہیں ۔

(۳) سوم بکرے کے گوشت کا نرخ چھ پیسے سیر مقرر کیا ہے اس لئے کہ ارزاں دیکھ کر اہل اسلام کھائیں اور گائے کے گوشت سے احتراز کریں ، اور کہتا ہے کہ جو اہل مقرر نرخ سے زائد دام لے یا زائد دام سے خریدے وہ سوڑ بچتا اور سوڑ خریدتا ہے اور جو نرخ مقرر سے زائد دام دے کر بکرے کا گوشت کھائے وہ سوڑ کھاتا ہے ۔

(۴) شوالہ مندر میں جا کر کچر دیتا ہے جس میں عام اہل اسلام کو بھی شریک کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جیسے مسلمانوں کا قرآن ایسا ہنود کا وید ہے مسلمانوں کو قرآن پر اور ہنود کو اپنے وید پر عمل کرنا چاہئے۔
(۵) ہزار دارٹھی بڑھاؤ ہزار مسجد بناؤ مسلمان نہیں کچھ ثواب نہیں جیتا جب تک ہنود کے ساتھ میل جول کر کے ساتھ ہو کر ملک کی بہبود میں سعی نہ کر دے جس سے بھگت نہ بنو۔

(۶) مسلمانوں کے امور کے فیصلہ کے لئے پنچایت مقرر کی ہے جس میں ہنود سر پنچ و پنچ ہیں ہر قسم کے فیصلہ جات شرعی کو بھی ان پنچوں سے کرانا ہے۔ بعض مواقع پر اہل اسلام نے کہا کہ ہم لوگ فلاں معاملہ کا فیصلہ بحسب شریعت چاہتے ہیں اس میں بھی دیگر اہل اسلام پنچ کے ساتھ ایک مشرک ہنود کو پنچ بننا کہ شریک فیصلہ کیا جب اہل اسلام نے اس پر اعتراض کیا کہ ہنود شرعی معاملہ میں کیسے پنچ ہو سکتا ہے تو ناراض ہو کر اس ہنود کی خاطر سے بلا فیصلہ اٹھ گیا اور کہا کہ میں اس وقت تک شریک فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک ہنود کو بحیثیت پنچ شریک فیصلہ نہ کرو گے۔

(۷) لوگوں کو ترغیب و تحریص کرتا ہے کہ ہنود بھائی کی خاطر سے گائے کا ذبح کرنا اس کا گوشت کھانا چھوڑو۔ اور اگر کوئی چھپا کر دوسرے گاؤں سے گائے کا گوشت لاتا ہے اس پر تشدد کیا جاتا ہے۔
(۸) باوجودیکہ ہر گاؤں میں قیام کا موقع مسجد کے علاوہ دوسرے مکان اہل اسلام پر آسانی سے ممکن ہے اور ہر اہل اسلام مکان پر قیام کو کتا بھی ہے لیکن مسجد میں قیام، بوند و باش، خورد و نوش رکھتا ہے اور ہر وقت مشرکین و عوام کا مجمع عام رہتا ہے جس میں ہر قسم کا فیصلہ مسلم و غیر مسلم ہوتا ہے۔

(۹) مسلمانوں سے محض دباؤ کے خیال سے ایک پرائیسری پروٹوٹ ہر فیصلے سے پہلے رکھوا لیتا ہے کہ بعد فیصلہ اگر فیصلے سے انکار کرو گے تو یہ پروٹوٹ کا روپیہ تم سے وصول کر لیا جائے گا یا نقد روپیہ جمع کرانا ہے اور اگر فیصلہ نچی سے انکار کرو گے تو یہ روپیہ سوخت ہو جائے گا، جس خیال کی تبلیغ کرتا ہے اس پر وہ ترک صلوة و ازسکاب منہیات پر جبر مانہ ایک مقدار میں وصول کرتا ہے۔

(۱۰) فیصلہ معاملات کے لئے جو لوگ درخواست پنچایت میں دیتے ہیں ان سے عمر یا کم سے کم ۵ رسوم وصول کیا جاتا ہے۔

(۱۱) اہل ہنود سے بلا کسی معاوضہ کے بنام مسجد کے لئے زمین لی ہے اور اس کی تعمیر میں بھی ان سے ہر قسم کی مدد لیتا ہے۔

الجواب

(۱) زید شریعت مطہرہ پر اقرار کرتا ہے جلد بتائے کہ کہاں شریعت نے مشرک و کافر کے جناف سے

کو کندہ کرنا اور مشایعت کرنا ضروری بتایا ہے ورنہ کریمہ !

لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا
(لوگو!) جو کچھ تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں اس
حلال و هذا احرام لتفتروا علی اللہ الکذب
کے متعلق یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون
تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو بیشک جو لوگ
اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹ لگاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (ت)

میں داخل ہونے کا اقرار کرے، حدیث میں تو روافض کے لئے فرمایا، واذا ماتوا فلا تشہدوہم
(اور جب وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہوں۔ ت) نہ کہ کفار۔ اگر اس کا حکم ہوتا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور جنازہ ابو طالب کی مشایعت فرماتے۔

(۲) یہ تعظیم مشرک ہے اور تعظیم مشرک کفر ہے، ظہیر یہ و اشباہ و درمختار و غیرہ میں ہے،
تبجیل الکافر کفر ہے (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ت) مشرک کا اس طرح مسجد میں لے جانا بلاشبہ حرام ہے
المحجة المؤتسنہ میں اس کی تفصیل تام ہے، اور مساجد و عید گاہ میں ایسے جلسے اور سجاوٹیں حرام ہیں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان المساجد لم تبین لہذا (مسجدیں اس لئے تعمیر
نہیں ہوئیں۔ ت) مشرک کی بجائے کفار نامشروع کا کام ہے رب عزوجل اس پر غضب فرماتا ہے و عرش الہی
بل جاتا ہے کما فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جیسا کہ حدیث پاک میں حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے روایت ہے۔ ت)۔

(۳) یہ اس کے منہ کا سوراخ ہے، مسلمانوں پر اس کا کیا اثر ہے، وہ اس میں شریعت پر اقرار کرے،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، لا تسعروا (لوگو! قیمتیں معسر نہ کرو۔ ت)
بلکہ اگر بیچنے والے اس کے جبر سے اتنا ارزاں بیچیں تو خریدنا اور کھانا حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

سۃ القرآن الکریم ۱۱۶/۱۶

۵۴۲/۱۱	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۳۲۵۴۲	سۃ کنز العمال
۳۶۹/۴	دار احیاء التراث العربی بیروت	تہذیب تاریخ دمشق البکیر ترجمہ حسین بن الولید السین النیسابوری	
۲۵۱/۲	مطبع مجتہبی دہلی	فصل فی البیع	سۃ درمختار کتاب اعطوا الاباۃ
۶۸/۱	دارالکتب العلمیہ بیروت	باب فی کراۃ افشاء الفضالة فی المسجد آفتاب عالم پریس لاہور	سۃ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ
۲۳۰/۴	دارالکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۴۸۸۶	سۃ شعب الایمان
۲۲۱/۲	دارالکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۳۰۱۴	سۃ لا کشف الخفاء

الا ان تكون تجارة عن تراض منكم ۛ
(۴) مندر ماوئے شیطاں ہے، اس میں مسلمان کو جانا منع ہے۔ رد المحتار میں ہے،

في التارخانية يكره للمسلم الدخول في
البيعة والكنيسة حيث انه مجتمعا الشياطين
قال في البحر والظاهر انها تحريمية لانها
المراعاة عند اطلاقهم اه فاذا حرم الدخول
فالصلوة اولى ۛ

یہی مراد ہوا کرتی ہے۔ جب وہاں جانا حرام ہے تو پھر نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ (ت)
جب اس میں یونہی جانا حرام ہے جن مقاصد فاسد کے لئے زید سا شخص لے جاتا ہو اُن کا کیا ذکر۔
قرآن عظیم کو مثل وید بتانا کفر ہے اور ہندوؤں کے وید پر عمل کا حکم کفر ہے اور حکم کفر کفر ہے۔ عام کتب
میں ہے، الرضا بالکفر کفر (کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ ت)

(۵) مشرکین ہند سے میل جول حرام ہے،

قال الله تعالى ولا تزرکوا الی الذین ظلموا
فتمسک النار ۛ

حرام کو مارا اسلام بنانا کفر ہے والتفصیل فی المحبّة المؤمنة (اور تفصیل الحجۃ المؤمنة
میں ہے۔ ت)

(۶) یہ حرام ہے اور بحکم قرآن سخت ضلالت و بے دینی،

قال الله تعالى یریدون ان یتحاکموا الی
الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به و
یرید الشیطن ان یضلهم ضلالا بعیدا ۛ

کہ اُن کو دُور کی گمراہی میں بہکا دے (ت)

لہ القرآن الکریم ۲۹/۴

ۛ رد المحتار کتاب الصلوٰۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۴/۱

ۛ من الروض الاضرع شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا وکناہ مصطفیٰ البانی مصر ص ۱۷۷

ۛ العترة الکریم ۱۱/۱۱ ۛ القرآن الکریم ۶/۴

(۷) یہ حرام ہے، بدخواہی اسلام ہے، مشرک کی خوشی کو شعار اسلام کا بند کرنا حرام ہے۔
مسلمان پر اس کے جائز فعل کے سبب تشدد و کرنا ظلم صریح اور شیطان کا کام ہے، خود ان کے بڑے
لیڈر مولوی عبدالباری صاحب نے اپنے رسالہ فتنہ بانی گاؤں میں تصریح کر دی ہے کہ ہنود کی خاطر یا
مروت کے لئے گاؤں کی چھوڑنا حرام ہے، والتفصیل فی الطاری الداری (اور پوری تفصیل رسالہ مذکورہ
الطاری الداری میں ہے۔ ت۔)

(۸) مسجد میں سکونت و خور و نوش سوائے معتکف کسی کو جائز نہیں۔ فتاویٰ سراجیہ میں ہے،
یکرہ النوم والاکل فیہ لغير المعتکف۔ معتکف کے علاوہ کسی کو مسجد میں سونا، کھانا پینا
مکروہ ہے۔ (ت۔)

اور مشرکین کا مجمع توہین مسجد ہے وانظر المحجة المؤتمنة (اور تفصیل المحجة المؤتمنة
میں دیکھئے۔ ت۔)

(۹) وہ نوٹ لکھوانا یا روپیہ جمع کرنا اگر ضبط کرنا یا گناہ پر مالی جرمانہ ڈالنا یہ سب حرام ہے۔
قال الله تعالى ولا تأکلوا اموالکم بینکم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، (لوگو!) اپنے مال
بالباطل نہ
آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔ (ت۔)
مالی جرمانہ منسوخ ہو گیا اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔

(۱۰) یتقوا نصاریٰ اور شرعاً حرام و رشوت ہے اور رشوت لینے و دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
الراشی والمرشی کلہما فی النار
رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی
ہیں۔ (ت۔)

(۱۱) کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی، نہ وہ مسجد مسجد ہوگی، نہ مسجد وقف ہوگی۔
قال الله تعالى وان المسجد لله
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ (ت۔)

۱۷	فتاویٰ سراجیہ	کتاب الکراہیۃ	باب المسجد	نو کشور لکھنؤ	ص ۷۱
۱۸	القرآن الکریم	۱۸۸/۲			
۱۹	کنز العمال	حدیث ۱۵۰۷۷		مؤسسۃ الرسالہ بیروت	۱۱۳/۶
۲۰	القرآن الکریم	۱۸/۷۲			

مسلمان اسے وقف نہیں کر سکتے کہ پرانی ملک ہے۔ رد المحتار میں ہے،
الواقف لابد ان یکون مالکاً له وقت الوقف کسی چیز کو وقف کرنے والے کے لئے ضروری ہے
ملکاً باتاً۔
کہ وہ وقف کرتے وقت اس چیز کا مکمل طور
پر مالک ہو۔ (ت)

مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔
قال الله تعالى ما كان للمشركين ان يعبدوا الله تعالى نے ارشاد فرمایا: شرک کرنے والوں
مسجد الله۔ کو لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کی
تعمیر کریں۔ (ت)

ہاں اگر کافر کسی مسلمان کو اپنی زمین بیعاً یا ہبہ دے دیتا اور مسلمان کی ملک ہو جاتی وہ اپنی طرف سے
وقف کرتا تو جائز تھا، اور شرک سے امور دینیہ میں مدد دینی بھی جائز نہیں۔ تفسیر ارشاد العقل و تفسیر
فتوحات الہیہ زیر آیہ کریمہ لا یتخذ المؤمنون الکفارین اولیاء (مسلمان کافروں کو اپنا دوست
نہ بنائیں۔ ت) ہے،

نہو اعن موالا یتھم وعن الاستغاثۃ انھیں (مسلمانوں کو) کافروں کی دوستی سے
بہم فی الغزو و سائر الامور روک دیا گیا اور غزوہ اور تمام دینی کاموں میں کافروں سے
الدینۃ، واللہ سبحنہ و تعالیٰ مدد لینے کی ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پاک
اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و اور برتر سب سے بڑا عالم ہے، اور اُس بڑی
احکم۔ شان والے کا علم زیادہ کامل اور زیادہ نچستہ
ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۳۷ از پوکھریا محلہ نور الحکیم شاہ شریف آباد مسئلہ اراکین انجمن نور اسلام ۹ شعبان ۱۳۲۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس جلسہ میں دیوبانی، ندوی، نیچری، دیوبندی، ہندو
مقرر، پکپار، واعظ ہوں اور ان کا صدر دیوبندی وغیرہ یا ہندو ہو ایسے جلسوں میں مسلمانان اہلسنت جماعت

۱۔ رد المحتار کتاب الوقف دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۹/۳
۲۔ القرآن الکریم ۱۷/۹
۳۔ الفتوحات الہیہ تحت آیۃ لا یتخذ المؤمنون الکفارین اولیاء مصطفیٰ ابابا علی مصر ۲۵۷/۱

ہو جاتا ہے۔ جو ان سے اس بنا پر ترک موالات کرے وہ ابلیس سے موالات کرتا ہے، مسلمانوں کو اس سے ترک موالات چاہئے۔

قال اللہ تعالیٰ لا تترکوا الی الذین ظلموا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ
فتمسکوا بالناس۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے (ت)

مسئلہ ۱۳۸ از بنارس محلہ منچورہ متصل دہتوریا پورہ مسئلہ محمد امین و محمد سلیمان ۱۸ شعبان ۱۳۳۹
شہر بنارس میں جس تاریخ کو آپ کا اشتہار جماعت رضا کے مصطفیٰ کی طرف سے بابت نکاح کے
جو آیا ہے اس پر مخالف لوگ اعتراض کر رہے ہیں، ہم لوگ بہت پریشان ہیں لہذا ہم نے دوسرے ہفتہ کو
جو کاروبار بند کر دیا یہ مسئلہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ بند کرنے سے ہم کو کھڑے پڑھنے کے بعد نکاح دوبارہ کرنے کی ضرورت
ہوگی اور ہم لوگوں کو خلافت کمیٹی سے حکم ہوا تھا کہ تم لوگ ہڑتال کر دو یعنی اپنا کاروبار بند کر دو جس میں سے
کچھ لوگ مسجد میں دعا کرنے کے لئے گئے اور کچھ لوگ فضول ادھر ادھر گھومتے رہے۔ لہذا ہم کو معلوم ہونا چاہئے
کہ ایسے موقع پر جو لوگ دعا مانگنے کے لئے گئے تو ان کے واسطے کیا مسئلہ ہے اور جو لوگ کہ فضول گھومتے
رہے ان کے لئے کیا مسئلہ ہے، مگر خاص کر ہڑتال کی وجہ سے بند تھا یا نکل کاروبار، مہربانی فرما کر
جواب سے جلد مشرف فرمایا جائے۔

الجواب

مخالفوں کے اعتراض کی پرواہ نہ کیجئے، وہ تو قرآن و حدیث کو پیٹھ دے کر مشرک کے پیرو ہوئے ہیں
مشرک کو اپنا رہنا بنایا ہے، مشرک جو کہتا ہے وہی مانتے ہیں حالانکہ مشرک کی اطاعت کو قرآن مجید نے حرام
فرمایا ہے، مشرکوں کا سوگ درکنار تین دن بعد مسلمان کا سوگ بھی صحیح حدیثوں نے حرام فرمایا ہے۔ مشرکوں
کے سوگ میں بازار بند کرنا مشرک کی تعظیم ہے، اور کافر کی تعظیم کو فقہائے کرام نے کفر فرمایا ہے۔ مشرکوں سے
اتحاد حرام و کفر ہے، مشرک کے حکم سے کاروبار بند کرنا حرام ہے، حرام کو حلال و خوب بھجنا کفر ہے، جن
لوگوں نے مفسدوں کے مجبور کرنے سے دفع فتنہ کے لئے دکان بند کی ان پر تجدید اسلام و نکاح کا حکم نہیں کہ
وہ اس پر راضی نہ تھے، ہاں یہ الزام ہے کہ بلا مجبوری خلاف شرع بات کرنے میں مجبور بن گئے اگر کوئی
دس روپے چھیننا چاہتا تو یوں سہل مجبور نہ بن جاتے اور جن لوگوں نے خوشی سے بند کئے وہ سخت کبیرہ گناہ کے

مترکب ہوئے، پھر اگر مشرکوں کا سوگ منانا یا مشرک کا حکم اس کی فرمانبرداری کو ماننا منظور تھا تو بیشک اُن پر لازم ہے کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں، اس کے بعد اگر اپنی عورتیں رکھنا چاہیں تو اُن سے دوبارہ نکاح کریں۔ فضول گھومنا بُرا ہے اور دُعا اگر اچھی ہے خوب ہے مگر مشرک کا حکم ماننے کو دُعا کرنا روزہ رکھنا رسالت میں شرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۳۹ از رائد بر ضلع سورت ڈاکخانہ خاص مسئلہ جناب مولانا مولوی فقیر غلام محی الدین صاحب

۲۷ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کسی ضروری امر کے لئے سورت گیا، قریب مغرب ایک مسجد میں پہنچا، امام نے گاندھوی خٹا کے لئے بار بنائے تھے اقامت ہونے کے سبب امام تو مصلىٰ پر کھڑا ہو گیا، یہ خٹا آئے تو اُس شخص کو چند اجاب نے گھیر کر کہا کہ یہ بار پہنا دو، اُن اجاب کے کہنے سے شخص مذکور نے بار پہنا کر اپنی جان چھڑائی اور بعد اُس امام کے پیچھے بلکہ اُس مسجد ہی میں نماز نہ پڑھی، اُس کے دل میں نہ امام کی عظمت نہ اُن خٹا کی عزت، لیکن مجبوراً شرعاً شرمی بار پہنائے ہیں، اس میں کچھ گناہ ثابت ہو گا یا نہیں؟ بیٹھو اتوجیروا (بیان مسند و اجر و ثواب پاؤں ت)۔

الجواب

یہ بار پہنانا عرفاً تعظیم ہے اور یہ لوگ فساق و گمراہ ہیں بلکہ ان میں بعض فناء فی المشرقین ہو کر اسلام سے بھی گزر گئے۔ تعظیم فاسق ناجائز ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:

لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم
اھانتہ شرعاً۔
چونکہ اس کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے
جبکہ شریعت میں لوگوں پر اس کی توہین و تذلیل

واجب ہے۔ (ت)

اور تعظیم کافر کو علمائے کرام نے کفر لکھا ہے۔ درمختار وغیرہ میں ہے:

لوسلم علی الذمی تبجیل کفر لان
تبجیل الکافر کفر ہے
اگر کافر کے احترام میں اس کو سلام کیا تو
کافر ہو گا کیونکہ کافر کا احترام کفر ہے (ت)

شخص مذکور نے اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی بہت اچھا کیا مگر یہ بار پہنانا اُس سے بڑی خطا
ہوئی تو یہ فرض ہے منکر کا حکم دینے والے اجاب نہ تھے نہ اجاب کی خاطر کوئی شرعی مجبوری ہاں

۱۳۳/۱ المطبعة الکبریٰ بولاق مصر
۲۵۱/۲ مطبع مجتہبی دہلی
باب الامامة والحدث فی الصلوٰۃ فصل فی البیع کتاب المحظور والاباحۃ

اکراد کی حالت ہوتی تو معذوری تھی۔ وہو تعالیٰ اعلم (اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ ت)
منہ علمہ از رانہ تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ جاتلی مسئولہ محمد جی ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹
 رئیس المحققین قاطع بیدین عمدة الامین دام لطفہ، تسلیم کے بعد حضور انور کی خدمت اقدس میں
 غلامانہ عرض ہے کہ ایک مولوی صاحب نے ارشاد کیا ہے کہ جو شخص غیر معتلین و مرزائی کے ساتھ
 نشست برخاست کرے گا وہ کافر اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی حالانکہ نشست و برخاست ان کے
 ساتھ برائے امور دنیا ہے قرابت یا کسی امر ضروری کے سبب سے ان کے شریک مجلس ہونا ضروری پڑتا
 ہے ان کے افعال و اقوال کو اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے تب بھی ان کی مجلس میں شرکت کفر ہے۔ اب جو حکم
 شرعی ہو بیان فرمائیں۔ بیتواتوجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیر ہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں ان کے
 پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی بیٹے ہوں۔
 قال اللہ تعالیٰ واما ينسيتك الشيطان
 فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین
 وقال تعالیٰ لا تجد قوما يؤمنون بالله و
 اليوم الآخر یوادون من حاد الله و
 رسوله ولو كانوا اباؤهم و اخوانهم
 او عشیرتهم
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں شیطان بھلا
 تو پھر یاد آئے کہ بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم لوگوں کو ایسا پاؤ گے
 کہ جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہوں
 کہ وہ ان سے دوستی رکھیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ
 اور اس کے رسول کی مخالفت کی اگرچہ وہ
 انکے باپ دادا یا انکے بھائی یا انکے قبیلہ کے لوگ ہوں۔

اور ان لوگوں سے کسی دنیاوی معاملت کی بھی اجازت نہیں، کما بیتناہ فی المحجة المؤتمنه
 (جیسا کہ ہم نے اسے اپنی کتاب المحجة المؤتمنه میں بیان کر دیا ہے۔ ت) ان کے پاس بیٹھنے
 والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ انکے اقوال
 سے مطلع ہے تو بلاشبہ خود کافر ہے۔ فتاویٰ بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہ میں ہے :

من شك في عذابه وكفره فقد كفر^{۲۴۹} جس نے اُن کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو بلاشبہ وہ بھی کافر ہو گیا۔ (ت)

اور اگر ان کو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے مل جل رہا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اور اسے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب مجرام کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، اور معاذ اللہ بالآخر اس پر اندیشہ کفر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اُس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شمس کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بُرا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اُسٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔ جب صدیق کبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بُرا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو یہ لوگ تو اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہتے ہیں ان کی تنقیص شان کرتے ہیں، انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں اُن کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے، نسأل اللہ العفو و العافیۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مجلد ۱۴۱ مسئلہ مولانا مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مدظلہ العالی شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ

ماقولکم ایہا العلماء الکرام (اے علماء کرام! آپ کا کیا ارشاد گرامی ہے۔ ت)؛

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور پیغمبر صاحب وحی والہام ماننے والے مسلم ہیں یا خارج از اسلام اور مرتد؟

(۲) بشكل ثانی اس کا نکاح کسی مسلمہ یا غیر مسلمہ یا اُن کی ہم عقیدہ عورت سے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۳) بصورت ثانیہ جن عورات کا نکاح ان لوگوں کے ساتھ منعقد کیا گیا ہے کیا ان عورات کو اختیار حاصل ہے کہ بغیر طلاق لئے اور بلا عدت کسی مرد مسلم سے عقد نکاح کر لیں۔ میتنوا جوکم اللہ تعالیٰ (بیان

کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر و ثواب عطا فرمائے۔ ت)

الجواب

(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا حق قائل ہو

وہ تو مطلقاً کافر مرتد ہے اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مانے۔

قال الله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبیین
وقال صلى الله تعالى عليه وسلم انا خاتم
النبیین لا نبی بعدی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : لیکن محمد کریم اللہ تعالیٰ
کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے آخر ہیں۔ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا : میں تمام
انبیاء کرام سے آخر میں آیا لہذا مجھے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ :
مت شك في كفره فكتب كفرة جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہو گیا۔
اے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجتہد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جانتا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر
مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قادیانی عقیدے والے یا قادیانی کو کافر مرتد نہ ماننے والے مرد خواہ عورت کا نکاح اصلًا قطعاً
ہرگز زہار کسی مسلم کافر یا مرتد اس کے ہم عقیدہ یا مخالفت العقیدہ غرض تمام جہان میں انسان حیوان جن
شیطان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے بگڑنے خالص ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے :

لايجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا
مسلمة ولا كافرة اصلية وكذلك لا يجوز
نكاح المرتدة مع احد كذا في المبسوط
کسی مرتد مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مرتد
عورت سے یا کسی اصلی کافر عورت سے نکاح
کرے۔ اسی طرح کسی مرتد عورت کو بھی جائز نہیں
کہ وہ کسی شخص سے نکاح کرے۔ مبسوط میں یونہی ہے۔ (ت)

اسی میں دربارہ تصرفات مرتد ہے :

منها ما هو باطل بالاتفاق نحو النكاح
لايجوز له ان يتزوج امرأة مسلمة
ولا مرتدة ولا ذمية ولا حرة
مرتد آدمی کے بعض تصرفات بالاتفاق باطل ہیں جیسے
نکاح کرنا۔ لہذا مرتد شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی
مسلمان عورت یا اپنے جیسی کسی مرتد عورت یا ذمی

لہ القرآن الکریم ۴/۳۰

لہ الآلی المصنوعة کتاب المناقب دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۴۲/۱
الموضوعات لابن جوزی کتاب الفضائل باب ذکر ان لا نبی بعدہ دار الفکر بیروت ۲۸۰/۱
لہ درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱
لہ فتاویٰ ہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث القسم السابع نورانی کتب خانہ پشاور ۲۸۲/۱

ولا مملوكة۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کافرہ عورت چاہے آزاد ہو یا لونڈی سے نکاح کرے۔
واللہ تعالیٰ اعلم (د ت)

(۳) جس مسلمان عورت کا غلط یا جہالت کے کسی ایسے کے ساتھ نکاح باندھا گیا اس پر فرض فرض فرض ہے کہ فوراً فوراً فوراً اُس سے جدا ہو جائے کہ زنا سے بچے اور طلاق کی کچھ حاجت نہیں، بلکہ طلاق کا کوئی محل ہی نہیں، طلاق تو جب ہو کہ نکاح ہوا ہو، نکاح ہی سرے سے نہ ہوا، نہ اصلاً عدت کی ضرورت کہ زنا کے لئے عدت نہیں، بلا طلاق و بلا عدت جس مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ درمختار میں ہے:

نکحہ کافرہ مسلمة فولدت منه لاشیبت النسب کسی کافر نے کسی مسلمان عورت سے (اپنے خیال منہ ولا تجب العدة لانه نکاح میں) نکاح کر لیا تو اس سے عورت نے بچہ باطل ہے جہاں تو اس سے بچے کا نسب ثابت ہوگا

اور نہ عورت پر عدت واجب ہوگی، اس لئے کہ وہ ایک باطل نکاح ہے۔ (د ت)
ردالمحتار میں ہے:

ای فالوط فیہ زنا لا یثبت بہ النسب یہ وطی زنا قرار پائے گی اس سے بچے کا نسب ثابت نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (د ت)

مسئلہ ۱۴۴۴ از لاہور مسجد کیم شاہی مدرسہ مولوی احمد الدین صاحب یکم ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں، اکثر واعظین لوگوں کو کابل ہجرت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب

شریعت مجبور نہیں کرتی، ہندوستان میں بکثرت شنائیر اسلام اب تک جاری ہیں تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بدستور دارالاسلام ہے،

ما بقیت علقۃ من علائق الاسلام جب تک اسلام کے ذرائع میں سے کوئی ذریعہ خاتم الاسلام یعلم ولا یعلم اسلام موجود ہو تو وہ دارالاسلام ہے، کیونکہ

۱۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۵/۲
۲۔ درمختار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت النسب مطبع مجتبائی دہلی ۲۶۳/۱
۳۔ ردالمحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۳۲/۲

کما فی جامعہ الفضولین والدرد المختار و
جلائل الاسفار۔
اسلام ہمیشہ غالب ہوتا ہے کبھی منسوب نہیں ہوتا۔
جیسا کہ جامعہ الفضولین، درمختار اور دوسری بڑی بڑی
کتابوں میں (یہ مسئلہ) مذکور ہے (ت)

اور دارالاسلام سے ہجرت فرض نہیں۔
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لا ہجرة بعد الفتح
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتح کے
بعد ہجرت جائز نہیں (ت)

اور یہ ہجرت جائز ہمیشہ تھی اور اب بھی ہے مگر عالم دین کو جس کے علم کی طرف یہاں کے لوگوں کو حاجت
ہے اُسے ہجرت ناجائز ہے، ہجرت درکنار اُسے سفر طویل کی اجازت نہیں دیتے، حتیٰ کہ برازیل و تنزیرالابصار
وغیرہ میں ہے،

فقیہ فی بلدۃ لیس فیہا غیرہ افقہ منہ
یرید ان یغزو لیس لہ ذلک و لفظ الدر
من صدر کتاب الجہاد و عمہ فی البزازیۃ
السفر ولا ینحی ان المقید لیس غیر الاول
واللہ تعالیٰ اعلم۔
اگر کسی شہر میں کوئی ایسا عالم ہو کہ اس سے بڑا اُس
شہر میں کوئی اور عالم نہ ہو اگر وہ جہاد پر جانا چاہے
تو یہ اس کے لئے مناسب نہیں، یعنی وہ جہاد کیلئے
نہ جائے۔ درمختار کے کتاب الجہاد میں ہے
کہ فتاویٰ برازیل میں سفر کو عام رکھا ہے۔ اور یہ بات

پوشیدہ نہیں کہ سفر مقید یہ فائدہ دیتا ہے کہ سفر غیر مقید میں بطریق اولیٰ یہ حکم جاری ہے (اسکی وضاحت
یہ ہے جب جہاد کے لئے جانا جائز نہیں تو پھر دوسرے کاموں کے لئے سفر کرنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے)۔
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۱۴۵ھ از حسن پور ضلع مراد آباد مسولہ عبدالرحمن مدرس ۸ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
۱۴۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

(۱) تمام علمائے دیوبند قطعی کافر ہیں جو اُن کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہیں۔

۲۹۴/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب وجوب النفیۃ الخ	صحیح البخاری کتاب الجہاد
۱۳۱/۲	"	باب المبالغۃ بعد الفتح	صحیح مسلم کتاب الامارۃ
۲۴۳/۳	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۳۳۹۰	المجموع الکبیر
۲۳۹/۱	مطبع مجتہائی دہلی	کتاب الجہاد	۲ درمختار شرح تنزیرالابصار

(۲) جو علمائے دیوبند یہ ظاہر کریں کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں جو منسوب کیا جاتا ہے بلکہ ہم لوگ بھی ایسے عقائد رکھنے والے کو کافر سمجھتے ہیں تو اس جیلہ شرعی سے بریت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں وہ تقویۃ الایمان وغیرہ کی عبارت کی تاویل کر کے اُن کا اچھا مطلب نکالتے ہیں، تو ایسے علماء کے متعلق شرع شریف میں کیا حکم ہے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور یہ لوگ امکان کذب کے قائل ہیں، اور اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو امکان کذب کا قائل نہیں وہ کافر ہے، تو اُن کے لئے کیا حکم ہے؟ اور ہم کو گزشتہ نمازیں جو ان کے پیچھے ادا کی گئی ہیں لوٹانی چاہئیں یا نہیں؟

(۳) جو اشخاص نہ عالم ہیں نہ دیوبند کے تعلیم یافتہ، نہ اُن سے بیعت و عقیدت رکھتے ہیں محض اپنی لاعلمی عقائد کی وجہ سے اُن کو کافر نہیں سمجھتے اور اُن کے عقائد بھی ایسے بالکل نہیں ہیں جن پر تکفیر لازم آتی ہے تو اُن کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے یا تنہا بہتر ہے، اور جو امام مسجدوں کے اور حافظ ایسے ہیں کہ تقویۃ الایمان وغیرہ کو بُرا سمجھتے ہیں اور نہ اُن کے عقائد باطلہ میں صرف علمائے دیوبند کو کافر نہیں سمجھتے اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو کیا ایسے لوگ بھی کافر ہیں اور قابلِ اقتدار نہیں؟

(۴) کیا یہ حدیث ہے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے اور کیوں؟ اور اگر کسی نے علمائے دیوبند یا اور کسی کافر کو کافر کہا تو اس کے توڑ کٹنا گناہ ہو گا؟

(۵) مصنف تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، تحذیر الناس، حفظ الایمان، میکروزی کے کون کون ہیں؟ اور شرع شریف میں اُن کے لئے کیا حکم ہے؟

مدلل و مفصل جواب حوالہ کتب مع مہرود دستخط فرمادیں، خدائے عزوجل جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

الجواب

(۱) بیشک وہ سب کفار ہیں، اور جو اُن کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے، علمائے کرام حرمین طیبین نے بالاتفاق اُن کی نسبت فرمایا ہے:

من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔ جو اُن کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔

(۲) قال اللہ تعالیٰ یحلفون اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں

بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كھاتے ہیں کہ اُنھوں نے نہیں کہا اور بیشک کفر کا کفر و ابعدا سلامہم علیہ بول بولے اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔
 یہ حیلہ شرعی نہیں حیلہ شیطانی ہے اور اس سے برارت نہیں ہو سکتی، وہ ملعون عقائد و اقوال اُن کی کتابوں میں موجود ہیں اور اُن پر اب تک مصر ہیں اُن کو بار بار چھاپ رہے ہیں تو وہ ان کا فقط ناواقف کے بہلاؤ کو ہوتا ہے اور جو واقف ہے مگر ذی علم نہیں اس کے سامنے یہ حیلہ ہوتا ہے کہ ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں، اور جو ذی علم ہے اس کے سامنے یہ ہوتا ہے کہ رنگوں پہنچنے والوں سے بھاگا کھلنے میں پھپھیا کیا وہاں سے بھی اڑ گیا۔ اہل علم کے سامنے یہ ہوتا ہے کہ میں اس فن سے جاہل ہوں میرے اساتذہ بھی جاہل تھے تم مجھے معقول بھی کر دو تو میں وہی کلمہ جاؤں گا، تقویۃ الایمان کو جو اچھا کلمہ یا امکان کذب نہ ماننے والے کو کافر کے اُن سب پر مستر ستر اور زائد زائد وجوہ سے کفر لازم ہے جس کی تفصیل سبحن السبوح و کوکبہ شہابیدہ و کشف ضلال دیوبند شرح الاستمداد وغیرہ میں ہے اُس کے پیچھے نماز باطل ہے اور جو پہلے پڑھیں اُن کا پھرنا فرض ہے اور نہ پھیرنا فسق۔

(۳) سائل صورت وہ فرض کرتا ہے جو واقعہ سنوگی دیوبندیوں کے عقائد کفر طشت از بام ہو گئے، منکر بننے والے اپنی جان چھڑانے کے لئے انکار کرتے ہیں کہ میں معلوم نہیں جو منکر ہو اس سے مجھے فتاویٰ موجود و شائع ہیں دیکھو کہ کافروں کا کفر معلوم ہو اور دھوکے سے بچے اور ان کے پیچھے نمازیں غارت نہ کرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی فرض ہے اس فرض پر قائم ہو تو کہتے ہیں ہمیں کتابیں دیکھنے کی حجت نہیں، یہ اُن کا کید ہے، اُن کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت ہوتی تو جن کی نسبت ایسی عام اشاعت سنئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشنام دہندہ ہے اس سے فوراً خود ہی کنارہ کش ہوتے اور آپ ہی اس کی تحقیق کو بقرار ہوتے، کیا کوئی کسی کو سنے کہ تیرے قتل کے لئے گھات میں بیٹھا ہے اعتبار نہ آئے تو پل تجھے دکھا دیں وہ یوں ہی بے پروائی برتے گا اور کہے گا مجھے نہ تحقیقات کی ضرورت ہے نہ اس سے احتراز کی حاجت، تو یہ لوگ ضرور منکار اور مباطن انھیں سے انکار یا دین سے محض بعیلاقہ و بیزار ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز سے احتراز فرض ہے، ہاں اگر واقعہ میں کوئی نو دار دیا نر جاہل یا ناواقف ایسا ہو جس کے کان تک یہ آوازیں نہ گئیں اور وہ بوجہ ناواقفی محض اُنھیں کافر نہ سمجھاؤ اس وقت تک معذور ہے جبکہ سمجھانے سے فوراً قبول کر لے۔

(۴) یہ حدیث پر کافر پرستوں کا اقرار ہے جس نے دیوبندیہ وغیرہم کفار کو کفار کہا اس پر کوئی گناہ نہیں اللہ عزوجل نے کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا قل یا ایہا الکفارون (اے نبی! فرما دیجئے اے کافرو!) ہاں کفر ذمی کہ سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہتا ہے اُسے کافر کہہ کر پکارنا منہ ہے اگر اسے ناگوار ہو۔ درمختار میں ہے:

شتم مسلمہ ذمیہ عزرو فی القنیۃ قال لیهودی
او مجوسی یا کافر یا شتم ان شق علیہ
آتش پرست کو "اے کافر" کہا تو کہنے والا گنہگار ہوگا اگر اُسے ناگوار گزرا۔ (ت)

یوں ہی غیر سلطنت اسلام میں جبکہ کافر کو "او کافر" کہہ کر پکارنے میں مقدمہ چلتا ہو،
فانہ لایحل لسلطان ینزل نفسه الا بضرورة
شرعیۃ۔
مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ کافر کو کافر نہ جانے یہ خود کفر ہے،

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر
جس نے ان کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو
وہ بلاشبہ کافر ہو گیا۔ (ت)

اسی طرح جب کسی کافر کی نسبت پوچھا جائے کہ وہ کیسا ہے اس وقت اس کا حکم واقعی بتانا واجب ہے۔ حدیث میں ہے:

اترعون من ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس
اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس
کیا تم بدکار کا ذکر کرنے سے گھبراتے اور خوف رکھتے
ہو تو پھر لوگ اسے کب پہچانیں گے، لہذا بدکار کا ان
برائیوں سے ذکر کرو جو اُس میں موجود ہیں تاکہ لوگ اُس سے بچیں اور ہوشیار رہیں۔ (ت)

یہ کافر کہنا بطور دشنام نہیں ہوتا بلکہ حکم شرعی کا بیان۔ شرع مطہر میں کافر غیر مسلم کا نام ہے،

لے القرآن الکریم ۱۰۹/۱

۲۲۹/۱	مطبوعہ مجتہائی دہلی	باب التعزیر	کتاب الحدود
۳۵۶/۱	" " "	باب المرتد	کتاب الجہاد
۲۱۳ ص	دار صادر بیروت	الاصول السادس والستون والماتر	نوادرا الاصول للترمذی

قال الله تعالى هو الذي خلقكم فمنكم كافر ومنكم مؤمن
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر کچھ تمہارے اندر کافر ہیں اور کچھ تمہارے اندر مومن ہیں۔ (ت)

سوال حکم کے وقت حکم کو چھپانا اگر یوں ہے کہ اُسے یقیناً کافر جانتا ہے اور اُسے کافر کہنا معیوب نہیں جانتا مگر اپنی مصلحت کے سبب بچتا ہے تو صرف گنہگار ہے جبکہ وہ مصلحت صحیحہ تا حد ضرورت شرعیہ نہ ہو، اور اگر واقعی کافر کو کافر کہنا معیوب و خلاف تہذیب جانتا ہے تو قرآن عظیم کو عیب لگاتا ہے اور قرآن عظیم کو عیب لگانا کفر ہے، اور اُسے کافر جانتا ہی نہیں تو خود اس کے کافر ہونے میں کیا کلام ہے کہ اُس نے کفر کو کفر نہ جانا تو ضرور کفر کو اسلام جانا لعدم الواسطۃ کیونکہ کفر اور اسلام کے درمیان کوئی واسطہ نہیں) تو اسلام کو کفر جانا۔

لان ما كان كفر افضده الاسلام فاذا جعله اسلاما فقد جعل ضده كفرا لان الاسلام لا يضاده الا كفر، والعياذ بالله تعالى.
 اس لئے کہ جو کچھ کفر ہو تو اس کی ضد اسلام ہے، پھر جب کفر کو اسلام ٹھہرایا تو پھر اس کی ضد کفر ہوگی (یعنی اسلام کفر اور کفر اسلام ہو جائے گا) کیونکہ اسلام کے مخالف صرف کفر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ (ت)

(۵) تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و یکر و زی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے، اُس پر صد با وجہ سے لزوم کفر ہے۔ دیکھو سبکی السبوح و کوبہ شہابیہ و متن و شرح الاستمداد اور تحذیر الاناس نا نووی و براہین قائلہ گنگوہی و خفض الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ و رسول کو گالیاں ہیں اور ان کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے
 من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر
 جو ان کے کفر و عذاب میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔

دیکھو کتاب مستطاب حسام الحرمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ازد و فزریلوے انجیر سرسہ خلع حصار مستولہ سید محمد ابراہیم نقشہ نویس صاحب

۱۳ ذی القعدة الحرام ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو حضرت غوث پاک کی توہین اور ان کے خاندان کی بے عزتی و بد و اہل اسلام علانیہ کرتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے آیا ایسا شخص مومن ہے یا دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ ایسے شخص سے سلام یا کلام کرنا مسلمانوں کو چاہئے یا نہیں؟ بیٹنوا تو جدوا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

حضور سیدنا غوث اعظم قطب اکرم، جگر پارہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین فی نفسہ زہر قاتل و موجب بربادی دین و دنیا۔ بہجہ مقدمہ میں ہے؛
تکذیبکم لی سم قاتل لا دینا شکم و سبب
لذہاب دنیاکم و اخراکم لی
اور یہاں نظر الواقع اس طرح توہین علانیہ کا مرتکب و مبصر نہ ہوگا مگر کثرت رافضی بغیض یا پکتا و پانی
نجیث، اور یہ دونوں قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہیں کما هو مفصل فی حصار الحرمین و
فتاویٰ الحرمین و رد الرفضہ (جیسا کہ مسائل مذکورہ کی پوری تفصیل نظام الحرمین، فتاویٰ حرلین اور
رد الرفضہ میں ہے۔ ت) مسلمانوں کو ان سے میل جول رکھنا، سلام کرنا، پاس بیٹھنا، پاس بٹھانا
سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد
بعد الذکری مع القوم الظالمین
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں شیطان
بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے
پاس مت بیٹھو (ورنہ ان جیسے ہی ہو جاؤ گے)۔ (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

فایاکم و ایاهم لا یغسلونکم
ولا یغتنونکم و اللہ تعالیٰ اعلم۔
(لوگو!) تم ان سے دُور بھاگو، اور انہیں اپنے
سے دُور کر دو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور
تمہیں کسی فتنہ سے نہ ڈالیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (ت)

۱۔ بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخیر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ الخ مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۴

۲۔ القرآن الکریم ۶/۶۸

۳۔ صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰

مسئلہ از بمبئی مرسلہ سید فیاض الدین بریلوی نواب مسجد لائن ۵، پوسٹ ۹
۲۳ ذی القعدة المحرم ۱۳۳۸ھ

الجواب

انھوں نے اللہ واحد قہار جل جلالہ اور اس کے رسول حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی
ابلیس لعین کے قدموں پر اس کی پیروی کی نام اسلام کو ذلیل کیا کفر و کفار کو فروغ دیا غضب الہی اپنے سر پر لیا
اپنی ملعون حرکات سے عیش الہی کو لرزادیا کفار کے ساتھ ان کے خاص دفتروں میں اپنا چہرہ دکھایا اللہ اور رسول
اور ملائکہ سب کی لعنت کے کام کئے ہم لکھنا جو مشقت اقرب منهم للایدان (وہ لوگ اس دن ایمان کی
بر نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ ت) میں مراۃ داخل ہوئے ان پر ہر فرض سے اعظم فرض ہے کہ اپنی
ان کفری حرکات سے علی الاعلان توبہ کریں نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں کو رکھنا ہو تو ان سے
دوبارہ نکاح کریں، اللہ عز وجل فرماتا ہے:

ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو مبین
ان یتیمہم اللہ فی ظل من الغمام والملئکۃ
فی قضی الامر
(لوگو!) شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا
کھلا دشمن ہے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک)
وہ نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ ان پر چھائے ہوئے
بادلوں میں (اللہ تعالیٰ کا) عذاب آجائے اور

فرشتے نازل ہو جائیں اور کام کا فیصلہ ہو جائے (تو پھر ایمان لانے کا کیا فائدہ)۔ (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من جامع المشرک وسکن معہ فانه مثله
فاذا کان فی محض المساکنۃ فکیف فی
مثل المعاونة۔
جو کوئی کسی مشرک کے ساتھ جمع ہوا اور اس کے ساتھ
سکونت اختیار کی تو وہ اسی جیسا ہو جائے گا
جب صرف رہنے سہنے کا یہ حکم ہے تو پھر مدد کرنے
میں کتنا سخت حکم ہوگا۔ (ت)

۵ القرآن الکریم ۲/۲۰۸

۱۶۴/۳

۲۱۰/۲

۲۹/۲ شمس ابن داؤد کتاب الجہاد باب فی الاقامۃ بارض المشرک آفتاب عالم پریس لاہور

دوسری حدیث میں ہے :

من کثر سواد قوم فهو منهم یل
جس شخص نے کسی جماعت کو بڑھایا (اور پھیلایا) تو وہ
اسی میں شمار ہوگا۔ (ت)

تیسری حدیث میں ہے :

من سود مع قوم فهو معهم آھ فاذا کان
هذا فی مجرد التسوید فکیف مع المشاركة
المذکورة التائید۔
جو کوئی کسی قوم کے ساتھ ہو کر انھیں بڑھائے (اور)
ان کی کثرت میں اضافہ کرے (تو وہ ان ہی کے
ساتھ ہوگا اھ، پھر جب طلب کثرت کا یہ حکم ہے
تو پھر ان کے ساتھ شراکت مذکورہ کہ جس میں ان کی تائید و تصدیق اس کا کتنا سخت حکم ہوگا۔ (ت)
چوتھی حدیث میں ہے :

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز
لذلك العرش آھ فاذا کان هذا فی الفاسق
فما ظنک بالکافر المارق۔
جب کسی نافرمان کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ
غضب ناک ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اُس کا
عرش کانپ جاتا ہے اھ، جب فاسق کا یہ حکم ہے
تو پھر کافر کس کس کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے (ت)

شفا شریف امام قاضی عیاض و اعلام امام ابن حجر مکی میں ہے :

وکنّا (یکف) من فعل فعلا اجمع المسلمون
علی انه لا یصدر الا من کافر وان کان
صاحبه مصرحاً بالاسلام مع فعله یکن
نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ کام کرنے والا ایسا کام کرنے کے باوجود اسلام کا اظہار کرے۔ (ت)
جامع الفصولین و منح الروض الازہر میں ہے :

من خرج الی السدة کفر اذ فیہ
جو کوئی کفار کی مجلس میں جائے تو کافر ہو گیا اس نے

۱۔ کنز العمال بحوالہ عن ابن مسعود حدیث ۲۴۷۳۵ موسۃ الرسالہ بیروت ۲۲/۹

۲۔ کنز العمال بحوالہ خط عن انس حدیث ۲۴۹۸۱ موسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/۹

۳۔ شعب الایمان حدیث ۲۸۸۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۳/۴

۴۔ الاعلام بقواطع الاسلام الفصل الثالث مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۷۸

اعلان الکفر وکانہ اعان الیئہ اھ فاذا کان
هذا فی کانہ فکیف فی ائہ۔
کہ اس میں کفر کا اعلان ہے، گویا وہ اس کے پاس
امداد کے لئے گیا ہے اھ، جب گویا میں یہ حکم ہے
تو پھر اصل اور تحقیق میں کیا حکم ہوگا۔ (ت)

فتاویٰ امام ظہر الدین و اشباہ و النظائر و تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل
الکافر کفر او قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً
کفریہ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اگر کوئی ذمی کافر کو تعظیم کے طور پر سلام دے تو کافر
ہو جائے گا اس لئے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ اگر
کسی نے آتش پرست کو بطور تعظیم "اے کافر"
کہا تو کافر ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۵۲۴۱۱۱ واقع در بار عالیہ بھرپور ندی شریف اسٹیشن ڈھر کی ضلع سکھ (سندھ) مسو کہ عاکف
فقیر عبد اللہ قادری ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

بخدمت تاج الفقہار سراج العلماء المدققین
حامی السنۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین
محبتہ و ماتہ حاضر جناب سید احمد رضا خاں صاحب
قادری بعد الوف الوف تسلیات مع التکریات
بصد آداب واضح برائے عالی باد کہ مسند
ہجرت معروف و معلوم کہ در ہند و سندھ کہ تمام
جوش و خروش علماء وقت بفرضیت او قائل
شدہ اند و اعظ و غیب و ز اھد و جاہد
بعام و خاص بمجالس مخصوصہ بشدت
وحدت تمام دریں بارہ گشتہ اند بحدیکہ از
اکثر علماء وقت مقال بدیں منوال رفتہ کہ

بخدمت فقہار کے تاج، باریک بین علمائے کرام
کے چرانہ و سنت اور دین کے مددگار، اسلام
اور مسلمانوں کے فریاد رس، اس موجودہ صدی
کے مجدد، جناب سید احمد رضا خاں صاحب
قادری، ہزاروں ہزاروں سلام عزت و احترام کے
ساتھ، سیکڑوں قسم کے آداب بجالاتے ہوئے
حضور کی رائے عالی پر ظاہر ہو کہ مسئلہ ہجرت جو مشہور
و معروف ہے کہ ہمند اور سندھ میں پورے جوش و خروش
سے وقت کے علماء اس کی فرضیت کے قائل ہو گئے
ہیں۔ بس دینی و عطا کرنے والے، گوشہ نشین زاہداد
جہاد کرنیوالے عام اور خاص خصوصی مجالس میں نہتائی

لے جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون
من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً الخ
۳۱۳/۲ اسلامی کتب خانہ کراچی
۱۸۶ ص مصطفیٰ البابی مصر
۲۵۱/۲ مطبع مجتہاتی دہلی

بقی شئی من العلة یبقى الحكم ببقائه
 هکذا ذکر شیخ الاسلام ابو بکر فی
 شرح سیر الاصل و در فصول عمادی ست
 دار الاسلام لا تصیر دار الحرب اذا
 بقی شئی من احکام الاسلام و انت
 شمال غلبة اهل الاسلام امام ناصر الدین
 فرماید ما بقیة علقة من علائق
 الاسلام یترجع جانب الاسلام و
 در شرح نقایہ است انت الدار محکومة
 بدار الاسلام ببقاء حکم واحد
 فیها کما فی الحمادی و غیرها ،
 و ہجرت از دار الحرب فرض است نہ از دار الاسلام ،
 قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 لا هجرة بعد الفتح رواه الشيخان
 ہجرت خاصہ کہ بر شخص خاص بوجہ خاص لازم
 آید چیزے دیگر ست و آواز محلہ مجملہ بلکہ
 از خانہ بخانہ دیگر توان شد و الیہا
 الاشارة فی حدیث من

علت کی وجہ سے ثابت ہو تو جب تک وہ علت
 موجود رہے گی وہ حکم باقی رہے گا۔ شیخ الاسلام
 حضرت ابو بکر نے شرح سیر الاصل میں اسی طرح
 بیان فرمایا ، اور فصول عمادی میں ہے کہ دار الاسلام
 میں جب تک کوئی حکم اسلامی موجود ہو تو وہ دار الحرب
 نہ ہوگا اگرچہ مسلمانوں کا غلبہ ختم ہو گیا ہے۔ امام ناصر الدین
 فرماتے ہیں کہ جب تک اسلام کے رشتوں میں سے کوئی
 رشتہ باقی ہو تو اسلام کی جانب کو ترجیح ہوگی۔ اور
 ”شرح نقایہ“ میں مذکور ہے کہ اگر ملک میں ایک بھی
 اسلامی حکم باقی ہو تو اس پر دار الاسلام کا حکم
 لگایا جائے گا جیسا کہ ”حمادی“ وغیرہ میں مذکور ہے
 اور ہجرت کرنا دار کفر سے فرض ہے نہ کہ دار الاسلام
 سے۔ مفسر حفصہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ،
 فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ بخاری و مسلم نے
 اسے روایت فرمایا۔ خاص ہجرت کہ کسی شخص پر
 کسی خاص وجہ کی بنا پر لازم ہو تو یہ ایک دوسری
 بات ہے ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک بلکہ ایک
 گھر سے دوسرے گھر تک آواز پہنچ سکتی ہے۔

۱۳/۱	اسلامی کتب خانہ کراچی	الفصل الاول فی القضاء	جامع الفصولین
ص ۴۴	مکتبہ حقایق کوسہ	کتاب الجہاد	جامع النوائد بحوالہ فصول العمادی
ص ۴۵	” ” ”	” ” ”	” ” ” ” ناصر الدین
۵۵۶/۴	مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران	کتاب الجہاد	جامع الرموز
۲۹۶/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب وجوب النفیر الخ	صحیح البخاری
۱۳۱/۲	” ” ”	باب المباہیۃ بعد الفتح	صحیح مسلم

حدیث میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو کوئی اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا الحدیث۔ لیکن عام ہجرت سوائے دارحرب کے نہیں ہو سکتی، لہذا دارالاسلام ہجرت کی فرضیت کا دعویٰ کرنا بلاشبہ باطل ہے یہ اپنے اندر کوئی اصلیت نہیں رکھتا، اور جو کوئی اس کی فرضیت کا انکار کرے اسے کافر قرار دینا دین میں بڑی زیادتی ہے پھر تارک کی تکفیر اس سے بھی بڑھ کر گمراہی ہے۔ مگر کیا وہ لوگ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ بے شمار روایات اس پر ناظر ہیں کہ کسی مسلمان کو کافر قرار دینا کفر ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ کفرانِ دونوں میں سے کسی ایک پر پلٹ جائے گا۔ لہذا اگر کہنے والے کے مطابق وہ کافر ہے تو وہی کافر ہوگا ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا۔ امام مسلم اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو روایت کیا (جو لوگ ہجرت کے قائل ہیں اور اُسے فریضہ ایمان قرار دیتے ہیں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ہجرت کرنے کا سبب اور وجہ کیا ہے؟ اگر عیسائیوں کا تسلط ہے تو وہ کوئی آج نہیں ہو بلکہ آج سے سو سال پہلے کا ہے پھر اتنی مدت یہ لوگ اور ان کے باپ دادا اب تک یہاں کیوں ٹھہرے رہے، اور اپنے خیال میں ہجرت نہ کر کے انھوں نے کون سے حکم کا بیج بویا؟ اور اگر ہجرت

فربدینہ الحدیث، واما ہجرت عامہ نباشد مگر از دارالحرب و ادعائے فرضیتش از دارالاسلام باطل محض است و اصلے ندارد و تفوہ بتکفیر منکر فرضیت غلو فی الدین است و تکفیر تارک ازاں ہم بالاتر ضلال مبین است مگر آنا تر سند از احادیث کثیرہ ناطقہ بآنکہ اکفار مسلم کفر قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما امرء قال لاخیه کافر فقد باء بھما احدھما فان کان کما قال والا مرجعت علیہ رواہ مسلم و الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما موجب ہجرت اگر تسلط نصاریٰ است او از امر و زست صد سال بیش می گزرد اینھا و آباء ایناں تا حال اقامت داشتند و بزرگم خود بترک خم کد ام حکم کاشتند و اگر چیزے است کہ در ممالک دیگر ناشی شدہ پس ایں حکم عجیے است کہ حادثے بملکے رود ہجرت از ملک دیگر واجب شود۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶/۶ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران
۵۷/۱ جامع المسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه یا کفران قیدی کتب خانہ کراچی
۱۸/۲ باب ماجاء فی من رمی افخاہ بکفر امین کمپنی دہلی

کسی ایسے کام کی وجہ سے ہے جو کسی دوسرے ممالک میں پیدا ہو گیا، تو پھر یہ حکم عجیب ہے کہ کوئی جدید حادثہ کسی ملک میں پیدا ہو جائے تو پھر ہجرت کرنا کسی دوسرے ملک پر واجب ہو جائے۔ (خلاصہ کلام) ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۵۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں :

(۱) کسی کی زبان سے کلمہ کفر نکل گیا یا اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی پھر نادم ہو کر فوراً توبہ کی، اب بی بی اس کی نکاح میں اُس کے رہنے کی یا نہیں ؟

(۲) یہ جو مسئلہ مشہور ہے کہ اگر کوئی جاہل عالم کو گالی دے تو بی بی پر اُس کے طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ صحیح ہے یا نہیں ؟ اگر صحیح ہے تو عالم کو کس مرتبہ کا ہونا اور گالی کا کس مرتبہ کا ہونا شرط ہے اور اگر عالم بد خو یا فاسد العقیدہ کو گالی دے یا صحیح العقیدہ کو کسی بات پر خواہ دنیاوی یا آخری یا مسئلہ اختلافی لے کر جھگڑا کر کے باہم گالی گلوچ کی یہ جھگڑا مابین دو عالموں کے ہو تو شرع شریف کا کیا حکم ہے ؟

الجواب

(۱) جس نے کلمہ کفر قصداً کہا یا اللہ یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی وہ کافر ہو جاتا ہے اس کی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے پھر اگر سلطان جو اور توبہ کرے عورت کو اختیار ہے کہ اُس سے دوبارہ نکاح کرے خواہ بعد عدت کے اور سے کرے۔

(۲) عالم دین کو بُرا کہنا اگر اُس کے عالم دین ہونے کے سبب ہے تو کفر ہے اور عورت نکاح سے باہر، خواہ بُرا کہنے والا خود عالم ہو یا جاہل، اور عالم سُستی العقیدہ کی توہین جاہل کو جائز نہیں اگرچہ اُس کے عمل کیسے ہی ہوں، اور بد مذہب و گمراہ اگرچہ عالم کہلاتا ہو اُسے بُرا کہا جائے گا مگر اسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے، اور غش کلمہ سے ہمیشہ اجتناب چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵۵ از آرہ محلہ نوادہ ڈاک بنگلہ مرسلہ محبوب علی و عبدالغفور صاحب آفر ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ
ایک پنڈت صاحب ساکن بلیا کے وہ آج کل آرہ میں آکر بہت زوروں کے ساتھ ہندو مسلمان کو ایک جامع کر کے پکڑ دیا کرتے ہیں بعد ازاں پکڑ کے پنڈت صاحب اکثر موقعوں پر خود اپنے ہاتھ ہندو مسلمانوں کو ٹیکا دیتے ہیں بعد ازاں مسلمان سے گلے گلے ملتے ہیں مگر قبل ٹیکا دینے کے مسلمانوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کے یہاں ممانعت ہے یا نہیں، اُس پر چند مسلمانوں نے جواب دیا کہ کوئی ممانعت نہیں ہے اور نہ ٹیکے سے انکار ہے، اس کہنے پر وہ ٹیکا دیتے ہیں اور گلے گلے ملتے ہیں اور اسی پکڑ کے اندر یہ کہا کہ ہندو مسلمان ایک دل ہو کر اپنے اپنے گھروں میں انتظام کریں بلکہ اُس کے انتظام کے لئے چند

مسلمان ممبر بنائے گئے اور یہ رائے مافی کہ اس غلط کو بیچ کر ایک جگہ جمع کیا جائے، اسی رائے کو دونوں فریق نے پاس کر کے ایک ہندو کے یہاں جمع کرنے کے لئے قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ دونوں فریق کی رائے سے یہ پیسہ اپنے کار خیر کے لئے خرچ کریں۔ اب میں علمائے دین سے اس امر کو دریافت کرتا ہوں کہ وہ شراکت کا پیسہ ہم لوگ اپنے کار خیر میں جیسے مسجد کی مرمت یا تہذیب و تکفین مدارات میت وغیرہ میں لاسکتے یا نہیں، اور ایک روز پنڈت صاحب نے ہندو مسلمان سے مخاطب ہو کر کہا کہ آٹھ ہم اپنے راماں کا اور مسلمانوں کے قرآن مجید کی اور انگریزوں کی بائبل کی یعنی تینوں کتابوں کی پوجا کریں گے، اس کے انتظام اور اہتمام کے لئے یہ تھا کہ ایک ڈولہ جس کو وہ لوگ سنگاسن کہتے ہیں اس کو بڑے تکلف کے ساتھ ہار بھول سے سجوا کر اس کے اندر ایک طرف راماں ایک طرف بائبل اور بیچ میں مسلمانوں سے قرآن مجید منگوا کر رکھا اور بڑے اہتمام کے ساتھ بھجن گاتے اور ڈھول و جھانچ وغیرہ بجاتے اور اس میں مسلمان بھی شریک ہو کر شہر سے گھماتے ہوئے اپنے مندر کے اندر لیجا کر رکھا، خیر کہا ہماری شریعت میں علماء نے اس امر کو کہ کلام پاک غیر مذہب میں بے دین کی مجلس میں لے جانا اور یہ برتاؤ کرنا اور مندر کے اندر لیجا کر رکھنا کیا جائز ہے؟ جب مسلمانوں سے کہا گیا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ اس میں حرج ہی کیا ہوا اگر ایسا کیا گیا کیونکہ ہم لوگوں نے شہر کے ایک ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے اور ٹیپا کے بارے میں بھی یہی جواب ملا، ان سب واقعات کو لکھ کر خدمت بابرکت میں اپنے علمائے دین شرع متین کے پیش کرتا ہوں کہ فی الحقیقت یہ سب بات شرع کے اندر جائز ہے یا نہیں، جیسا کہ یہاں پر مسلمان ہم کو جواب دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سب مولوی صاحب سے دریافت کر لیا ہے، لہذا ذیل چند جملے درج کرتا ہوں جو مضمون بالا کا لب لباب ہو سکتا ہے، ان سوالوں کے جواب سے یا تفصیل سرفراز فرمایا جائے تاکہ ان بھائی مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر کے ان کی اصلاح کی جائے، ان کے عقائد و رہنمائی کو درست نہیں ہیں اور ان کی ان خود پرستیوں کی پوری پوری گوشمالی ہو جائے، وہ مذہب پر دھبہ لگانے والی حرکت سے باز آ کر راہ راست پر آجائیں، اس لئے گزارش خدمت عالی ہے کہ جلد جواب اسی پرچہ کی پشت پر تحریر فرمائیں۔

(۱) مسلمانوں کو پیشانی پر ٹیکا لگانا خواہ وہ کسی قسم کا مانند زعفران و صندل وغیرہ کے ہو جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ہندوؤں کے شال غول باندھ کر گاتے بجاتے راماں وغیرہ ہندوؤں کی کتابوں کو بڑے اہتمام کے ساتھ سنگاسن وغیرہ میں رکھ کر ہندوؤں کی مجلس میں جانا جہاں پر رام چندر کی جئے کی صدا بلند ہوتی ہو مسلمانوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

- (۳) قرآن مجید کا دوسری کتابوں کے شامل مانند رمان بائبل وغیرہ ہندوؤں کے ساتھ پوجا کیا جانا خواہ مندر کے اندر لجانا اور اس کے اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا درست ہے یا نہیں؟
- (۴) ہندوؤں کے شامل چندہ جمع کرنا اور اس چندہ سے رفاه عام مسلمان کرنا مثلاً مرمت مسجد، تعمیر و تکفین میت لاوارث مسلمان، امداد بیوگان، مسلم یا یتیم بچوں کی تربیت و تعلیم وغیرہ ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) ماتھے پر قشقہ (ٹپیکا) لگانا خاص شعار کفر ہے اور اپنے لئے جو شعار کفر پر راضی ہو اس پر لزوم کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، من شبه بقوم فهو منه جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے،

عبادة الصنم كفر ولا اعتبار بما في قلبه
وكذا لو تزنا بزنا اليهود والنصارى دخل
كنيستهم اوله يدخل في الله تعالى اعلم۔
بنت کی پوجا کرنا کفر ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے
اُس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اسی طرح اگر کسی نے
یہودیوں اور عیسائیوں کا زنا کر گئے میں ڈالا چاہے
انکے گرجوں میں جائے نہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۲) سائل یہ پوچھتا ہے کہ وہ حرکات ملعونہ جانتے ہیں یا نہیں، یہ پوچھے کہ کفر ہے یا نہیں، اُن کی عزتیں نکاح سے نکلیں یا نہیں ان حرکات سے۔

جامع الفصولین من الروض الازہر میں ہے،

من خرج الى السدة (قال القاري اى مجمع
اهل الكفر) كفر لان فيه اعلان
الكفر و كانه اعان عليه۔
والله تعالى اعلم۔

جو کوئی (دار الاسلام کو چھوڑ کر) کفار و مشرکین کے
مجمع میں جائے (الستر)، محدث ملا علی قاری نے
فرمایا: اس کا معنی مجمع اہل کفر ہے، تو وہ کافر
ہو گیا کیونکہ اس میں کفر کا اعلان ہے، گویا وہ
کفر پر ان کی امداد کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
سب کچھ زیادہ جاننے والا ہے۔ (ت)

۲۰۳/۲	لے سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة آفتاب عالم پریس لاہور
۲۹۵/۱	لے الاشباہ والنظائر کتاب السیر والردة الفن الثانی ادارة القرآن کراچی
۱۸۶ ص	لے من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا و کتائہ مصطفیٰ البانی مصر
۳۱۳/۲	جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی

(۳) قرآن عظیم کا مندر میں لیجانا اُس کی توہین ہے اور قرآن عظیم کی توہین کفر اور رافضیوں کی پوجا اگر کفر نہ ہوئی تو دنیا میں کوئی بات کفر نہیں ہو سکتی، اور کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اور اس پر راضی ہونا کفر ہے الرضا بالکفر کفر (کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ ت) وہ لوگ اسلام سے نکل گئے اور انکی عورتیں ان کے نکاح سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ممنوع ہے اور سخت ممنوع ہے شرکت کے سبب اگر ان کا روپیہ ہمارے یہاں کے کار خیر میں صرف ہوگا تو مسلمان کا روپیہ ان کے کفر کے کاموں میں صرف ہوگا جن کو وہ کار خیر سمجھتے ہیں مثلاً مندروں کی اعانت بتوں کی زینت وغیرہ، اور اُن پر راضی ہونا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۹ ازامر تشر کثرہ پرچہ مرسلم غلام محمد صاحب دکاندار ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اگر ہجرت ہی کرنی ہے تو بجائے کابل کے مدینہ منورہ ہجرت کروں گا کم از کم یہ تو ہوگا کہ مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ہوگا اور کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے نکلا ہے اور پھر اسی طرف پلٹ جائے گا، پس اُس جگہ سے کون جگہ افضل ہوگی اور اس زمانہ میں جبکہ نصاریٰ کا قبضہ اُس جگہ ہے کابل سے ہزار درجہ اُس جگہ کی ہجرت کو افضل کہتا ہے اور اپنے لئے باعث سلامتی دین و شفاعت تصور کرتا ہے، زید کا یہ خیال درست ہے یا نہیں؟ یہ ہجرت اس کی درست ثابت ہوگی یا نہیں؟ اور اگر ہجرت میں یہ نیت کرے کہ جب تک بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر کفار کا قبضہ ہے اتنی مدت اپنے وطن میں نہ آئے گا، ایسی نیت اس کی درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب

زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بیشک مدینہ طیبہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون۔ مدینہ اُن کے لئے سب سے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے امہ کے نزدیک مکہ وہ ہے کہ حفظِ آداب نہ ہو سکے گا اور قبضہ کفار کا بیان غلط ہے اور ہو تو یہ نیت کہ اُن کے قبضہ تک وہیں رہے گا اُلٹی نیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

صحیح البخاری فضائل المدینہ باب من رغب عن المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۵۲/۱
صحیح مسلم کتاب الحج باب ترغیب الناس فی سکنی المدینہ الخ " " " ۴۳۵/۱

مسئلہ ۱۶۱ از کلکتہ زکریا اسٹریٹ ۳۳ مرحلہ حکیم سعید الرحمن صاحب دہلوی ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
حضرت اقدس جناب مولانا صاحب قبلہ دام فیضہ السلام علیکم، مزاج گرامی! نہایت ادب سے
مغربیاتی کے ساتھ خدمت والا میں گزارش ہے کہ برائے کرم امور ذیل کا جواب مرحمت فرما کر خادم کی تسلی
فہمائیں،

- (۱) مسائل خلافت اسلامیہ و ہجرت عن الہند کے متعلق مولوی عبدالباری اور ابوالکلام وغیرہ نے جو کچھ
آواز اٹھائی ہے یہ حدود اسلامیہ و شرعیہ کے موافق ہے یا خلاف؟
(۲) ہر لحاظ سے جناب والا کی خاموشی کن مصلح کی بنا پر ہے؟ اگر موافق ہے تو کیوں ان اصحاب کی تائید
میں آواز نہیں اٹھاتے؟ اور اگر خلاف ہے تو دوسرے مسلمانوں کو خطرناک ہلاکت سے نہیں روکا گیا
جناب والا نے اپنے لئے کیا راہ عمل تجویز فرمائی ہے؟

الجواب

مقصد بتایا جاتا ہے اما کن مقدسہ کی حفاظت، اس میں کون مسلمان خلافت کر سکتا ہے اور کارروائی
کی جاتی ہے کفار سے اتحاد و مشرک لیڈروں کی غلامی و تقلید قرآن و حدیث کی عمر کو بت پرستی پر شمار کرنا، مسلمانوں کا
قشقہ لگوانا، کافروں کی بجے ہونا، رام پھن پر پھول چڑھانا، دامان کی پوجا میں مشرک ہونا، مشرک کا جنازہ
اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی بجے بولتے ہوئے مرگٹھ کو لے جانا، کافروں کو مسجد میں لیجا کر مسلمانوں کا واسطہ بنانا
شعار اسلام قربانی کاؤ کو کفار کی خوشامد میں بند کرنا ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو اسلام و کفر کی تمیز
اٹھا دے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے، اور اسی طرح کے بہت اقوال احوال افعال جن کا پانی
سہرے گزر گیا اور جنہوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا۔ کون مسلمان ان میں موافقت کر سکتا ہے، ان
حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے اور لکھے جا رہے ہیں، اس سے زیادہ کیا اختیار ہے، پاک ہے
اُسے جو مقلب القلوب والابصار ہے۔ وحسنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم (اور ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔ گناہوں سے تحفظ، اور نیکی بجالانے
کی طاقت کسی میں نہیں مگر اللہ تعالیٰ بلند شان والے، بڑی عظمت والے کی توفیق سے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶۲ از گوری ڈاک خانہ رائے پور ضلع مظفر پور مرحلہ عبد الجبار صاحب یکم شعبان ۱۳۳۶ھ

- (۱) ایک شخص نماز نہیں پڑھتا ہے لوگوں نے زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اور اس نے انکار کیا، اس
صورت میں انکار کرنے والے اور تاکید کرنے والے کے ایمان میں نقص آیا یا نہیں؟ اگر نقص آیا
تو کس درجہ کا؟ بصورتِ اکراہ و خوف نماز سے جبر یہ نماز پڑھتا ہے، نہ معلوم نماز ریا ادا کرتا ہے

یا غلوس، لیکن ظاہر اسباب زبردستی دباؤ ہے، پس نماز عام جاہل کے دباؤ سے مقبول ہے یا نہیں؟

(۲) ذابح البقر جس نے اپنا پیشہ ذبح کرنا مولیسیوں کا دفع اٹھانا فروخت گوشت سے ہمیشہ اختیار کر لیا ہے نجس جائے گایا نہیں؟ و پرشش خون ناحق اس کا یوم الحشر میں ہو گا یا نہیں؟

(۳) ایک مسلمان نذر لے کر کھانا دیا اور مخلوق مثل شیخ سدو و خواجہ خضر و کالی بھوانی وغیرہ تعزیر پرستی سے طلب کرتا ہے و بصورت حصول مراد نہیں نذر دینے سے ضرر جان و مال کا تصور کرتا ہے، ان صورتوں میں نقص ایمان واقع ہوا یا نہیں؟ و ذبیحہ اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) تاکید کرنے والے پر الزام نہیں، اور انکار اگر یوں ہے کہ تیرے کہنے سے نہیں پڑھتا تو گناہ ہی ہے اور اگر فرضیت نماز سے انکار کئے تو کفر کما فی جامع الفصولین وغیرہ (جیسا کہ جامع السنولین وغیرہ میں ہے۔ ت) قبول و عدم قبول کا بیان اوپر گزارا سقوط فرض ہو جائے گا لاسیاء فی الفرائض کما فی الاشباہ وغیرہا (فرائض میں دکھاوات ہیں، جیسا کہ الاشباہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ ت) مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ذبح بقر کو خون ناحق کھنا کفر ہے اور اس کی بخشش نہ جاننا ضلالت و گمراہی اور اس پیشے کے جواز میں کوئی شبہ نہیں اور ذابح البقر کی وعید موضوع و بے اصل ہے حوالہ اس پر ہے جو ان دعاوی باطلہ کا مدعی ہو اُنہا مطالبہ جہالت و یا بیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کالی بھوانی سے مدد مانگنے والے کو مسلمان کھنا کفر ہے، کہنے والے پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے۔ اور کالی بھوانی، شیخ سدو و ارواح خبیثہ کے ساتھ نبی اللہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استمداد کو ملانا صریح گمراہی اور نبی اللہ کی توہین اور امام الوہاب بیہ تحرولی کی طرزیعین ہے تو بر فرض ہے اور جب وہ کالی بھوانی سے مدد مانگتا ہے تو قطعاً کافر مشرک ہے اس کے ایمان کے نقصان کمال اور اس کے ذبیحہ سے سوال نادانی ہے، نہ اس کے بعد کسی امر محتمل سے بحث کی حاجت نہ کہ جائز یا مستحب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رسالہ

برکات الہمداد لاهل الاستمداد

(مدد طلب کرنے والوں کیلئے امداد کی برکتیں)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۱۶۵ از سہسواں محلہ شہباز پورہ مرسلہ احمد بنی خاں ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیۃ و ایّا ک نستعین کے معنی وہابیوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے ۷

دیکھ حضرت مستعین اے پاک دین استعانت غیر سے لائق نہیں

ذات حق بیشک ہے نعم المستعان جیسا ہے جو غیر حق کا ہوا مہیان

اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ایمان تھا کہ صر

نداریم غیب از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی دعائیں عرض کرتے تھے ۷

بزرگ بزرگی دہا بیکس ^{۳۰۲} توئی یاوری بخش و یاری رسم
(اے بزرگ! بزرگی عطا فرما کہ میں بیکس ہوں، تو ہی حمایت کرنیوالا اور میری مدد کو پہنچنے والا ہے)

اور حضرت سنیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قصہ دلچسپ و عبرت دہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نیاز پڑھ رہے تھے جب نستعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش ہوا فرمایا: جب رب العالمین ایاک نستعین فرمائے اور میں غیر حق سے مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا۔ دوسری آیت شریف جناب ابراہیم تحلیل اللہ علیہ السلام کے قصہ کی کہ اتی وجہت وجہی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیات شریفہ اور حدیث پاک اور قول علماء و صوفیہ بتاتا ہے لہذا مستدعی خدمتِ عالی ہوں کہ تردید اس کی مرحمت ہو کہ اس و یابی سے بیان کروں، جواب قرآن کا قرآن سے، حدیث کا حدیث سے، اقوال کا اقوال سے ارشاد فرمائیے گا اور معنی لفظی ہوں۔ بیتنا تو جبروا۔

راقم نیاز احمد نبی خاں، سسوان

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وبه نستعين والصلاة والسلام على اعظم غوث اکرم ومعين
محمد وآله واصحابه اجمعين۔
سب جہیں اللہ تعالیٰ کے لئے، اور اسی سے ہم
مدد چاہتے ہیں، اور صلوٰۃ و سلام سب سے بڑے
بزرگی والے غوث و مددگار محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ (ت)

الحمد لله آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں اور حضرت مولنا سعدی و مولنا نظامی قدس سرہ السامی کے جو اشعار نقل کئے وہ بھی حق ہیں، مگر وہ یابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا آیہ کریمہ اتی وجہت وجہی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں، اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اُسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین و آسمان، نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہو سکے۔ جلالین شریف میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر فرمائی:

قالوا له ما تعبد قال اتی وجہت وجہی قصد
بعبادتی الخ
یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کہا تم کسے پوجتے ہو، فرمایا میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان و زمین۔

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو تو کسی کی طرف منہ کر کے باتیں کرنا بھی شرک ہو، نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں۔ اور رب العزت جل وعلا کا ارشاد ہے :
 حیثما کنتم فلو تراءو وجوهکم شطرہ لہ

معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے، مگر وہابیہ کی عقل کم ہے۔ آیہ کریمہ وایاک نستعین مناجات سعدی و نظامی میں استعانت و فریاد رسی و یاد رسی و یاری حقیقی کا حضرت عزوجل و علایں حصر ہے نہ کہ مطلق کا، اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود ہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات و مالک مستقل و غنی بے نیاز بنانے کہ بے عطا کے الہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے۔ اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول و فیض و ذریعہ و وسیلہ قضاء حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا :
 وابتغوا الیہ الوسیلۃ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

بائیں معنی استعانت بالغیر ہرگز اس سے حصر ایاک نستعین کے منافی نہیں، جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خالص بجناب الہی تعالیٰ و تقدس ہے، پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہو گیا جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے۔ حقائق الاشیاء ثابتہ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے، یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطا کے غیر ہوا اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بہ دیگرے القائے علم کرے، اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں۔ پھر دوسرے کو عالم کہنایا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہو سکتا جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں۔ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم و علما فرماتا ہے اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے :

یعلّمہم الکتب والحکمۃ یہ نبی انھیں کتاب و حکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت و فریاد رسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور معنی وسیلہ و توسل و توسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں، اللہ عزوجل وسیلہ و توسل و توسط بننے سے

پاک ہے، اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا، ولہذا حدیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے، پھر فرمایا:

ويحك اندلستشفع باللہ علی احدشان
اللہ اعظم من ذلک - رواہ ابو داؤد عن
ارے نادان! اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں
لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی
ہے (اسے ابو داؤد نے جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کیا۔ ت)

اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کچھ تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کر کے جناب الہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے مگر وہابیہ کی بد عقلی کو کیا کہئے، نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس، خواہی نخواستہ اہل استعانت کو ایانہ نستعین میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں، ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملنا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
فیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا، ہ

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے
یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا سے توسل کر کے اُسے کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنائیے، اس وسیلہ بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ دربار الہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضاے حاجت ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا ہے:

عَلَيْهِ جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَلَیْہِ جَلَّ جَلَالُہُ عَلَیْہِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله تواباً رحيماً۔
اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول، توبہ شاک اللہ کو توبہ قبول کر نیوالا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ تعالیٰ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا، پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدا را انصاف! اگر آیه کریمہ ایاک نستعین میں مطلق استعانت کا ذات الہی جل و علا میں حصہ مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی، کیا یہی غیر خدا ہیں، اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں یا آیت میں خاص انھیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک ادروں سے روا ہے، نہیں نہیں، جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، اجیا ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔ اب کیا جواب ہے آیه کریمہ کا کہ رب جل و علا فرماتا ہے،

واستعینوا بالصبر والصلوة۔

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے، کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے،

وتعاونوا علی البر والتقویٰ۔

آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔

کیوں صاحب! اگر غیر خدا سے مدد یعنی مطلقاً محال ہے تو اس حکم الہی کا حاصل کیا، اور اگر ممکن ہو تو جس مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر کھل گیا۔

احادیث مبارکہ:۔۔۔ حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بحیثیت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ۔۔۔ صبح کی عبادت سے استعانت کرو۔۔۔ شام کی عبادت سے استعانت کرو۔۔۔

کچھ رات رہے کی عبادت سے استغانت کرو۔ علم کے لکھنے سے استغانت کرو۔ سحری کے کھانے سے استغانت کرو۔ دوپہر کے سونے سے استغانت و صدقہ سے استغانت کرو۔ عورتوں کی خانہ نشینی میں انہیں ننگا رکھنے سے استغانت کرو۔ حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استغانت کرو۔ کیا یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدا ہیں کہ ان سے استغانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے سنئے،

امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت سے استغانت کرو۔

ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا (ت) حکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اپنے حافظہ کی امداد کرو اپنے ہاتھ سے۔ (ت)

ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے روزے رکھنے پر سحری کے کھانے سے استغانت کرو اور رات کے قیام کیلئے قبلہ سے استغانت کرو۔ (ت)

(۱) البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استغینو بالغدوۃ والروحۃ وشئ من الدلجۃ۔

(۲) الترمذی عن ابی ہریرۃ۔

(۳) والحکیم الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعن بيمينك على حفظك۔

(۴) ابن ماجہ والحاکم والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علی صیام النہار وبالقیلولۃ علی قیام اللیل۔

۱/ صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین لیسر قیدی کتب خانہ کراچی
۲/ جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصۃ فی امین کمپنی دہلی
۳/ کنز العمال حدیث ۲۹۳۰۵ ۱۰/۲۲۵ و مجمع الزوائد کتاب العلم باب کتابہ العلم ۱۵۲
۴/ سنن ابن ماجہ ابواب الصیام باب ماجاء فی السحر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۳
المستدرک للحاکم کتاب الصوم الاستغناء بطعام السحر دار الفکر بیروت ۱/۲۱۵

دیکھی نے مسند فردوس میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روایت کیا کہ رزق پر صدقہ سے استعانت کرو۔ (ت)

ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ عورتوں کے خلاف استعانت حاصل کرونگی لباس سے، کیونکہ جب ان کے جوڑے زیادہ ہوں گے اور ان کی زینت اچھی بنے گی وہ باہر نکلتا پسند کریں گی۔ (ت)

طبرانی نے کبیر میں اور عقیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب میں معاذ بن جبل سے روایت کیا (ت)

خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا (ت)

خلعی نے اپنی فرائد میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا (ت)

خرالطی نے اعتدال القلوب میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حاجت روائیوں میں

(۵) الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقۃ۔

(۶) ابن عدی فی الکامل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعری فان احذهن اذا کثرت ثیابہا و احسنت زینتہا اعجبہا الخروج۔

(۷) الطبرانی فی الکبیر والعقیلی و ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیۃ و البیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل۔

(۸) و الخطیب عن ابن عباس۔

(۹) و الخلی فی فوائدہ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ۔

(۱۰) و الخرائطی فی اعتدال القلوب عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۳/۶	موسمۃ الرسالہ تبروت	۱۵۹۶۱	حدیث ۱۵۹۶۱	بجوالہ فر عن عبد اللہ بن عمرو	۱
۳۷۲/۱۶	" " "	۲۴۹۵۲	حدیث ۲۴۹۵۲	عن انس	۲
۲۱۵/۵	دارالکتب العلمیہ	۳۱۸	ترجمہ خالد بن معدان		۳
۵۷/۸	" " "	۴۱۲۳	ترجمہ حسین بن عبید اللہ		۴
۶۶/۱	" " "	۹۸۵	حدیث ۹۸۵		۵

استعينوا على انجاح الحوائج بالكتمان^۱ حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو۔ (ت)
یروشل حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوتی ہیں، بس اس حدیث میں اشخاص سے استعانت میں لیجئے
کہ تمہیں احادیث کا ورد کامل ہو۔

حدیث ۱۱: احمد وابوداؤد وابن ماجہ بسند صحیح أم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا لا نستعين بمشرك^۲ ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔
اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی۔ ولہذا امیر المؤمنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا، ارشاد
فرماتے ہیں:

أَسْلَمْتُ أَسْعَيْنُ بِكَ عَلَى أَمَانَةِ الْمُسْلِمِينَ۔
مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے
استعانت کروں۔

وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

حدیث ۱۲: امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے:

انا لا نستعين بالمشرکین علی المشرکین^۳ ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔
ورواہ الامام احمد ایضاً۔ (امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

لہ کنز العمال بحوالہ عتی، عد، طب، حل، حب عن معاذ بن جبل، الخراطی فی عتدال القلوب عن عمر،

خط وابن عساکر خل فی فوائدہ عن علی، حدیث ۱۶۸۰۰ موسسة الرسالة بیروت ۵۱۴/۶

سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی المشرک لیسہم لہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱۹/۶

مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶۸/۶

سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب الاستعانة بالمشرکین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۸

۳ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرکین ادارة القرآن ۳۹۴/۱۲

مسند احمد بن حنبل حدیث جد حبیب رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴۵۴/۳

علیہ وسلم سے استعانت کی، حضور والا نے مدد عطا فرمائی۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاہ من عمل و ذکوان و عصیة و بنو لحيات فرغموا انهم قد اسلموا و استمدوا علی قوصهم فامدھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحدیث۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رعل، ذکوان، عصیة اور بنو لحيان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد طلب کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مدد کی، الحدیث۔ (د)

حدیث ۱۴: صحیح مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو۔ فرمایا سبلا اور کچھ۔ عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے۔ فرمایا تو میری اعانت کراپنے نفس پر کثرتِ سجدہ سے۔ قال كنت ابیت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فأتيت بوضوئه وحاجته فقال لي سل، و لفظ الطبرانی فقال يومًا يا ربیعة سلنی فاعطيتك، مرجعنا الی لفظ مسلم فقال فعلت اسألك مرافقتك فی الجنة، قال او غیر ذلك، قلت هو ذاك، قال فاعنی علی نفسك بکثرة السجود۔

الحمد للہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہا بیت کش ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِیعنی فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سئل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جان وہا بیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تفتید و تخصیص فرمایا، مانگ کیا مانگتا ہے۔

- ۱ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب العون بالمدد قیدی کتب خانہ کراچی ۴۳۱/۱
 ۲ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ " " ۱۹۳/۱
 المعجم الکبیر عن ربیعہ بن کعب حدیث ۴۵، ۶ المكتبة الفیصلیة بیروت ۵۸/۵

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القدی شرح مشکوٰۃ شریف میں احادیث کے نیچے فرماتے ہیں،

از اطلاق سوال کہ فرمودہ سب بخواہ و تخصیص نکرو
بمطلوب خاص معلوم میشود کہ کار ہر بدست ہمت و
کرامت، اوست، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ
خواہد و ہرکار خواہد باذن پروردگار خود بدہرے
فان من جودك الدنيا وضررتها
ومن علومك علم اللوح والقلم
مطلق سوال کے متعلق فرمایا "سوال کر" جس میں
کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی، تو معلوم ہوا کہ
تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
دست کرامت میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں
اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا کریں، آپ کی عطا کا
ایک حصہ دنیا و آخرت ہے اور آپ کے علوم کا
ایک حصہ لوح و قلم کا علم۔ (ت)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں،
یؤخذ من اطلاقه صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم الامر بالسؤال ان اللہ مکنته من اعطائه
کل ما اراد من خزائن الحق بکلمۃ
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگئے
کا حکم عطا کیا اس سے مستند ہوتا ہے کہ اللہ
عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (ت)

پھر لکھا،
و ذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ
تعالیٰ اقطعہ ارض الجنة یعطی منها ما شاء
لمن یشاء بکلمۃ
یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدایا قص کریم میں ذکر
کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی
جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے
چاہیں بخش دیں۔ (ت)

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظم" میں فرماتے ہیں،

۱۔ اشعة اللمعات کتاب الصلوة باب السجود و فضلہ فصل اول مکتبہ نبویہ رضویہ سکر ۲۹۶/۱
۲۔ و ۳۔ مرقات المفاتیح مکتبہ جدیدہ کوسٹ ۶۱۵/۲

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ
الذی جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ
طوع یدییہ و تحت امرادہ یعطی منها
من یشاء و یمنع من یشاء
۳۱۱ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ جل
کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے
اور اپنی نعمتوں کے خزانہ حضور کے دست قدرت
کے فرمانبردار اور حضور کے زیرِ حکم و ارادہ و اختیار
کو دئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)

اس مضمون کی تصریحیں کلماتِ ائمہ و علماء و ادویار و عرفار میں حدِّ تو ات پر ہیں جو ان کے انوار سے
دیدہ ایمان منور کرنا چاہے۔ فقیر کا رسالہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری (۲۹۷ ص) مطالعہ کرے۔
اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان و بابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیع بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
جنت مانگی کہ اسألك مرافقتك فی الجنة یا رسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں
رفاقت والا سے مشرف ہوں۔ وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے مگر اس کی شکایت کیا
ابھی فقیر غرض اللہ تعالیٰ نے یہ جواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ اکمال الطامۃ علی شرک سوسی بالامو
العامة تالیف کیا اور بہ توفیقہ تعالیٰ اس میں تین سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے
طور پر حضرات انبیاء کرام و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور ربِّ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم ہے

اشراک بمذہب ہے کہ تاحق برسد

مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

(ایک مذہب میں شرک اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور مذہب والے بھی سب کو معلوم ہیں)

حدیث ۱۵ تا ۲۸ چودہ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ
خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

لے الجوہر النظم	الفصل السادس	المطبعة الخیرية مصر	ص ۴۲
لے التاريخ الكبير	حدیث ۴۶۸	دار البازمكة المکرمۃ	۱۵۷/۱
موسوعه رسائل ابن ابی الدنيا	قضاء الحاج	حدیث ۵۱	مؤسسه اکتب الشافعیۃ بیروت ۴۹/۲
کشف الخفا	حدیث ۳۹۴	دار الکتب العلمیہ بیروت	۱۲۲/۱

وفي لفظ (دوسرے الفاظ میں) ،
اطلبوا الخير والمحاضج من حسان الوجوه^۱۔

نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

وفي لفظ (بالفاظ دیگر) ،
اذا ابتغيت المعروف فاطلبه عند حسان الوجوه^۲۔

جب نیکی چاہو تو خوب رویوں کے پاس طلب کرو۔

وفي لفظ (دوسرے لفظوں میں) ،
اذا طلبت الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه^۳۔

جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔

وفي لفظ بزيادة (اضافہ کے ساتھ دیگر الفاظ میں) ،

فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق و
ان ردك سر دك بوجه طلق۔ اخوجه الامام
البخاري في التاريخ وابويكر بن ابی الدنيا
في قضاء الحاجات وابويعلی في مسنده
والطبرانی في الكبير والعقيلي وابن عدي

خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کرے گا
تو بکشدہ روئی اور تجھے پھیرے گا تو بکشدہ پیشانی
(اسے امام بخاری نے تاریخ میں، ابویکر بن ابی الدنيا
نے قضاء الحاجات میں، ابویعلی نے اپنی مسند
میں، طبرانی نے الكبير میں، عقيلي نے، عدي نے،

- | | | | |
|--------|-----------------------------|------|---|
| ۱۱/۸۱ | المکتبة الفیصلیة بیروت | ۱۱۱۰ | المجمع الكبير عن ابن عباس حدیث |
| ۲۴۴۲/۴ | دار الفکر بیروت | | ۲۰ الکامل لابن عدي ترجمہ یعلی بن ابی الاشعث الخ |
| ۵۱۶/۶ | مؤسسه الرسالہ بیروت | ۱۶۹۴ | حدیث کنز العمال |
| ۹۱/۹ | دار الفکر بیروت | | ۳۰ اتحات السادة کتاب الصبر والشکر بیان حقیقۃ النعمۃ الخ |
| ۱۵۴/۱ | دار الباز مکة المکرمہ | ۴۶۸ | حدیث ۴۶۸ |
| ۵۱/۲ | مؤسسه الکتاب الثقافیه بیروت | ۵۴ | حدیث ۵۴ |
| ۳۸۶/۴ | مؤسسه علوم القرآن بیروت | ۴۴۴ | حدیث ۴۴۴ |
| ۱۲۱/۲ | دار الکتب العلمیہ بیروت | ۵۹۹ | حدیث ۵۹۹ |
| ۶۲۲/۲ | دار الفکر بیروت | | ۷۰ الکامل لابن عدي ترجمہ حکم بن عبد اللہ بن سعد |

والبيهقي في شعب الايمان وابن عساكر۔

بيہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر
نے روایت کیا۔ (ت)

(۱۵) عن امر المؤمنين الصديقه، وعبد
بن حميد في مسنده، وابن جبات في
الضعفاء، وابن عدي في الكامل والسلف
في الطيوريات۔

(۱۵) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کو عبد بن حمید نے اپنی مسند اور ابن جبات
نے ضعفاء اور ابن عدی نے کامل اور سلفی نے
طیوریات میں ذکر کیا۔ (ت)

(۱۶) عن عبد الله بن عمر الفاروق،
وابن عساكر وكذا الخطيب في
تاريخهم۔

(۱۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی روایت کو اور ابن عساکر اور ایسے ہی خطیب
نے اپنی اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔ (ت)

(۱۷) عن انس بن مالك بلفظ التمسوا،
والطبراني في الاوسط والعقيلي و
المخراطي في اعتلال القلوب وتما في
فوائد و ابوسهل عبد الصمد بن
عبد الرحمن البزار في جزئه وصاحب
المهر وانيات۔

(۱۷) حضرت انس بن مالک کی روایت میں
التمسوا کا لفظ ہے اور اس کو طبرانی نے اوسط
اور عقیلی اور خراطی نے اعتلال القلوب اور
تمام نے اپنی فوائد میں اور ابوسهل عبد الصمد بن
عبد الرحمن بزار نے اپنی جزو میں اور مہروانیات
و انے روایت کیا ہے۔ (ت)

(۱۸) عن جابر بن عبد الله، والدارقطني
في الافراد بلفظ استغوا والعقيلي و

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کو دارقطنی
”استغوا“ کے لفظ کے ساتھ اور عقیلی اور

- | | | | | |
|----|--------------------------------------|-------------------------------|-------------------------------|--------|
| ۱۔ | شعب الايمان | حدیث ۳۵۴۱ و ۳۵۴۲ | دارالکتب العلمیہ بیروت | ۲۴۸/۳ |
| ۲۔ | کنز العمال بحوالہ ابن عساكر عن عائشه | حدیث ۱۶۷۹۳ | مؤسسۃ الرسالہ بیروت | ۵۱۶/۶ |
| ۳۔ | الكامل لابن عدي | ترجمہ یعلیٰ بن اشدق | دارالفکر بیروت | ۲۴۳۲/۷ |
| ۴۔ | تهذيب تاريخ ابن عساكر | ترجمہ خثیمہ بن سلیمان | دار احیاء التراث العربی بیروت | ۱۸۸/۵ |
| ۵۔ | تاريخ بغداد | ترجمہ ۱۲۸۷ محمد بن عبد المقری | دارالکتب العربی بیروت | ۲۱۱/۳ |
| ۶۔ | المعجم الاوسط | حدیث ۶۱۱۳ | مکتبۃ المعارف ریاض | ۷۱/۷ |
| ۷۔ | الضعفاء الكبير | حدیث ۶۲۸ | دارالکتب العلمیہ بیروت | ۱۳۹/۲ |
| ۸۔ | کنز العمال بحوالہ قط في الافراد | حدیث ۱۶۷۹۲ | مؤسسۃ الرسالہ بیروت | ۵۱۶/۶ |

وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج و
الطبرانی فی الاوسط وتمام والخطیب
فی رواة مالک۔

(۱۹) عن ابی ہریرہ، وابن النجار
فی تاریخہ۔

(۲۰) عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ
والطبرانی فی الکبیر۔

(۲۱) عن یزید بن خصیفہ عن ابیہ
عن جدہ ابی خصیفہ بلفظ التمسوا
وتمام فی الفوائد۔

(۲۲) عن ابی بکرۃ والخطیب وتمام و
لفظہ التمسوا والبیہقی فی الشعب و
الطبرانی۔

(۲۳) عن عبد اللہ بن عباس ہذا الاخير
منہم خاصۃ عن ابن عباس باللفظ
الثانی وابن عدی عن ام المؤمنین باللفظ
الثالث، واخرجه ابن عدی فی الکامل
والبیہقی فی الشعب۔

ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں، اور طبرانی
نے اوسط میں اور تمام اور خطیب نے رواة مالک
میں ذکر کیا ہے (ت)

(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو
ابن النجار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا (ت)

(۲۰) حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کی روایت کو طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا۔

(۲۱) حضرت یزید بن خصیفہ نے اپنے والد امحس
نے یزید کے دادا ابی خصیفہ سے التمسوا کے
لفظ کے ساتھ اور تمام نے فوائد میں ذکر کیا۔

(۲۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کو اور خطیب اور تمام نے التمسوا کے لفظ کو
اور بیہقی نے شعب میں اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ (ت)

(۲۳) یہ آخری ان سے خاص حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثانی لفظ کے ساتھ اور ابن عدی
نے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے تیسرے لفظ
کے ساتھ اسکو ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی نے
شعب میں ذکر کیا (ت)

- ۱۔ موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۳ مست اکتب بیروت ۵۱/۲
۲۔ کشف الخفاء بحوالہ ابن النجار فی تاریخ بغداد حدیث ۵۲۷ مست اکتب العلمیہ ۱۶۰/۱
۳۔ المعجم الکبیر عن ابی خصیفہ حدیث ۹۸۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۶۶/۲۲
۴۔ تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن محمد ابو بکر المقرئ ۱۲۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۲۶/۳
۵۔ المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸۱/۱۱
۶۔ شعب الایمان حدیث ۱۰۸۷۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴۳۵/۷

(۲۴) عن عبد الله بن جراد باللفظ الرابع
واحمد بن منيع في مسنده عن الحجاج
بن يزيد.

(۲۵) عن ابيه يزيد القسلي باللفظ الخامس
رضي الله تعالى عنهم اجمعين هذه كلها
مسندات، و ابو بكر بن ابی شيبه في
مصنفه.

(۲۶) عن ابن مصعب الانصاري و
(۲۷) عن عطاء و
(۲۸) عن الزهري مرسلات

ان محقق جبال الملہ والدین سیوطی فرماتے ہیں:
الحديث في نقدي حسن صحيح، یہ حدیث میری ہر کو میں حسن صحیح ہے، قلت وقوله هذا الاشك
حسن صحيح فقد بلغ حد التواتر على رأي (میں کہتا ہوں اور ان کا یہ قول حق ہے بیشک یہ حسن صحیح حد تواتر کو پہنچ چکا ہے میرا رائے)
حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت: انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

قد سمعنا نبينا قال قولا
اغتنوا واد اطلبوا الحوائج من
هو لمن يطلب الحوائج راحة
منين الله وجهه بصباحة
یعنی بے شک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں
کے لئے آسائش ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے
گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔ مراد العسکری۔

۱۶۰/۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵۲۴
۱۰/۹ کراچی ۴۳۲۸
" " " " " " ۴۳۲۸
" " " " " " ۴۳۲۹
۱۶۰/۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵۲۴
۶۸ ص الدر المنثور فی الاحادیث المشہرہ تحت حدیث ۸۸ المکتب الاسلامی بیروت

حدیث ۲۹ کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ فرماتے ہیں :

اطلبوا الفضل عند الرحماء من اهتمی تعیشوا
فی انکافہم فان فیہم رحمۃ ۱
فضل میرے رحمہل اقیوں کے پاس طلب کرو
کہ ان کے سائے میں چین کرو گے کہ ان میں میری
رحمت ہے۔

وفی لفظ (اور دوسرے الفاظ میں - ت) ،

اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من اهتمی
تروا قوا وتنجحوا۔
اپنی حاجتیں میرے رحمہل اقیوں سے مانگو رزق
پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

وفی لفظ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بالفاظ دیگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا - ت) :

يقول الله عز وجل اطلبوا الفضل من
الرحماء من عبادي تعیشوا فی انکافہم
فانی جعلت فیہم رحمۃ ۲
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فضل میرے رحمہل بندوں
سے مانگو ان کے دامن میں عیش کرو گے کہ میں
نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

مرادہ باللفظ الاول ابن حبان والخرائط
فی مکارم الاخلاق والقضای فی مسند
الشہاب والمحاکم فی التاریخ والوالحسن
الموصلی وبالثانی العقیلی والطبرانی
فی الاوسط وبالثالث العقیلی کلہم عن
ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
روایت کیا پہلی حدیث کو ابن حبان اور خرائط
نے مکارم الاخلاق میں ، اور قضای فی مسند
الشہاب میں ، اور محاکم فی تاریخ میں ، اور
ابوالحسن موصلی نے ، اور دوسری حدیث کو
عقیلی اور بلبرانی نے اوسط میں ، اور قمیری کو
عقیلی نے ۔ یہ ساری حدیثیں ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئیں ۔ (ت)

حدیث ۳۰ کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

اطلبوا المعروف من رحماء اهتمی
میرے نرم دل اقیوں سے نیکی واحسان مانگو

۱۔ کنز العمال بحوالہ الخرائط فی مکارم الاخلاق حدیث ۱۶۸۰۶ موسسة الرسالة بیروت ۵۱۹/۶

۲۔ کنز العمال بحوالہ عن ولس عن ابی سعید خدری ۱۱۸۰۱ " " " " ۵۱۸/۶

۳۔ الضعفاء الکبیر حدیث ۹۵۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/۳

تعیشوا فی انکافہم۔ اخرجہ الحاکم
فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی
المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی۔
اُن کے نکلنے غنایت میں آرام کرو گے (اسے حاکم
نے مستدرک میں امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ

وجہہ الاسنی سے روایت کیا۔ ت)
انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں، یہ سولہ بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف
واشکاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک اہلیوں سے استعانت کرنے
ان سے حاجتیں مانگنے، اُن سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشاہ پیشانی
روا کرینگے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کرو گے ان
کے سایہ غنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استعانت ہوگی،
پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک و رحمدل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر
اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا۔ الحمد للہ حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا، مگر
وہابیہ کا منہ خدانے مارا ہے انھیں اس عیش، چین، آرام، خیر، برکت، سایہ رحمت، دامن رافت میں حصہ
کہاں جس کی طرف مہربان خدا مہربان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہلیوں کو بلارہا ہے ع
مگر بر تو حرام ست حرامت بادا

(اگر تجھ پر حرام ہے تو حرام رہے۔ ت)

والحمد للہ رب العالمین تین حدیث کا وعدہ بھدا اللہ پورا ہوا، آخر میں تین حدیثیں وہابیت کش
اور سُنے جائیے کہ عدد و ترا اللہ عزوجل کو محبوب ہے،
حدیث ۳۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

اذا ضل احدکم شیئا و اراد عوناً و هو بارہن
لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
فان للہ عباداً لا یراہم۔ (والحمد للہ)
جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا
راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو
جہاں کوئی ہمد نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے
اے اللہ کے بند و میری مدد کرو، اے اللہ کے بند

دواۃ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو،
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا
وہ اس کی مدد کریں گے (والحمد للہ)، (اسے طبرانی نے عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فلیناد یا عباد اللہ! جسو اتویوں ندا کرے اے اللہ کے
بندو! روک دو۔ عباد اللہ اسے روک دیں گے۔ رواۃ ابن السنی عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے ابن السنی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا۔ ت)

حدیث ۳۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
یوں ندا کرے اعیونوا یا عباد اللہ مدد کرو اے اللہ کے بندو۔ رواۃ ابن ابی شیبۃ
والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اسے ابن ابی شیبہ اور بزار نے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین
رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و معمول و مجرب ہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی
شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذہبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ انہار الانوار من
یم صلاح الاسرار ملاحظہ ہو، اور اس سے زائد ان حضرات کی بری حالت حدیث اہل و عظم
یا محمد انی توجہت بک الی ربی (یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف
متوجہ ہوا ہوں۔ ت) کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور منجملہ اعظم و اکبر احادیث
استغاثت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استغاثت میں استدلال فرماتے رہے، اس کی تفصیل
بھی فقیر کے اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بخوف تطویل ذکر نہ کی۔

۱۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن سنن باب ما یقول اذا انفلت الدابة نور محمد کا رخا نہ تجارت کتب کراچی ض ۱۴
۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل الخ حدیث ۹۷۷۰ ۱۰/۳۹۰
۳۔ جامع الترمذی ابواب الدعوات امین کینی دہلی ۲/۱۹۷
المستدرک للحاکم کتاب صلوة التطوع دار الفکر بیروت ۱/۳۱۳ و ۵۱۹

اقوال علماء : رہے اقبال علماء ، ان کا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی جیاداری ہے۔ صدا بقول علماء اہلسنت والجماعت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے ، دیکھ چکے ، سن چکے ، جانچ چکے ، جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بکولہ تعالے قیامت تک عاجز رہیں گے ، مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقبال علماء کا نام لئے جاتے ہیں یعنی ہزار بار بار اقرار اب کی بار بار لو تو جانیں ، سبحان اللہ !

شفار السقام امام علامہ مجتہد فہامہ سیّدی تقی الملتہ والدین علی بن عبد الکافی و کتاب الافکار امام اجل اکمل سیّدی ابو زکریا نووی و اشیاء العلوم وغیرہ تصانیف عظیمہ امام الانام حجۃ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و روض الراحین و خلاصۃ الفاخر و نشر المحاسن وغیرہ تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیر محقق عبداللہ بن سعد یافعی و حصن حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن جریری و مدخل امام ابن الجہاج محمد عبد ری مکی و مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ امام احمد قسطلانی و افضل القرنی لقرام القرنی و جوہر منظم و عقود الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیّدی ابن حجر مکی و میزان امام اجل عارف باللہ عبد الوہاب شعرائی و حرز ثمین ملا علی قاری و مجمع بحار الانوار علامہ طاہر فتنی و لمعات النبیخ و اشعة اللمعات و جذب القلوب و مجمع البرکات و مدارج النبوة وغیرہ بالیغ شیخ الشیوخ علامہ المہدی مولانا عبدالحی محدث دہلوی و فتاویٰ خیر علامہ خیر الملتہ والدین ربی و مراقی الفلاح علامہ حسن وفائی شربلالی و مطالع المسرات علامہ فاسی و شرح مواہب علامہ محمد زرقانی و نسیم الریاض علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہ تصانیف کثیرہ علماء کرام و سادات اسلام جن کی تحقیق و تنقیح و اثبات و تصریح استمداد و اعانت سے زمین آسمان گونج رہے ہیں۔ اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا تصحیح المسائل و سیف البحار و بوارق محمدیہ وغیرہ تصانیف نفیسہ عماد السنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی دیکھیں ، یہ تو عام فہم زبان اردو فارسی میں خاص تمھارے ہی مذہب نامہذب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمد اللہ بار بار مطبوع ہو کر راحت قلوب صادقین و غیظ صدور باقین ہوا کیں ، علی الخصوص کتاب جلیل فیوض اروج قدس جس میں خاندان عزیزی کے صدا بقوال صریحہ قاتل و بابت قبیحہ منقول ، مگر ہے یہ کہ صا

بیجا باش و آنچہ خواہی کن
(بیجا ہو جا پھر جو چاہے کرت)

تصانیف فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ سے کتاب حیات الموات فی بیان سماع الاموات و رسالہ انہار الانوار من یہ صلاۃ الاسرار و رسالہ انوار الانتباہ فی حل ندایا رسول اللہ

ورسائلہ الاحلال بفیض الاولیاء بعد الوصال و کتاب الامن والعلیٰ لنا عتی المصطفیٰ بدافع
البلاء خصوصاً کتاب مستطاب سلطنة المصطفیٰ فی مذکوت کل الوری وغیر یامیں جابجا بکثرت
ارشادات و اقوال ائمہ و علماء و اولیاء کرام مذکور یہاں ان کے ذکر سے اطالمت کی حاجت نہیں
اور خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی قاری دامام ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ
زیر حدیث ۴۱ مذکور ہوئے قتل و مابیت کو کیا کم ہیں۔ پھر دیوبندی صاحب کی اس سے بڑھ کر پرلے سرے
کی شوخ چٹھی یہ کہ علماء کے ساتھ صوفیاء کرام کا نام پاک بھی لے دیا، کیا دیوبیت و حیا میں ایسا ہی
تناقض تام ہے کہ ایک آن کو بھی حیا کا کوئی شتم و مابیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا، انا للہ و
انا الیہ راجعون۔

دربارہ استعانت صوفیاء کرام کے اقوال، افعال، احوال، اعمال۔ سے دفتر بھرے ہیں دریا
بہر رہے ہیں۔ اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا آنکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق
مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوٰۃ شریف ملاحظہ ہو، اس سلسلہ میں حقرات
اولیائے کرام قدس سرہم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں:

آنچہ مروی و محکی ست از مشائخ اہل کشف و در	مشائخ اہل کشف سے کامل لوگوں کی ارواح سے
استمداد از ارواح کمل و استفادہ از ان خارج	استمداد اور استفادہ گنتی سے باہر ہے
از حصر است و مذکور ست در کتب و رسائل	اور ان کی کتب و رسائل میں مذکور ہے اور
ایشان و مشہور است میان ایشان کہ	ان میں مشہور ہے لہذا ذکر کرنے کی ضرورت
حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم و شاید کہ منکر	نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ ان کے کلمات
و متعصب سو و نہ کند اور اکلمات ایشان۔	منکر و متعصب لوگوں کو فائدہ نہ دیں۔
عافانا اللہ من ذلک ۱۰	اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (د)

اللہ اکبر، ان ممکن بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماء و عرفاء کو کلمات

حضرات اولیائے کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے، یوں نہ مانئے تو آزمایجے اور ان ہزار و ہزار ارشادات بشمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزندِ دلہند صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کریں جو تبصریح اعظم اولیاء سید الاولیاء و امام الاصفیاء و قطب الاقطاب و تاج الاوتاد و مرجع الابدال و مفرغ الافراد اور باعتراف اکابر علماء امام شریعت و سرارِ امت و محی دین و ملت و نظامِ طریقت و بحرِ حقیقت و عین ہدایت و دریائے کرامت ہے، وہ کون، ہاں وہ سید الاسیاد و اہب المراد سیدنا و مولانا و ملاذنا و ماؤنا و غوشنا و غیشنا حضرت قطبِ عالم و غوثِ اعظم سید ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالیٰ علیہ جتہ الاکرام و علی آلہ و علیہ و بارک وسلم، اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہو بلکہ اکابر و اجلہ ائمہ کرام و علمائے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سید القرار ثقفی ثبوت حجت فقیہ محدث راویۃ المحضرة العلیۃ القادرۃ سیدنا امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر نخعی شطرنوی پھر امام اکرام شیخ الفقہاء فرد الوفا عالم ربانی نواسے حکمت یمانی سیدنا امام عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی محکم پھر فاضل اجل فقیہ اکل محدث اجل شیخ الحرم المحترم مولانا علی قادری حنفی ہروی مکی و بقیۃ السلف طویل الشرف صاحب کرامات عالی برکات معالی مولانا محمد ابوالعالی سلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الزہد محقق فقیہ عارف بنو مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی و غیر ہم کبرائے ملت و علمائے امت قد ساء اللہ تعالیٰ باسرارہم و افاض علینا من برکاتہم و انوارہم اپنی تصانیف جلیلہ حمیدہ مستندہ مثل ہیجۃ الاسرار شریف و خلاصۃ المفایر و زہدۃ الخفا و الفاتر و تحفہ قادریہ و اخبار الاخبار و زبدۃ الآثار وغیرہ میں ذکر و روایت فرمایا کہ حضور پر نور جگر پارہ شافع یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم ارشاد فرماتے ہیں :

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر نہ اکرے وہ سختی دفع ہو، اور جو اللہ عز و جل کی طرف کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو، اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

من استغاثتہ فی کربۃ کشف عنہ و من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ من توسل فی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشورۃ مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ

درو و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے ، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔

یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا و مولیٰ ! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کے توسلین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو ، تمام حدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث ، رحمت اور آقائے نعمت بنایا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے منسوب سب پر رحمتیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین (ت)

حضرت ابوالمعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشف فرمائی قضیت بصیغہ متکلم معلوم ہیں ، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں :

عمر براز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا اور اس سے اس کی تکلیف دور کروں گا ، اور جو سختی میں مجھے نہا کرے گا اس کی سختی کو دور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام و یدکر فی ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرة خطۃ و یدکر اسمی و یدکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالیٰ

یقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالیٰ عنک وعن کل من کان لک و منک فالحمد للہ الذی جعل وراثتک المرسل رحمة و مولی النعمة و صلی اللہ تعالیٰ علی ابیک و علیک و علی کل من انتہی الیک و باریک و سلم و شرف و کرم آمین آمین یا ارحم الراحمین و الحمد للہ رب العالمین ۔

عمر براز قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہر کہ در گرتے بمن استغاثہ کند کشف عنہ دور گردانم آن گرت را از او ، و ہر کہ در شدتے بنام من ندا کند فرجت عنہ خلاص بخشم او را از آن

شدت، و ہر کہ در حاجت تو تسل بمن کند در حضرت
جل و علا قضیت له حاجت اورا بر آرم
کردوں گا اور خلاصی دلاؤں گا۔ اور جو اپنی حاجت
میں مجھ سے تو تسل کرے گا اللہ تعالیٰ کے
دربار میں اس کی حاجت پوری
کروں گا۔ (د)

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں،
قَدْ جُزِبَ ذَلِكَ مَوَاسِراً أَفْصَحَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ۔
بیشک یہ بار بار تجربہ کیا گیا ٹھیک اتر، اللہ تعالیٰ
کی رضا شیخ پر ہو۔ (د)

فیقر غفرلہ نے اس نماز مبارک کی ترکیب و بعض نکات و لطائف غریب میں ایک مختصر رسالہ
مسمیٰ بہ انہار الانوار من صباء صلوة الاسرار (۱۳۰۵ھ) اور اس کے ہر ہر فعل کے ثبوت کو
کافی، ہر ہر جز کے احادیث کثیرہ و اقوال ائمہ و حکم شرعیہ سے اثبات وافی میں ایک مفصل رسالہ
نفیسہ بر فوائد جلیلہ مسمیٰ بہ انہار الانوار من یحیٰ صلوة الاسرار (۱۳۰۵ھ) تصنیف کیا جس کی
خدا واد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے واللہ العزیز۔ ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء ہیں
جن پر تم یہ جیسا بہتان اٹھاتے ہو مگر وہ تو حضرات اولیاء تمہیں منکر متعصب فرما ہی چکے، تم پر
ارشادات اولیاء کا کیا اثر ہو، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ عنانِ قلم روکتے روکتے
سخن طویل ہوا جاتا ہے، چند فوائد ضروریہ لکھ کر ختم کیا چاہئے۔

فائدہ ضروریہ

حضرت امام سفیان ثوری قدس سرہ الثوری کی نقل قول میں مخالف نے ستم کار سازی کو کام
فرمایا ہے، اصل حکایت شاہ عبدالعزیز صاحب کی فتح العزیز سے سنئے، لکھتے ہیں،
شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ در نماز شام
امامت میکرو، چوں ایاک نعبد و ایاک
شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے شام کی نماز
میں امامت فرمائی، جب ایاک نعبد و

نستعین گفت بیوش افتاد، چون بخود آمد
گفتند اے شیخ! ترا چہ شدہ بود؟ گفت چون
ایاک نستعین گفتم ترسیدم کہ مرا بگویند کہ اے
دروغ گو! چرا از طبیب دارومی خواهی و از امیر
روزی و از بادشاہ یاری می جوی، و لهذا
بعضی از علماء گفتند کہ مرد را باید کہ شرم کند
از انکہ ہر روز و شب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار
خود استنادہ دروغ گفتہ باشد، لیکن در اینجا
باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہی کہ اعتماد بر آن
غیر باشد و اورا مظهر عون الہی نداند حرام است
و اگر التفات محض بجانب حق است و اورا
مظاہر عون دانستہ و نظر بہ کارخانہ اسباب و
حکمت او تعالی در آں نمودہ بغیر استعانت
ظاہری نماید، دور از عرفان نخواہد بود و در شرع
نیز جائز و رواست و انبیاء و اولیاء ایں نوع
استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت ایں نوع
استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق
است لا غیر بل

وایاک نستعین پر پہنچے بیوش ہو کر گر پڑے
جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے دریافت کیا
اے شیخ! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ فرمایا، جب
ایاک نستعین کہا تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے
اے جھوٹے! پھر طبیب سے دوا کیوں لیتا ہے،
امیر سے روزی اور بادشاہ سے مدد کیوں مانگتا
ہے؟ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ انسان
کو خدا سے شرم کرنی چاہئے کہ پانچ وقت اس کے
حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ سمجھ لینا
چاہئے کہ غیر اللہ سے اس طرح مدد مانگنا کہ اسی
پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے
حرام ہے اور اگر توجہ حضرت حق ہی کی طرف ہے
اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے اور اللہ
کی حکمت اور کارخانہ اسباب پر نظر کرتے ہوئے
ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عرفان
سے دور نہیں اور شریعت میں بھی جائز اور روا
ہے اور انبیاء اور اولیاء نے ایسی استعانت
کی ہے، اور در حقیقت یہ استعانت غیر سے
نہیں ہے بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے (ت)

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلمی کھل جاتی ہے۔ طبیبوں
سے دوا چاہنی، امیروں سے نوکری مانگنی، بادشاہوں سے مقدمات وغیرہ میں رجوع کرنا سب
شرک ہوا جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہیں، لہذا از طبیب دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا کہ
”غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا“ تاکہ جاہلوں کے بہکانے کو اسے بے زور زبان

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام و الثناء سے استعانت پر جائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے
نواب راجہ کی نوکریاں کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں نالشیں لڑانے کو الگ نہ جائیں۔ سبحان اللہ
کہاں وہ قبل تمام و اسقاط تدبیر و اسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمہ اللہ تھانے نے اس قول
میں ارشاد فرمایا جس کے اہل مرض ہوں تو دوا نہ کریں، بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں،
عین معرکہ جہاد میں کوڑا یا تخت سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اتر کے اٹھائیں، اور کہاں
مقام شریعت مطہرہ و احکام جواز و منع و شرک و اسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال قبل و شرک
مقابل ہیں کہ جو اس اعلیٰ درجہ انقطاع محض و تقویٰ تام پر نہ ہوا مشرک ٹھہرایا، ان اللہ و انشا
الیہ مراجعون۔

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت
بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عون الہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر
اس پر بھروسہ کرے، اور اگر مظہر عون الہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک و حرمت
بالائے طاق، مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

مسلمانو! مخالفین کے اس ظلم و تعصب کا ٹھکانا ہے کہ بیمار پڑیں تو حکیم کے دوڑیں، دوا
پر گریں، کوئی مارے پیٹے تو تھانے کو جائیں، ریٹ لکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے
زمین و بالی کہ تمسک کا روپیہ نہ دیا تو منصف صاحب مدد کیجیو، حج بہادر خبر لیجیو۔ نالشیں کریں استغاثہ
کریں، غرض دنیا بھر سے استعانت کریں، اور حصر آیا لک نستعین کو اس کے منافی نہ جائیں، ہاں
انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و الثناء سے استعانت کی اور شرک آیا، ان کاموں کے وقت آیت
کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص بھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے
نزدیک "خاص بھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، حج وغیرہ سب آگئے
کہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا معاذ اللہ آیہ کریمہ کا حکم ان پر جاری نہیں، یہ خدا کے ملک
سے کہیں الگ بستے ہیں، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

غرض مخالفین خود مجھ دل میں خوب جانتے ہیں کہ آیہ کریمہ مطلق استعانت بالغیر کی اصلاً
ممانعت نہیں، نہ وہ ہرگز شرک یا ممنوع ہو سکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جل و علا
سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

سے استغانت جائزہ کا منافی نہیں ہو سکتا، مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبانِ خدا کا نام پاک ان کی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں تو بات کیا کہ سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں، پاؤں تلے کی نظر آتی ہے، حکیم جی کو علاج کرتے، تھانہ دار کو چوریاں نکالتے، نواب راجہ کو نوکریاں دیتے، ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے آنکھوں دیکھ رہے ہیں، ان کی امداد و اعانت سے کیونکر منکر ہوں، اور حضراتِ علیہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو باطن و ظاہر، قاہر و باہر، دیں پہنچ رہی ہیں وہ نہ دل کے اندھوں کو سوجھیں اور نہ ہی اپنے نصیب میں ان کی برکات کا حصر جمیں، پھر بھلا کیونکر یقین لائیں، جیسے معززہ خذہم اللہ تعالیٰ کہ ان کے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مر گئے، کراماتِ اولیاء کی اپنے میں بوند نہ پائی، ناچار منکر ہو گئے صُحُ

چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(جب اُنھوں نے حقیقت کو نہ سمجھا تو افسانہ کی راہ اختیار کی۔ ت)

پھر ان حضرات کو ڈپٹی، منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے، ان سے استغانت کیونکر شرک کہیں، معذرا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں، دل میں آزار تو حضراتِ انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے ہے، ان کا نام تعظیم و محبت سے نہ آنے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے وسیع علم الذین ظلموا اے منقلب ینقلبون (عنقریب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

فائدہ مہمہ

مخالفینِ بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں، وہ مردہ ہیں ان سے شرک ہے، یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں ان سے شرک نہیں، وہ دور ہیں ان سے شرک ہے، وعلیٰ ہذا القیاس طرح طرح کے بیہودہ دسواس، مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے، جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا، اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہو سکتا، کیا اللہ کے شریکِ مردے نہیں زندے ہو سکتے ہیں، دور کے نہیں ہو سکتے پاس کے ہو سکتے ہیں، انبیاء نہیں ہو سکتے حکیم ہو سکتے ہیں، انسان نہیں ہو سکتے

فرشتے ہو سکتے ہیں، عاقل اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ تو مثلاً جو بات نہ خواہ کوئی شے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دُور والے یا مُردے بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھہرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہوگی، اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر خدا سے شرک ہے یعنی اسے قادر بالذات و مالک مستقل جان کر مدد مانگنا، بہ ایں معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے یا حاجت فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا انصاف کرانے کو کسی کپہری میں مقدمہ لڑائے، بلکہ کسی سے روزمرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے، جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، نوکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھا دے یا کھانا پکا دے یا پانی پلا دے، سب شرک قطعی ہے، کہ جب یہ جانتا کہ اس کام کے کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطا ئے الہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہ رہا، اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عون الہی و واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و التثانیہ سے کیوں شرک ہونے لگی، مگر حکیم، امیر، جج، اولاد، نوکر، جو رد، ان سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جانتا جاتا ہے، اور ان حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر و اعظم سبب و افضل وسائل بلکہ غلتی الاسباب و غایۃ الوسائط و نہایت الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہو گیا، ہزار تفسیریں بے عقلی و نا انصافی۔ غرض پانی وہیں مڑتا ہے کہ جو کچھ قصہ ہے وہ حضرات محبوبان خدا کے بارے میں ہے، جو رد، یار، بچے مددگار، نوکر، کار گزار مگر انبیاء و اولیاء کا نام آیا اور سر پر شرک کا بھوت سوار، یہ کیا دین ہے، کیسا ایمان ہے! ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، یقین جان لیجئے کہ بُرے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا، واللہ الہادی الی طریقِ سوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ

چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالمک مستقل بے عطائے الہی جان کر کی جائے، اور اپنی بات بنانے اور نخلت مٹانے کو ناحق ناروایا سچا رہے عوام منہین پر جعیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھ کر انبیاء و اولیاء سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک نہیں کی نسبت ہے۔ اس بارے درجہ کی بناوٹ کا لفاظی تین طرح کھل جائے گا:

۱۔ اذلا صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں، ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں:

”کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے“^۱

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے۔

ثانیاً ان کے سامنے یوں کہتے کہ یا رسول اللہ! حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ اعظم و نائب اکرم و قاسم نعم کیا، دنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، مدد کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام اُمت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے، یا رسول اللہ! میرے کام میں نظر فرمائیے، اللہ کے حکم سے میری مدد و اعانت فرمائیے۔

اب ان لفظوں میں تو صراحتہ قدرت ذاتی کا انکار اور مظہریت عون الہی کی تصریح ہے، ان میں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی، یہ کہتے جاتیے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جاتیے، اگر بکشادہ پیشانی اسے سنیں اور آثارِ کرامت و غیظ ظاہر نہ ہوں جب تو خیر، اور اگر دیکھتے کہ صورت بگڑی، ناک جھجھکی، منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لاتی ص

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سُبْحَانَ اللَّهِ! میں عبث امتحان کو کہتا ہوں، بارہا امتحان ہو ہی لیا، ان صاحبوں میں تو اب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے، حدیث عظیم و جلیل ثابت یا محمد انی تو جہت بک الی رب فی حاجتی ہذا لتقضی لی^۲ کہ صحاح ستہ سے بس صحاح جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ^۳ تقویۃ الایمان پہلا باب توجید و شرک کے بیان میں مطبع علمی اندرون لہاری دروازہ لاہور ص ۵۱۹ جامع الترمذی ابواب الدعوات ۲/۱۹۶ و المستدرک کتاب صلوۃ الطلوع ۱/۳۱۳ و کتاب الدعاء ص ۵۱۹ سنن ابن ماجہ ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۰

میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی و امام طبرانی و امام بیہقی و ابو عبد اللہ حاکم و امام عبد العظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے جسے خود حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قضائے حجت کے لئے تعلیم اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا، اس میں کیا تھا، یہی ناکہ یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت روا فرمائے، اس میں معاذ اللہ قدرت بالذات کی کہاں بوجہتی جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ و تابعین کی تعلیم و عمل کا لحاظ نہ اکابر حقاہ حدیث کی تصحیح کا خیال نہ سخت دھماکی کے ساتھ حاشیہ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کو بزور زبان و زور بستان رو کرنے کے لئے سنی شرع کی قید سے نکل بے دھڑک بے پر کی اڑادی کہ یہ حدیث قابل حجت نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انہاد الانوار میں ہے، اب دیکھئے کہ نہ فقط اولیاء بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والتسلیۃ سے استعانت جائزہ محمودہ، خود حضور اقدس کی فرمودہ، صحابہ و تابعین کی معمولہ و مقبولہ صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے:

قل موتوا بغيظکم ان اللہ علیکم بذات الصدور

ثالثاً سب جانے دو، سرے سے یہ ناپاک ادعا ہے کہ بندگان خدا محبوبان خدا کو فتور مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں، ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شاعت پر اطلاع پاؤ تو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی خواہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من
الظن ان بعض الظن اشم

اور فرماتا ہے:

ولا تقف ما لیس لک بہ علم

چیمچہ نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں،

ان السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسئولا۔
بیشک کان، آنکھ، دل سب سے سوال ہوتا ہے۔

اور فرماتا ہے :
ولا اذا سمعتوه ظن المؤمن و المؤمنت بانفسهم خيرا۔
کیوں نہ ہو کہ جب تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی مسلمانوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

اور فرماتا ہے :
يعظكم الله ان تعودوا لمثله ابدا ان كنتم مومنين به۔
اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :
ایاکم والظن فان الظن اکذب الحديث رواه مالك و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی۔
گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (۱) سے امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
افلا شققت عن قلبه شیء رواه مسلم وغیره۔
تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا (۱) سے امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

علماء کرام فرماتے ہیں کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ہے :
الاسلام یعلو ولا یعلیٰ شیء رواه الترمذیانی اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا۔

۱۔ القرآن الکریم ۳۶/۱۷
۲۔ القرآن الکریم ۱۲/۲۳

۳۔ صحیح بخاری باب قول اللہ عز وجل من بعد وصیة الم قدیمی کتب خانہ کراچی
۴۔ سنن ابی داؤد باب علی ما یقاتل المشرکون آفتاب عالم پریس لاہور
۵۔ سنن الدارقطنی کتاب الشکاح باب المهر دار المحاسن للطباعة قاہرہ

والدارقطنی والبیہقی والضیاء والخلیل
عن عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ
عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم۔ (۱) سے روایاتی، دارقطنی، بیہقی، ضیاء اور خلیل
نے عائذ بن عمر و المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کیا۔ (ت)

نہ کہ بلاوجہ منہ زوری سے صاف ظاہر، واضح، معلوم، معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف
سے ایک ملعون، مردود، مصنوع، مطرود احتمال گھڑیں اور اپنے لئے علم غیب اور اطلاع حال کا
دعویٰ کر کے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں، قیامت تو نہ آئے گی، حساب تو
نہ ہوگا۔ ان بہتانوں، طوفانوں پر بارگاہِ قہار سے مطالبہ جواب تو نہ ہوگا۔ یاں یاں جواب تیار
کر رکھو اس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑنا آئے گا لا الہ الا اللہ یاں
اب جانا چاہتے ہیں شکر لوگ کہ کس پلے پر پلٹا کھاتے ہیں، یوں اعتبار نہ آئے تو اپنے کذب کا امتحان
کر لو، اہل استعانت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والتسابیخ ابا اللہ خدا
یا خدا کا ہم سر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عز وجل کے مقبول بندے اس
کی سرکار میں عزت و وجاہت والے، اس کے حکم سے اس کی تمہیں بانٹنے والے مانتے ہو، دیکھو
تو تمہیں کیا جواب ملتا ہے۔

امام علامہ غامۃ المجتہدین تقی الملتی والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبد الکافی
سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد و استعانت کو بہت احادیثِ صریحہ سے
ثابت کر کے ارشاد فرماتے ہیں :

لیس المراد نسبة النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الخ الخلق والاستقلال
بالافعال۔ نا لا یقصد المسلم فصرف
الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین
والتشویش علی عوام الموحدين۔
صدق یا سیدی جزاک اللہ عن الاسلام و
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بد مانگنے کا یہ
مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل
ٹھہراتے ہوں، یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت
سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں
کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔
اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ

والمسلمین خیرا۔ آمین !
آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ آمین (ت)
فقیر محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادات نصاب جوہر منظم
میں حدیثوں سے استغاثت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں،

فالتوجه والاستغاثۃ بہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وبخیرہ لیس لہما۔ یعنی فی قلب
المسلمین غیر ذلک ولا یقصد بہما احدا
منہم سواہ فمن لم ینشرح صدرہ
لذلک فلیبک علی نفسه نسأل اللہ العافیۃ
والمستغاث بہ فی الحقیقۃ هو اللہ و
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واسطۃ
بینہ و بین المستغیث فهو سبب حثہ
مستغاث بہ والغوث منہ خلقا وایجادا
والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستغاث
والغوث منہ سببا وکسبا۔
اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد
ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام
کریں جس کے باعث اس کی حاجت روا ہو۔

مخالفت کو کریم کا مصرعہ یاد رہا کہ :

ندایم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کبرائے طالب اللہ کے
اکابر و عمائد حضور پر نور سیدنا و مولانا و غوثنا و ماوینا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالیٰ
جہدہ اکبریم و آباۃ اکرام و علیہ و علی مریدہ و مجتبیہ و بارک و سلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب جمعہات میں لکھتے ہیں :

امروز اگر کے را مناسبت بروح خاص پیدا شود
وازاں جانیض بردار و غالباً بیرون نیست
از آنکہ این معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت
امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یا بہ نسبت
غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ

آج اگر کسی کو روح خاص سے مناسبت پیدا
ہو جائے اور وہ وہاں سے فیضیاب ہو تو غالباً
بعید نہیں کہ یہ کمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے
حاصل ہوا ہوگا یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملا ہوگا۔ (ت)

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبیت بیان
کر کے فرماتے ہیں :

ایں مرتبہ ازاں مراتب است کہ بچکس را از بشر
نہ دادہ اند ، مگر بہ طفیل ایں محبوبے برنے از اولیاء
امت اور اشمہ محبوبیت آن نصیب شدہ و مسجود
غلامی و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم
وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء
قدس اللہ سرہما

یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہ ہوا
ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل
سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امت تک پہنچا ،
پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجود و غلامی اور
محبوبِ قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور
سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہما۔ (ت)

مرزا مظہر جانجاناں اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں :

آنچه در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قدمی ہذا علی سقبة رسول
ولی اللہ نوشتہ اند یہ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول
کہ ”میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے“
کی تاویل میں انھوں نے لکھا ہے (ت)

انہی کے ملفوظات میں ہے :

الشفات غوث الثقلین بجال متوسلان طریقہ علیہ
ایشان بسیار معلوم باشد بایچ کس از اہل این
طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آن حضرت
بمالش مبذول نیست یے

غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ
حضرات کی طرف بہت معلوم ہوئی ہے آپ کے
سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوئی
جو آپ کی توجہ سے محروم ہو۔ (ت)

قاضی شہار اللہ صاحب پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں :

فیوض و برکات کارخانہ ولایت اول بریک شخص
نازل می شود و از ان تقسیم شدہ بہر یک از
اولیائے عصر می رسد و بہ ہیچ کس از اولیاء اللہ
بے توسط او فیض نمی رسد، ایں منصب عالی تا وقت
ظہور سید الشرفاء حضرت غوث الثقلین محی الدین
عبد القادر الجیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام
متعلق بودہ چون حضرت غوث الثقلین پیدا شد
ایں منصب مبارک بونے متعلق شد و تا ظہور
محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک حضرت
غوث الثقلین متعلق باشد و لہذا آن حضرت
قد می ہذا علی رقبۃ کذا۔ دلی اللہ فرمودہ، و
قول حضرت غوث الثقلین اخوی و خلیلی بران موسیٰ
بن عمران ہنر بر آن ولایت دارد یے

کارخانہ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل
ہوئے، پھر اس نے منقسم ہو کر ہر زمانے کے
اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر
فیض نہ ملا، حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور سے قبل یہ
منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے
متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو
یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور محمد مہدی کے
ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح
سے متعلق رہے گا، اس نے آپ نے فرمایا میرا
یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، پھر غوث پاک
کا یہ قول "میرے بھائی اور دوست موسیٰ بن
عمران تھے" بھی اس پر دلالت کرتا ہے (ت)

یہ سب ایک طرف، خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی صراط المستقیم میں اپنے پیر کا
حال لکھتے ہیں :

"روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین

افسوس اس امام کی تلون مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے، آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بنا پر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دہلی زبان سے کہہ بھی گئے غوثِ اعظم یا غوثِ اشعلین کہنا شرک سے خالی نہیں، اور آپ ہی جب تلون کی لہر آئے تو اپنی موج میں اگر انھیں گہرے میں دھکتا دے اور خود دُور کھڑا قہقہے لگائے کہ اتنی بری منہ! اتنی اخاف اللہ سب العالمین (میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے) اب یہ بیچارے رویا کریں نہ اپنا بیڑا کھٹے گئے اور ہو گئے ندیا پار
 بانڈھ نہ میری تمام لی سو آن پڑی منجھدار

کون سنا ہے الحق سے

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
 بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ
 (مجنوں کی جان کے لئے دو ہراد کھ اور عذاب ہے صحبتِ لیلیٰ کی مصیبت اور لیلیٰ کا فراق)

ضعف الطالب والمطلوب ۝ لبئس المولى	طالب و مطلوب کمزور ہوئے، تو بُرا مددگار اور
ولبئس العشير، وحسبنا الله و نعم	بُرا خاندان، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی اور وہ اچھا
الوكيل، ولا حول ولا قوة الا بالله	وکیل ہے، نیکی کی طرف پھرنا اور قوت صرف
العزيز الحكيم، نعم المولى ونعم	اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے جو غالب حکمت
النصير، والحمد لله رب العالمين	والا ہے وہی اچھا مددگار اور اچھا
وقيل بعدا للقوم الظلمين، وصلى الله	آقا ہے، اور رب العالمین کے لئے تمام
تعالى على سيد المرسلين غوث الدنيا	حدیس، اور ظالم قوم کو کھا گیا تمھارے لئے بُد
وغياث الدين سيدنا و مولانا محمد	ہے، وصلى الله تعالى على سيد المرسلين
واله وصحبه اجمعين، آمين !	غوث الدنيا وغياث الدين سيدنا و مولانا محمد
	والہ وصحبہ اجمعین، آمین ! (ت)

الحمد لله کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی و وفا فی موضع صواب چند جملات میں ۱۶ شعبان المعظم روز مبارک جمعہ ۱۱۳۱ھ ہجریہ قدسیہ کو بوقت عصر تمام اور بلحاظ تاریخ

برکات الامداد لاهل الاستمداد (۳۱۱ ص) نام ہوا۔ نفعنی اللہ بہ وبساتین تصانیفی والمسلمین
فی الدارين بالنفع الاثم۔ وصلى اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

تمت

عبد المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

www.al-azhar.net

رسالہ

فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب عطاء اللہ

۱۳

۲۶

۲۶

(لفظ شہنشاہ کا مفہوم اور یہ کہ بیشک محبوبانِ خدا کا عطاء الہی دلوں پر قبضہ ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

۱۶۶ نمبر از کانپور، محلہ قیل خانہ کمنہ، مکان مولوی سید محمد اشرف صاحب وکیل،

مرسلہ سید محمد آصف صاحب ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ

حامی سنت، ماحی بدعت جناب مولانا صاحب دَامَتْ قُیُوْضُهُمْ، بعد سلام مستنون
الاسلام التماس مرام اینکہ ان دنوں جناب والا کا دیوانِ نعتیہ کترین کے زیر مطالعہ ہے، بصد
آداب ملازمانِ حضور کی خدمتِ بابرکت میں ملتمس ہوں کہ دو مصرع کے الفاظ شرعاً قابلِ ترمیم معلوم
ہوتے ہیں، اور غالباً اس سچچداں کی رائے سے ملازمانِ سامی بھی متفق ہوں، اور در صورت عدم
اتفاق جوابِ باصواب سے تشفی فرمائیں

حاجیو! او شہنشاہ کا روضہ دیکھو

اس مصرع میں لفظ ”شہنشاہ“ خلاف حدیث ممانعت دربارہ قول ملک الملوک ہے بجائے ”شہنشاہ“ اگر ”مرے شاہ“ ہو تو کسی قسم کا نقصان نہیں۔ دوسرا یہ مصرع حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی تعریف میں:
 بندہ مجبور ہے خاطر یہ ہے قبضہ تیرا

صحیح حدیث شریف سے ثابت ہے کہ دل خداوند حکیم کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہی ذات مقرب القلوب ہے، چونکہ اس بیچداں سراپا عصیاں کو ملازمان جناب والا سے خاص عقیدت و ارادت ہے لہذا امیدوار ہے کہ یہ تحریر محض ”التَّصْحُحُ“ (دین نصیحت ہے۔ ت) پر محمول فرمائی جائے۔ بعد امدودی نے کسی اور غرض سے نہیں لکھا۔

عرفیہ ادب سید محمد آصف عفی عنہ

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله، هو الشاه، والشاهنشاه، لا
 ملك سواه، فمن اعدا دونه فقد ضل
 وتاه، وصلى الله تعالى على سيد العالم،
 مالك النام ديان العرب والعجم،
 الذى ملك الارض ورقاب الامم،
 وعلى اله وصحبه وبارك وسلم،
 آمين !
 مکتبہ اور آپ کی آل پاک اور صحابہ پر ابرکت اور سلامتی فرمائی۔ آمین۔ (ت)
 کرم فرمائے مکرم ذی اللطف والکرم مکرمی سید محمد آصف صاحب زید کرمم، وعلیکم
 السلام ورحمة الله وبرکاته۔

نوازش نامہ تشریف لایا، منون فرمایا، حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ
 کے صرف انھیں دو مصرعین قابل فرمائے سے شکر الہی بجا لایا کہ اس میں مجد اللہ تعالیٰ آپ کی سنیت خالصہ اور
 محبت و تعظیم حضور پر نور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاہد پایا، ورنہ قوم بے ادب خدا اللہ
 تعالیٰ کے نزدیک تو ان اوراق میں معاذ اللہ معاذ اللہ ہزاروں شرک بھرے ہیں کہ ان دو لفظوں کو ان سے
 کچھ بھی نسبت نہیں حالانکہ مجد اللہ تعالیٰ اس میں جو کچھ ہے اکابر ائمہ دین و اعظم عرفائے کاملین کے ایمان کامل

کا ایک مختصر نمونہ ہے، جیسا کہ فقیر کی کتاب "سلطنة المصطفىٰ فی ملکوت کلّ الوری" کے مطالعہ سے ظاہر ہے، واللہ الحمد۔

اب شکر یہ کے ساتھ توفیقہ تعالیٰ جواب عرض کروں، امید کہ جس خالص اسلامی محبت سے یہ اطلاع دی اسی پر ان جوابوں کو مبنی سمجھ کر ویسی ہی نظر سے ملاحظہ فرمائیے۔ وبالله التوفیق۔
جواب سوال اول: لفظ "شہنشاہ" اولاً بمعنی سلطان عظیم السلطنة محاورات میں شائع و ذائع ہے، اور عرف و محاورہ کو افادہ مقاصد میں دخل تام، قال اللہ تعالیٰ: وَاَمْرًا بِالْعُرْفِ (اور بھلائی کا حکم دو۔ ت)

خود ہمارے فقہار کرام میں امام اجل علاء الدین ابوالعلا ریشی ناصحی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا لقب "شہابان شہ"، ملک الملوک تھا۔ ائمہ و علمائے مابعد جو ان کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں اسی لقب سے انہیں یاد فرماتے ہیں اور وہ جناب فقہارت مآب خود اپنے دستخط انھیں الفاظ سے کرتے۔ امام رکن الدین ابوبکر محمد بن ابی الفناخرین عبد الرشید کرمانی جو اہر الفتاویٰ کتاب الاجارہ باب سادس میں فرماتے ہیں:
قال الامام القاضي ملك الملوك ابو العلاء الناصحي لما سُئِلَ عن اجرة امراة موقوفة مائة سنة هل يجوز۔
امام، قاضی، شاہوں کے شاہ ابوالعلا ناصحی یہ استفادہ کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک موقوفہ زمین سال بھر کے لئے اجارہ میں دی تو کیا اس کا یہ فعل ازرقے شرع جائز و درست ہے ۱۲م
فقہار کی ایک جماعت نے فتویٰ دیا کہ یہ اجارہ قطعی اور لازمی طور پر باطل ہے۔ ۱۲م
میرا عدم جواز کا یہ فتویٰ دینا دینداروں کے لئے کافی ہے تاکہ میں اپنی جمع کردہ چیزوں کی وجہ سے ظالم نہ ہو جاؤں۔ ۱۲م

شاہوں کے شاہ ابوالعلا اس کا مجیب ہے دین الہی کے غلبہ کے لئے ہمیشہ دعا گو ہے۔ ۱۲م

افتی بطلان الاجارة معشر من مرة الفقهاء قطعاً لانها ما وبذلك اُفتی للمتدين حسبة کیلا اکون بما احزن ظالمًا

ملك الملوك ابو العلامجيبه لمعزدين الله مدعوادائماً

اسی کی کتاب القضاء میں ایک اور مسئلہ اس جناب سے بایں عنوان نقل فرمایا :

قال القاضي الامام ملك الملوك ابو العلاء
الناصحیؒ قاضی، امام، شاہوں کے شاہ ابو العلاء ناصحی
نے کہا - ۱۲ م

پھر تیسرے مسئلے میں فرمایا :

قال القاضي الامام ملك الملوك هذا
لما عرض عليه محضرہ
قاضی، امام، شاہوں کے شاہ نے یہ کہا جب
ان کے پاس دستاویز پیش کیا گیا - ۱۲ م

اس میں ان کا منظوم فتویٰ نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا : -

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء
نظم الجواب منظماً ومفصلاً
شاہوں کے شاہ ابو العلاء نے اس جواب کو
نظم اور ترتیب اور تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ م
پھر فرمایا : قال ملك الملوك (شاہوں کے شاہ نے فرمایا - ت) اور ان کا چوتھا فتویٰ
نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا : -

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء
نظم الجواب لكل من هو قد عرف
شاہنشاہ وقت ابو العلاء نے اس جواب کو
ہر جہاں کیا شخص کے لئے مرتب کیا - ۱۲ م

پھر ان کا پانچواں فتویٰ نقل فرمایا جس کے دستخط یوں فرمائے ہیں : -

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء
نظم الجواب مبيناً لمناسكاً
شاہوں کے شاہ ابو العلاء نے جواب کو یوں مرتب
فرمایا کہ اس کے ہر پہلو کو واشگاف کر دیا - ۱۲ م
پھر ان کا چھٹا فتویٰ نقل کیا جس کے دستخط ہیں : -

شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء
هادي امير المؤمنين لقد نظم
شاہوں کے شاہ ملك الملوك ابو العلاء
کے امیر و رہبر نے اس جواب کو مرتب کیا - ۱۲ م
یونہی کتاب الوقت میں ان کے متعدد فتاویٰ نقل فرمائے ازاں جملہ ایک کلام کا ختم

یہ ہے : -

۱۵	جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء	۳۵۳	۱۵	جواہر الفتاویٰ کتاب القضاء	۳۵۳
۱۶	"	۱۶	۱۶	"	۱۶
۱۷	"	۱۷	۱۷	"	۱۷
۱۸	"	۱۸	۱۸	"	۱۸
۱۹	"	۱۹	۱۹	"	۱۹
۲۰	"	۲۰	۲۰	"	۲۰
۲۱	"	۲۱	۲۱	"	۲۱
۲۲	"	۲۲	۲۲	"	۲۲
۲۳	"	۲۳	۲۳	"	۲۳
۲۴	"	۲۴	۲۴	"	۲۴
۲۵	"	۲۵	۲۵	"	۲۵
۲۶	"	۲۶	۲۶	"	۲۶
۲۷	"	۲۷	۲۷	"	۲۷
۲۸	"	۲۸	۲۸	"	۲۸
۲۹	"	۲۹	۲۹	"	۲۹
۳۰	"	۳۰	۳۰	"	۳۰
۳۱	"	۳۱	۳۱	"	۳۱
۳۲	"	۳۲	۳۲	"	۳۲
۳۳	"	۳۳	۳۳	"	۳۳
۳۴	"	۳۴	۳۴	"	۳۴
۳۵	"	۳۵	۳۵	"	۳۵
۳۶	"	۳۶	۳۶	"	۳۶
۳۷	"	۳۷	۳۷	"	۳۷
۳۸	"	۳۸	۳۸	"	۳۸
۳۹	"	۳۹	۳۹	"	۳۹
۴۰	"	۴۰	۴۰	"	۴۰
۴۱	"	۴۱	۴۱	"	۴۱
۴۲	"	۴۲	۴۲	"	۴۲
۴۳	"	۴۳	۴۳	"	۴۳
۴۴	"	۴۴	۴۴	"	۴۴
۴۵	"	۴۵	۴۵	"	۴۵
۴۶	"	۴۶	۴۶	"	۴۶
۴۷	"	۴۷	۴۷	"	۴۷
۴۸	"	۴۸	۴۸	"	۴۸
۴۹	"	۴۹	۴۹	"	۴۹
۵۰	"	۵۰	۵۰	"	۵۰
۵۱	"	۵۱	۵۱	"	۵۱
۵۲	"	۵۲	۵۲	"	۵۲
۵۳	"	۵۳	۵۳	"	۵۳
۵۴	"	۵۴	۵۴	"	۵۴
۵۵	"	۵۵	۵۵	"	۵۵
۵۶	"	۵۶	۵۶	"	۵۶
۵۷	"	۵۷	۵۷	"	۵۷
۵۸	"	۵۸	۵۸	"	۵۸
۵۹	"	۵۹	۵۹	"	۵۹
۶۰	"	۶۰	۶۰	"	۶۰
۶۱	"	۶۱	۶۱	"	۶۱
۶۲	"	۶۲	۶۲	"	۶۲
۶۳	"	۶۳	۶۳	"	۶۳
۶۴	"	۶۴	۶۴	"	۶۴
۶۵	"	۶۵	۶۵	"	۶۵
۶۶	"	۶۶	۶۶	"	۶۶
۶۷	"	۶۷	۶۷	"	۶۷
۶۸	"	۶۸	۶۸	"	۶۸
۶۹	"	۶۹	۶۹	"	۶۹
۷۰	"	۷۰	۷۰	"	۷۰
۷۱	"	۷۱	۷۱	"	۷۱
۷۲	"	۷۲	۷۲	"	۷۲
۷۳	"	۷۳	۷۳	"	۷۳
۷۴	"	۷۴	۷۴	"	۷۴
۷۵	"	۷۵	۷۵	"	۷۵
۷۶	"	۷۶	۷۶	"	۷۶
۷۷	"	۷۷	۷۷	"	۷۷
۷۸	"	۷۸	۷۸	"	۷۸
۷۹	"	۷۹	۷۹	"	۷۹
۸۰	"	۸۰	۸۰	"	۸۰
۸۱	"	۸۱	۸۱	"	۸۱
۸۲	"	۸۲	۸۲	"	۸۲
۸۳	"	۸۳	۸۳	"	۸۳
۸۴	"	۸۴	۸۴	"	۸۴
۸۵	"	۸۵	۸۵	"	۸۵
۸۶	"	۸۶	۸۶	"	۸۶
۸۷	"	۸۷	۸۷	"	۸۷
۸۸	"	۸۸	۸۸	"	۸۸
۸۹	"	۸۹	۸۹	"	۸۹
۹۰	"	۹۰	۹۰	"	۹۰
۹۱	"	۹۱	۹۱	"	۹۱
۹۲	"	۹۲	۹۲	"	۹۲
۹۳	"	۹۳	۹۳	"	۹۳
۹۴	"	۹۴	۹۴	"	۹۴
۹۵	"	۹۵	۹۵	"	۹۵
۹۶	"	۹۶	۹۶	"	۹۶
۹۷	"	۹۷	۹۷	"	۹۷
۹۸	"	۹۸	۹۸	"	۹۸
۹۹	"	۹۹	۹۹	"	۹۹
۱۰۰	"	۱۰۰	۱۰۰	"	۱۰۰

شاہوں کے شاہ ابوالعلاء اس کا مجیب ہے جو
دین الہی کے غلبہ کے لئے شکر کے ساتھ دعا کرتا
ہے۔ ۱۲ م

ملك الملوك ابو العلاء مجيبه
معزدين الله يشكر داعية

ایک کے آخر میں ہے ۱۰۵
شاہان شہ ملک الملوك ابو العلاء
نظم الجواب لمن تعفى باله

شہنشاہ ملک الملوك ابو العلاء نے یہ جواب اس شخص
کے لئے مرتب کیا جو اللہ عز و جل کی پناہ کا

طالب ہے ۱۲ م
یوں ہی ۱۲ تا ۱۵ کتاب البیروت میں ان کے چار فتوے نقل فرمائے، ہر ایک کی ابتداء انہیں لفظوں
سے کی :

قال القاضي الامام ملك الملوك
قاضي، امام، ملک الملوك نے کہا :
غرض کتاب مستطاب ان کے فتاویٰ صواب اور ان کے ان کرامی الفاظ سے مشحون ہے۔
علامہ خیر الدین ربی استاد صاحب درمختار رحمہما اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ خیر یہ کتاب الاجارہ میں
نوازل سے نقل فرمایا :

قال سئل ملك الملوك ابو العلاء فيمن اجر
شاہوں کے شاہ ابوالعلاء سے اس شخص کے بارے
میں استفتا کیا گیا جس نے ایک وقت کی ہوتی
زمین کو سو سال کیلئے اجرت میں دیا تو کیا حکم ہے ۱۲ م
اسی کی کتاب القضاء باب خلل المحاضر والسجلات میں دربارہ سماعی فرمایا :

فحول المتأخرين افتوا بجواز قتله حتى
ماتخزين من معتمد مستند علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ ایسے
شخص کو قتل کرنا جائز ہے حتیٰ کہ شاہوں کے شاہ
قال ملك الملوك الناصحي رحمه الله
ناصحن رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۱۲ م
تعالیٰ ۱۱۵

۱۰ جواہر الفتاویٰ کتاب الوقف، قلمی ۳۰۹ ص ۱۵۵ ورق ۱۵۵
۱۱ جواہر الفتاویٰ کتاب البیوع الباب السادس قلمی نسخہ ۲۵۹ ص ۱۳۰ ورق ۱۲۱/۲
۱۲ فتاویٰ خیر یہ کتاب الاجارہ دار المعرفہ بیروت ۱۲۱/۲
۱۳ کتاب ادب القاضي باب خلل المحاضر والسجلات " " " ۲۰/۲

حضرت عارف باللہ داعی الی اللہ سیدی مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہ فرماتے ہیں :
 جمال الانام مفخر الاسلام سعدی است
 الاتابك الاعظم شاهنشاه المظہم مالك
 سقاہ الامم مولی ملوك العرب و
 العجم ہے۔
 خلاق کے جمال، اسلام کے لئے قابل فخر، سعد
 ابن اتابک اعظم، قابل عظمت شاہنشاہ، لوگوں
 کی گردنوں کے مالک، عرب و عجم کے بادشاہوں
 کے مولی و آقا۔ ۱۲ م

نیز فرماتے ہیں :
 بارعیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشیں
 ز انکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است
 رعایا کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آ، اور پھر
 دشمن کی جانب لڑائی سے بے خوف رہ، کیونکہ
 عادل بادشاہ کے لئے رعایا ہی لشکر ہے۔ ۱۲ م

نیز فرماتے ہیں :
 شہنشاہ بر آشفٹ کاینک وزیر
 قتل بیندیش و حجت میگردد
 بادشاہ نے غصے سے کہا اے وزیر! بہانہ
 مت بنا اور حجت مت لا۔ ۱۲ م

نیز فرماتے ہیں :
 سر پر عنہ دور از تحمل تہی
 حرامش بود تاج شاہنشہ
 جو سر صبر و تحمل سے خالی اور کبر و نخوت سے پر ہو
 وہ بادشاہی کے تاج سے محروم ہوتا ہے۔ ۱۲ م

نیز فرماتے ہیں :
 دواں آمدش گلہ بانے ز پیش
 شہنشاہ بر آورد تعان ز کیش
 بادشاہ کے پاس سامنے سے ایک چرواہا دوڑتا
 آیا بادشاہ نے (اُسی وقت) تیر ترکش سے
 نکال لیا۔ ۱۲ م

۱۲	ص	تہران ایران	۱۲	ص	گلستان سعدی	دیاچہ کتاب دانش سعدی
۳۰	ص	"	باب اول	"	"	"
۳۴	ص	ملک سراج الدین ایندلسنز لاہور	"	"	بوستان	"
۳۸	"	"	"	"	"	"
۴۲	"	"	"	"	"	"

محبوب محبوب الہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو قدس سرہ او آخر قرآن السعیدین صفت
تحت شاہی میں فرماتے ہیں: ۱۰

کیست جز از فک کہ نہد پائے راست
پیش شکوہ کہ شہنشاہ راست
اس کے سوا کون ہے جو بادشاہ کی شان و شوکت
کے سامنے سیدھا پاؤں رکھے۔ ۱۱۲

عارف باللہ امام العلماء حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں:
حضرت عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ستارہ
زاد بجاہاں نوبت شاہنشی
کو کتبہ فخر عبید اللہ

حضرت خواجہ شمس الدین حافظ قدس سرہ فرماتے ہیں: ۱۱
خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد
آنکھ میں زبید اگر جان جہانش خوانی
خان بن خان خاندانی شاہوں کے شاہ جسے
جان جہان کا خطاب زیب دیتا ہے ۱۱۲

نیز فرماتے ہیں: ۱۲
ہم نسل شہنشاہ زمان است
ہم نقد خلیفہ زمین است
زمانہ کے بادشاہوں کا ہم رتبہ، خلیفہ زمین کا
ہم نہیں۔ ۱۱۲

حضرت مولانا نظامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: ۱۳
گزارندہ شرح شاہنشی
چنین داد پر سندہ را آگہی
احکام شاہی کی تفصیل سنانے والے نے سائل
کو یوں آگاہ کیا۔ ۱۱۲

محدث دوم قاضی شیخ شہاب الدین تفسیر بحر مواج میں فرماتے ہیں:
”سلطان السلاطین خداوند باعز و تمکین بادشاہ سلیمان فرما“۔ ۱۴

۱۵
۱۶ تحفۃ الاحرار
۱۷ دیوان حافظ
۱۸ ردیف الباء
۱۹ ترکیب بند
۲۰

۲۱ تفسیر بحر مواج

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

نرض کلمات اکابر میں اس کے صہ بانظار ملیں گے، ہمیں کیا لائق ہے کہ ان تمام ائمہ و فقہاء و علما و عرفاء رحمہم اللہ تعالیٰ قدس استرازم برطن کریں وہ ہم سے ہر طرح اعز و اعلم تھے، لہذا واجب کہ بتوفیق الہی نظر فقہی سے کام لیں، اور اس لفظ کے منع و جواز میں تحقیق مناظر کریں کہ مسئلہ قطعاً معقول المعنی ہے نہ کہ محض تعبدی۔

فاقول و باللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ ت) ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں، اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعاً مخصص بحضرت عزت عزوجل لہ ہیں، اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحتہ کفر ہے کہ اس کے استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہو گا یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے مگر حاشا ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کر سکتا ہے نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے، بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد، اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطع ہے، جیسا کہ علمائے موقد کے **أَنْبَتَ الرَّايِغُ الْبَقْلَ** (موسم ربیع نے سبزہ اگایا) گھنے میں تصریح فرمائی، نیز فتاویٰ خیر یہ لکھی ہے،

سئل فی رجل حلف لا یدخل هذه الدار
الا ان يحكم عليه الدهر فدخل هل
يحنث (اجاب) لا۔ وهذا مجاز لصدر
عن الموحدين والحكم القضاء واذا دخلها
فقد حكم اي قضی عليه رب الدهر
بدخولها وهو مستثنى من يمينه،
فلا حنث له

ایک ایسے شخص کے بارے میں استفتاء کیا گیا
جس نے یہ قسم کھالی تھی کہ اس گھر میں داخل
نہ ہوں گا جب تک کہ اس پر زمانہ کا حکم
نہ ہو، پھر وہ اس گھر میں داخل ہوا تو کیا اس
کی قسم ٹوٹ جائیگی؟ جواب نفی میں ملا، چونکہ
موقد سے یہ جملہ صادر ہوا اس لئے مجاز قرار
پائے گا اور حکم بمعنی قضاء ہے

اور جب وہ شخص داخل ہوا تو اس کا دخول رب الدہر کے حکم اور قضاء سے
ہوا ہے اور یہ اس قسم سے مستثنیٰ ہے لہذا احانث نہ ہو گا۔ ۱۲م
اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم، مگر مجرّد احتمال ہی موجب منع ہے، یہ قطعاً

ہے، یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ ”شاہنشاہ“ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء، خان خانات، بگاہ بگاہ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ شیخ المشائخ، سلطان الاولیاء، محبوب الہی اور شیخ الشیوخ حضرت سیدنا شہاب الحق والدین عمر سرور دمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لقب ہے۔ جو اہر الفتاویٰ کتاب اصول الدین و کتاب اصول فقہ و کتاب الایمان و کتاب الغضب و کتاب الدعویٰ و کتاب الکراہت وغیرہا سب کے باب سادس میں امام علامہ الدین سمرقندی کو عالم العلماء فرمایا۔

امام اجل عبد الرحمن اوزاعی امام اہل الشام کہ امام اعظم ابو حنیفہ و امام مالک کے زمانے میں تھے اور تبع تابعین کے اعلیٰ طبقے میں ہیں، امام مالک کو عالم العلماء فرمایا کرتے۔
زر قافی علی الموطا میں ہے :

امام مالک فهو الامام المشهور صدر الصدور
اکمل العقلاء واعقل الفضلاء کان
الاوزاعی اذا ذکر مالکاً قال قال عالم العلماء
وعالم اهل المدينة ومفتی الحرمین
امام مالک تو مشہور امام ہیں، رئیسوں میں رئیس،
عقلاء میں کامل تر، فضلاء میں سب سے فہم،
امام اوزاعی جب امام مالک کا تذکرہ کرتے تو فرماتے
کہ عالم العلماء، مدینہ والوں کے عالم، اور حرمین طہین

کے مفتی نے فرمایا ہے۔ ۱۲م

امام الائمہ امام محمد بن خزیمہ حافظ الحدیث کا لقب ہے۔ قاضی القضاۃ اسلامی سلطنتوں کا معروف
عہدہ ہے۔ عامہ کتب فقہ میں اس کا اطلاق موجود، اور ائمہ کی زبانوں پر شائع۔ درمختار کتاب القضا
میں ہے :

لا یتخلف قاض نا ثباً الا اذا فوض الیہ
کجعلک قاضی القضاۃ هو الذی یتصرف
فیہم مطلقاً تقلید اولیائہ
کوئی بھی قاضی اپنا نائب اس وقت مقرر کر سکتا
ہے جب اس کو نائب بنانے کے اختیارات سپرد کر دئے گئے ہوں
مثلاً یہ کہ میں نے محض قاضی القضاۃ بنایا،
قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) وہ ہے جسے علی الاطلاق تعریف کا حق حاصل ہو چاہے تقلید ہو یا نہ ہو ۱۲م

بحر الرائق و رد المحتار کتاب الوقت میں ہے :

قولہم فی الاستدانة بامر القاضی المراد به قاضی القضاة وفی کل موضع ذکره والقاضی فی امور الادقاف به
استدانت بامر القاضی میں ان کی مراد قاضی سے "قاضی القضاة" ہے ، اور امور اوقاف میں جہاں بھی "قاضی" کا لفظ آیا ہے اس سے یہی (قاضی القضاة) مراد ہے ۔ ۲۱۲

امیر الامراء ، خان خاناں ، بگار بگ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں اور معنی ایک ، یعنی سرور سروراء ، سرار سرداراء ، سید الایاد ، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین ۔ شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاة وحاکم الحاکمین وعالم العلماء وسید الایاد قطعاً حضرت رب العزت عز وجل ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر ؛ بلکہ بنظر حقیقت اصل یہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص ۔ قال اللہ تعالیٰ :

واللہ یقضی بالحق والذین یدعون من دونہ لا یقضون بشئ ان اللہ هو السميع البصیر
اور اللہ ہی فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ۔ بیشک اللہ ہی سنا دیکھتا ہے ۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ :

لہ الحکم والیہ ترجعون
وقال اللہ تعالیٰ :

ان الحکم الا للہ ۔
وقال اللہ تعالیٰ :

وہو العلیم الحکیم
وقال اللہ تعالیٰ :

یوم یجمع اللہ الرسل فیکول جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا

ماذا اجمعتم قالوا لا عليه لنا۔ لے تمہیں کیا جواب ملا، عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔

وفد بنی عامر نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: اَنْتَ سَيِّدُنَا حضور ہمارے سید ہیں۔ فرمایا: السَّيِّدُ اللّٰهُ سید تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔

رواہ احمد و ابوداؤد عن عبد اللہ بن الشخیر العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسے روایت کیا ہے احمد اور ابوداؤد نے عبد اللہ

بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ (ت)

یوں ہی نہ ملک الملوک بلکہ صرف ملک ہی۔ قال اللہ تعالیٰ:

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اسی کے لئے ملک اور اسی کے لئے تعریف۔ وقال اللہ تعالیٰ:

لَمَنْبِ الْمُلْكِ الْيَوْمَ اے آج کس کی بادشاہی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حدیث مَلِكُ الْمُلُوكِ کی تفسیل میں فرمایا: لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ بادشاہ کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے روایت کیا ہے مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)

اور امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق قطعاً کفر کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی داخل ہوں گے، اور معنی یہ بٹھریں گے کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے، اور یہ صراحت کفر ہے، مگر حاشا ان تمام الفاظ میں نہ ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد، اور اس پر

۱۰۹/۵ القرآن الکریم

سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی کراہیۃ التماح آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۶/۲

مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ المکتب الاسلامی بیروت ۲۲/۴

۱۱۰/۴ القرآن الکریم

۱۶/۴

صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم التسمی بملک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲

دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور بجائے سلاطین کہ اپنے آپ کو مابہ دولت و اقبال اور اپنے بڑے
 عہدہ داروں، امراء و وزراء کو بندہ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں، جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و
 رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں، مگر ہرگز اپنی ادنیٰ سی توہین پر درگزر نہ کریں گے۔ یہی جبستار
 انھیں امراء کو قاضی القضاۃ و امیر الامراء و خان خاناں و بگاربگ خطاب دیتے اور خود لکھتے، اور اوروں
 سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے، لکھتے دیکھتے، سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں بلکہ جو ان کے اس خطاب پر
 اعتراض کرے عتاب پائے اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ابہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء
 خود ان سلاطین پر بھی حاکم و افسر و بالا و برتر و سردار و سرور ہیں، تو کیا امکان تھا کہ اسے ایک آن کھلے
 بھی روار کھتے۔ تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃ و افادۃ ہر طرح
 قطعاً یقیناً متروک و مبہور ہے، جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا، بعینہ بدانتہا یہی حال شاہنشاہ
 کا ہے، کیا بچے مجنون کے سوا کوئی گمان کر سکتا ہے کہ امام اجل ابو العلاء علار الدین ناصحی، امام اجل
 ابو بکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملة والدین رحلی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین،

عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی،
 عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مذہب و شہاب الدین و غیر ہم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم و قدست اسرار ہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا
 وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے تو بے ارادہ و بے افادہ اگر مجرد احتمال منع کے لئے کافی ہوتا وہ تمام الفاظ
 بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص و عام سب میں شائع و ذائع ہیں، خصوصاً قاضی القضاۃ کہ انھیں
 فقہائے کرام کا لفظ اور قیدیما و حدیثان کے عامہ کتب میں موجود ہے، اس میں اور شہنشاہ میں کیا
 فرق ہے۔ لاجرم امام قاضی عیاض مالکی المذہب نے فرمایا:

ومنہم قولہم شاہ ملوک و کن اما یقولون ان میں بادشاہوں کا بادشاہ اور یوں وہ
 قاضی القضاۃ آھ، نقلہ فی المرقاة۔ قاضی القضاۃ کا قول کہتے ہیں اھ۔ مرقات میں
 اس کو نقل کیا۔ (د)

اسی کی مانند امام حجر شافعی المذہب نے تو اجماع میں اپنے یہاں کے بعض ائمہ سے نقل کیا

مگر جانتے ہو کہ یہ قاضی القضاۃ کس کا لقب ہے اور کب سے رائج ہے۔ سب میں پہلے یہ لقب ہمارے امام

عہ امام ماوردی کا لقب "اقضی القضاۃ" تھا:
 كما في ارشاد الساري وظيفي انه اول من
 تسمي به و نرى عم الامام البدرا ن هذا
 ابلغ من قاضى القضاۃ لانه افعّل التفضيل
 قال ومن جهلاء هذا الزمان من مسطري
 سجلات القضاۃ يكتبون للنائب اقضى
 القضاۃ وللقاضى الكبير قاضى
 القضاۃ اه و اقره الامام القسطلاني اقول
 وعندي ان الامر بالعكس فان اقضى
 القضاۃ من له مزية في القضاء على
 سائر القضاۃ ولا يلزم ان يكون حاكما
 عليهم ومتصرفا فيهم بخلاف قاضى
 القضاۃ كما نقانا عن الدر المختار ونظيره
 املك الملوک يصدق اذا كان اكثر ملكا
 عنهم بخلاف ملك الملوک فهو الذى
 نسبة الملوک اليه كنسبة الرعايا الى
 الملوک كما لا يخفى فهذا هو الابلغ وبه
 يندفع اعتراض الامام الماوردى
 والله الحمد منه عفى عنه .

جیسا کہ ارشاد الساری میں ہے : اور گمان یہ ہے
 کہ وہ پہلے شخص میں جن کا یہ نام رکھا گیا اور امام
 بدر الدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ کا گمان ہے کہ قاضی القضاۃ
 زیادہ ابلغ ہے قاضی القضاۃ کی نسبت ، کیونکہ اس
 میں افعّل تفضیل ہے اور انھوں نے فرمایا ہمارے
 زمانے کے جاہل قاضیوں کے دفتری لوگ مثلاً نائب
 قاضی کو اقضی القضاۃ لکھتے ہیں اور قاضی کبیر کو
 قاضی القضاۃ لکھتے ہیں ، اس کلام کو امام قسطلانی
 نے ثابت رکھا ، میں کہتا ہوں ، حالانکہ میرے
 نزدیک معاملہ بالعکس ہے کیونکہ اقضی القضاۃ
 وہ ہے جس کے فیصلے دوسرے قاضیوں کی نسبت
 زیادہ ہوں اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ قاضیوں
 کا حاکم ہو اور ان کے متعلق اختیار رکھتا ہو اسکے
 برخلاف قاضی القضاۃ ہے جیسا کہ ہم نے در مختار
 سے نقل کیا اس کی نظیر املك الملوک کا مصداق
 کثیر مملکت والادوسروں کے مقابلہ میں بخلاف
 ملك الملوک اس کو کہتے ہیں جو بادشاہوں کا سردار
 ہو جس طرح کہ بادشاہ کے لئے رعایا ہوتی ہے
 جیسا کہ مخفی نہیں لہذا یہ ابلغ ہے اس سے امام ماوردی کا اعتراض ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ کے لئے ہی تمام

حمیدیں ہیں۔ (ت)

مذہب سیدنا امام ابو یوسف تلمیذ اکبر سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہوا اور اس زمانہ
خیر کے ائمہ کرام تبع تابعین و اتباع اعلام نے اسے مقبول و مقرر رکھا۔ اور جب سے آج تمام علمائے حنفیہ
اور بہت دیگر علمائے مذاہب ثلاثہ میں رائج و جاری و ساری ہے۔ امام اجل علامہ بدر الملہ والدین
محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں:

اول من تسبی قاضی القضاۃ ابو یوسف
من اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما و فی شرمہ کان اساطین الفقہاء و
العلماء والمحدثین فلم ینقل عن احد
منہم انکار عن ذلک لہ
یعنی سب میں پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا
امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں رضی اللہ
تعالیٰ عنہما، اس جناب نے یہ لقب قبول
فرمایا، اور ان کے زمانے میں فقہاء و علماء و محدثین
کے اکابر و علماء تھے، ان میں کسی سے اس کا انکار
منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ طعن نہ فقط انہیں ائمہ و فقہاء و اولیاء پر ہو گا جن سے لفظ "شہنشاہ" کی
سندیں گزریں، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور ان کے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت
سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا اور اس
پر جرات ظلم شدید و جہل مدید ہو گی۔ لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃ و افادۃ ہر طرح سے
شاعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل سے ممنوع نہ کر دے گا، ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں
تعالیٰ جَدُّ لَکَ حَرَامٌ ہو، کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع و فطیع رکھتا ہے، ہاں صدر اسلام میں کہ شرک
کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں۔ فقیر و قطیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید و جہاد اذیان
میں ممکن ہو، و لہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ اَنْتَ سَيِّدُنَا کے جواب میں ارشاد ہوا اَلَسَّيْتُدُ اللّٰہُ سَيِّدُ
اللہ ہی ہے۔ ابو الحکم کنیت رکھنے پر فرمایا:

ان اللّٰہُ هُوَ الْحَکْمُ وَاللّٰہُ الْحَکْمُ فَلَمْ تَکُنْ اَبَا الْحَکْمِ
رواہ ابو داؤد والنسائی عن ابی شریح
بے شک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسی کو
ہے تو تیری کنیت ابو الحکم کیوں ہے (اس کو

لہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب الادب باب الغرض الاسماء الی اللہ اداره الطباعة المشرقية بیروت ۲/۲۱۵
سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء النبیغ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۱
سنن النسائی ادب القضاۃ باب اذا حکموا رجلاً الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۰۳

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

23

23

روایت کیا ہے ابو داؤد اور نسائی نے ابی شریح
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ (ت)

غلاموں کو ارشاد ہوا تھا :

لَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مُوَلَّاهِي فَإِنَّ مُوَلَّاهِيكَمُ
اللَّهُ يَسْمَعُ سَوَاهِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ -

ایک حدیث شریف میں آیا :

لَا تَسْمُوا أَبْنَاءَكُمْ حِكْمًا وَلَا أَبَا الْحَكَمِ فَإِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ - سواہ عطاء عن ابی سعید
الخدري رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم، ذكره الامام البداء
محمود في عمدة القاري -

اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابو الحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ
ہی حکیم و علیم ہے۔ اس کو عطاء نے ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے (اسے امام بدر محمود نے
عمدة القاری میں روایت کیا ہے۔ (ت)

۶۰۵ ایک حدیث شریف میں آیا :

أَبْغَضَ الْأَسْمَاءُ إِلَى اللَّهِ خَالِدٌ وَمَالِكٌ وَ
ذَلِكَ إِنْ أَحَدًا لَيْسَ يَخْلُدُ وَالْمَالِكُ هُوَ اللَّهُ.
ذكره الامام البدر عن الداودي -

اللہ عز وجل کو سب سے زیادہ ناپسند نام خالد و
مالک ہیں اس لئے کہ کوئی ہمیشہ نہ رہے گا اور مالک
اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (اس کو امام بدر نے داؤدی
سے ذکر کیا ہے۔ (ت)

یوں ہی عزیز و حکم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔ سنن ابی داؤد میں ہے :

غَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَسْمَاءَ عَزِيزٍ وَالْحَكَمِ - قَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَ
اخْتِصَارًا -

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسم
عزیز و حکم کو تبدیل فرمادیا۔ فرمایا اس کی اسانید
کو بوجہ اختصار ترک کر دیا۔ (ت)

۱۔ صحیح مسلم کتاب الالفاظ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ قديمی کتب خانہ کراچی ۲۳۸/۲
۲۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب الادب باب بغض الاسماء ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۲۱۵/۲۲
۳۔ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب تغییر الاسم القبیح آفتاب عالم پریس لاہور ۳۲۱/۲

حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لا تسمّی عَزِيزًا۔ رواہ احمد والیطبرانی
فی الکبیر عن عبد الرحمن بن سمرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
اس کا نام عزیزیہ نہ رکھو (اس کو روایت کیا ہے
احمد اور طبرانی نے کبیر میں عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے۔ ت)

نیز حدیث شریف میں ہے :

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُسَمَّى الرَّجُلُ حَرْبًا وَلَا وَلِيدًا وَلَا مُسْرَّةً وَلَا
أَبَا الْحَكَمِ۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن
عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کہ حرب یا ولید یا مرہ یا حکم نام رکھا جائے۔
(اس کو طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حالانکہ یہ الفاظ و اوصاف غیر خدا کے لئے خود قرآن عظیم و احادیث و اقوال علماء میں بکثرت وارد۔
قال اللہ تعالیٰ :

سَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ
مردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور
نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

وقال اللہ تعالیٰ :

وَالْفِي سَيِّدًا هَالِدًا الْبَابُ
اور دونوں کو عورت کا میاں (سید) دروازے
کے پاس ملا۔

وقال اللہ تعالیٰ :

فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ
أَهْلِهَا۔
تو ایک پنج مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک
پنج عورت والوں کی طرف سے۔

۱۷۸/۴

المکتب الاسلامی بیروت

۸۹/۱۰

المکتبة الفیصلیة بیروت

۱۔ مسند احمد بن حنبل عن عبد الرحمن

۲۔ المعجم الکبیر حدیث ۹۹۹۲

۳۔ الفتن آن الکریم ۳۹/۳

۴۔ " " ۲۵/۱۲

۵۔ " " ۳۵/۴

وقال الله تعالى :

وإن حکمت فاحکم بینهما بالقسط ۝
اور اگر ان میں فیصلہ نہ ماؤ تو انصاف سے
فیصلہ کرو۔

وقال الله تبارک وتعالیٰ :

وایتیناه الحکم صبیتاً ۝
اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی۔

وقال الله تبارک وتعالیٰ :

فان الله هو مولیٰ وجبریل وصالح
المومنین ۝
تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک
ایمان والے۔

وقال الله تعالى عن عبده زکریا علیه الصلوة والسلام :

وانی خفت المراءى من ورائی ۝
اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے۔

وقال الله تعالى :

هُم فیہا خالدون ۝
انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

وقال الله تعالى :

فہم لہا مالکون ۝
یہ تو ان کے مالک ہیں۔

وقال الله تعالى :

و نادوا یا مالک ۝
اور وہ پکاریں گے اے مالک !

وقال الله تعالى :

وایتینہ الحکمة ۝
اور ہم نے اسے حکمت دی۔

وقال الله تعالى :

ومن یؤت الحکمة فقد أوتی خیراً کثیراً ۝

اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی۔

۱۲/۱۹ ۝ العنقرآن الکریم

۴۲/۵ ۝ العنقرآن الکریم

۵/۱۹ ۝ "

۴/۶۶ ۝ "

۴۱/۳۶ ۝ "

۸۲ و ۸۱/۲ ۝ "

۲۰/۳۸ ۝ "

۴۴/۴۳ ۝ "

۲۶۹/۲ ۝ "

وقال الله تبارك وتعالى :

ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون
عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں
ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ - رواه مسلم و
ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنه -
میں تمام اولادِ آدم کا سید (سرور) ہوں۔
(اسے روایت کیا ہے مسلم اور ابوداؤد نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم :

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ - رواه البخاري
عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
بیشک یہ میرا بیٹا سید ہے (یعنی حضرت امام حسن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (اس کو روایت کیا ہے
امام بخاری نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ت)

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم :

اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلًى لِّمَنْ لَا مَوَلَى
لَهُ - رواه الترمذی وحسنه وابن ماجه
عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه -
اللہ اور اس کا رسول ہر بے مولیٰ کے مولیٰ ہیں۔
(اس کو روایت کیا ہے ترمذی نے اور ابن ماجہ
کہا اور ابن ماجہ نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے۔ ت)

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

لَقَدْ حَكَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ .
بے شک تم نے ان یہود کے بارے میں وہ حکم

لہ القرآن الکریم ۶۳/۸

۲ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قديمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۳۵
سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۸۶
۳ صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناقب الحسن والحسین قديمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۳۰
۴ جامع الترمذی ابواب الفرائض باب ما جاء فی میراث النحال امین کمپنی دہلی ۲/۳۱
سنن ابن ماجہ باب ذوی الارحام ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۱

رواہ مسلم عن عائشة وعن ابی سعید الخدری والنسائی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
 دیا جو خدا نے تعالیٰ کا حکم تھا (اس کو مسلم نے عائشہ اور ابی سعید خدری سے اور نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔ ت)

اسی حدیث شریف میں ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے حکم کئے فرمایا، انھوں نے عرض کی :

اللہ ورسولہ احق بالحکم رواہ الحافظ محمد بن عاثر فی المغازی بسندہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
 حکم دینا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حق ہے (اسے روایت کیا ہے حافظ محمد بن عاثر نے مغازی میں اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما بروی الطبرانی فی اوسطہ۔
 حَکِیْمٌ اُمِّیٌّ عَسَوِیْمَرٌ۔
 میری امت کے حکیم عوسیمر (ابو رداد) ہیں۔

انصار کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی :
 یا رسول اللہ انت واللہ الاعزّ العزیز۔
 یا رسول اللہ ! خدا تعالیٰ کی قسم حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ (اسے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ استاد بخاری و مسلم نے عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)

صرف حضور ہی کے لئے عزت ہے۔

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبد اللہ ابن ابی منافق نے اپنے باپ سے فرمایا،
 انک الذلیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بے شک تو ہی ذلیل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ صحیح مسلم کتاب الجہاد باب جواز قتال من نقض العهد الخ قیدی کتب خانہ کراچی ۹۵/۲
 ۲۔ المواہب اللدنیہ غزوہ بنی قریظہ حکم سعد بن معاذ المکتب الاسلامی بیروت ۴۶/۱
 ۳۔ کنز العمال بحوالہ طس حدیث ۳۳۵۰۸ موسستہ الرسالہ بیروت ۴۱۸/۱۱
 ۴۔ الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ تحت آیۃ وللہ العزّة ولسولہ الخ مکتبۃ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۲۲۶/۶

علیہ وسلم ہی عزیزی و صاحب عزت ہیں (اسے
روایت کیا ہے ترمذی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے، یونہی طبرانی نے اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

صحابہ کرام میں بیشک سے زائد کا نام حکم ہے، تقریباً دسٹل کا نام حکیم، اور سٹٹھ سے زیادہ
کا خالد، اور ایک سو دسٹل سے زیادہ کا مالک — ان وقائع اور ان کے امثال کثیرہ پر نظر سے
ظاہر ہے کہ ایسی نبی میں شرع مطہر کا مقصود کیا تھا، اور اس پر قرینہ واضح یہ ہے کہ خود حدیث
شریف میں اس کی تعلیل یوں ارشاد ہوئی کہ:

لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ فَدَعَا تَعَالَى كَيْ سَوَا كُوْنِي بَادِشَاهُ هِيَ نَهِيں۔

ظاہر ہے کہ حصر اسی السید هو اللہ و مولد کہ اللہ (سید اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمہارا
مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔ ت) کے قبل سے ہے، ورنہ خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنْ كُنْتُ اَمْرًا رَبِّكَ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں۔
اور فرمایا:

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنْ تَوَفَّيْتُ بِهِ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ۔
اور فرمایا:

اِنَّ الْمُلُوكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً ۝
امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اسی معنی کی طرف اشارہ کیا، حدیث انما الکرم قلب المؤمن
(مومن کا دل کرم کا خزانہ ہے) کے نیچے فرماتے ہیں:

وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انما المفلس الذي يفلس يوم القيامة
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
صحیح معنی میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن

۱۔ جامع الترمذی ابواب التفسیر سورة المنافقين امین کمپنی دہلی ۱۶۵/۲
۲۔ صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم التسمی بملک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲
۳۔ القرآن الکریم ۴۲/۱۲
۴۔ القرآن الکریم ۵۰/۱۲
۵۔ ۳۳/۲۴

کقولہ انما الصرعة الذی یملک نفسه عند
 الغضب کقولہ لا ملک الا اللہ فوصفہ
 بانتهاء الملك ثم ذکر الملوك ایضا قال
 ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها
 توصرف اللہ کے لئے ہے "یہاں ذات باری تک بادشاہت کی انتہا مافی کئی حالانکہ دوسروں
 کے لئے بھی بادشاہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا: بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں
 داخل ہوتے اھ ۱۲م

وہاں بہ دنیوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک و کفر میں پڑے کہ اللہ تعالیٰ تو
 ان الحکمہ الا للہ حکم تو اللہ ہی کا ہے، فرماتا ہے، مولیٰ علی نے کیسے ابوموسیٰ کو حکم فرمایا —
 اللہ تعالیٰ تو ایاک نستعین فرماتا ہے، مسلمانوں نے انبیاء و اولیاء سے کیسے استعانت کی
 — اللہ تعالیٰ تو قل لا یعلم الا یہ فرماتا ہے، اہلسنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کے لئے اطلاع غیب مان لی — اور اندھوں نے نہ دیکھا کہ وہی خدا تعالیٰ فابعثوا حکماء
 ایک پنج بھیجو — اور تعاونوا علی البر والتقویٰ اور نیکی اور برائی پر ہیزگاری پر ایک دوسرے کی
 مدد کرو — اور واستعینوا بالصبر والصلوۃ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو — اور
 الا من ارتضى من رسولیٰ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے — اور یجتنبی من سلسلہ
 من یشاء چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے — اور ملک من انباء الغیب نوحيها
 الیک یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں — اور یؤمنون بالغیب بے دیکھے ایمان
 لائے، وغیرہا فرما رہا ہے افسوئمون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر
 ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ ۱۲م

صحیح البخاری کتاب الادب باب قول النبی صلی علیہ وسلم انما الکرم قلب المؤمن قدیمی تہذیب کراچی ۹۱۳/۲
 القرآن الکریم ۴۰/۱۲
 القرآن الکریم ۲/۱
 ۴۵/۲۴
 ۲/۵
 ۲۴/۴۲
 ۴۵/۲
 ۳/۲
 ۲۹/۱۱
 ۸۵/۲

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، اس مقصد کی شرع کی نظر واقعہ تحریم خمر ہے کہ ابتداء میں فقیر و مزقت،
جرہ و ختم یعنی مضبوط برتنوں میں بکبڈ ڈالنے سے منع فرمایا تھا کہ تساہل نہ واقع ہو، جب اس کی
حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دل میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ و احتیاط نے
قلوب میں جگہ پائی، فرمایا:

ات ظرفاً لا یحل شئاً ولا یحرمہ۔۔۔ برتن کسی حسینہ کو حلال و حرام نہیں کرتا۔

بالجملہ ان اکابر ائمہ و علماء و اولیاء نے مقصود پر نظر فرما کہ لفظ شاہشاہ کا اطلاق فرمایا،
اور جن کی نظر لفظ پر گئی منع بتایا کما نقلہ فی التارخانیہ (جیسا کہ تارخانیہ میں نقل کیا گیا
ہے۔ ت) دونوں فریق کے لئے ایک وجہ موجود ہے لکل وجہ ہو مولیٰ تھا (ہر ایک کے لئے
ایک جہت ہے وہ اس طرف پھر گیا) اس کی نظیر واقعہ نماز ظہر یا عصر ہے کہ جب یہودی بنی قریظہ پر
لشکر کشی فرمائی عسکر ظفر پیکر میں اس منادی کا حکم فرمایا کہ:

من کان سامعاً مطیعاً فلا یصلین العصر جو بات سننا اور حکم ماننا ہو وہ ہرگز عصر نہ پڑھے
الا فی بنی قریظہ۔ مگر آبادی بنی قریظہ میں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رواں ہوئے، راہ میں وقت عصر ہوا، اس پر دو فرقے
ہو گئے، بعض نے کہا لا فصلی حتی ناتیہا ہم توجب تک اس آبادی میں نہ پہنچ جائیں نماز
نہ پڑھیں گے کہ ہمیں ارشاد فرما دیا ہے کہ نماز وہیں پہنچ کر پڑھنا، بعض نے کہا بل فصلی لہم یرد
منّا ذلک بلکہ ہم نماز راہ ہی میں پڑھ لیں گے، ارشاد سے مقصود جلدی تھی نہ یہ نماز قضا کر دی جائے،
غرض کچھ نے نماز راہ میں پڑھ لی اور جا ملے، کچھ نے نہ پڑھی، یہاں تک کہ عشاء کے وقت وہاں
پہنچے، دونوں فریق کا حال بارگاہ اقدس میں معروض ہوا، ولہ یعنف واحد اثنینہم حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر اعتراض نہ فرمایا۔ رواہ الاثمة منهم الشیخان
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو ائمہ حدیث خصوصاً شیخین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کیا۔ ت)

۱۔ صحیح مسلم کتاب الاشرار باب النہی عن الانبعاذ فی الخمر الخ قیدی کتب خانہ کراچی ۱۶۷/۲

۲۔ القرآن الکریم ۱۳۸/۲

۳۔ صحیح البخاری ابواب صلوة الخوف باب صلوة الطالب المطلب الخ قیدی کتب خانہ کراچی ۱۲۹/۱

امام احمد مسند، اور عبد اللہ بن احمد زوائد مسند، اور امام طحاوی شرح معانی الآثار، اور امام بغوی و ابن السکون و ابن ابی عاصم و ابن شاہین، و ابن ابی خنیثمہ و ابویعلیٰ بطریق غنیہ حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وہ خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرمادی آئے اور اپنی عرضی حضور میں گزار دی جس کی ابتداء یہ تھی:

يَا مَالِكُ النَّاسِ وَدَيَّانُ الْعَرَبِ۔ اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کے جزاء

سزا دینے والے!

مسند احمد و شرح معانی الآثار میں مَالِكُ النَّاسِ ہے، اور زوائد مسند نیز ثلثہ متصلہ کی روایت سے بعض نسخ میں يَا مَالِكُ النَّاسِ وَدَيَّانُ الْعَرَبِ یعنی اے تمام آدمیوں کے بادشاہ اور عرب کے جزاء دہندہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی فریاد کو سن کر حاجت روائی فرمائی۔ پُر ظاہر کہ آدمیوں اور امتوں میں سلاطین و غیر سلاطین سب داخل ہیں۔ جب حضور تمام آدمیوں کے مالک، تمام آدمیوں کے بادشاہ، تمام امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں تو بلاشبہ تمام بادشاہوں کے بھی مالک، تمام سلاطین کے بھی بادشاہ، تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہوئے۔ مَالِكُ النَّاسِ کا نسخہ قرعین مدعا ہے اور مَالِكُ النَّاسِ اس سے بھی اعظم و اعلیٰ ہے کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتا ہے اُن کی گردنوں کا مالک نہیں ہوتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم آیت و حدیث جلیل تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہیں، واللہ الحمد۔

زمخشری معترضی نے کشف سورة ہود میں زیر قولہ تعالیٰ و انت احکم الحاکمین اقضی القضاة پر اعتراض کیا۔ امام ابن المنیر مثنیٰ نے انتصاف میں اس کا رد فرمایا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، اقضاکم علی (علی رضی عنہ تم سب سے زیادہ فیصلے کریں گے) اس سے جواز ثابت

- ۱۔ مسند احمد بن حنبل از مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص المکتب الاسلامی بیروت ۲۰۱/۲
 شرح معانی الآثار کتاب الکتابیۃ باب الشعر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۴۱۰/۲
 ۲۔ مسند ابویعلیٰ حدیث ۶۸۳۶ مستند علوم القرآن بیروت ۲۳۰/۶
 مجمع الزوائد بحوالہ عبد اللہ بن احمد کتاب النکاح ۲۳/۴ کتاب الادب باب جواز الشعر الخ ۱۲۴/۸
 ۳۔ فیض القدیر بحوالہ ابن المنیر تحت حدیث ۳۰۳ دار المعرفۃ بیروت ۲۲۰/۱

ہوتا ہے، یعنی جب اَقْضٰی کی اضافت سب کی طرف ہے اور اس میں قَضَاۃ بھی داخل، تو اَقْضَاکُمْ سے اَقْضٰی القضاۃ بھی حاصل۔ ظاہر ہے کہ اَقْضٰ کُلِّ عَمُوْم میں مَالِکُ النَّاسِ و مَلِکُ النَّاسِ و مَالِکُ رِقَابِ الْأَمَمِ کے برابر نہیں کہ وہ بظاہر عرف مجاہدین سے خاص ہے، تو ان الفاظ کو یہ سے مالک الملوک و ملک الملوک و مالک رقاب الملوک و شہنشاہ بدرجہ اولیٰ ثابت، پس آیت و حدیث میں ان ارشادات عالیہ کا آنا دلیل روشن ہے کہ نہی صرف اسی طور پر ہے جیسے مولیٰ و سیدہ کنے سے منع فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث خود ان کا اطلاق فرما رہے ہیں و اللہ الحمد۔

سابعاً اگر یہاں کوئی حدیث دربارہ نہی ثابت بھی ہو تو کلام مذکور اس کے لئے کافی و وافی ہے۔ نظر دقت میں یہاں ایک حدیث ابن النجار ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول شاہان شاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَللّٰهُ مَلِکُ الْمَلُوْکِ یعنی ایک شخص نے دوسرے کو پکارا: اے شاہان شاہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔ اس کی توضیح بھی ثابت نہیں۔

رہی حدیث جلیل صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیحین و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں مروی:

اختم الاسماء عند اللہ یوم القیامۃ رجل روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں تسبی مَلِکُ الْاَهْلَاکِ یَّہ میں زیادہ ذیل و خوار وہ شخص ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا۔

یہ پداہتہ طالب تاویل ہے کہ وہ شخص خود نام نہیں، اور اس روایت کے لفظ یہ ہیں کہ وہ شخص سب سے بڑا نام ہے۔ علماء نے اس میں دو تاویلیں فرمائیں:

۱۔ کنز العمال بحوالہ ابن النجار حدیث ۳۵۹۹۲ موسنۃ الرسالہ بیروت ۵۹۶/۱۶
 ۲۔ صحیح البخاری کتاب الادب باب بغض الاسماء الی اللہ تعالیٰ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۱۶/۲
 ۳۔ سنن ابی داؤد " باب فی تغیر اسم القبیح آفتاب عالم پریس لاہور ۳۲۲/۲
 ۴۔ جامع الترمذی " باب ما یکرہ من الاسماء امین کمپنی دہلی ۱۰۷/۲
 ۵۔ صحیح مسلم کتاب الالفاظ باب تحریم بمالک الاملاک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۸/۲

ایک یہ کہ مجازاً نام سے ذات مراد ہے، یعنی روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب آدمیوں سے بدتر وہ شخص ہے جس نے اپنا یہ نام رکھا۔

دوسری یہ کہ خبر میں حذف مضاف ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزِ قیامت سب ناموں سے بدتر یہ نام ہے۔

مصانِع واشتَعات اللغات و سراج المنیر شرح جامع صغیر میں تاویل ثانی ذکر کی۔ امام قرطبی نے مفہم اور امام نووی نے منہاج، اور علامہ حنفی نے حواشی جامع صغیر میں اول پر جزم و اختصار کیا۔ فیض القدر میں قرطبی سے ہے،

المرا د بالاسم المستحق بدلیل رواية اغیظ
سرجل و اخشه له
نام سے ذات مراد ہے کیونکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں ”آدمیوں میں سب سے بدتر اور خبیث“ ۱۲م

شرح امام نووی میں ہے :
قالوا معناه اشد ذلًا وصغارًا يوم القيامة
والمرا د صاحب الاسم وتدل عليه
الرواية الثانية اغیظ رجلًا
علماء نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ ذلیل و حقیر، اور اس سے مراد مستحق ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اغیظ رجل (لوگوں میں سب سے بدتر) کا لفظ بتا رہا ہے ۱۲م۔

حواشی حنفی میں ہے :
اختم الاسماء ای مستحق الاسماء بدلیل
قوله رجل لانہ المستحق
لا الاسم
ناموں میں سب سے زیادہ ذلیل یعنی نام والوں میں سب سے زیادہ ذلیل، کیونکہ ایک روایت میں رجل (آدمی) کا لفظ آیا ہے اور آدمی مستحق ہے نہ کہ اسم، ۱۲م۔

علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ، پھر علامہ قسطلانی نے شرح بخاری، پھر علامہ مناوی نے فیض القدر،

- ۱۔ فیض القدر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۳۰۳ دار المعرفۃ بیروت ۲۲۰/۱
۲۔ شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الالفاظ باب تحريم التسمی بکلام لا مالک قیدی کتب خانہ کراچی ۲۰۵/۲
۳۔ حواشی الحنفی علی الجامع الصغیر مع السراج المنیر المطبعة الزهریة المصریة مصر ۶۸/۱

پھر تیسرے شروع جامع صغیر اور علامہ طاہر نے مجمع البحار، اور علامہ قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں دونوں ذکر فرمائیں، طیبی پھر ارشاد الساری پھر فیض القدر نے اشارہ کیا کہ تاویل اول ابلغ ہے۔

حيث قال اعني الطيبي يمكن ان يراد بالاسم المستقضى اي اخضع الرجال كقوله سبحانه وتعالى سبح اسم ربك الاعلى وفيه مبالغه لانه اذا قدس اسمه عما لا يليق بذاته فذاته بالتقدیس اولى واذا كان الاسم محكما عليه بالصغار والهوان فكيف المستقضى به انه نقله في فيض القدير ونحوه في الإلهام شاد۔

چنانچہ طیبی نے کہا یہاں اسم سے مستقضى مراد لیا جاسکتا ہے، یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل و پست جیسا کہ اللہ عز و جل کا یہ ارشاد اپنے رب اکبر کے نام کی پاکی بولو اور اس میں مبالغہ ہے کیونکہ جب نامناسب چیزوں سے اسم الہی کی تقدیس ضروری ہے تو خود ذات باری تقدیس کی کتنی مستحق ہوگی، لہذا جب (ملک الملوک جیسے) نام پر ذلت (حقارت) کا حکم ہے تو اس کے مستقضى کا کیا حال ہوگا۔ ۱۲م

مرقاۃ نے تصریح کی کہ یہی تاویل بہتر ہے۔

حيث قال بعد نقله نحو ما مر عن القبض و مثل ما في الارشاد ما نصه و هذا التاويل ابلغ و اولى لانه موافق لرواية اغيظ رجل الله۔

چنانچہ فیض القدير کی مذکورہ عبارت کے ہم معنی اور عبارت ارشاد کے ہم مثل ایک عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ تاویل بلیغ تر اور سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ اس روایت کے مطابق ہے جس میں ایسے نام رکھنے والوں کو سب سے زیادہ خبیث بتایا۔ ۱۲م

بلکہ تاویل دوم پر افعال التفضیل اس کے غیر برصادق آئے گا کہ بلاشبہ ملک الاملاک نام رکھنے سے اللہ یا الرحمن نام رکھنا بدرجہا بدتر و خبیث تر ہے۔ ابو العناہیہ شاعر کی نسبت منقول ہوا کہ اس کی دو بیٹیاں تھیں: ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام الرحمن۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ پھر اس نے اس سے توبہ کر لی تھی۔ فیض القدير علامہ مناوی میں ہے:

من العجائب التي لا تخطر بالبال ما نقله
ابن بزيّة عن بعض شيوخه ان
ابا العتاهية كان له ابنان تسمي احدهما
الله والاخرى الرحمن وهذا من عظيم
القبائح وقيل انه تاب له

ابن بزيّة نے اپنے بعض مشائخ سے ایک ایسی
تعجب خیز بات نقل کی ہے جس کا دل میں خطرہ
بھی نہیں گزرتا، وہ یہ کہ ابوالعتاہیہ کے دو بیٹیاں
تھیں، ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام الرحمن
رکھا تھا۔ اور یہ تو بڑی ہی قبیح بات ہے اور
ایک قول کے مطابق وہ اس گناہ ہو گیا تھا ۴۲

اور قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کون ہوگا، یہی حدیث
صحیح مسلم شریف کی دوسری روایت میں ان لفظوں سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا،

اغیظ رجل على الله يوم قيامت کے دن سب سے زیادہ خدا کے غضب

عہ تبعا فيه الشراح وقد اضطربوا
في تاويل قوله صلى الله تعالى عليه
وسلم اغيظ رجل على الله اضطرابا
كثيرا وحاملهم عليه ان ظاهرا
لمغيظ كون اشد تغيطا على الله
فيكون الغيظ صادرا منه و
متعلقا به تعالى وهو خلاف عن
المقصود فان المراد بيان شدة
غضب الله تعالى عليه وهذا معنى
ما قال الطيبي ان على ههنا ليست
بصلة لا غيظ كما يقال اغتاظ على

حضر عليه الصلوة والسلام کے ارشاد اغیظ رجل
على الله کی تاویل میں ہم نے شارحین حضرات
کو بہت مضطرب پایا، اس تاویل پر ان کو
آماجی اس لئے ہوئی کہ حدیث کے ظاہر الفاظ
میں وہ شخص اللہ تعالیٰ پر شدید غیظ والا ہے
تو غیظ بندے سے صادر ہو کہ اللہ تعالیٰ سے
متعلق ہوگا حالانکہ یہ خلاف مقصود ہے کیونکہ
مقصد تو یہ بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شدید
غضب اس شخص پر ہوگا۔ اور طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ
کے قول کا بھی یہی معنی ہے کہ ”علی“ یہاں پر
”اغیظ“ کا صلہ نہیں ہے جیسے کہ اغتاظ علی
(باقی اگلے صفحہ پر)

وَجَلَّ كَانِ يَسْتَعِيْ بِكَ اَلْاُمْلَاكِ
لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ

خدا کا مبغوض وہ شخص ہے جس کا نام ملک الاملاک
کہا جاتا تھا، بادشاہ کوئی نہیں خدا تعالیٰ کے سوا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷۱)

من البعد الشديد وبالجملة رجع الكلام
على تأويلهم الى ان اشد الناس مغضوبية
بناءً على حكم الله تعالى وانا اقول وبالله
التوفيق ان جعلنا الغيظ وهو غضب العاجز
صادراً عن الرجل وعلى صلة له تخلصنا
عن ذلك كله ولا نسلم اباء المعنى
فان المجرم المعذب الكافر بعظمة
الملك ونعمته لا بد له من التغنيظ على
الملك عند حلول نقمته به وكلما كانت
اشد عذاباً كانت اشد تغنيظاً والتهاباً
فكانت كناية عن انه اشد الناس
عذاباً وناسب ذكره بهذا الوجه اشارة
الى كونه متكبراً على ربه منازعاً له في
كبريائه فاذا احس من العذاب جعل
يتغنيظ على من لا يقدر عليه ولا يستطيع
الفرار منه وقد كان يزعم مساواة في العظمة
والاقتدار فمن يقدر قدر تغنيظه الا الواحد
القهار والعاذ بالله العزيز الغفار - والله
سبحانه وتعالى اعلم ۱۲ منه عفى عنه -

میں ہے لیکن اس کے باوجود کلمہ "علی" کی وضاحت
نہ ہو سکی اس لئے ملا علی قاری لفظ "اللہ" سے قبل
مضاف مقدر ماننے پر مجبور ہوئے یعنی اغیظ رجل
علی حکم اللہ تعالیٰ اھ اقول (میں کہتا ہوں)
تجہ پر مخفی نہیں ہے کہ اس تاویل میں شدید بعد ہے،
خلاصہ یہ کہ ان حضرات کی تاویل کا ماحاصل یہ ہے کہ وہ
شخص اللہ تعالیٰ کے حکم پر لوگوں میں سے شدید مغضوب
ہوگا حالانکہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مگر
ہم غیظ کو عاجز کا غضب قرار دے کر اس کا صدور
شخص پر گور سے بنائیں تو ہم تمام اعتراض سے بچ جائیں گے
اور اس معنی کا انکار ہمارے لئے قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ
عذاب میں مبتلا ہونے والے اللہ تعالیٰ کی عظمت و نعمت
کے منکر شخص کو لازماً اپنے ملک ہونے کی بنا پر عذاب
کی وجہ سے غصہ آئیگا اور جیسے جیسے عذاب کی شدت
ہوگی اس کے غصے میں شدت آئیگی تو یہ تمام لوگوں
سے بڑھ کر عذاب سے کنایہ ہے۔ اس انداز سے اسکے
ذکر کی مناسبت میں اپنے رب تعالیٰ پر بکبر اور اس کی
کبریائی میں مقابل بننے کی طرف اشارہ ہے۔ تو جب اسکو
عذاب ہوگا تو اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و اقتدار
میں مساوی ہونے کے باوجود عذاب سے خلاصی میں اپنی بے بسی پر غیظ میں آئیگا، تو اس کے غیظ کی مقدار کو اللہ تعالیٰ
کے بغیر کوئی نہ جان سکے گا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (ت)

۲۰۸/۲ قدیمی کتب خانہ کراچی

ان سب عبارات کا حاصل یہ کہ علت نہیں ہے کہ اس نے تکبر کیا، اور اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے سے نفرت کی، ان کلمات کو اگر ان کی حقیقت پر پرکھتے ہیں تو وہی وجہ سابق ہے کہ حدیث اسی کی نسبت ہے جو حقیقی اصلی شاہنشاہی یعنی الوہیت کا مدعی اور عبدیت سے منکر ہو ورنہ ہم از ہم اس قدر ضرور کہ علت منع تکبر بتاتے ہیں، تو مانعت خود اپنے آپ شہنشاہ کئے سے ہوئی کہ اپنی تعظیم کی اور اپنے آپ کو بڑا جانا، دوسرے نے اگر معظم دینی کی تعظیم کی اسے خدا تعالیٰ کے بڑا کئے سے بڑا جانا تو اسے تکبر سے کیا علاقہ۔ اب یہ حدیث اس طریق کی طرف راجع ہوئی کہ آقا کو منع فرمایا کہ اپنے غلام کو اپنا بندہ نہ کہے، حالانکہ قرآن و حدیث و اقوال جمیع علمائے امت میں واقع ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

لیس علی المسلم فی عبده ولا فرسه صدقہ
مسلمان کے عبد (غلام) اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔

اس مسئلے کی تحقیق فتاویٰ فقیر میں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اتم ہے، امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

قال فی مصابیح الجامع سابق المؤلف
فی الباب قوله تعالى والصالحين
من عبادكم واماكم، وقوله صلى الله
تعالى عليه وسلم قوموا الى سيدكم تنبيهها
على ان النهي انما جاء متوجها على
جانب السيد اذ هو في مظنه الاستطالة
وان قول الغير هذا عبد من يدي

مصابيح الجامع میں فرمایا کہ مؤلف کا باب کی
مناسبت سے اللہ عز وجل کا یہ ارشاد اپنے لائق
بندوں اور کنیزوں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اپنے سردار
کے لئے کھڑے ہو جاؤ، پیش کرنا اس بات پر
تنبیہ کے لئے ہے کہ مانعت خود ذاتِ سید کی
طرف نسبت کرتے ہوئے ہے، کیونکہ یہ کبر کی
جائے۔ رہا کسی غیر کا یہ کہنا یہ زید کا عبد (غلام)

۱۰ القرآن الکریم ۳۲/۲۴

۱۰ صحیح مسلم کتاب الزکوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۱۶/۱
سنن ابی داؤد باب صدقہ الرقیق آفتاب عالم پریس لاہور ۲۲۵/۱
سنن ابن ماجہ ابواب الزکوۃ باب صدقہ الخیل والرقیق ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۱

مرادہ التعریف ہے

کہے اور جس کی مراد دوسرے کی تعریف ہو اس کے لئے ممانعت نہیں۔ ۱۲م

مرقاۃ میں ہے :

ولذا قيل في كراهة هذه الاسماء هو ان يقول ذلك على طريق التناول على الرفيق والتحقيق لشانه والا فقد جاء به القرآن قال الله تعالى والصالحين من عبادكم وامثالكم وقال اذكر في عند ربك

اس وجہ سے بعض علماء نے کہا ایسا نام رکھنا اس وقت مکروہ ہے جب کہنے والے کا مقصد غلام پر فخر کرنا اور اس کی شان کی حقارت ظاہر کرنا ہو ورنہ خود قرآن ناطق ہے اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے : ”اور اپنے لائق بندوں اور کینزوں کا“ اور فرماتا ہے ”اور اپنے آقا کے پاس ہمیں یاد کرو“ ۱۲م

اشعة اللغات میں ہے :

وگفته اند کہ منع و نہی از اطلاق عبد و امة بر تقدیرے است کہ بر وجه تناول و تحقیر تصغیر باشد والا اطلاق عبد و امة در قرآن و احادیث آمده ہے

علماء نے فرمایا ہے کہ (اپنے غلام اور باندی پر) عبد اور امة کا اطلاق اس صورت میں منع ہے جب یہ ازراہ مکبر اور تحقیر و تصغیر ہو، ورنہ خود قرآن و احادیث میں لفظ عبد اور امة

موجود ہے۔ ۱۲م

دوسری نظیر اپنے آپ کو عالم کہنا ہے کہ بر سبیل تفاخر حرام ورنہ جائز۔ حدیث شریف میں ہے :

من قال انا عالم فهو جاهل۔ (اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں جو شخص کہے کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔)

۱۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب العتق ادارة الطباعة المنيرية بيروت ۱۳/۱۱۳

۲۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب تحت حدیث ۴۷۰ مکتبة المصیبة کوئٹہ ۵۲/۸

۳۔ اشعة اللغات کتاب الادب باب الاسامی مکتبة نوریہ رضویہ سکس ۴۲/۴

۴۔ المعجم الاوسط حدیث ۶۸۴۲ مکتبة المعارف ریاض ۴۳۳/۴

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما - ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے - ت)
 حالانکہ نبی اللہ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ، اتی حفیظٌ علیمٌ بے شک میں حفاظت
 کرنے والا ہوں ، عالم ہوں -

تیسری نظیر اسبال ازار ہے یعنی تہبند یا پانچے ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک پہنچے رکھنا کہ اس
 کے بارے میں کیا کیا سخت وعیدیں وارد ، یہاں تک کہ فرمایا :

ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ
 إِلَيْهِمْ وَلَا يَرْكِبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ - المسيل
 انرا سرہ والمناں والمنفق سلعتہ بالحللف
 الکاذب - رواہ السنۃ الابخاری عن ابی ذر
 النجاری علیہ رضوان الباری -
 تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ان سے
 بات نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور
 انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لئے عذاب
 دردناک ہے - یہ تہبند لٹکانے والا اور نہ کر
 احسان رکھنے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلتا
 کرنے والا اسے روایت کیا گیا صحاح ستہ میں
 بخاری کے سوا ابی ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے - ت)

پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی :
 اِنَّ اِنْمَارِي يَسْتَرْخِي اِلَّا اَنْ اَتَا هَذِهِ -
 یا رسول اللہ ! بیشک میرا تہبند ضرور لٹک جاتا ہے
 مگر یہ کہ میں اس کی خاص احتیاط اور خیال رکھوں

فرمایا :

انت لست ممن يفعلہ خيلاً - تم ان میں سے نہیں جو براہ تکبر و ناز ایسا کریں -

لہ القرآن الکریم ۵۵/۱۲

لہ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان غلط ترجم اسبال الازار الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱
 سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۹
 مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۶۲ ۱۶۸ ۱۷۸
 سنن الدارمی کتاب البیوع باب ۶۳ حدیث ۲۶۰۸ دار المحاسن للطباعة قاہرہ ۲/۱۸۰
 سنن النسائی باب المنفق سلعتہ بالحللف الکاذب نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۲۱۱
 سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب ماجاء فی کراہیۃ الایمان الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۶۰

رواہ الشیخان و ابوداؤد والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (اسے روایت کیا شیخان اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ ت)

سادس حدیث میں ممانعت ہے تو نام رکھنے کی کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے اور نام رکھنے میں بڑا اہل ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ حدیثوں میں عزیز و حکم و حکیم نام رکھنے کی ممانعت آئی، اور عزت و حکم و حکمت سے قرآن و حدیث میں بندوں کا وصف فرمایا گیا جن کی سندیں اوپر گزریں، نیز اس کی نظیر حابس الفیل و سائق البقرات ہے کہ رب عز وجل کے یہ نام رکھنا حرام اور وصف وارد، جب واقعہ حدیبیہ میں ناقہ قصواء شریف بھیجے گیا، اور لوگوں نے کہا ناقہ نے کشتی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہ اس نے کشتی کی نہ اس کی یہ عادت و لکن حبسہا حابس الفیل بلکہ اسے حابس فیل نے روک دیا، یعنی جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو بٹھا دیا اور کعبہ معظمہ پر حملہ کرنے سے روکا تھا، عز وجل۔ زرقانی علی المواہب میں علامہ ابن المنیر سے ہے:

يجوز اطلاق ذلك في حق الله تعالى فيقال حبسها الله حابس الفيل وانما الذي يمكن ان يمنع تسميته سبحانه حابس الفيل و نحوه اھ قال الزرقانی وهو مبني على الصحيح من الاسماء توقیفہ۔ اس کی بنا وہ قول صحیح ہے جس میں اسمائے الہی کو توقیفی قرار دیا ہے، ۱۲

عہ الوجہ الخمسة الاول عامة وهذا خاص بغير التسمية ۱۲ منہ عنہ۔ پہلے پانچ وجوہ عام اور یہ غیر تسمیہ سے خاص ہے ۱۲ منہ (ت)

۵۱۷/۱	لے صحیح البخاری	فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	قدیمی کتب خانہ کراچی
۸۶۰/۴	کتاب اللباس	باب من جر ازارہ من غیر خیار	" " "
۲	صحیح مسلم	باب تحريم جر الثوب خیار	" " "
۲۰۹/۴	سنن ابی داؤد	باب ما جاز فی اسبال الازار	آفتاب عالم پریس لاہور
۲۹۱/۱	المواہب اللدنیہ	بیان صلح الحدیبیہ	المکتب الاسلامی بیروت
۱۸۲/۲	شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ	امر الحدیبیہ	دار المعرفہ بیروت

اکبر بادشاہ دومۃ الجندل کے واقعہ میں حضرت نجیر طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : ۱
 تبارک سائت البقرات آف
 صائت اللہ یہدی کل ہاد
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا کلام پسند کیا اور فرمایا :
 لا ینسئف اللہ قال - رواہ
 ابن السکن و ابو نعیم و ابن مندہ -
 اللہ تیرا منہ بے دندان نہ کرے (نو تے برس بجے
 کسی دانت کو جنبش نہ ہوئی) (اس کو روایت کیا
 ابن السکن اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے۔ ت)

یہ سب تمام وہ کلام کہ ان اکابر متقدمین و متاخرین ائمہ دین و فقہائے معتمدین و عرفائے کاملین کی
 طرف سے فقیر نے حاضر کیا، اور ممکن کہ خود ان کے پاس اس سے بھی بہتر جواب ہو، و فوق کل ذی
 علم علیم ہے

سابعاً اس سب سے قطع نظر کر کے یہی فرض کر لیجئے کہ معاذ اللہ ان تمام اکابر بر طعن ثابت
 ہو اور جواب معدوم۔ تو انصافاً فقیر کا مصرع اب بھی اس روش پر نہیں کہ ان ائمہ و علماء نے قطعاً
 غیر خدا کو شہنشاہ و قاضی القضاۃ کہا ہے حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نہیں بلکہ کسی
 عالم یا ولی یا نرے حکام دنیوی کو، اور وہ مصرع اس معنی میں ہرگز متعین نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں لفظ شہنشاہ
 حضرت عزوجلہ سے مخصوص ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو سرے غبار شبہ زائل، اور اگر ہے تو جو لفظ
 اللہ عزوجل کے لئے خاص تھا اسے غیر اللہ پر کیوں حل کیجئے؟ شہنشاہ سے اللہ ہی کیوں نہ مراد لیجئے کہ
 روضہ بمعنی قبر نہیں بلکہ خیابان اور کیاری کو کہتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فہم فی دوضۃ یحبونہ (اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا، باغ کی کیاری میں ان کی خاطر داری ہوگی۔ ت) قبر پر اس کا اطلاق تشبیہ بلیغ
 ہے جیسے رایت اسدائیمومی (میں شیر کو تیرا انداز کرتے دیکھا) حدیث شریف قبر مومن کو دوضۃ
 من میاض الجنۃ فرمایا جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری، تو روضۃ شہنشاہ کے معنی ہوئے

۱۔ دلائل النبوة للابی نعیم ذکر ما کان فی غزوہ تبوک عالم الکتب بیروت الجزۃ الثانی ۱۹۲
 ۲۔ شرح الزرقانی المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن مندہ و ابو نعیم و ابن السکن دار المعرفۃ بیروت ۴۸/۳
 ۳۔ القرآن الکریم ۶۱/۱۲
 ۴۔ جامع الترمذی ابواب صفۃ یوم القیمۃ امین کمپنی دہلی ۶۹/۲

الہی خیابان، خدا کی کیا ری۔ اس میں کیا حرج ہے، جب قرآن عظیم نے مدینہ طیبہ کی ساری زمین کو اللہ عزوجل کی طرف اضافت فرمایا:

الم تکن ارض اللہ واسعة فتمہاجروا کیا خدا کی زمین یعنی زمین مدینہ کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

تو خاص روضہ انور کو الہی روضہ شاہنشاہی خیابان، ربانی کیا ری کہنے میں کیا حرج ہے، واللہ الحمد۔

بائیں ہم جب فقیر بعون القدير آیت وحدیث سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

مَا لَكَ النَّاسِ، مَا لَكَ النَّاسِ، مَا لَكَ الْكَافِرِينَ، مَا لَكَ دِقَابِ الْأُصَمِّ ہونا ثابت کر چکا تو

لفظ پر اصرار یا روایت خلاف پر انکار کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ہمارے علماء سے بعض متاخرین کا

قول ہے اس کے لحاظ بجائے شاہنشاہ طیبہ کہنے کہ وہ شاہ طیبہ بھی ہیں اور شاہ تمام روضے زمین

بھی، اور شاہ تمام اوکین و آخرین بھی، جن میں ملوک و سلاطین سب داخل، بادشاہ ہو یا رعیت،

وہ کون ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ غلامی سے سرباہر نکال سکتا ہے۔

محمد عربی کا برفے ہر دو سراست کیسکے خاک درخشست خاک بر سر او

(محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں جہانوں کی عزت ہیں جو انکے در کی خاک نہیں اسکے سر پر خاک)

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ولیکن هذا

هذا اخرا کلام فی المسئلة الاولى سب پر، یہ پہلے مسئلہ میں آخری کلام ہے

الحمد لله في الاولى والاخرى۔ دنیا و آخرت میں تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے

ہیں۔ (ت)

جواب سوال دوم: الحق اللہ عزوجل ہی مقلب القلوب ہے، سب کے دلوں، نہ صرف دل

بلکہ عالم کے ذرے ذرے پر حقیقی قبضہ اسی کا ہے، مگر نہ اس کی قدرت محدود نہ اس کی عطا رکابا پر

وسیع مسدود، ان اللہ علی کل شیء قدير بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے و ما کان

عطاء سربك محظوماً اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔ وہ علی الاطلاق فرماتا ہے:

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسْلُطُ سِرَّهٖ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے قبضہ و قابو دیتا ہے۔

اس کا اطلاق اجسام و ابصار و اسماع و قلوب سب کو شامل ہے، وہ اپنے محبوبوں کو جس کے چاہے دست و پا پر قدرت دے چاہے چشم و گوش پر، چاہے دل و ہوش پر، اس کی قدرت میں کمی نہ عطا میں تنگی۔ کیا ملائکہ دلوں میں القائے خیر نہیں کرتے، نیک ارادے نہیں ڈالتے، بڑے خطروں سے نہیں پھرتے؟ ضرور سب کچھ باذن اللہ کرتے ہیں۔ پھر دلوں میں تصرف کے اور کیا معنی! قال اللہ تعالیٰ: اذِیْ حُجِی رَبِّکَ اِلَی الْمَلِیْکَةِ اِنِّیْ مَعُکُمْ فَتَبَتُوْا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ جب وحی فرماتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم دل قائم رکھو مسلمانوں کے۔

سیرت ابن اسحاق و سیرت ابن ہشام میں ہے بنی قریظہ کو جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم راہ میں اپنے کچھ اصحاب پر گزرے، ان سے دریافت فرمایا: تم نے ادھر جلتے ہوئے کوئی شخص دیکھا؟ عرض کی: وحید بن غلیفہ کو نقرہ خنگ پر سوار جاتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: ذَاکَ جَبْرِیْلُ بَعَثَ اِلَیْ بَنِی قَرِیْظَہٗ یَزْلُزِلُ بِہُمْ حَصُوْنَہُمْ وِیَقْذِفُ الرِّعْبَ فِیْ قُلُوْبِہُمْ۔ وہ جبریل تھا کہ بنی قریظہ کی طرف بھیجا گیا کہ ان کے قلعوں میں زلزلے اور ان کے دلوں میں رعب ڈالے۔ ۱۲م

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا جَلَسَ الْقَاضِیُّ فِی مَجْلِسِہٖ هَبْطَ عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَسْدَدَانِہٖ وَیُوفِقَانِہٖ وَیُرْشِدَانِہٖ مَا لَہُمْ یَجْرِفَا ذَا جَارٍ عَرَجًا وَتَرَکَاہُ یَسَّ۔ جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے تو دو فرشتے اترتے ہیں کہ اس کی رائے کو درستی دیتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے نیک راستہ سمجھاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے، جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور آسمان پر اڑ گئے۔ ۱۲م

۱۔ القرآن الکریم ۵۹/۶ ۲۔ القرآن الکریم ۸/۱۲
۳۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام مع الروض الائف غزوہ بنی قریظہ مکتبہ فاروقیہ ملتان ۱۹۵/۲
۴۔ السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی باب من ابتری لشی الخ دار صادر بیروت ۸۸/۱۰

دیکھی مسند الفردوس میں صدیق اکبر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سے راوی کہ حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

لو لم ابعث فيكم بعث عمر ايد الله عمر
بمكين يوقنانه وليسد دانه فاذا اخطا
صرفاه حتى يكون صوابا۔

میں اسے راہ پر رکھتے، اگر عمر کی رائے لغزش کرنے کو ہوتی ہے وہ بھیج دیتے ہیں یہاں تک کہ عمر سے
حق ہی صادر ہوتا ہے۔ ۱۲م

ملائکہ کی شان تو بلند ہے، شیاطین کو قلوب عوام میں تصرف دیا ہے جس سے فقط اپنے اپنے چُنے ہوئے
بندوں کو مستثنیٰ کیا ہے کہ :

ان عبادي ليس لك عليهم سلطان
قال الله تعالى :

يوسوس في صدور الناس من الجنة
والناس۔

وقال الله تعالى :

شيطين الانس والجن يوحى بعضهم
الى بعض من خرف القول غرورا۔

کی۔ ۱۲م

بخاری، مسلم، ابوداؤد مثل امام احمد، حضرت انس بن مالک اور مثل ابن ماجہ حضرت
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے ہیں :

له الفردوس بما ثور الخطاب حديث ۵۱۲ دار الكتب العلمية بيروت ۳/۳۷۲

له القدر آن الكريم ۶۵/۱۷

له ۶۵/۱۱۳

له ۱۱۲/۶

دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے (شیطان
خناس) وسوسہ ڈالنے والا، دیک جائیو والا۔

لمہ شیطانی ولہہ ملکی دونوں مشہور اور حدیثوں میں مذکور ہیں، پھر اولیائے کرام کو قلوب میں تصرف کی
قدرت عطا ہوتی کیا محفل انکار ہے۔ حضرت علامہ سلجھاسی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ابریز میں اپنے شیخ حضرت
سیدی عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عوام جو اپنے حاجات میں اولیائے کرام
مثل حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت کرتے ہیں نہ کہ اللہ عزوجل سے، حضرات
اولیائے ان کو قصداً ادھر لگایا ہے کہ دعا میں مراد ملنی نہ ملنی دونوں پہلو ہیں عوام (مراد) نہ ملنے کی حکمتوں پر مطلع
نہیں کئے جاتے، تو اگر بالکل خالص اللہ عزوجل ہی سے مانگتے پھر مراد ملتی نہ دیکھتے تو احتمال تھا کہ خدا کے وجود
ہی سے منکر ہو جاتے، اس لئے اولیائے ان کے دلوں کو اپنی طرف پھیر لیا کہ اب اگر (مراد) نہ ملے پر بے اعتقاد
کا وسوسہ آیا بھی تو اس ولی کی نسبت آئے گا جس سے مدد چاہی تھی، اس میں ایمان تو سلامت رہے گا۔

حدیث اول: اور سنئے، مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کتاب مستطاب نزہۃ الخاطر النقاۃ
فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں:

روی الشیخ الجلیل ابوصالح السمرقانی
رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال قال لی سیدی الشیخ
ابومدین قدس اللہ سرہ یا اباصالح سافر
الی بغداد وأت الشیخ محی الدین
عبدالقادر ليعلمک الفقر، فسافرت الی بغداد
فلما رأیتہ رأیت مرحلاً ما رأیت
اکثر هیبة منه (فساق
الحديث الی آخره الی ان قال)
قلت یا سیدی اری ذلک تمدنی
منک بهذا الوصف فنظر نظراً

یعنی شیخ جلیل ابوصالح مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابو شعیب
مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے ابوصالح!
سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر کے حضور
حاضر ہو کہ وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا
جب حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس
ہلیت و جلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور
نے مجھ کو ایک سو بیس دن یعنی تین چھ خلوت میں
بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف

فتقرت عن قلبی جواذب الارادات کما
یتفرق الظلام بهجوم النهار وانا الان
انفق من تلك النظرة۔

تجھ کیا نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے پیر ابو مدین۔ فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے
پیر کے پاس؟ میں نے کہا: اپنے پیر کے پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟
میں نے عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا۔ فرمایا: یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوصالح! اگر توفیق چاہے
تو ہرگز بے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین الستر کے ساتھ دل سے
ہر خطرہ مٹا دے لوح دل بالکل پاک و صاف کر لے۔ میں نے عرض کی: اے میرے آقا! میں چاہتا ہوں
کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ کو عطا فرمائیں۔ یسُن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام کششیں
میرے دل سے ایسی کا فور ہو گئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری، اور میں آج تک حضور کی اسی
ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

دیکھئے خاطر پر اس سے بڑھ کر اور کیا قبضہ ہو گا کہ ایک نگاہ میں دل کو تمام خطرات سے پاک فرما دیا
اور نہ فقط اسی وقت بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

امام اجل مصنف ہیجۃ الاسرار کی جلالت شان اور اس کتاب جلیل کی صحت و عظمت

فائدہ: یہ حدیث جلیل حضرت امام اجل سید العلماء، شیخ القراء، عمدة العرفاء، نور الملۃ والدین ابو الحسن علی
بن یوسف بن جریر نخعی شطنوفی قدس سرہ العزیز نے کہ صرف دو واسطہ سے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں۔ امام جلیل الشان، شیخ القراء، ابو الخیر شمس الدین محمد محمد محمد ابن الجبرری
رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف حصن حصین شریف کے استاذ ہیں۔ امام ذہبی صاحب میزان الاعتدال
ان کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے، اور طبقات القراء میں ان کی مدح و ستائش کی اور ان کو اپنا
امام مکیا لکھا۔

حدیث قال علی بن یوسف بن جریر اللخمی
شطنوفی الامامہ الاوحد المقری نور الدین
چنانچہ کہا کہ علی بن یوسف بن جریر نخعی شطنوفی
نور الدین امام مکیا، مدرس قرارت اور

شیخ القراء بالديار المصرية

بلازمصر کے شیخ القراء ہیں - ۱۲

اور امام اجل عارف باللہ سیّدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی مکنی رحمہ اللہ تعالیٰ "فی مرآة الجنان" میں اُس جناب کو ان مناقب جلیلہ سے یاد فرمایا :
 دوی الشیخ الامام الفقیہ العالم المقرئ
 ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد
 الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبد القادر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الخ۔

شیخ وامام ، زبردست فقیہ ، مدرس قراءت
 علی ابن یوسف بن جریر بن معضاد شافعی
 مکنی نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے یہ روایت بیان کی - ۱۲

اور امام اجل شمس الملتہ والذین ابو الخیر ابن الجوزی مصنف حصن حصین نے نہایت الدراہات
 فی اسماء الرجال القراءات میں فرمایا :

علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضاد
 نور الدین ابو الحسن اللخمی الشطنوفی
 الشافعی الاستاذ المحقق الباصع شیخ الدیار
 المصریة ولد بالقاهرة سنة اربع و
 اربعين وستمائة و تصدّر للاقراء بالجامع
 الانهر من القاهرة و تکاثر علیہ الناس
 لاجل الفوائد والتحقیق وبلغنی انه عمل
 علی الشاطبیة شرحاً فلو کان ظہر لکان
 من اجود شروحات فی یوم السبت اوان
 الظہر و دفن یوم الاحد العشرین من
 ذی الحجة سنة ثلث عشرة و سبع مائة
 رحمہ اللہ تعالیٰ (مختصراً)

یعنی علی بن یوسف نور الدین ابو الحسن شافعی استاذ
 محقق ایسے کمال والے جو عقول کو حیران کر دے
 بلازمصر کے شیخ قاهرہ مصر میں پیدا ہوئے اور مصر
 کی جامع ازہر میں صدر تعلیم پر جلوس فرمایا ، ان
 کے فوائد و تحقیق کے سبب خلافت کا ان پر نجوم ہوا ،
 میں نے سنا کہ شاطبیہ پر بھی اس جناب نے شرح
 لکھی ، یہ شرح اگر ظاہر ہوتی تو ان کی تمام شرحوں سے
 بہتر شروح میں ہوتی - روز دوشنبہ بوقت ظہر
 وفات پائی اور بروز یک شنبہ بستم ذی الحجہ
 ۱۳ھ میں دفن ہوئے - رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہ - انتہی ۱۲

لہ زبدة الآثار بحوالہ طبقات المقرئین
 لہ مرآة الجنان وعبرة اليقظان فی معرفة ما یعتبر من حوادث الزمان
 لہ زبدة الآثار بحوالہ نہایت الدرایات فی اسماء الرجال والقراءات
 مطبع بکسلنگ کمپنی جزیرہ ص ۳
 مطبع بکسلنگ کمپنی جزیرہ ص ۵

اور امام اجل جلال الملة والدين سيوطي نے "حسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة" میں
فرمایا،

علی بن یوسف بن جریور اللخمی الشطنوفی امام الاوحد نور الدین ابوالحسن شیخ
القراء بالديار المصرية تصدر للاقراء
بالجامعة الانهر وتكثر عليه الطلبة به
یعنی علی بن یوسف ابوالحسن نور الدین امام یتا
ہیں، اور بلا و مصر میں شیخ القراء پھر ان کا مسند تعلیم
پر جلوس اور طلبہ کا ہجوم، اور تاریخ ولادت و
وفات اسی طرح ذکر فرمائی۔

نیز امام سیوطی نے اس جناب کا تذکرہ اپنی کتاب "بغیة الوعاة" میں لکھا، اور اس میں نقل فرمایا کہ
له اليد الطولى في علم التفسير
اور حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحی محمد ث دہلوی قدس سرہ نے کتاب "زبد الاسرار" میں اس
جناب کے فضائل عالیہ یوں بیان فرمائے:

بہجة الاسرار من تصنيف الشيخ الامام
الاجل الفقيه المالم المقرئ الاوحد البارع
نور الدين ابى الحسن على بن يوسف الشافعي
اللخمي وبنيه وبين الشيخ رضى الله تعالى
عنه واسطتان وهو داخل في بشارة قوله
رضى الله تعالى عنه طوبى لمن رآني ولمن
رأى من رأني ولمن رأى من رأني
یعنی امام اجل، فقیہ، عالم، مدرس قرأت،
یتا، عجب صاحب کمال نور الدین ابوالحسن
علی بن یوسف شافعی الحنفی، ان میں اور حضور
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صرف
دو واسطے ہیں اور وہ حضور پر نور سرکار غوثیہ کی
اس بشارت میں داخل ہیں کہ شادمانی سے اسے
جس نے مجھ کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے
والوں کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ انتہی

ان امام اجل یتا نے کہ ایسے اکابر ائمہ جن کی امامت و عظمت و جلالت شان کے ایسے مداح ہوتے
اپنی کتاب مستطاب بہجة الاسرار ومعدن الانوار شریف میں (کہ امام اجل یا فقی وغیرہ اکابر اس سے سند
لیتے آئے امام اجل شمس الملة والدين ابو الخير ابن الجزري مصنف حصن حصین نے یہ کتاب مستطاب

له حسن المحاضرة باخبار مصر والقاهرة
بغیة الوعاة للسيوطي
زبد الاسرار خطبة الكتاب

مطبع بکسلنگ کمپنی جزیرہ ص ۵

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر حسنی و شطوطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پڑھی، اور حدیث کی طرح اس کی سند حاصل کی، اور علامہ عمر بن عبدالوہاب علیہ نے اس کی روایات معتد ہونے کی تصریح کی، اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے زبدۃ الآثار شریف میں فرمایا،

ایں کتاب بھجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور است یہ کتاب بھجۃ الاسرار ایک عظیم و شریف اور مشہور کتاب ہے۔ ۱۲۰

اور زبدۃ الاسرار شریف میں اس کی روایات صحیح و ثابت ہونے کی تصریح کی (یوں بسند صحیح روایت فرمائی کہ:

حدثنا الفقيه ابو الحجاج يوسف بن عبد الحميد بن حجاج بن يعلى الفاسي المالكي المحدث بالقاهرة سنة ٤٦٠ قال اخبرنا جدي حجاج بفاس سنة ٤٦٠ قال حججت مع الشيخ ابي محمد صالح بن ورجان الدكالي رضي الله تعالى عنه سنة ٤٦٠ فلما كنا بعمرة فأتينا بديا الشيخ ابا القاسم عمر بن مسعود المعروف بالبزار فجلسا لما وجلسا يتذاكرون ايام الشيخ محي الدين عبدالقادر رضي الله تعالى عنه فقال الشيخ ابو محمد قال لي سيدي الشيخ ابو مدين رضي الله تعالى عنه يا صالح سافر الى بغداد الحديث

تنبیہ: یہاں سے معلوم ہوا کہ ان شیخ کا نام گرامی صالح ہے اور کنیت ابو محمد، نزہۃ النخاطر میں ابو صالح واقع ہوا سہو قلم ہے۔

حدیث دوم: اور سُنی، اسی حدیث جلیل میں ہے کہ حضرت صالحؑ یہ روایت فرما چکے تو حضرت سید عمرؓ زارِ قدس سرہ نے فرمایا،

وَاَنَا اِيضًا كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ يَدَيْهِ فِي خُلُوتِهِ
فَضْرِبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي فَاشْرَقَ فِي قَلْبِي
نُورٌ عَلَى قَدَرِ اَثَرَةِ الشَّمْسِ وَوَجَدْتُ الْحَقَّ
مِنْ وَقْتِي وَانا الى الْاُنْ فِي زِيَادَةِ مَنْ
ذَلِكَ النُّورِ

یعنی یونہی میں بھی ایک روز حضورؐ پر نور سیدنا
غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضور
خلوت میں حاضر تھا حضورؐ نے اپنے دست مبارک
کو میرے سینے پر مارا، فوراً ایک نور قرص آفتاب
کے برابر میرے دل میں چمک اٹھا، اور اسی
وقت سے میں نے حق کو پایا، اور آج تک وہ
نور ترقی کر رہا ہے۔

حدیث سوم: اور سُنی، امام ممدوح اسی بھجۃ الاسرار شریف میں بایں سند راوی،

حدثنا الشيخ ابو الفتوح محمد بن عبد الله بن
ابن المحاسن يوسف بن اسمعيل التيمي
البكري البغدادي قال اخبرنا الشيخ
الشريف ابو جعفر محمد بن ابى القاسم
العلوي قال اخبرنا الشيخ العارف ابو الخير
بشرب محفوظ ببغداد بمنزله الحديث.

یعنی ہم سے شیخ ابو الفتوح محمد صدیقی بغدادی
نے حدیث بیان کی کہ ہم کو سید ابو جعفر محمد علوی
نے خبر دی کہ ہم سے شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشر
بن محفوظ بغدادی نے اپنے دولت خانے پر بیان
فرمایا کہ ایک روز میں اور بارہ صاحب اور (جن کے
نام حدیث میں مفصل مذکور ہیں) خدمت اقدس

حضور پر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر تھے کہ حضورؐ نے فرمایا، لِيَطْلُبَ كُلُّ مَنْكُهُ
حَاجَةً اَعْطِيَهَا لَهُ، تم میں سے ہر ایک ایک ایک مراد مانگے کہ ہم عطا فرمائیں (اس پر دہل صاحبوں
نے دینی حاجتیں متعلق علم و معرفت اور تین شخصوں نے دنیوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں جو تفصیل
مذکور ہیں) حضورؐ پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،

كُلًّا نَمُدُّهُ هُوَ لَاءٌ وَهُوَ لَاءٌ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ
وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا۔

ہم ان اہل دین اور ان اہل دنیا سب کی مدد
کرتے ہیں تیرے رب کی عطا سے، اور تیرے
رب کی عطا پر روک نہیں۔

فامزیدہ علی صدری فواللہ ما نزعہا وانا احفظ من تلک الکتاب لفظۃً والناس فی اللہ جمیعہ مسائلہما ولكن وقراللہ فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل ففقت من بین یدیه وانا انطق بالحکمۃ وقال لی یا عمر انت اخر المشہورین بالعراق، قال وكان الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان الطریق والمتصرف فی الوجود علی التحقيق حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور ان کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلا دئے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھرا تو میں حضور کے پاس سے علم الہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گے یعنی تمہارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا۔ اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریقی ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تفلیمسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں پتلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انہوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر خلی پر پھینکتے ہیں اور لوگ ٹوٹ رہے ہیں جب جواہر کی پراتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشے سے ابل رہے ہیں۔ دن ختم کر کے میں غلوت سے باہر نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کروں، میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جو تم نے دیکھا وہ حق ہے، اور اس جیسے کہتے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جو تم نے دیکھے بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دئے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اس سے بڑھ کر دلوں پر قابو اور کیا ہو گا کہ ایک ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو فرمادیں کہ نہ ان کا ایک لفظ یاد رہے اور نہ اس علم کا کوئی مسئلہ، اور ساتھ ہی علم لدنی سے سینہ بھر دیں۔

حدیث پنجم: اور سنئے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل الفتوح میں اس سند عالی سے راوی: حدیثنا الشیخ الصالح ابو عبد اللہ محمد بن کامل بن ابو المعالی الحسینی قال سمعت

الشیخ العارف ابا محمد مفرج بن بنہان بن رکاف الشیبانی یعنی ہم سے شیخ صالح ابو عبد اللہ محمد حسینی نے حدیث بیان کی کہ میں نے شیخ عارف ابو محمد مفرج کو فرماتے سنا کہ جب حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ ہوا فقہائے بغداد سے تنوقیہ کہ فقہائے ہند میں سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے، اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے ماہر مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں، ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تاکہ انھیں جواب سے بند کر دیں، یہ مشورہ کانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے، حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں میں اس وقت مجلس وعظ میں حاضر تھا، جب وہ فقہار آ کر بیٹھ لے حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور سے نور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی مگر جسے خدا نے چاہا اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر دورہ کیا، جس جس کے سینے پر گزرتی ہے وہ حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگتا ہے، پھر وہ سب فقہار ایک ساتھ سب چلائے گئے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سر نیچے ہو کر منبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور پر نور کے قدموں پر رکھے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں نے سمجھا کہ بغداد پھر ہل گیا، حضور پر نور ان فقیہوں کو ایک ایک کر کے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ یونہی ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرما دیئے۔

جب مجلس مبارک ختم ہوئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا، یہ تمہارا حال کیا ہوا تھا؟ بولے،

لما جلسنا فقدنا جميع ما نعرفه من العلم
حتى كأنه نسخ منا فلم يبق بنا قط فلما
ضمننا الى صدره رجع الى كل منا ما نزع
عنه من العلم ولقد ذكرنا مسائلنا التي
هيأنا هاله وذكر فيها اجوبته
فجاء حضور کے لئے تیار کر کے لے گئے تھے، حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلانے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے۔

اس سے زیادہ قلوب پر اور کیا قبضہ درکار ہے کہ ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھائی

سب بھلا دیں اور پھر ایک آن میں عطا فرمادیں۔

حدیث ششم: اور سنئے، امام ممدوح اسی کتاب مبارک میں اس سند جلیل سے راوی کہ:

اخبرنا الشيخ ابو الحسن علي بن عبد الله الابهرى و ابو محمد سالم الدمياطي الصوفي

قالا سمعنا الشيخ شهاب الدين السهروردي الحديث - يعني ههنا شيخ ابو الحسن ابهرى و

ابو محمد سالم الدمياطي الصوفي نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین

سہروردی کو فرماتے سنا کہ میں سلسلہ میں اپنے شیخ معظم و عم مکرم سیدی نجیب الدین عبدالقادر سہروردی

کے ہمراہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوا، میرے شیخ نے حضور کے ساتھ

عظیم ادب برتا، اور حضور کے ساتھ ہمہ تن گوش بے زبان ہو کر بیٹھے۔ جب ہم مدرسہ نظامیہ کو واپس آئے

میں نے اس ادب کا حال پوچھا، فرمایا:

کیف لا تأدب مع من صرفه ما لکی فی قلبی میں کیونکر ان کا ادب نہ کروں جن کو میرے مالک نے

و حالی و قلوب الاولیاء و احوالہم ان دل اور میرے حال اور تمام اولیاء کے قلوب و

شاء امسکها وان شاء ارسلها لہ احوال پر تصرف بخشا ہے، چاہیں روک لیں چاہیں

چھوڑ دیں۔

مجھے قلوب پر کیسا عظیم قبضہ ہے!

حدیث سہم: اور سنئے، اور سب سے اجل و اعلیٰ سنئے، امام ممدوح قدس سرہ اسی کتاب عالی

نصاب میں اسی سند صحیح سے روایت فرماتے ہیں کہ:

حدثنا الشيخ ابو محمد القاسم بن احمد الهاشمي الحرمي الحنبلي قال اخبرنا الشيخ

ابو الحسن علي الخباز قال اخبرنا الشيخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزار الحديث -

یعنی شیخ ابو محمد ہاشمی ساکن حرم محترم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھیں عارف حضرت ابو الحسن علی خباز

نے خبر دی کہ انھیں امام اجل عارف اکمل سیدی عمر بن زرار نے خبر دی کہ میں ۵۱۵ ہجری الآخرہ ۱۱۱۵ھ

روز جمعہ کو حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو جاتا تھا، راہ میں کسی شخص

نے حضور کو سلام نہ کیا، میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب ہے، ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر وہ

ازحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پاتے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا، یہ بات

ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پر نور رضی اللہ عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور مٹا لوگ تسلیم و مجرا کے لئے چاروں طرف سے دوڑ پڑے یہاں تک کہ میرے اور حضور کے بیچ میں حائل ہو گئے ، میں اس هجوم میں حضور سے دُور رہ گیا ، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس حالت سے تو وہی پہلا حال اچھا تھا یعنی دولتِ قرب تو نصیب تھی ۔ یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی مٹا حضور نے میری طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرمایا ، اور ارشاد کیا ، اے عمر ! تم ہی نے اس کی خواہش کی تھی ۔ اوما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صوفیها عنی وان شئت اقبلت بهما الیّ . یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورحمنا بہ وجعلنا لہ وبہ الیہ ولعلیٰ قطعنا بجاہہ لیدیہ آمین ۔

یہ حدیث کحیم (مذکورہ بالا) بعینہ انھیں الفاظ سے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اباری نے زہبۃ المناظر الفاہ شریف میں ذکر کی ۔ عارف باللہ سیدی نور الملتہ والدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں اس حدیث کو لا کر ارشاد اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں ،

نادانستی کہ دلہائے مرثاں بدست من است اگر تو نہیں جانتا کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں خواہم دلہائے ایشاں را از خود بگردانم ، و اگر ہیں اگر چاہوں تو ان لوگوں کے قلوب از خود پھیر دوں خواہم روئے درخو کم یے اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں ۱۲م

یہی تو اس سب کوئے قادری غفرلہ بولاہ نے عرض کیا تھا ، ص

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

اور دُشمن بعد میں عرض کیا تھا ، ص

کنجیاں دل کی خدانے تجھے دیں ایسی کہ کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا اس قصیدہ مبارک کے وصل چہارم میں ان اشعار کا رد تھا جو حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص شان کرتے ہیں ، ظاہر ہے کہ ان کے ناپاک کلموں سے غلامانِ بارگاہ کے قلب پر کیا کچھ صدمہ نہیں پہنچتا اپنے اور اپنے خواجہ تاشوں کی تسکین کو وہ مصرع تھا جس طرح دوسری جگہ عرض کیا ہے ص رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انھیں آپ گستاخ رکے تم و شکیبائی دوست

اور یہ اس آیہ کریمہ کا اتباع ہے کہ :

لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْيَهُدَىٰ فَلَا تَكُونُ
مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝

اب اس کلام کو ایک حدیث مفیدِ مسلمین و محافظِ ایمان و دین پر ختم کریں ، امام ممدوح قدس سرہ
فرماتے ہیں :

حدثنا الشيخ الفقيه ابو الحسن علي بن الشيخ
ابو العباس احمد بن المبارك البغدادي
الحريشي ، قال اخبرنا الفقيه الشيخ محمد
بن عبد اللطيف التومسي البغدادي الصوفي
قال كان شيخنا الشيخ محي الدين عبد القادر
رضي الله تعالى عنه اذا تكلم بالكلام العظيم
يقول عقبيه بالله قولوا صدقت وانما
اتكلم عن يقين لا شك فيه انما انطق
فانطق واعطى فافرق واومر فافعل والعهد
على من امرني والدية على العاقلة
تكذبكم لي سم ساعة لا ديانكم وسبب
لا ذهاب دنياكم واخرنكم انا سياف انا
قال ويحذركم الله نفسه لولا لجام الشريعة
على لساني لا خبرتكم بما
تاكلون وما تدخرون
في بيوتكم انتم بين
يدي كالقوارير ميري
ما في بطونكم وظواهركم

یعنی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ جب کوئی عظیم بات فرماتے اس کے بعد ارشاد
فرماتے تم پر اللہ عز و جل کا عہد ہے کہ کہو حضور نے
سچ کہا میں اس یقین سے کلام فرماتا ہوں جس میں
اصلاً کوئی شک نہیں میں کہہ لیا جاتا ہوں تو کہتا
ہوں ، اور مجھے عطا کرتے ہیں تو تقسیم فرماتا ہوں ،
اور مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کام کرتا ہوں ، اور
ذمہ داری اس پر ہے جس نے مجھے حکم دیا ، اور
خون بہا مددگاروں پر ، تمہارا میری بات کو
جھٹلانا تمہارے دین کے حق میں زہرِ ہلاک ہے
جو اسی ساعت ہلاک کر دے اور اس میں تمہاری
دنیا و آخرت کی بربادی ہے ، میں تیغِ زن ہوں ،
میں سخت کش ہوں ، اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے
غضب سے ڈراتا ہے ، اگر شریعت کی روک میری
زبان پر نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم کھاتے ہو
اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو ، تم سب میرے
سامنے شیشے کی طرح ہو ، تمہارے فقط ظاہری نہیں
بلکہ جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے وہ سب ہمارے

لولا لجام الحكم على لسانى لنطق صاع
يوسف بما فيه لكن العلم مستجير بذيل
العالم كيلا يبدى مكنونه

پیش نظر ہے، اگر حکم الہی کی روک میری زبان پر
نہ ہوتی تو یوسف کا پیمانہ خود بول اٹھتا کہ اس میں
کیا ہے، مگر ہے یہ کہ علم عالم کے دامن سے
لیٹا ہوا پناہ مانگ رہا ہے کہ راز کی باتیں فاش نہ فرمائیے۔
اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا، قسم خدا کی
اللہ عز وجل کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ بڑے
سچے ہیں، آپ پر بھی اللہ کی رحمت و برکت اور
سلام - ۱۲ م

صدقت يا سيدى والله انت الصادق
المصدق من عند الله وجلى لسان
رسول الله صلى الله تعالى عليه و عليه
وبارك وسلم وشرف و مجد و عظم
وكرم -

یہ مختصر عجمی بصورت رسالہ ظاہر ہوا، اور اس میں دو مسئلوں پر کلام تھا، ایک لفظ ”شہنشاہ“
دوسرے یہ کہ قلوب پر سید اکرم و مولائے ائمہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبضہ و تصرف
ہے، لہذا مناسب کہ اس کا تاریخی نام فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ
رکھا جائے۔

والحمد لله رب العالمين، وفضل الصلوة والسلام على افضل المرسلين
والله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين، آمين، والله تعالى اعلم وعلمه اتم
واحكم -

کتبہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بسمحمد المصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثناء

آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل

رسالہ

بدر الانوار فی آداب الآثار

(آثار مقدسہ کے آداب کے بارے میں روشنیوں کا ماہِ کامل)

فصل اول

www.alanwar.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مسئلہ ۱۶۴ جمیر شریف درگاہ معنیٰ مرسلہ سید حبیب اللہ قادری دمشقی طرابلسی شامی
۲۸ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ

ما قولکم دام فضلکم (اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ آپ پر فضل ہو آپ کا کیا ارشاد مبارک ہے۔ ت) ایک شخص اپنے وعظ میں صاف انکار کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی تبرک اور حضور کے آثار شریفیہ سے کوئی چیز اصلاً باقی نہیں، نہ صحابہ کے پاس تبرکات شریفیہ سے کچھ تھا نہ کبھی کسی نبی کے آثار سے کچھ تھا، امید کہ اس کا جواب بحوالہ احادیث و کتاب ارشاد ہو۔ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ حمداً
یکافئنی فضله و انعامه و یحلتنا برضاه
دار المقامۃ دارا ذات برکت و سلامۃ
لامخافۃ فیہا و الاسامۃ و الصلوۃ و السلام
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تمام حمدیں جو مجھے اپنے فضل و انعام میں کفایت دے اور ہمیں اپنی رضا سے برکت اور سلامتی والے گھر (جنت) میں

علم نبی التمامۃ خیر من لبس الجبۃ والنعل والعمامة وعلیٰ آلہ وصحبہ ذوی الکرامۃ الناصحین لامتہ المبلغین احکامہ المعظمین اثارة بعدہ وامامہ صلوة تنمی وتنمی الی یوم القیمة۔

داخل کرے جہاں خوف ہے نہ تکلیف، اور صلوة و سلام تہامہ کے نبی پر جو جُوبہ و چل اور عمار پہننے والوں میں سب سے افضل ہیں اور آپ کی آل اصحاب کرامت والوں پر جو اُمت کے مخلص اور ان کو احکام پہنچانے والے ہیں اور آپ کے آثار مبارکہ کی آپ کے بعد اور سامنے بھی تعلیم کرنے والے ہیں، بڑھنے والی صلوة قیامت تک بڑھتی رہے۔

اما بعد یر فتاویٰ ہیں متعلق تبرکات شریفہ و آثار لطیفہ کہ ان کا ادب کیا ہے اور ان کے ثبوت میں کیا دیکھا ہے اور بے سند ہوں تو کیا چاہئے اور زیارت پر نذرانہ لینے دینے مانگنے کے مسئلے جن کا فقیر سے سوال ہوا اور مجموع کا بدار الانوار فی اداب الآثار نام ٹھہرا، والحمد للہ رب العالمین والصلوة علی المولیٰ والہ اجمعین۔

ایسا شخص آیات و احادیث کا منکر اور سخت جاہل خاصر یا کمال گمراہ فاجر ہے اس پر تو یہ فرض ہے اور بعد اطلاع بھی تائب نہ ہو تو ضرور گمراہ بے دین ہے۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے،

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکاوہدیٰ للعلین فیہ ایت بیتنت مقام ابراہیمؑ

بیشک سب میں پہلا گھر کہ لوگوں کے لئے مقرر فرمایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کو راہ دکھاتا اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کا پتھر۔

جس پر کھڑے ہو کر انھوں نے کعبہ معظمہ بنایا ان کے قدم پاک کا نشان اُس میں بن گیا، اجلہ محدثین عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و اردقی نے امام اجل مجاہد تلمیذ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کی:

قال اترقد مہ فی المقام ایتہ بینة یتہ فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں قدم پاک کا اس پتھر میں نشان ہو جانا یہ کھلی نشانی ہے جسے اللہ عز وجل آیات بینات فرما رہا ہے۔

سۃ القرآن الکریم ۳/۹۶

جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۲/۹۶ المطبعة المیمنیہ مصر
تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم " مکتبہ نزار مکتبہ المکرمة
۸/۴ ۱۱/۳

تفسیر کبیر میں ہے :

الفضيلة الثانية لهذا البيت مقام ابراهيم وهو الحجر الذي وضع ابراهيم قدمه عليه فجعل الله مانت تحت قدم ابراهيم عليه الصلوة والسلام من ذلك الحجر دون سائر اجزائه كالطين حتى غاص فيه قدم ابراهيم عليه الصلوة والسلام وهذا مما لا يقدر عليه الا الله تعالى ، ولا يظهره الا على انبياء ، ثم لما رفع ابراهيم عليه الصلوة والسلام قدمه عنه خلق قيد الصلابة الحجر مرة اخرى ، ثم انه تعالى ابقى ذلك الحجر على سبيل الاستمرار والدوام فهذه انواع من الايات العجيبة والمعجزات الباهرة اظهرها الله تعالى في ذلك الحجر .

ارشاد العقل السليم میں ہے :

ان كل واحد من اثر قدميه في صخرة صماء و غوصه فيها الى الكعبين والانه بعض الصخور دون بعض وبقائه دون سائر ايات الانبياء عليهم الصلوة والسلام وحفظه مع كثرة الاعداء الوف سنة اية مستقلة .

اور معجزات انبياء سابقين عليهم الصلوة والسلام تسليم میں اس معجزے کا باقی رکھنا چار ، اور باوصف کثرت اعداء ہزاروں برس اُس کا محفوظ رہنا پانچ ، یہ ہر ایک بچائے خود ایک آیت و معجزہ ہے ۔

یعنی کعبہ معظمہ کی ایک فضیلت مقام ابراہیم ہے یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قدم مبارک رکھا تو جتنا ٹکڑا ان کے زیر قدم آیا تر مٹی کی طرح نرم ہو گیا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قدم مبارک اُس میں پیر گیا اور یہ خاص قدرت الہیہ و معجزہ انبیاء ہے پھر جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اُس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا پھر اسے حق سبحانہ نے مدتہائے باقی رکھا تو یہ اقسام اقسام کے عجیب و غریب معجزے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر میں ظاہر فرمائے ۔

یعنی اسی ایک پتھر کو مولیٰ تعالیٰ نے متعدد آیات فرمایا اس لئے کہ اس میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشانِ قدم ہو جانا ایک اور ان کے قدموں کا گڑھوں میں پیر جانا دو اور پتھر کا ایک ٹکڑا نرم ہو جانا باقی کا اپنے حال پر رہنا تین ، اور معجزات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام تسلیم میں اس معجزے کا باقی رکھنا چار ، اور باوصف کثرت اعداء ہزاروں برس اُس کا محفوظ رہنا پانچ ، یہ ہر ایک بچائے خود ایک آیت و معجزہ ہے ۔

مولیٰ سبحۃ تعالیٰ فرماتا ہے :

قال لهم نبیهم ان اية ملكه ان ياتيكه التابوت فيه سكينۃ من ربكم وبقية مما ترك آل موسى و آل هرون تحمله الملائكة ان في ذلك لاية لكم ان كنتم مؤمنين ۱

بنی اسرائیل کے نبی شموئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سے فرمایا کہ سلطنت طاہرہ کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکہینہ ہے اور موسیٰ و ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں فرشتے اسے اٹھا کر لائیں، بے شک اس میں تمہارے لئے عظیم نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

وہ تبرکات کیا تھے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور ان کی فعلین مبارک اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا مقدسہ وغیرہ، ان کی برکات تھیں کہ بنی اسرائیل اُس تابوت کو جس لڑائی میں آگے کرتے فتح پاتے اور جس مراد میں اس سے توسل کرتے اجابت دیکھتے۔ ابن جریر و ابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، قال :

وبقية مما ترك آل موسى عصاه ورضاض الا لواحيہ ۲

تابوت سکہینہ میں تبرکات موسویہ سے ان کا عصا تھا اور تختیوں کی کرچیں۔

وکیح بن الجراح و سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن ابی حاتم و البوصالح تلمیذ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، قال :

كان في التابوت عصا موسى وعصا هرون وثياب موسى و ثياب هرون و لوحان من التوراة والمن وكلمة الفرج لا اله الا الله الحليم الكريم و سبحن الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم و الحمد لله رب العالمين ۳

تابوت میں موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے عصا۔ اور دونوں حضرات کے طبوس اور توریت کی دو تختیاں اور قدرے من کہ بنی اسرائیل پر اترا اور یہ دعائے کشائش لا اله الا الله الحليم الكريم الخ۔

معالم التنزیل میں ہے :

۱۔ القرآن الکریم ۲۴۸/۲

۲۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۲۴۸/۲ المطبعة الميمنية مصر ۲۶۶/۲

۳۔ تفسیر القرآن لعظیم لابن ابی حاتم حدیث ۲۴۸۵ مکتبة نزار مكة المكرمة ۲۴۰/۲

کان فیہ عصا موسیٰ ونعلاہ وعمامة هرون
وعصاة الخ۔
تاہوت میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا
اور ان کی نعلین اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا عمامہ وعصا الخ (ت)

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا
بالمحلاق وناول المحاق شقہ الایمن فحلقتہ
ثم دعا باطلحة الانصاری فاعطاه ایاه
ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقتہ
فاعطاه باطلحة فقال اقسمه بین
الناس
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر
سر مبارک کے داہنی جانب کے بال مونڈنے کا
حکم فرمایا پھر ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرما دئے پھر
بائیں جانب کے بالوں کو حکم فرمایا اور وہ ابو طلحہ
کو دئے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

صحیح بخاری شریف کتاب اللباس میں عیسیٰ بن طہمان سے ہے :

قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نعلین لہما قبل ان یفعل ثابت
البنانی ہذا فعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک
ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے
دو قسم تھے ان کے شاگرد رشید ثابت بنانی نے
کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نعل مقدس ہے۔

صحیحین میں ابوردہ سے ہے :

قال اخرجت الینا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کساء ملبدا وازارا غلیظا ففعلت
قبضہ روح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک
رضائی یا کبیل اور ایک موٹا تہ بند نکال کر ہمیں
دکھایا اور فرمایا کہ وقت وصال اقدس حضور پر نور

۱۔ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن تحت آیت ۲۴۸/۲ مصطفیٰ البابی مصر ۱/۲۵۷
۲۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم کتاب الجہاد
۳۔ صحیح البخاری کتاب اللباس
قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۲۱
" " " " ۱/۴۳۸
" " " " ۲/۸۷۱

علیہ وسلم فی ہذین ^۱ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ دو کپڑے تھے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

انہا اخرجت جبة طیالسیة کسروانیة لہما
لبنة دیبا ج و فرجہا مکفوفین بالدیبا ج
وقالت ہذہ جبة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کانت عند عائشة فلما قبضت
قبضتہا وكان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم یلبسہا فنحن نفعلہا للمرضی
نستشفی بہا۔^۲

یعنی انھوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت
نکالا اس کی پلیٹ ریشمین تھی اور دونوں چاکوں پر
ریشم کا کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا جبہ ہے ام المؤمنین صدیقہ کے پاس
تھا ان کے انتقال کے بعد میں نے لیا نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے تو ہم اسے دھو دھو کر
مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا چاہتے ہیں۔

صحیح بخاری میں عثمان بن عبد اللہ بن مویب سے ہے :

قال دخلت علی ام سلمة فاخرجت الینا
شعرا من شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مخضوبا۔^۳

میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک
کی ہمیں زیارت کرائی اس پر خضاب کا اثر تھا۔

یہ چند احادیث خاص صحیحین سے لکھ دیں اور یہاں احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر
بشدت اور مسئلہ خود واضح اور اس کا انکار جہل فاسخ ہے لہذا صرف ایک عبارت شفاء شریف
پر اقتصار کریں فرماتے ہیں :

ومن اعظامہ و اکبارہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابہ
ومالمسہ او عرف بہ و کانت فی

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا
ایک جز یہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ
علاقہ ہو حضور کی طرف منسوب ہو حضور نے اسے

۱۔ صحیح البخاری کتاب الجہاد ۴۳۸ و کتاب البیاس باب الاکسیدہ والنخاص ۸۶۵/۲ قدیمی کتب خانہ کراچی

صحیح مسلم کتاب البیاس باب التواضع فی البیاس قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۲/۲-۱۹۳

۱۹۰/۲

باب تحریم استعمال انار الذہب النضہ الم

۸۴۵/۲

باب مذکر فی الشب

صحیح البخاری

قلنسوة خالد بن الوليد رضي الله تعالى عنه
شعرات من شعرة صلى الله تعالى
عليه وسلم فسقطت قلنسوته ف
بعض حروبه فشد عليها شدة انكر
عليه اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم كثرة من قتل فيها فقال
لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته
من شعرة صلى الله تعالى عليه و سلم
لثلا اسلب بركتها وتقع في ايدي
المشركين ورأى ابن عمر رضي الله تعالى
عنهما واضعا يده على مقعد رسول الله
صلى الله تعالى عليه و سلم من المنبر ثم
وضعها على وجهه (ملخصاً)۔

اللهم ارزقنا حب جيبك وحسن الادب
معه ومع اوليائه آمين صلى الله تعالى
عليه و بارك و سلم و عليهم اجمعين۔

کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فصل دوم

۱۶۸۸ھ از بستی مرسلہ مولوی مفتی عزیز الحسن صاحب رجسٹرار ۹ شوال ۱۳۱۰ھ
جناب مولانا سراجا فیض مجسم علم و علم، معظم و مکرم دام مجید ہم۔ پس از سلام مسنون باعث تکلیف
آنجناب یہ ہے کہ ایک شخص برکت آثار بزرگان سے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بزرگوں کے خرقہ و جبہ

(۷) امام احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں زیر حدیث ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجعل الناس یتمسحون بوضوئہ فرماتے ہیں :

استنبط منه التبرک بما یلامس اجساد الصالحین لے
اس میں صالحین کے اجسام سے مس کرنیوالی چیز سے تبرک کا ثبوت ہے (ت)

(۸) اسی میں زیر حدیث اتی واللہ ما سألته لابلسہا انما سألته لتکون کفنی فرمایا :

فیہ التبرک بأثار الصالحین قال اصحابنا لا یندب ان یعد لنفسہ کفنا الا ان یتبرک من اثر ذی صلاح فحسن اعداده کما ہذا انتہی ملخصا۔
اس میں آثار صالحین سے تبرک کا ثبوت ہے ، ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ کسی صالح کے اثر والا کفن اپنے لئے تیار کرنا بہترین کفن ہے جیسے یہاں حدیث میں ہے انتہی ملخصا (ت)

(۹) مولانا علی قاری مکی متوفی ۱۰۱۳ھ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث سنن نسائی کے نیچے کہ طلق بن علی رضی اللہ عنہ بقیہ آب وضوے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سے مانگ کر اپنے ملک کو لے گئے یہ فائدہ لکھ کر کہ :

فیہ التبرک بفضلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونقلہ الی البلاد نظیر ماء زمزم۔
اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استعمال سے بچی ہوئی چیز سے تبرک حاصل کرنا اور اسے دوسرے شہروں میں لے جانا آب زمزم کی نظیر ہے (ت)

فرمایا :

ویؤخذ من ذلک ان فضلہ وارثیہ من العلماء والصلحاء کذلک یتبرک
اور اس سے اخذ ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارثوں علماء و صلحاء کا بچا ہوا بھی اسی طرح متبرک ہے (ت)

(۱۰) مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۲۵ھ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا :

دریں حدیث استجماع تبرک است بہ بقیہ آب وضوے و پس ماندہ آنحضرت و نقل آن ببلاد و سے بچا ہوا پانی اور دیگر سپاندہ اشیاء کا متبرک ہونا

لے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ابواب سترۃ المصلی باب السترۃ بمکۃ دار الکتب العربیہ بیروت ۴۶۷/۱

لے " " " ابواب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن نبی " ۳۹۶/۲

لے مرقاۃ المفاتیح باب المساجد مواضع الصلوٰۃ الفصل الثانی مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴۲۰/۲

مواضع بعیدہ مانند آب زمزم و آنحضرت چوں
در مدینہ سے بود آب زمزم را از حاکم مکہ
سے طلبید و تبرک سے ساخت و فضلہ وارثان او
کو علماء و صلحاء اند و تبرک با ثار و انوار ایشاں
ہم بریں قیاس ست
اور ان کو دوسرے بعید شہروں میں منتقل کرنے کی نظیر
آب زمزم شریف ہے، جب آپ مدینہ منورہ میں
تھے تو آپ حاکم مکہ سے آب زمزم طلب فرماتے اور
متبرک بناتے اور آپ کے وارث علماء و صلحاء کی
بچی ہوئی چیز اور ان کے آثار و انوار کا اسی پر
قیاس ہے۔ (ت)

(۱۱) امام علامہ احمد بن محمد مصری مالکی معاصر شیخ محقق دہلوی نے کتاب مستطاب فتح المتعال فی
مدح خیر النعال میں امام اجل خاتمہ المجتہدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی شافعی متوفی ۷۵۶ھ کا ایک
کلام نفیس تبرک بہ آثار امام شیخ الاسلام ابو زکریا نووی قدس سرہم میں نقل فرمایا،
وهذا الفطح حکى جماعة من الشافعية
ان الشيخ العلامة تقي الدين
ابا الحسن عليا السبكي الشافعي لما تولى
تدريس دار الحديث بالاشرفية بالشام بعد
وفاة الامام النووي احد من يفتخر
به المسلمون خصوصا الشافعية انشد
لنفسه -

وفي دار الحديث لطيف معنى
الى بسط لها اصبو و اوى
لعل ان امس بحر وجهي
مكانا مسه قدم النووي
واذا كانت هذا في اثار من ذكر
فما بالك باثار من شرف
دار الحديث میں ایک لطیف معنی سے بسط کی طرف
اشارہ ہے جس کی طرف میں مائل اور راجع ہوں
یہ کہ ہو سکتا ہے کہ محبت کی شدت میں اس جگہ کو اپنے
چہرے سے مس کروں جس کو امام نووی کے قدموں نے مس کیا ہے
جب یہ مذکور حضرات کے آثار کا معاملہ ہے تو اس بات
کے آثار کے متعلق تیرا حال کیا ہوگا جس ذات سے سب سے

(۱۴) اسی میں ہے ص ۵۷

ان تمام المعرفة لروحہ تحدیق و
عناية بكل شیء من طریقتہ و مذهبہ
و سلسلہ و نسبہ و قرابتہ و کل
مایلیہ و ینسب الیہ و عنایتہ ہذا
یختلط بها عنایتہ الحق

بیشک تمام معرفت والے کی روح کو اپنے متعلق
ہر چیز طریقہ، مذہب، سلسلہ، نسب و قرابت
بلکہ اس کی طرف ہر منسوب پر نظر و اہتمام ہوتا ہے
جس کی وجہ سے حق تعالیٰ کی عنایت اس کو
شامل ہو جاتی ہے (ت)

(۱۵) یہی شاہ صاحب ہمعات میں لکھتے ہیں :

از نیجاست حفظ اعراس مشایخ و موافقت زیارت
قبور ایشان و التزام فاتحہ خواندن و صدقہ
دادن برائے ایشان و اعتنائے تمام کردن بہ تعظیم
آثار و اولاد و منتسبان ایشان
اسی وجہ سے مشایخ کے عرس، ان کی قبروں کی زیارت،
ان کے لئے فاتحہ خوانی اور صدقات کا اہتمام و التزام
ضروری ہو جاتا ہے اور ان کے آثار و اولاد اور
جو چیز ان کی طرف منسوب ہو ان کی تعظیم کا مکمل
اہتمام لازم قرار پاتا ہے (ت)

(۱۶) انھیں شاہ صاحب کی انفاس العارفین میں ہے :

در حرمین شہنشاہ از بزرگان خود کلاہ حضرت غوث الثقلین
تبرک یافتہ بود شبے در واقعہ حضرت غوث الاعظم
را دید کہ می فرمایند ایں کلاہ بہ ابو القاسم اکبر آبادی
برساں آں شخص برائے امتحان یک جیبہ قیمتی ہمراہ
آں کلاہ کردہ گرفت کہ ایں ہر دو تبرک حضرت
غوث الاعظم ہستند حکم شد کہ بشمار سنام
حضرت شاں بسیار خوش شد گرفتند آں
شخص گفت کہ برائے شکر حصول ایں تبرک اہل شہر را
حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے
حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک تبرک سلسلہ دار
اپنے آباء و اجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے
وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت و احترام
کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر
فائز تھا ایک رات حضرت غوث الاعظم کو (کشف
میں) اپنے سامنے موجود پایا جو فرما رہے تھے کہ یہ کلاہ
ابو القاسم اکبر آبادی تک پہنچا دو۔ حضرت غوث الاعظم کا

۱۶ فیض الحرمین (مترجم اردو) مشہد ۲۶ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۶۱ و ۱۶۲

۱۷ ہمعات ۱۱ اکادمیہ الشاہ ولی اللہ دہلوی حیدر آباد ص ۵۸

دعوت کفید فرمودند کہ وقت صبح ہیائید مردمان بسیار
 بوقت صبح آمدند و طعام ہائے خوب خوردند و فاتحہ
 خواندند بعد ازاں پرسیدند کہ شام فقیر ہستید
 ایں قدر طعام از کجا آمد فرمود کہ جبہ را فرو ختم و تبرک
 نگاہداشتیم ہمہ گفتند کہ الحمد للہ کہ تبرک ہستی
 رسید!

خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبر آبادی کو دے دو۔ یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دیے۔
 خلیفہ ابوالقاسم نے تبرکات قبول فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار کیا۔ اس شخص نے کہا یہ تبرک ایک بہت بڑے
 بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں، لہذا اس شکریے میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کر کے روسائے شہر
 کو مدعو کیجئے، حضرت خلیفہ نے فرمایا کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں
 بلا لیجئے، دوسرے روز علی الصباح وہ درویش روسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی
 فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام
 کہاں سے مہیا فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اس غمی جتنے کو بیچ کر ضروری اشیاء خرید لی ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص چرخ
 اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو سکار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی،
 آپ نے فرمایا چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کر لی ہے اور جو سامان امتحان تھا ہم نے اسے
 بیچ کر دعوت شکرانہ کا انتظام کر ڈالا۔ یہ سن کر وہ شخص متنبہ ہو گیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری
 حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ الحمد للہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔ (ت)

اسی طرح صد با عبارات ہیں جس کے حصرو استقصا میں محل طمع نہیں، یہ سب ایک طرف
 فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پُر نور سید لوم الفشور افضل صلوات اللہ
 تعالیٰ و اجل تسلیاتہ علیہ و علی آلہ و ذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے واللہ الحجة البالغة
 طبرانی معجم اوسط اور ابونعیم علیہ میں حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے راوی،

قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یبعث الی العطاہر فیوقی بالماء فیشر بہ
یرجو بہ بركة ایدی المسلمین
نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی
آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر ج ۲ ص ۲۶۹، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر
ج ۳ ص ۴۷۱ شرح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح (صحیح
اسناد کے ساتھ ہے۔ ت)

علامہ محمد حنفی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:

یرجو بہ بركة الخ لانہم محبوبون للہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعالیٰ بدلیل ان اللہ یحب التوابین بقیۃ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے
و یحب المتطہرین امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبانِ خدا ہیں، قرآن عظیم
میں فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت
والوں کو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اعلیٰ و اجل و اکبر یہ حضور پر نور سید المبارکین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کی خاکِ نعلین پاک تمام جہانوں کے لئے تبرکِ دل و جان و سرمہ چشم دینِ ایمان
ہے وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرکِ شہرائیں اور اُسے منگاکر بغرض حصولِ برکت نوش فرماتیں
حالانکہ واللہ مسلمانوں کے دست و زبان و دل و جان میں جو برکتیں ہیں سب انھیں نے عطا فرمائیں انھیں
کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیمِ اُمت و تہذیب مشغولانِ خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں
نہ سمجھیں تو اپنے مولیٰ و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعلِ شہن کر بیدار اور برکتِ آثار اولیاء و علما کے طلبِ گار
ہوں، پھر کیسا جاہل و محروم و ناقصم بلوم کہ محبوبانِ خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصولِ برکت نہ مانے

- | | | | |
|--------|-------------------------------|------------|--------------------------------------|
| ۱/ ۴۴۳ | مکتبۃ المعارف ریاض | حدیث ۷۹۸ | لے المعجم الاوسط |
| ۲/ ۲۶۹ | مکتبۃ الامام الشافعی ریاض | حدیث مذکور | لے التیسیر لشرح الجامع الصغیر تحت |
| ۳/ ۱۵۱ | المطبعة الانزہریۃ المصریۃ مصر | ۷۷ | السراج المنیر شرح الجامع الصغیر |
| ۳/ ۱۵۱ | ۷۷ | ۷۷ | تعلیقات الحنفی علی باب السراج المنیر |

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلى الله تعالى على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه و اوليائه و علمائه و امته و حزبه اجمعين آمين - والله تعالى اعلم -

فصل سوم

۶۹ نمبر غزہ ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تبرک آثار شریفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیسا اور اس کے لئے ثبوت یقینی درکار ہے یا صرف شہرت کافی ہے اور نعلین شریفین کی تمثال کو بوسہ دینا کیسا ہے اور اُس سے توسل جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض لوگ یوں کرتے ہیں کہ تمثال نعل شریف کے اوپر بعد بسم اللہ کے لکھتے ہیں،

اللهم ادنی بركة صاحب هذين النعلين يا الله! مجھے ان نعلین پاک کی برکت سے الشریفین۔

(نواز - دت)

اور اس کے نیچے دعائے حاجت لکھتے ہیں، یہ کیسا ہے؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

فی الواقع آثار شریفہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک سلفاً و خلفاً زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک بلا تکبر رائج و معمول اور باجماع مسلمین مندوب و محبوب بکثرت احادیث صحیحہ و صحیح بخاری و مسلم و غیر ہا صحاح و سنن و کتب حدیث اس پر ناظرین جن میں بعض کی تفصیل فقیر نے کتاب البارقة الشارقة علی مادقة الشارقة میں ذکر کی اور ایسی جگہ ثبوت یقینی یا سند محدثانہ کی اصلاً حاجت نہیں اس کی تحقیق و تنقیح کے پیچھے پڑنا اور بغیر اس کے تعظیم و تبرک سے باز رہنا سخت محرومی کم نصیبی ہے ائمہ دین نے صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے اُس شے کا معروف ہونا کافی سمجھا ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں،

من اعظامہ و اکبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابہ و اکرام مشاہدہ و امکنتہ من مکة و المدينة و معاہدہ و مالمسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و اعراف بہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام متعلقات کی تعظیم اور آپ کے نشانات اور مکہ و مدینہ منورہ کے مقامات اور آپ کے محسوسات اور آپ کی طرف غسوب بمعنی کی شہرت والی اشیاء کا احترام یہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہے (د)

امہ الشفاء بتولف حقوق المصطفیٰ فصل من اعظامہ الخ عبد التواب کیدمی بوہڑ گیٹ ملتان ۴۴/۲

اسی طرح طبقہ فلبتہ شرقاً غرباً عجماً عرباً علمائے دین و ائمہ معتمدین فعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انھیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفع امراض و حصول اغراض میں اُس سے توسل فرمایا کئے اور بفضل الہی عظیم و جلیل برکات و آثار اُس سے پایا کئے۔ علامہ ابوالیمن ابن عساکر و شیخ ابوالحسن ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی و غیر ہما علماء نے اس باب میں مستقل کتابیں تصنیف کیں اور علامہ احمد مقرئ کی فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجماع و انفع تصانیف سے ہے، محدث علامہ ابوالربیع سلیمان بن سالم کلاعی و قاضی شمس الدین ضیف اللہ رشیدی و شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقرئ و سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ مدوح و شیخ محمد بن فرج سبئی و شیخ محمد بن رشید فہری سبئی و علامہ احمد بن محمد تلمسانی موصوف و علامہ ابوالیمن ابن عساکر و علامہ ابوالحکم مالک بن عبد الرحمن بن علی مغربی و امام ابوبکر احمد ابن امام ابو محمد عبد اللہ بن حسین انصاری قرطبی و غیر ہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقشہ فعل مقدس کی مدح میں قصائد عالیہ تصنیف فرمائے ان سب میں اُسے بوسہ دینے سر پر رکھنے کا حکم و استحسان مذکور اور یہی مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی و شرح مواہب علامہ زرقانی و غیر ہما کتب جلیلہ میں مسطور و قد لخصنا اکثر ذلک فی کتابنا المسطور (۱) اور ہم نے اکثر کا خلاصہ اپنی مذکور کتاب میں ذکر کیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ متبرکہ ہو ظلم ظالمین و شر شیطان و چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے عورت و روزہ کے وقت اپنے اپنے ہاتھ میں لے آسانی ہو، جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ خلق میں معزز ہو زیارت روضہ مقدس نصیب ہو یا خواب میں زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو جس لشکر میں ہونہ بھاگے جس قافلہ میں ہونہ لے، جس کشتی میں ہونہ ڈوبے، جس مال میں ہونہ چرے جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو، جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو، موضع درد و مرض پر اسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں، مہلکوں مصیبتوں میں اُس سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں، اس باب میں حکایات صلحاء و روایات علماء بکثرت ہیں کہ امام تلمسانی وغیرہ نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائی اور بسم اللہ شریف اس پر لکھنے میں کچھ حرج نہیں، اگر یہ خیال کھجے کہ فعل مقدس قطعاً تاج فرق اہل ایمان ہے مگر اللہ عز و جل کا نام و کلام ہر شے سے اجل و اعظم و ارفع و اعلیٰ ہے، یوہیں تمثال میں بھی احتراز چاہئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی جاتی کہ نام الہی یا بسم اللہ شریف حضور کی فعل اقدس مقدس پر لکھی جائے تو پسند نہ فرماتے مگر اس قدر ضروری ہے کہ فعل بحالت استعمال و تمثال محفوظ عن الابدال میں تفاوت بدیہی ہے اور اعمال کا

مدارِ نیت پر ہے، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانورانِ صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں وقف ہے۔ ت) داغ فرمایا تھا حالانکہ ان کی رانیں بہت محلِ بے احتیاطی ہیں، بلکہ سنن دارمی شریف میں ہے:

اخبرنا مالك بن اسنعمل ثنا منديل بن علي الغزالي عن علي الغزالي حدثني جعفر بن ابی المغيرة عن سعيد بن جبیر قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب في الصحيفة حتى تمتلى ثم اقلب لعلی فاكتب في ظهورة واللة تعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

مالک بن اسماعیل نے خبر دی کہ مندل بن علی الغزالی نے بیان کیا کہ مجھے جعفر بن ابی مغیرہ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ایک کاغذ پر لکھ رہا تھا کہ وہ کاغذ پڑھ گیا پھر میں نے اپنا جوتا لٹا کر کے لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔ (ت)

فصل چہارم

مسئلہ مسو کہ حضرت سید حبیب اللہ زعمی دمشقی طرابلسی حیلانی وارد حال بریلی ۱۲۲۶ھ کی فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ جو لوگ تبرکات شریف بلاسند لاتے ہیں ان کی زیارت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ آج کل مصنوعی تبرکات زیادہ لے پھرے ہیں یہ ان کا کتنا کیسا ہے؟ اور جو زائر کچھ نذر کرے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص خود مانگے اس کا مانگنا کیسا ہے؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار و تبرکات شریفہ کی تعظیم دینِ مسلمان کا فرض عظیم ہے، تاہم یہ کہ جس کا ذکر قرآن عظیم میں ہے جس کی برکت سے بنی اسرائیل ہمیشہ کافروں پر فتح پاتے اس میں کیا تھا بقیۃ مما ترک آل موسیٰ والہی دن موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے چھوڑے ہوئے تبرکات سے کچھ بقیہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کی نعلین مبارک اور ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ وغیرہ۔ ولہذا تو اتر سے ثابت کہ جس چیز کو کسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

کوئی علاقہ بدن اقدس سے چٹونے کا ہوتا صحابہ و تابعین و ائمہ دین ہمیشہ اس کی تعظیم و حرمت اور اس سے ملبس برکت فرماتے آئے اور دین حق کے معظم اماموں نے تصریح فرمائی کہ اس کے لئے کسی سند کی بھی حاجت نہیں بلکہ وہ چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک سے مشہور ہو اس کی تعظیم شعار دین سے ہے۔ شفا شریف و مواہب لدنیہ و مدارج شریف، وغیرہ میں ہے :

من اعظامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اعظام جمیع اسبابہ و مالمسہ او عرف میں سے ہے اُن تمام اشیاء کی تعظیم جس کو بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ علاقہ ہو اور جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوا ہو یا جو حضور کے نام پاک سے مشہور ہو۔

یہاں تک کہ برابر ائمہ دین و علمائے معتمدین فعل اقدس کی شیعہ و مثال کی تعظیم فرماتے رہے اور اس سے صد با عجیب مددیں پائیں اور اُس کے باب میں مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں، جب نقشے کی یہ برکت و عظمت ہے تو خود فعل اقدس کی عظمت و برکت کو خیال کیجئے پھر ردائے اقدس جبہ مقدسہ و عمامہ مکرمہ پر نظر کیجئے پھر ان تمام آثار و تبرکات شریفہ سے ہزاروں درجے اعظم و اعلیٰ و اکرم و اولیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن پاک کا تراشہ ہے کہ یہ سب بلبوسات تھے اور وہ جزیر بدن والا ہے اور اس سے اہل و اعظم و ارفع و اکرم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک کا نمونے مطہر ہے، مسلمان کا ایمان گواہ ہے کہ سنت آسمان و زمین ہرگز اُس ایک نمونے مبارک کی عظمت کو نہیں پہنچتے اور ابھی تصریحات ائمہ سے معلوم ہو گیا کہ تعظیم کے لئے نہ یقین و درکار ہے نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نام پاک سے اُس شے کا اشتہار کافی ہے ایسی جگہ بے ادراک سند تعظیم سے باز نہ رہے گا مگر بیا رد دل پر آزاد دل جس میں عظمت شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروجہ کافی نہ ایمان کامل، اللہ عز و جل فرماتا ہے :

ان یتک کا ذباً فعلیہ کذبہ وان یتک صادقاً اگر یہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ کا وبال اُس پر، اور اگر سچا ہے تو تمہیں پہنچ جائیں گے بعض وہ عذاب جن کا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے۔

اور خصوصاً جہاں سند بھی موجود ہو پھر تو تعظیم و اعزاز و تکریم سے باز نہیں رہ سکتا مگر کوئی کھلا کافریا چھپا

منافق، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور یہ کہنا کہ آج کل اکثر لوگ مصنوعی تبرکات لئے پھرتے ہیں مگر وہیں محل بلا تحسین شخص ہو یعنی کسی شخص معین پر اس کی وجہ سے الزام یا بدگمانی مقصود نہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں اور بلا ثبوت شرعی کسی خاص شخص کی نسبت حکم لگانا دینا کہ یہ انھیں میں سے ہے جو مصنوعی تبرکات لئے پھرتے ہیں ضرورتاً ناجائز و گناہ و حرام ہے کہ اس کا منشا صرف بدگمانی ہے اور بدگمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔ رسول اللہ ﷺ

ایاکہ والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔

ائمہ دین فرماتے ہیں :

انما ينشوء الظن الخبيث من القلب خبیث گمان خبیث ہی دل سے پیدا ہوتا الخبیث۔

تبرکات شریفہ جس کے پاس ہوں ان کی زیارت کرنے پر لوگوں سے اس کا کچھ مانگنا سخت شنیع ہے جو تندرست ہو اعضاء صحیح رکھتا ہو نوکری خواہ مزدوری اگر چہ ڈالیا دھوئے کے ذریعہ سے روٹی کھا سکتا ہو اسے سوال کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ

لا تحل الصدقة لغنى ولا لذی مرة غنی یا سکت والے تندرست کے لئے صدقہ سہی۔

علماء فرماتے ہیں :

ما جمع السائل بالتكدي فهو الخبيث۔ سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرتا ہے وہ خبیث ہے۔

اس پر ایک تشناعت یہ ہوئی، دوسری شناعت سخت تر یہ ہے کہ دین کے نام سے دنیا

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الوصایا ۳۸۴/۱ و کتاب الفرائض ۹۹۵/۲ - صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ ۳۱۶/۲ جامع الترمذی ابواب البر ۲۰/۲ - مؤطا امام مالک باب ما جاز فی المہاجرۃ ص ۷۰۲

۲۔ فیض القدر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۲۹۰۱ ایاکہ والظن الخ و الار المعرفۃ بیروت ۱۲۲/۳

۳۔ مسند امام احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۲/۲

۴۔ رد المحتار کتاب الکراہیۃ ۲۴۷/۵ و فتاویٰ ہندیۃ کتاب الکراہیۃ ۳۴۹/۵

کہا تا ہے اویشتون باینتی شمنًا قلیلاً (میری آیات کے ذریعہ قلیل رقم حاصل کرتے ہیں) کے قبیل میں داخل ہوتا ہے۔ تبرکات شریفہ بھی اللہ عز و جل کی نشانیوں سے عمدہ نشانیاں ہیں ان کے ذریعہ سے دنیا کا ذلیل قلیل پونجی حاصل کرنے والا دنیا کے بدلے دین پہنچنے والا ہے، شناعت سخت تر یہ ہے کہ اپنے اس مقصد فاسد کے لئے تبرکات شریفہ کو شہر بشہر در بدر لئے پھرتے ہیں اور کس و ناکس کے پاس لے جاتے ہیں، یہ آثار شریفہ کی سخت توہین ہے، خلیفہ بارہوی رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم دارالہجرہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی تھی کہ اُن کے یہاں جا کر خلیفہ زادوں کو پڑھا دیا کریں، فرمایا، میں علم کو ذلیل نہ کروں گا انھیں پڑھنا ہے تو خود حاضر ہوا کریں۔ عرض کی: وہی حاضر ہو گئے مگر اور طلباء پر ان کو تقدم دی جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا سب یکساں رکھے جائیں گے۔ آخر خلیفہ کو یہی منظور کرنا پڑا۔ یونہی امام شریک نجفی سے خلیفہ وقت نے چاہا تھا کہ اُن کے گھر جا کر شہزادوں کو پڑھا دیا کریں۔ انکار کیا۔ کہا: آپ امیر المومنین کا حکم ماننا نہیں چاہتے۔ فرمایا: یہ نہیں بلکہ علم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا۔

رہا یہ کہ بے اس کے مانگے زائرین کچھ اسے دیں اور یہ لے، اس میں تفصیل ہے، شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ *المعہود عنہما کالشرط لفظاً* (عرفاً مقررہ چیز لفظاً مشروط کی طرح ہے۔ ت) یہ لوگ تبرکات شریفہ شہر بشہر لئے پھرتے ہیں ان کی نیت و عادت قطعاً معلوم کہ اس کے عوض تحصیلِ زور و جمع مال چاہتے ہیں یہ قصد نہ ہو تو کیوں دُور دراز سفر کی مشقت اٹھائیں، ریلوں کے کرائے دیں، اگر کوئی ان میں زبانی کہے بھی کہ ہماری نیت فقط مسلمانوں کو زیارت سے بہرہ مند کرنا ہے تو اُن کا حال اُن کے قال کی صریح تکذیب کر رہا ہے ان میں علی العموم وہ لوگ ہیں جو ضروری ضروری طہارت و صلوٰۃ سے بھی آگاہ نہیں اس فرض قطعی کے حاصل کرنے کو کبھی دس پانچ کوس یا شہر ہی کے کسی عالم کے پاس گھر سے آدھ میل جانا پسند نہ کیا مسلمانوں کو زیارت کرانے کے لئے ہزاروں کوس سفر کرتے ہیں پھر جہاں زیارتیں ہوں اور لوگ کچھ نہ دیں وہاں ان صاحبوں کے غصے دیکھتے پہلا حکم یہ لگایا جاتا ہے کہ تم دوگوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ محبت نہیں گویا ان کے نزدیک محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان اسی میں منحصر ہے کہ حرام طور پر کچھ ان کی نذر کر دیا جائے، پھر جہاں کہیں سے لے بھی مگر ان کے خیال سے تھوڑا ہو ان کی سخت شکایتیں اور مذمتیں ان سے سُن لیجئے اگرچہ وہ دینے والے صلحاء و علماء ہوں اور مالِ حلال سے دیا ہو اور جہاں پیٹ بھر کے مل گیا وہاں کی لمبی چوڑی تعریفیں لے لیجئے اگرچہ وہ دینے والے فاسق فجار بلکہ بد مذہب ہوں اور مالِ حرام سے دیا ہو تو قطعاً معلوم ہے کہ وہ زیارت نہیں کراتے بلکہ لینے کے لئے اور زیارت کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ضرور کچھ دینا

پڑے گا تو اب یہ صرف سوال ہی نہ ہوا بلکہ بحسب عرف زیارت شریفہ پر اجارہ ہو گیا اور وہ بچہ و جہ حرام ہے،
اولاً زیارت آثار شریفہ کوئی ایسی چیز نہیں جو زیر اجارہ داخل ہو سکے،

کما صرح بہ فی رد المحتار وغیرہ ان
ما یؤخذ من النصارى علی زیارۃ
بیت المقدس حرام، وهذا اذا
کان حراما اخذہ من کفار و دور
الحرب کالدوسر وغیرہم فکیف
من المسلمین ان ھو الا ضلال
جس طرح اس کی تصریح رد المحتار وغیرہ میں ہے کہ
بیت المقدس کی زیارت کے عوض عیسائیوں
سے وصولی حرام ہے، یہ حربی کافروں اور
سرداروں وغیرہ سے وصولی حرام ہے تو مسلمانوں
سے وصولی کیسے حرام نہ ہو گی یہ نہیں
مگر کھلی گمراہی۔

(ت)

مبین۔

ثانیاً اجرت مقرر نہیں ہوتی کیا دیا جائے گا اور جو اجارے شرعاً جائز ہیں ان میں بھی اجرت
مجمول رکھی جانا سے حرام کر دیتا ہے نہ کہ جو سرے سے حرام ہے کہ حرام اور حرام ہوا۔ اور یہ حکم جس طرح گشتی
صاحبوں کو شامل ہے مقامی حضرات بھی اس سے محفوظ نہیں جبکہ اسی نیت سے زیارت کراتے ہوں اور ان
کا یہ طریقہ معلوم و معروف ہو، یا اگر بندہ خدا کے پاس کچھ آثار شریفہ ہوں اور وہ انہیں بہ تعظیم اپنے مکان میں
رکھے اور جو مسلمان اس کی درخواست کرے محض لوجہ اللہ اسے زیارت کر دیا کرے کبھی کسی معاوضہ نذرانہ
کی تمنا نہ رکھے، پھر اگر وہ اسودہ حال نہیں اور مسلمان بطور خود قلیل یا کثیر بنظر اعانت اُسے کچھ دے تو
اس کے لئے لینے میں اس کو کچھ حرج نہیں باقی گشتی صاحبوں کو عموماً اور مقامی صاحبوں میں خاص ان کو
جو اس امر پر اخذ مذکور کے ساتھ معروف و مشہور ہیں شرعاً جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی مگر ایک یہ کہ
خدا نے تعالیٰ ان کو توفیق دے نیت اپنی درست کریں اور اس شرط عرفی کے رد کے لئے صراحۃً اعلان
کے ساتھ ہر جلسے میں کہہ دیا کریں کہ مسلمانو! یہ آثار شریفہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا فلاں
ولی معزز و مکرم کے ہیں کہ محض خالصاً لوجہ اللہ تمہیں ان کی زیارت کرائی جاتی ہے ہرگز ہرگز کوئی بدلہ یا
معاوضہ مطلوب نہیں، اس کے بعد اگر مسلمان کچھ نذر کریں تو اسے قبول کرنے میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ غناویہ
قاضی خاں وغیرہ میں ہے، ان الصریح یعقوب الدلالة (کہ صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔ ت)

لہ

اور اس کی صحت نیت پر دلیل یہ ہوگی کہ کم پر ناراض نہ ہو بلکہ اگر جیسے گزرجائیں لوگ فوج فوج زیارتیں کر کے یوں ہی چلے جائیں اور کوئی پیسہ نہ دے جب بھی اصل دل تنگ نہ ہو اور اسی خوشی و شادمانی کے ساتھ مسلمانوں کو زیارت کرایا کرے، اس صورت میں یہ لینا دینا دونوں جائز و حلال ہوں گے اور زائرین موزور دونوں اعانتِ مسلمین کا ثواب پائیں گے اُس نے سعادت و برکت دے کر اُن کی مدد کی انھوں نے دنیا کی متاعِ قلیل سے فائدہ پہنچایا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه
سرواہ مسلم فی صحیحہ عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما -
تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو
نفع پہنچائے، پہنچائے (اے مسلم نے اپنی صحیح
میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اللہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون
اخیه - رواہ الشیخان
اللہ اپنے بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ
اپنے بھائی کی مدد میں ہے (اسے امام بخاری و
مسلم نے روایت کیا۔ ت)

علی الخصوص جب یہ تبرکات والے حضرات سادات کرام ہوں تو اب کی خدمت اعلیٰ و درجہ
کی برکت و سعادت ہے، حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص
اولادِ عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کا صلہ دنیا میں نہ پائے نہ نفسِ نفیس
روزِ قیامت اس کا صلہ عطا فرماؤں گا۔ اور اگر زیارت کرانے والے کو اس کی توفیق نہ ہو تو زیارت
کو نیا لے کر چاہے خود ان سے صاف صراحت کہہ دے کہ نذر کچھ نہیں دی جائے گی خالصاً لوجہ اللہ
اگر آپ زیارت کراتے ہیں کرایے اس پر اگر وہ صاحب نہ مانیں ہرگز زیارت نہ کرے کہ زیارت
ایک مستحب ہے اور یہ لیس دین حرام، کسی مستحب شے کے حاصل کرنے کے واسطے حرام کو اختیار نہیں
کر سکتے۔ اشیاء و نظائر وغیرہ میں ہے:

ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ - جس چیز کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے (ت)

۱۔ صحیح مسلم باب استجاب الرقۃ من العین الخ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/۲۲۴
۲۔ کتاب الذکر والدعا باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن ۲/۳۴۵
۳۔ الاشیاء والنظار الفن الاول ۱/۱۸۹ و رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ۲/۵۶

در مختار میں ہے :

الْأَخْذُ وَالْبَعْطُ أَشْعَالٌ (لینے اور دینے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔ ت)
 اسی در مختار میں تصریح ہے کہ جو تندرست ہو اور کسب پر قادر ہو اسے دینا حرام ہے کر دینے والے
 اس سوال حرام پر اس کی اعانت کرتے ہیں اگر نہ دیں خواہی خواہی عاجز ہو اور کسب کرے اور اگر اس کی
 غرض زیارت کرنے والے صاحب نے قبول کر لی تو اب سوال واجب کا قدم در میان سے اٹھ گئی
 بے تکلف زیارت کرے دونوں کے لئے اجر ہے اس کے بعد حسب استطاعت اُن کی نذر کر دے
 یہ لینا دینا دونوں کے لئے حلال اور دونوں کے لئے اجر ہے، بھلا اللہ فقیر کا یہی معمول ہے اور توفیق خیر
 اللہ تعالیٰ سے مستول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ بتاریخ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ

جناب من ! ایک نئی بات سُنی گئی ہے اس کی بابت عرض کرتا ہوں اطمینان فرمائیے۔
 سوال : نقلِ روضہ منورہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نقلِ روضہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ اور تعویذ میں کیا فرق ہے، شرعاً کس کی تعظیم کم و بیش کرنا چاہئے، اگلی کون افضل ہے، اور
 زیارت کرنا روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درست ہے یا نہیں، یعنی نقلِ روضہ منورہ کو
 جو مقبولِ حسین کے یہاں ہے بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ کاریگر کی کاریگری دیکھ لو لفظ زیارت کا کہنا اور
 وقتِ زیارت درود شریف پڑھنا اور مثلِ اصل کے تعظیم کرنا درست ہے ہرگز نہیں چاہئے، اتنا کہنا تو مثل
 کے نسبت درست کہتے ہیں الا بالکل تعظیم کرنا محض بُرا بتاتے ہیں اور ایسا کرنا نبی الے کو مثلِ ہنود کے بچے
 ہیں اس کا کیا جواب ہے ؟

الجواب

روضہ منورہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نقل صحیح بلاشبہ معلماتِ دینیہ سے ہے
 اس کی تعظیم و تکریم بوجہ شرعی ہر مسلمان صحیح الایمان کا مقتضایہ ایمان ہے خدا
 اے گل تو خرسندم تو بُوئے کسے داری
 (اے پھول میں تجھے اس لئے سونگھتا ہوں کہ تجھ میں کسی کی خوشبو ہے۔ ت)

اس کی زیارت باادب شریعت اور اُس وقت درود شریف کی کثرت ہر مومن کی شہادتِ قلب و ہدایتِ عقل

مستحب و مطلوب ہے ، علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں :

من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة

الروضة فليبرز مثاليها وليشبهه مثاقا

لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال

نعله الشريفة مناب عينها في المنافع

والخواص بشهادة التجربة الصحيحة

ولذا جعلوا له من الاكرام والاحترام

ما يجعلون للنوب عنه

اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ گواہ ہے ولہذا علمائے دین نے اس کی نقل کا اعزاز و اکرام وہی رکھا جو

اصل کا رکھتے ہیں۔

یعنی روضہ مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی نقل میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل

روضہ اقدس کی زیارت نہ ملے وہ اس کی زیارت

کرنے اور شوقِ دل کے ساتھ اسے بوسہ دے

کہ یہ نقل اسی اصل کے قائم مقام ہے جیسے

نقل مبارک کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً خود

نقل کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ گواہ ہے ولہذا علمائے دین نے اس کی نقل کا اعزاز و اکرام وہی رکھا جو

اصل کا رکھتے ہیں۔

اسی طرح دلائل الخیرات و مطالع المسرات وغیرہا معتبرات میں ہے اس بحث کی تفصیل جیل فقیر

کے رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزارعہ و نعالہ^۳ میں ہے یہاں لفظ زیارت کی ممانعت

محض جہالت ہے اور معاذ اللہ درود شریف کی ممانعت اور سخت حماقت اور صراحتہ شریعتِ مطہرہ پر

افترار ہے۔ علامہ طاہر فتنی جمع البحار میں اپنے استاد امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں :

من استقيظ عند أخذ الطيب وشمه الى

ما كان عليه صلى الله تعالى عليه وسلم

من محبته للطيب فصلى عليه صلى

الله تعالى عليه وسلم لما وقر في قلبه

من جلالتہ واستحقاقہ علی کل امتہ

ان يلاحظوا بعين نهاية الاجلال عند

مراوية شئ من آثارہ او ما يدل علیہا

فہو آت بہالہ فیہ اکمل الثواب الجزیل

وقد استحبہ العلماء لمن رأى

خوشبو والے کے پاس خوشبو دیکھ کر متوجہ ہوا اور

اسے سونگھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشبو

کو پسند فرماتے تھے تو اس وقت درود شریف

پڑھا اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی جلالتِ شان کا دل میں وقار پایا اور تمام

امت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ استحقاق

جانتے ہوئے کہ آپ کے آثار مبارکہ کو

دیکھتے ہوئے ان کی تعظیم و اہتمام کو ملحوظ رکھیں

تو خوشبو سونگھنے پر درود شریف پڑھنے والے

شيثا من آثاره صلى الله تعالى عليه وسلم ولا شك ان من استحضر ما ذكرته عند شمه للطيب يكون كالسراى شى من آثاره الشريفة فى المعنى فليس به الا اكثار من الصلوة والسلام عليه صلى الله تعالى عليه وسلم حينئذ اتم مختصراً

نے اس پر کامل اور بھاری ثواب پایا جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثار کو دیکھنے والے کے لئے علماء کرام نے اس کو مستحب قرار دیا ہے اور کوئی شک نہیں کہ خوشبو سونگھنے پر مذکورہ امور کو مستحضر کرنے والے نے گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثار شریفہ کو معنی دیکھا تو اس وقت صرف درود شریف کی کثرت ہی اس کو مناسب ہے اھ مختصراً (ت)

اسی ارشاد جلیل میں صاف تصریح جلیل ہے کہ تمام امت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے کوئی چیز دیکھیں یا وہ شے دیکھیں جو حضور کے آثار شریفہ سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہو تو اس وقت کمال ادب و تعظیم کے ساتھ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور لائیں اور درود و سلام کی کثرت کریں ولہذا جو خوشبو لیتے یا سونگھتے وقت یاد کرے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے دوست رکھتے تھے وہ بھی گویا معنی آثار شریفہ کی زیارت کر رہا ہے اُسے اُس وقت درود پڑھنے کی کثرت مسنون ہونی چاہئے تو فعل روضہ مبارکہ کہ صاف صاف مایدل علیہا میں داخل ہے اس کی زیارت کے وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر درود و تسلیم کیوں نہ مستحب ہوگی ایسی تعظیم کرنے والے کو معاذ اللہ کفار و مشرکین کے مثل بتانا سخت ناپاک کلمہ بیباک ہے قائل جاہل پر توبہ فرض ہے بلکہ از سر نو کلمہ اسلام کی تجدید کر کے اپنی عورت سے نکاح دوبارہ کرے کہ اس نے بلا وجہ مسلمانوں کو شل کفار بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من دعا رجلاً بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه رواه الشيخان جس نے کسی کو کفر کے ساتھ پکارا یا اسکو عدو اللہ کہا حالانکہ وہ شخص ایسا نہ تھا تو وہ کلمہ کہنے والے

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

کی طرف لوٹے گا۔ اس کو شیخین (بخاری و مسلم) نے
حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

یونہی اگر روضہ مبارکہ حضرت شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی
جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر محض نیت تبرک بے آمیزش منکرات شرعیہ مکان میں رکھتے تو شرعاً کوئی
حرج نہ تھا، مگر حاشا تعزیر ہرگز اس کی نقل نہیں، نقل ہونا درکار بنانے والوں کو نقل کا قصہ بھی
نہیں، ہر جگہ نئی تراش نئی گھڑت جسے اس اصل سے نہ کچھ علاقہ نہ نسبت، پھر کسی میں پریاں کسی میں
براق، کسی میں اور بیہودہ ططراق، پھر کوپہ بکوجہ و دشت بدشت اشاعت غم کے لئے ان کا گشت
اور اس کے گرد سینہ زنی ماتم سازشی کی شور افگنی، حرام مرثیوں سے فوجہ کنی، عقل و نقل سے کمی چھنی،
کوئی ان کچھپیوں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول طواف کوئی سجدے میں گرا ہے کوئی اس
مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام عالی مقام سمجھ کر اس ابرک پتی سے مرادیں مانگتا منتیں
مانتا ہے، عرضیاں باندھتا حاجت روا جانتا ہے، پھر باقی تماشے باجے تماشے مردوں عورتوں کا
راتوں کو میل اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں، غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں
سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بیہودہ رسموں نے جاہلانہ اور فاسقانہ
میلوں کا زمانہ کر دیا پھر وبال ابتداء کا وہ جوش ہوا کہ تیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا، ریا و تفاخر علانیہ
ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے، روٹیاں زمین پر
گر رہی ہیں، رزق الہی کی بے ادبی ہوتی ہے، پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں، مال کی اضاعت
ہو رہی ہے مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگہ لٹا رہے ہیں، اب بہار عشرہ کے پھول کھلے، تماشے باجے
بجتے چلے، رنگ رنگ کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم
جشن فاستقانہ یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ ڈھانچے بعینہا حضرات شہدائے کرام
علیہم الرضوان کے پاک جنازے ہیں جڑ

اے مومنو! اٹھاؤ جنازہ حسین کا

گاتے ہوئے مصنوعی کربلا پہنچے، وہاں کچھ فوج اُتار باقی توڑتا رُدفن کر دئے، یہ ہر سال اضاعت مال
کے جرم و وبال جُدا گاندہ ہے اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کرام کہ بلا علیہم الرضوان والشہداء کا
مسلمانوں کو نیک توفیق بخشے اور بدعات سے توبہ دے آمین آمین !

تعزیر داری کہ اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے، ان خرافات کے

شیوٹ نے اس اصل مشروع کو بھی اب مخدور و محظور کر دیا کہ اُس میں اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیر داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے و مایوڈی الی محظور محظور (جو چیز ممنوع تک پہنچائے وہ ممنوع ہے۔ ت) حدیث میں ہے اتقوا مواضع التہم (تہمت کے مواقع سے بچو۔ ت) اور وارد ہوا،

من کانت یومئذ باللہ والیوم الآخر جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کے مواقع میں ہرگز نہ کھڑا ہو۔ (ت)

لہذا اور بارہ کربلائے معلیٰ اب صرف کاغذ پر صحیح نقشہ لکھا ہوا محض بقصد تبرک ہے آمیزش منہیات، پاس رکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے والسلام علی من اتبع الهدی، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

(ختم شد رسالہ بدرالانوار فی آداب الاُشاس)

www.KitaboSunnat.com

- ۱۔ کشف الخفاہ حدیث ۸۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳۷/۱
 ۲۔ تحف السادۃ المتقین کتاب عجائب القلب دار الفکر بیروت ۲۸۳/۷
 ۳۔ مراقی الفلاح مع حاشیۃ الخطاوی کتاب الصلوٰۃ باب اوراک الفریضۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲۲۹

رسالہ

شفاء الوالہ فی صور الحبيب ومزارہ ونعالہ

۱۳

۱۵

(محبوبِ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدس کے نقشوں میں غمزہ کی شفا)

۱۴۵۵ھ از ریاست ریواں مدرسہ مولوی عبد الرحیم خان ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ
ما قولکم ایہا العلماء الکرام فی ہذہ المسائل (اے علماء کرام! ان مسائل کے بارے میں

آپ کیا فرماتے ہیں۔ ت)؛

(۱) بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصولِ ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ؟ اور بنانے والا اور خریدار مثنوی ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تصویرِ براقِ نبوی و نیز تصویرِ حضرت جبریل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصولِ ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلادِ نبوی میں تصاویر مذکورین کو بتکلف تمام نمائشاً بوقتِ ذکرِ معراج شریف حاضرینِ مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضورِ معراج کو تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس و بوسہ کیلئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہو سکتا ہے اور امورِ مندرجہ سوالاتِ دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

(۳) نقشہِ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض حصولِ ثواب زیارت بنوا کر اپنے پاس

رکنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تو تعظیم نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے، جائز ہے یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضہ مطہرہ دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

(۴) بصورتِ ناجوازی وغیرہ شروع ہونے تصاویر کے اُن تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضہ مطہر دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی و قائم رکھنا؟ افتونا بالصواب و استقونا بالمجواب توجروا بالاجرین و تکرموا فی الدارین (ہمیں ٹھیک ٹھیک فتویٰ دو اور بہترین جواب سے سرفراز فرماؤ تاکہ تمہیں دو ہر اجر ملے اور دونوں جہان میں عزت پاؤ۔ ت)

الجواب

اللهم لك الحمد صل على نبيك نبی الحمد و
 اله وصحبه الخیار الحمد اسألك حسن
 الادب وصدق الحب لجیبك الکریم علیه
 وعلى اله افضل الصلوة والتسليم سب
 اتی اعوذیک من هزات الشیطن واعوذیک
 رب ان يحضرون۔
 اے اللہ! درحقیقت تیرے ہی لئے سب تعریف و
 توصیف ہے، اور نزولِ رحمت فرما اپنے نبی پر
 جو نبی حمد ہیں، اور ان کی آل اور ان کے ساتھیوں
 پر رحمت نازل فرما جو اچھی
 حمد کرنے والے ہیں۔

ہم تجھ سے بہترین ادب اور
 تیرے حبیبِ مکرم کی سچی محبت کا سوال کرتے ہیں۔ آپ پر اور آپ کی اولاد پر سب سے بہتر درود ہو۔ اے
 میرے پروردگار! بیشک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے پروردگار! میں
 تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس (شر کے لئے) حاضر ہوں۔ (ت)
 اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے
 میں سیأت کراتا ہے اور شہد کے بہانے زیر ہلاتا ہے۔ العیاذ باللہ رب العالمین اس مسکین تینوں تصویرات
 مذکورہ بنانے والے ان کی زیارت و لمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقت وہ اپنی ان حرکات باطلہ
 سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے
 حضور والا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا
 بنوانا، اعزاز اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے
 دور کرنے مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حد تو اتنی ہیں، یہاں بعض مذکور ہوئی ہیں۔

حدیث ۱: صحیحین و مسند امام محمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کل مصور فی النار یجعل اللہ لہ بكل صورة
صورہا نفسا فتعذب بہ فی جہنم ۱۰
ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے
جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا
کو وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔

حدیث ۲: انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون ۱۱
بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر
بنانے والوں پر ہے۔

حدیث ۳: انہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم من ذہب
یخلق خلقا کخلق فیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا
حبة او لیخلقوا شعیرۃ ۱۲
اللہ عز وجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو
میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی
چھوٹی یا بڑی یا گھول یا بچہ کا دانہ تو بنا دیں۔

حدیث ۴: صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

۱۰ مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ المتفق علیہ کتاب اللباس باب التصاویر مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۸۵
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحريم تصویر صورة الحيوان ۲۰۲/۲
مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۳۰۸/۱

۱۱ صحیح البخاری کتاب اللباس باب التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۸۰/۲
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحريم تصویر صورة الحيوان ۲۰۱/۲
صحیح مسلم کتاب اللباس باب التصاویر ۲۰۲/۲
صحیح البخاری کتاب اللباس باب التصاویر ۸۸۰/۲

ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون
یوم القیمة یقال لهم احيوا ما خلقتم
بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن
عذاب کے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ
صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

حدیث ۵: مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صور صورة فان الله معذبه
حق ینفخ فیہا الروح ولیس
بنا فخر
جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے
عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے
اور نہ پھونک سکے گا۔

حدیث ۶: مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان
تبصران واذنات تسبعان ولسان
ینطق یقول اذی وکلت بثلاثة بکل جبار
عنید ویکل من دعا مع الله الیها
آخر و بالمصورین
قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے
دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے
والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین
فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے
اور ہر ظالم بہت دھرم اور تصویر بنانے والے۔
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۔ صحیح البخاری کتاب البیاس باب عذاب المصورین یوم القیمة قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۸۰/۲
صحیح مسلم باب تحریم تصویر صورة الحيوان ۲۰۱/۲
سنن النسائی کتاب الزینة ذکر ما یكلف اصحاب الصور یوم القیامة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۳۰۰/۲
۲۔ صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۹۶/۱
صحیح مسلم باب تحریم صورة الحيوان ۲۰۲/۲
مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲۴۶ و ۲۴۱/۱
سنن النسائی کتاب الزینة ذکر ما یكلف اصحاب الصور الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۳۰۰/۲
۳۔ جامع الترمذی ابواب صفة جہنم باب ما جاء فی صفة النار ابن کمینی دہلی ۸۱/۲
مسند احمد بن حنبل از مسند ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۳۶/۲

حدیث ۷ : امام احمد سند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان اشد اهل النار عذابا یوم القيامة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائز و هو لواء المصورون و لفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القيامة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یفصل الناس بغير علم او مصور یصور التماثیل لہ

بیشک روز قیامت سب دو زخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

حدیث ۸ : بہیقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان اشد الناس عذابا یوم القيامة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیہ والمصورون وعالم لا یشرفہ بعلمہ لہ

بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔

حدیث ۹ : امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت امام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لي بقرا م فيه تماثيل فلما سراه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک کھڑکی پر تصویر ارپردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے

۲۶/۱۰	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۱۰۴۹۷	المعجم الکبیر
۱۲۲/۴	دار الکتب العربیۃ بیروت	ترجمہ ۲۵۳ ضمیمہ بن عبد الرحمن	حلیۃ الاولیاء
۴۰۴/۱	المکتبۃ الاسلامیۃ بیروت	از مسند عبداللہ بن مسعود	مسند احمد بن حنبل
۱۹۴/۶	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدیث ۷۸۸۸	شعب الایمان

تكون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس
عذابا عند الله يوم القيمة الذين
يضاهون بخلق الله وفي رواية للشيخين قام
على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية
فقلت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله
فماذا ذنبت فقال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور ليعذبون
يوم القيمة فيقال لهم احيوا ما خلقتم وقال
ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة
وفي اخرى لهما تناول الستر فهتكه وقال من
اشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يشبهون
بخلق الله

حدیث ۱۰ : ابوداؤد وترمذی و نسائی و ابن جابر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا في جبريل عليه الصلوة والسلام
فقال لي مر برأس التماثيل
يقطع فتصير كهيئة الشجرة و
امر بالستر فليقطع فليجعل
وسادتين منبرذتين توطنان
هذا مختصرا -

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
حاضر ہو کر عرض کی حضور! مورتوں کیلئے حکم دیں کہ
اُن کے سر کاٹ دئے جائیں کہ پڑکی طرح رہ جائیں
اور تصویردار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر
دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر
پاؤں سے روندی جائیں۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صحیح البخاری ۲/۸۸۰ و صحیح مسلم ۲/۲۰۱ و سنن النسائی ۲/۳۰۰ و مسند احمد بن حنبل ۶/۸۳ و ۲۱۹
۸۸۰/۲ ۸۸۱/۲ ۲۰۱/۲ ۳۳ صحیح مسلم ۲/۲۰۰ و صحیح البخاری ۲/۸۸۰
۲۱۴/۲ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور
جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا الخ امین کمپنی دہلی ۱۰۳/۲

حدیث ۱۴: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المؤمنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

انا لاندخل بیتا فیہ کلب وصورة۔
ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں
کتنا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۵: احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزمیہ و سعید بن منصور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے عرض کی، انہا ثلث لم یلج ملک ما دام فیہا واحد۔
تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی
منہا کلب او جنابة او صورة روح ہے
گھر میں داخل نہ ہوگا کتیا یا جنب یا جاناں دار کی تصویر۔

حدیث ۱۶ و ۱۷: مسند احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت ابو طلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابن جہان میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تدخل الملائكة بیتا فیہ کلب ولا صورة۔
رحمت کے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس
میں کتیا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۸: نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابویعلیٰ اور ابوالغیم علیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی:

صحیح البخاری کتاب اللباس ۸۸/۲ و صحیح مسلم کتاب اللباس ۲/۱۹۹ و ۲۰۰
مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۸۵/۱
صحیح البخاری کتاب بد الخلق قیدی کتب خانہ کراچی ۲۵۸/۱
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورة الحيوان ۲/۲۰۰
سنن ابی داؤد ۲/۲۱۶ باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور
جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بیتا اتین کمین دہلی ۱۰۳/۲
سنن النسائی کتاب الزینۃ التصاویر ۲/۲۹۹ و کتاب الطہارۃ ۱/۵۱

صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فجاء فرأى تصاویر فرجع (نراد الاسبعة الاخیرون) فقلت یا رسول الله ما رجعت بآبی و امی قال انت فی البیت سترا فیہ تصاویر و ان الملائكة لا تدخل بیتا فیہ تصاویر

میں نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے (آخری چار میں اضافہ ہے) میں محض کی یا رسول اللہ! میرا باپ حضور پر نثار کس سبب حضور واپس ہوئے۔ فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یتروک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

حدیث ۲۰: مسلم و ابوداؤد و ترمذی و حبان بن حصین سے راوی: قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا تدع صورة الا طمستھا و لا قبر اشرقا الا سویتہ و رواہ ابو یعلیٰ و ابن جریر فلم یسمیا حبان انما قال عن علی انه دعا صاحب شرطته

مجھ سے امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کر دو (بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے)

۱۔ سنن النسائی کتاب الزینۃ التصاویر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۳۰۰/۴
کنز العمال بحوالہ الشاشی ع حل ص حدیث ۹۸۸۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳۲۱/۴
۲۔ صحیح البخاری کتاب اللباس ۸۸۰/۲ و سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲۱۶/۲
۳۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز ۳۱۲/۱ و سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تسویۃ القبر ۱۰۲/۲
جامع الترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی تسویۃ القبر امین کمپنی دہلی ۱۲۵/۱
۴۔ مسند ابی یعلیٰ حدیث ۳۳۸ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱۹۹/۱

فقال له فذكر اجمعنا۔ (اس کو ابو یعلیٰ اور ابن جریر دونوں نے روایت کیا مگر ابن دونوں نے جہان بن حصین کا نام نہیں بلکہ یوں فرمایا کہ حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے کو توال کو بلایا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ آگے دونوں نے حدیث کا مفہوم ذکر فرمایا۔ (ت)

حدیث ۲۱: امام احمد بسند جید امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

ایکم ینطلق الی المدینۃ فلا یدع بہا وثنا الا کسہ و لا قبرا الا سواک و لا صورة الا لطحھا۔ تم میں کون ایسا ہے مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے۔

ایک صاحب نے عرض کی: میں یا رسول اللہ۔ فرمایا: تو جاؤ۔ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من عاد لصنعة شیء من هذا فقد کفر بما انزل علی محمدؐ۔ اس چیز کے ساتھ جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔

والعیاذ باللہ رب العالمین (اللہ تعالیٰ کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس پر کسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظنین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا و رسول سے خارج کرنا محض باطل و وہم عاقل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تسادیر کی تعظیم ہی پر ہے، اور خود ابتداء سے بت پرستی انہیں تصویر بت معظنین سے ہوئی۔

قرآن عظیم میں جو پانچ نبیوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے المیسرین ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے،

ود و سواع و یعوق و نسرا سماء رجال
صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى
الشیطن الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم
التي كانوا یجلسون انصابا و سموها باسمهم
ففعولوا فلم تعبد حق اذ اهلك اولئك و تنسخ
العلم عبدت هذا مختصرا۔
کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہو گئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت
کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہو گئی۔ یہ حدیث کے مختصر الفاظ
ہیں۔ (ت)

بائیں ہمہ اگر وساوس و ہوا جس سے تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معطین
کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے،

انه قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم البیت فوجد
فیہ صورة ابراهیم وصورة مریم
علیہما الصلوٰۃ والسلام فقال
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
امالہم فقد سمعوا ان
الملئکة لا تدخل بیتا فیہ
صورة الحدیث هذا
لفظہ فی الانبیاء و فیہ ایضا
ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت ابن عباس نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف
لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور
سیدہ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پائی
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ آگاہ ہو جاؤ کہ تصویریں بنانے
والوں نے بھی یہ بات سُن رکھی تھی (یعنی ان کے
کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ) بیشک
جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے (الحدیث)
یہ الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں

لہارای الصور فی البیت لم یدخل حتی امر
بہا فمحیت الحدیث و فی المغازی فاخرج
صورة ابراہیم واسمعیل علیہما الصلوۃ
والسلام الحدیث ہذا کلہا روایات البخاری
و ذکر ابن ہشام فی سیرتہ قال وحدثنی
بعض اهل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح
فراى فیہ صور الملئکة و غیرہم فرأى
ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام مصورا
فذكر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلك
الصور کلہا فطمست۔

آئے ہیں، اور اسی میں ہے
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل
نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم فرمایا تو
وہ مٹا دی گئیں الحدیث۔ اور مغازی میں ہے
کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما الصلوۃ
والسلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں الحدیث۔
یہ سب بخاری شریف کی روایات ہیں اور ابن ہشام
نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھے بعض اہل علم
نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ وسلم فتح کے روز بیت اللہ شریف میں داخل
ہوئے تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دیکھا، پھر بقیہ حدیث
ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ مٹا دی جائیں تو وہ مٹا دی گئیں (ت)
ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما
ہوئے اُس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں
نظر پڑیں کچھ سیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا
خبردار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اسی میں
ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب
باہر نکال دی گئیں انھیں بھی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمعیل ذریع اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہما السلام و علیہما وبارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک
نہ ہو گیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

۴۴۳/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الانبیاء	صحیح البخاری
۶۱۴/۲	" "	کتاب المغازی	صحیح البخاری
۳۲/۴	دار ابن کثیر	اموال الرسول بطمس ما بال بیت من صور	سیرۃ النبی لابن ہشام

حدیث ۲۳ : مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

قال كان في الكعبة صورة فامر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عمر بن الخطاب ان يمحوا قبل عمر رضي الله تعالى عنه ثوبا ومحاها به فدخلها صلى الله تعالى عليه وسلم وما فيها منها شيئا وفي حديثه عند الامام الواقدي وكان عمر قد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم راها فقال يا عمر الم امرتك ان لا تدع فيها صورة ثم راى صورة صريم فقال امحوا ما فيها من الصور قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون هذا مختصرا۔

حضرت جابر نے فرمایا ایام بائیت میں کعبہ شریف کے اندر تصویریں تھیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویریں نقوش مٹا دو۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹا دیا اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویریں نقوش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہے دو۔ پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹا دیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

حدیث ۲۴ : عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرني فانيته بهاء في دلو فجعل يبيل الثوب ويضرب به على الصور ويقول قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون لئلا يخلق الله تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے (ت)

مسند احمد بن حنبل از مسند جابر رضی اللہ عنہ ۳۹۶/۴ المکتب الاسلامی بیروت
۸۳۲/۶ موسسۃ الاعلیٰ بیروت
۷۸/۹ مصطفیٰ البابا مصر
۵۲۶۵ کتاب المغازی حدیث ۵۲۶۵ کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۵۶ ۲۹۶/۸ و ۳۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبہ کتاب البیہ حدیث ۵۲۶۵ کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۵۶ ۲۹۶/۸ و ۳۹۶/۴

حدیث ۲۵: ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان المسلمین تجردوا فی الاذرواخذوا الدلاء
وارتجزوا علی نزم یغسلون الکعبۃ ظہرها
وبطنها فلم یدعوا اثر اصف المشرکین
الامحوا وغسلوا لہ
(اس وقت) مسلمانوں نے اپنی اپنی چادریں اتاریں
اور ڈول میں آب زمزم بہہ بھر کر کعبہ شریف کو
اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ
مشرکین کے تمام نشانات شرک دھو ڈالے اور
مٹا دیے۔ (ت)

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹا دو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام
چادریں اتار کر اقبال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو
اندرباہر سے دھویا جاتا، کپڑے جھگو جھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب ہٹ کر
مٹا دیے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر
روئی افزہ ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا
پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ مٹ گئی تھی حضور نبی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا کر کے اُن کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور
ارشاد فرمایا: اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

فی حدیث اسامۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم دخل الکعبۃ فرأی صورة ابراہیم فذعابما
فجعل یسحوها وهو محمول علی انہ
بقیۃ تخفی علی من محاها اولاً
حضرت اسامہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لگے
تو کچھ تصاویر انمٹی دیکھ کر پانی منگوا یا اور انہیں
اپنے دست اقدس سے خود مٹانے لگے یہ حدیث

اس پر محمول ہے کہ بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنہیں پہلی دفعہ مٹانے والا نہ دیکھ سکا (تو
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ انہیں مٹا دیا)۔ (ت)

حدیث ۲۶: یحییٰ بن ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لہ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی

۴۹۴/۴۱۴

۴۸۶/۴۱۴

ذکر بعض نساء کنيسة يقال لهما مارية
وكانت ام سلمة وام حبيبة اتتا ارض
الحبشة فذكرتا من حسنهما وتصاوير
فيها فرفع رأسه فقال اولئك اذا مات
فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره
مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار خلق الله

ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام
ماریہ تھا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ و ام المؤمنین
ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں
نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر
کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
سراٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ
نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر
اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین
خلق ہیں۔ (ت)

في المراقبة الرجل الصالح اى من نبى او
ولى تلك الصور اى صور الصالح او تذكيرا
بهم وتغيبا في العبادة لاجلهم الم.

مرقات (از محدث علی قاری) میں ہے مرد صالح
یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہو جاتا اس کی
تصاویر بناتے اور لٹکایا کرتے تھے ان کی یادگار
اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کیلئے۔ (ت)

حدیث ۲۷: امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبد الرزاق و ابوبکر بن ابی شیبہ
اپنے اپنے مصنف اور بہیقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی
جب امیر المؤمنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار
کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ پچھنوں میں میری عزت ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا:
انا لندخل کناشکم من اجل الصور التي
فيها

ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں
ہوتی ہیں۔

۹۲/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب الصلوٰۃ فی البیعة	صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ
۱۴۹/۱	" "	باب بنار المسجد علی القبر	کتاب الجنائز
۲۰۱/۱	" "	باب النبی عن بنا۔ المسجد علی القبر	صحیح مسلم کتاب المساجد
۲۸۲/۸	مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ	باب التصاوير الفصل الثالث	مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس
۲۹۴/۱۰	المکتب الاسلامی بیروت	حدیث ۱۹۳۸۶	المصنف لعبد الرزاق باب التماثيل وما جاوره
۹۲/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب الصلوٰۃ فی البیعة	صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ

بالجملہ علم واضح ہے اور مسئلہ مستبہن اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبہن اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو نا آباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہاں کو ان پر اصلاً اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو نگاہ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں پو سپرد کر دیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو، واللہ بعدی من یشاء الی صراط مستقیم (اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ ت) یہ سب متعلق بتصاویر ذی روح تھا، رہا نقشہ روضہ مبارکہ اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدوں نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے، ہر شرع مطہری ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید کی تصریح کر دی۔ حدیث اول میں ہے کہ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے۔ فرمایا: پاس آ۔ وہ پاس آیا۔ فرمایا: پاس آ۔ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتا دوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔ پھر حدیث مذکور مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت رحمہ کی سانس لی۔ حضرت نے فرمایا:

ويحك ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بهذا
الشجر وکل شئ لیس فیہ روح
افسوس تجھ پر اگر بے بنائے دین آئے تو پیر اور
غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملو و مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام و تثبیت عوام کے لئے اگر کرام علماء اسلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین و اعاظم معتدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین و جانگزانے منافقین ارشاد فرمائے:

لہ القرآن الکریم ۲/۲۱۳

۱۵ مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۳۰۸/۱
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحيوان قیدی کتب خانہ کراچی ۲۰۲/۲
صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر " " " ۲۹۶/۱

- (۱) امام عظیم بن فسطاس تابعی مدنی۔
- (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء۔
- (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزی حنبلی۔
- (۴) امام ابو الیمین ابن عساکر۔
- (۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر۔
- (۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمهودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفا و وفاء الوفاء۔
- (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب الدلائل۔
- (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم۔
- (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
- (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منہ محمدیہ۔
- (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب۔
- (۱۲) محمد العاشق بن عسمر الحافظ الرومی حنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء وغیرہ رحمہ اللہ و علامہ نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور انس کی شرح میں ہے :

(قد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصلی (قال دخلت علی عائشة فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (خراد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مقدما و ابابکر راسہ بیت کتفی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

امام ابو داؤد و الحاکم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی سند سے روایت کیا، فرمایا، میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے عرض کیا، امان جان! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دو ساتھیوں کی قبور سے پردہ اٹھا دیجئے (الحديث)

امام حاکم نے یہ اضافہ کیا (جب مانی صاحبہ نے قبور سے پردہ اٹھایا) تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سے آگے دیکھی اور دوسری دو قبروں کی صورت یہ تھی کہ ابوبکر صدیق

وسلم وعمر راسه عند رجلى النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابو الیمن
بن عساکر و هذه صفته -

۴۲۱

کا سر مبارک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دکنڈھول
کے پاس تھا جبکہ فاروق اعظم کا سر مبارک حضور کے مبارک
پاؤں کے متوازی و متصل تھا۔ امام ابو الیمن بن عساکر
نے فرمایا صورت نقشہ سامنے ہے :

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(و روی ابوبکر الآجری) الحافظ الامام
توفی فی محرم سنة ست و ثلثمائة (فی
کتاب صفة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول
کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی
امارة عمر بن عبد العزیز فی ایتہ
مرتفعاً نحو امت اربع اصابع و
رأیت قبر ابی بکر وراء قبورہ و رأیت قبر
ابی بکر اسفل منه) و رواه ابو نعیم
بزیادة و صوراً لنا -

امام حافظ ابوبکر آجری (متوفی محرم ۳۰۶) نے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کے
بیان میں ارشاد فرمایا عثیم بن نسطاس مدنی تابعی
(جو مقبول رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ التقریب
میں ہے) سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت
عمر بن عبد العزیز کے زمانہ خلافت میں آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کی
زیارت کی۔ قبر اطہر زمین سے چار انگشت کے
بقد بلند تھی اور میں نے دیکھا کہ جناب صدیق اکبر
کی قبر مبارک اس کے نیچے اور اس سے نیچے تھی۔
محدث ابو نعیم نے کچھ اضافہ کرتے ہوئے روایت
کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی یہ تصویر
صورت بیان فرمائی : (ت)

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۲

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(وقد اختلف اهل السير وغيرهم في
صفة القبور المقدسة على سبع
روایات اور دھا) ابو الیمن (ابن عساکر فی)
کتابہ (تحفة الزائر) والصحيح منها
روایاتان احدھما ما تقدم عن القاسم
والاخرى وبها جزم رازين
وغیره وعليھا الاكثر كما قال
المصنف في الفصل الثانی و
قال النووي انها المشهورة والسموية
انھا اشهر الروایات ان قبره
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الى
القبلة مقدما یجدارھا ثم
قبر ابي بکر هذا منکبى الحنبلى
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
قبر عمر هذا منکبى ابي بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنھما وهذا
صفتھا:

سیرت نگاروں نے قبور مقدسہ کی وضع یا ساخت میں
جو اختلاف کیا ہے اس سلسلے میں سات روایات
پائی جاتی ہیں۔ ابو الیمن ابن عساکر نے وہ روایات اپنی
کتاب "تحفة الزائر" میں بیان کی ہیں ان میں سے
صرف دو روایات صحیح ہیں، ایک ان میں سے وہ
ہے جو ابو القاسم کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے،
اور دوسری روایت وہ ہے جس پر محدث رزین وغیرہ
نے انھارا اعتماد کیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم قائم ہیں
جیسا کہ مصنف نے دوسری فصل میں فرمایا، امام نووی
کھتے ہیں کہ یہی مشہور ہے، اور علامہ سمودی نے فرمایا،
زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی قبر اظہر دیوار قبلہ سے متصل سب سے
آگے ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے شانوں کے بالمقابل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی قبر ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے شانوں (کندھوں) کے بالمقابل حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے۔ یہ ان قبور کی
صورت ساخت ہے: (ت)

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ومرت واحدة من الضعيفة ولا حاجة
لذكر باقيها آله ما في المواهب و
شرحها ملقطا قلت وقد ذكر
السبع جميعا الامام البدر
محمود العيني في عمدة القاري
فراجعها انت هويت -

مطالع السرات میں ہے :

وضع المؤلف صفة الروضة هكذا -

ایک ضعیف روایت گزر چکی ہے اور بقیہ کے ذکر
کی چنداں ضرورت نہیں، جو کچھ مواہب لدنیہ اور
اس کی شرح میں منتخب کردہ عبارت تھی وہ مکمل
ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ پوری سات روایتوں کو
امام بدرالدین محمود عینی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف
عمدة القاری (شرح صحیح بخاری) میں ذکر فرمایا،
اگر خواہش مطالعہ ہو تو اس سے رجوع کیا جائے۔

مولف نے روضہ کی ساخت بیان کی جو کہ
نقشہ ذیل کے مطابق کچھ اس طرح ہے: (ت)

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے کچھ تھوڑا بچے ہیں اور حضرت عمر فاروق حضرت
ابوبکر صدیق کے پاؤں والی حد سے قدرے بچے ہیں۔
امام ابوداؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت
قاسم بن محمد سے روایت کی ہے (المحدث)،
علامہ ترمذی نے فرمایا کہ یہ زیادہ راجح ہے جو کچھ
حضرت قاسم سے روایت کیا گیا ہے پھر انہوں
نے ابن عساکر کے حوالے سے اس کی تصویر
(نقشہ) کچھ اس طرح بیان فرمائی: (ت)

ابوبکر مؤخر قليلا عن النبي صلى
الله تعالى عليه وسلم خلفه وعمر
خلف رجلى ابن بكر، وروى ابوداؤد
والحاكم وصححه اسنادا عن القاسم
بن محمد الحديث قال السهبردي
وهذا ارجح ما روى عن القاسم
ثم صورهما عن ابن عساکر
هكذا -

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظ ابوالفرج ابن جوزی نے ان کی وضع (یعنی
قبر مقدسہ کی ساخت) کچھ اس طرح بیان
فرمائی اور علامہ ابن حجر نے اس صورت وضع کو اکثر
اہل علم سے منسوب کیا ہے (مختصر عبارت مغل ہوئی)
میں کتابوں کے اس کے باوجود یہاں کتاب میں کچھ
غلط ملتا اور اشتباہ پایا جاتا ہے میں نے اس پر
اس کے حاشیہ میں تنبیہ کی ہے، سید مرتضیٰ نے شرح احیاء العلوم
میں اپنے حاشیہ میں تنبیہ فرماتے ہوئے ان سے نقل کرنے میں کچھ اضافہ کیا
لیکن میں نے اسے شرح دلائل الخیرات کے اپنے
نسخہ میں نہیں پایا اور فی ذاتہ وہ صحیح بھی نہیں
اس لئے کہ مطالع المسرات میں ابن جوزی کے
حوالے سے کوئی نئی صورت نہیں ذکر کی گئی لہذا
ابن جوزی کا قول ہکذا اسی گزشتہ قول کی
طرف اشارہ ہے اور یہ وہی ہے جس کو علامہ
ابن حجر نے جمہور اور اکثر کی طرف منسوب کیا ہے
جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاتا ہے آپ سنیں گے
لیکن سید مرتضیٰ نے اس کی تصویر مطالع المسرات
سے ابن جوزی کے قول ہکذا کہنے کے
بعد کچھ اس طرح نقل فرمائی ہے جو نقشہ ذیل

وصدرا بوالفرج ابن الجوزی
بوضعها هكذا ونسب ابن حجر
هذه الصفة الى الاكثر
مختصرا، قلت ووقع ههنا
في الكتاب تخليط واضطراب
نبهت عليه على هامشه
وزادة سيد المرتضى في
النقل عنه في شرح الاحياء
لم احبده في نسختي شرح
الدلائل ولا هو صحيح في
نفسه وذلك انه لم يذكر
في المطالع عن ابن الجوزي
صورة جديدة فكان قوله
هكذا اشارة الى ما مر و
هو الذي نسب ابن حجر
الى الجمهور والاكثر كما
ستمع فيما يذكر، اما المرتضى
فنقل تصويره عن المطالع
عن ابن الجوزي بعد قوله

ہکذا ھکذا۔

سے ظاہر ہے : (ت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثم عقبہ بقولہ ونسب ابن حجر ھذا الصفة
الی الاكثر الخ فلا ادري لعل ھذا الغلط في
التصوير من النسخ ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر اسے اپنے اس قول کے بعد لائے ہیں کہ سلام
ابن حجر نے اس صفت کو اکثر کی طرف منسوب کیا ہے الخ
میں نہیں جانتا کہ شاید تصویر میں یہ لفظ غلطی کرنے
والوں کی طرف سے اضافہ ہو گیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

جرہر عظم امام ابن حجر میں ہے :

يسن له بل يتأكد عليه اذا فرغ من السلام
على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان
يتأخر الى صوب يمينه قدر ذراع للسلام على
ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه وكرم وجهه
لا ت راسه عند منكب رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم ثم يتأخر الى يمينه
ايضا قدر ذراع للسلام على سيدنا عمر رضى الله
تعالى عنه لا ت راسه عند منكب
ابى بكر وھذا صورة القبور
الثلاثة الكريمة على الاصح
المذكور وعليه الجمهور ،

تاکیدی سنت ہے کہ جب زائر حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام پیش کرنے سے
فارغ ہو تو حضرت ابوبکر صدیق کو سلام پیش کرنے
کے لئے بقدر ایک ہاتھ اپنی دائیں جنوبی مت پیچھے
ہٹ جائے (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انکے چہرے
کو رونق بخشنے) کیونکہ ان کا سر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے شانوں کے بالمقابل ہے پھر دائیں جانب ایک ہاتھ
کے بقدر مزید پیچھے ہو جائے تاکہ سیدنا فاروق عظیم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کر سکے کیونکہ ان کا
سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں
کے بالمقابل ہے۔ زیادہ صحیح قول مذکور کے مطابق

ثم قال بعد التصوير اختوت وضعها على
هذه الكيفية لانها المطابقة للواقع
عند توجه الزائر اليهم الخ

قبور ثلاثہ کی یہی صورت واقع ہے اور اسی پر جمہور کا
اتفاق ہے پھر تصویر کے بعد فرمایا میں نے اس کیفیت
کے مطابق صورت وضع قبور اختیار کی ہے اس لئے
کہ یہی واقع کے مطابق ہے جب زائر انکی طرف منہ کرے (ت)

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مقدسہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب
احادیث و سیر و غیرہما کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج
ہو جو زمانہ تابعین و تبع تابعین سے قرناً فقراً روایت حدیث میں نقشے بناتے آئے اللہ عز وجل افراط و تفریط
کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے یہ کتاب
مستطاب شرفاً غریباً عجباً تمام جہان کے علماء و اولیاء و صلحاء میں حرز جان و وظیفہ دین و ایمان ہو رہی
ہے، یہ حسن قبول خدا و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زید و عمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا
ہم شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند (رو بہ از جیلہ چساں بگسلہ ایں سلسلہ را
(دنیا کے سارے شیر اسی سلسلے میں بندھے ہوئے ہیں لہذا کسی جیلہ سے لومڑی اس
سلسلہ کو نیسے کاٹ سکتی ہے۔)

ہاں اب نئے زمانے فقہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدن شرک
بدعات کہتے ہیں مگر ان کے بکنے سے اُمت مرحومہ کا اتفاق و اطباق نہیں ٹوٹ سکتا
مہ فشانہ نور و سگ عرو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند
(چاند نور بکھیرتا ہے مگر کتے اسے بھونکتے ہیں، درحقیقت ہر ایک اپنی اپنی تخلیق میں تنہا ہوا
اور کسا ہوا ہے۔ ت)

کشف الطون میں ہے :

دلائل الخیرات آیۃ صحت آیات اللہ
یواظب بقراءتہ فی المشارق والمغرب
وللدلائل اختلاف فی النسخ لکثرة
مروایتها عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے
ایک آیت ہے کہ مشارق و مغارب میں ہمیشہ
پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں کہ مؤلف
رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر

لکن المعبر نسخۃ ابی عبد اللہ محمد السریلی
 کان المؤلف صاحبها قبل وفاته بشیات
 سنین سادس ربیع الاول سنۃ ۸۶۲ مملخصاً۔
 مقبر ابو عبد اللہ محمد سریلی کا نسخہ ہے کہ مؤلف قدس سرہ
 نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول
 ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔

(۱۳) علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری مطالع میں فرماتے ہیں،

اعقب المؤلف رحمه الله تعالى ورضى عنه
ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة
المباركة موافقا وتابعا للشيخ تاج الدين
الفاکھانی فانه عقد فی کتابه الفجر المنیر
بابا فی صفة القبور المقدسة ومن فوائد ذلك
ان يزور المثل من لم يتمكن من زیارة
الروضة ویشاهده مشتاق ویلثمه ویزداد فيه
جوا و شوقاً

اللّٰهُمَّ ارزُقْنَا آمِينَ (اے اللہ! ہمیں بھی یہ نصیب فرما اور ہماری یہ درخواست قبول فرما۔ ت)
(۱۴) اسی میں ہے :

قد كنت رأيت تأليفا لبعض المشارقة يقول فيها انه ينبغي لذكر اسم المجلدة من المرديدات ان يكتبه بالذهب في ورقة ويجعله نصب عينيه فاذا صور قارئ هذا الكتاب الروضة صورة حسنة بالوان حسنة وخصوصا بالذهب فهو من معنى ذلك

میں نے بعض علماء مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے اُسے چاہئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے تو جب اس کتاب کو پڑھنے والا روضہ مقدسہ کی خوش صورت تصویر خوشما رنگوں سے رنگین خصوصاً آبِ زر سے بنا تو وہ اسی قبل سے ہے۔

٤٥٩	مغشورات مكتبة المثنى بغداد	٤٥٩
١٣٢	المكتبة النورية الرضوية فيصل آباد	١٣٢
١٣٥	" " " " "	١٣٥

(۱۵) اُسی میں ہے،

وقد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار و
کیفیتہ التبیہ بھانہ اذا کمل لا الہ الا اللہ
بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ
من نور فی ثیاب من نور یعنی لتطبع صورته
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی روحانیتہ و
یتألف معها تألیفاً یتمکن بہ من الاستفادۃ
من اسرارہ والاقبتاس من انوارہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قال فان لم یرزق تشخص صورته
فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر
الیہ متی ما ذکرہ فان القلب متی ما شغلہ
شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت الی
آخر کلامہ فیحتاج الی تصویر الروضۃ
المشرقة والقبور المقدسة لیعرف صورتها
ولیشخصها بین عینیہ من لم یعرفها من
المصلین علیہ فی هذا الکتاب وہم عامة
الناس وجمہورہم

اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انھیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت اُن کا تصور ذہن میں جائیں۔

(۱۶) اُسی میں ہے،

وقد استنبوا مثال النعل عن النعل
وجعلوا لہ من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنہ
وذكر والہ خواصا وبرکات وقد جریت وقالوا فیہ اشعا

علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا
قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام و احترام
جو اصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا اور اس

كثيرة وألفوا في صديقه ورووه بالاسانيد
وقد قال القائل :

إذا ما الشوق اقلقني اليها
ولم اظفر بمطلوب ليديها
نقشت مثاليها في الكف نقشا
وقلت لناظري قصرا عليها

نقشہ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے
اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں کثرت
اشعار رکھے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف
کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور
کہنے والے نے کہا :

جب اس کی آتش شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے
اور اس کا دیدار میری نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر
کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔

(۱۷) علامہ تاج فاکہانی فخر منیر میں فرماتے ہیں ،

من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة
الروضة فليبرز مثاليها وليلتمه مشتاقا
لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال
نعله الشريفه مناب عينها في المنافع
والخواص شهادة التجربة الصحيحة و
لذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون
للمنوب عنه الخ۔

نقشہ روضہ مبارک کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے
کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ
اس کی زیارت کرے اور شوقِ دل کے ساتھ
اسے بوسہ دے کر یہ مثال اُسی اصل کے قائم مقام
ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع و خواص میں
بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ
شاہد عدل ہے ولہذا علمائے دین نے نقشے کا
اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

(۱۸) حضرت مصنف دلائل قدس سرہ العزیز اُس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے اور علامہ ممدوح کی
متابعت ظاہر کرتے ہیں :

حيث قال انما ذكرتها تابعا
للشيخ تاج الدين الفاكهاني
فانه عقد في كتابه الفجر المنير بابا
في صفة القبور المقدسة و

چنانچہ مصنف دلائل الخیرات نے فرمایا میں نے
علامہ تاج الدین فاکہانی کے اتباع میں اس کا
ذکر کیا ہے اس لئے کہ موصوف نے اپنی کتاب
الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کی صورت وضع

قال ومن فوائد ذلك الخ . میں ایک باب باندھا اور فرمایا ان فوائد میں سے

ایک فائدہ یہ ہے الخ۔ (ت)

(۱۹) امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن خلف السلی الشیربانی الحاج المترلی الاندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح اُن کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساكر نے نفیس و جلیل کتاب مستمى بہ خدمت النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتب حدیث روایۃ و سماعاً و قرارۃ اعتنائے تام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد بن خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منج محمدیہ میں فرماتے ہیں :

قد ذکر ابوالیمن ابن عساكر تمثال نعله الکبریۃ علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم فی جزء مفرد و ریتہ قراءۃ و سماعاً و کذا فرده بالتالیف ابواسحق ابراہیم بن محمد بن خلف السلی المشہور بابن الحاج من اهل المریۃ بالاندلس و کذا غیرہما و للہ درابی الیمن بن عساكر حدیث قال ۛ

بامشدا فی رسم ربیع خال	ومناشد الد وارس الاطلا ل	دع ندب آثار و ذکر مآثر
لا حبة بانوا وعصر خال	والثم ثری الاثر الکریم فجتدا	ان فترت منه بلثم ذالتمثال
صا فح بها خدا وعفر وجنة	فی تربہا وجد او فرط تغال	یا شبه نعل المصطفیٰ روحی الفدا
لمحک الاسمی الشریف العال	هملت لمرآک العیون وقد نأی	مرمی العیان بغیر ما اھمال
وتذکرت عہد العقیق فاثرت	شوقاً عقیق المد مع الهطال	اذکرتنی قد مالہا قدم العلا
والجود والمعروف والافضال	لوان خدی یحذی نعلہا	لبلغت من نیل السنی آمال
اوان اجفانی لوطء نعلہا	ارض سمعت عزایذ الا ذلال	اھ بالالتقاط

خلاصہ یہ کہ ابوالیمن ابن عساكر نے نقشہ نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جز تالیف کیا جسے میں نے استاد پر پڑھ کر اور استاد سے سُن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہا علماء نے اس

بارہ میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی ابوالیمین ابن عساکر کی، کیا خوب قصیدہ مدح شہیدہ شریعت میں لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں: اے فانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکات شریفہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر۔ زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل۔ اے نعل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر! تیری عزت و شرف بلند پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تمہنا بہت دور ہے تجھے دیکھ کر انھیں مدینے کی وادی حقیق میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہذا اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ حقیق نچاؤ کر رہے ہیں۔ اے تصویر نعل مبارک! تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلایا جس کے بلندی وجود و احسان و فضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تباہی بر آتی یا میری آنکھ اُن کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اُس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ضر

جزاك الله خيرا يا ابا الیمین

(اے ابوالیمین! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین صلہ عطا فرمائے۔ ت)

(۲۲) ابوالحکم بن عبد الرحمن الشہید ابن الرحل کہ قصائد ممتازہ سے ہیں امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے بصیر میں اُن کا ذکر لکھا وصف نقش نعل مبارک میں اُن کا قصیدہ غزلیہ شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا امام عسقلانی نے اسے ماحسنہا کہا یعنی کیا خوب فرمایا، اس کے بعض ابیات کریمہ مواہب میں یہ ہیں: ۱۔

فما انا فی یومی و لیلی لاشمہ	مثال نعلی من احب ہویتہ
وألثمہ طوراً و طوراً الا نرمدہ	أجبر علی راسی و وجہی ادیمہ
فتبصرہ عینی و ما انا حالہ	امثلہ فی رجل اکوم من مشی
علی و جنتی خطوا ہناک ید اوامہ	احرك خدی ثم احسب وقعہ
لماش علت فوق النجوم براجمہ	و من لی بوقع النعل فی حرو جنتی
لقلبی لعل القلب یبرد حاجمہ	ساجعلہ فوق التراب عودۃ
لجفتی لعل الجفن یرقا ساجمہ	واربطہ فوق الشوؤن تہیمہ
لطاب لحاذیدہ و قدس خادمہ	الا بابی تمثال نعل محمد
ینراحمنا فی لثمہ و نراحمہ	یود ہلال الافق لو اندہوی

سلام علیہ کلما هبت الصبا وغنت باغصان الاراك حمانہ

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں
اپنے راور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ
لیتا ہوں اس نقش پاک کو اپنے رخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے
رخسارے پر چل رہے ہیں، آہ کون ایسی صورت کرے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگان آسمان ہشتم کے سروں
پر بلند ہوئے ان کی کفش مبارک چلتے میں میرے رخسارے پر پڑے میں نقش نعل پاک کو اپنے سینے پر دل کا
تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آنکھ ٹھنڈی ہو، میں اسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا شاید ہتھی بلکیں
رکیں۔ سن تو تصویرش مقدس پر میرا باپ نثار، کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک
ہو جائے، ماہ نوکی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقش مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت
کرتے، اللہ عز وجل کا سلام اترے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک
کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وامتہ ابدًا آمین (یا اللہ! ان پر
درد و سلام اور برکت نازل فرما اور ان کی آل اور امت پر ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمت فرما، یہی میری دعا ہے
اسے قبول فرما۔ ت)

(۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

من بعض ما ذکر من فضلها وجرب من نفعها
وبرکتها ما ذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید
وکان شیخا صالحا ورعا قال حدثت هذا المثال
لبعض الطلبة فجاء فی یوما فقال رأیت الباریة
من بركة هذا النعل عجبا اصاب زوجی وجع شیدا
کاد یهلکما فجعلت النعل علی موضع الوجع و
قلت اللهم ارفی بركة هذا النعل فشفاهما
اللہ للحمین

اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اسکے
منافع و برکات جو تجربے میں آئے ان میں سے وہ
ہیں جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابو جعفر
احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس
کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنا دی تھی ایک
روز انہوں نے آکر کہارات میں نے اس مثال مبارک
کی عجب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد
لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے مثال مبارک

موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الہی! اس کی برکت سے شفا دے، اللہ عز وجل نے فوراً شفا بخشی۔

لے المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بروت ۴۶۹/۲

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابواسحاق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ اُن کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد فرماتے ہیں:

وما جرب من بركة ان من امسكه عند متبركابه
كان له امانا من بغى البغاة وغلبة العداة
وحررنا من كل شيطان مارد وعين كل
حاسد وان امسكه المرأة الحامل بيمينها وقد
اشتد عليها الطلق تسرا مرها بحول الله
تعالى وقوته
نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے یہ ہے
کہ جو شخص یہ نیت تبرک ا سے اپنے پاس رکھے غلاموں
کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ
مبارک ہر شیطان کمرش اور حاسد کے چشم زخم سے
اس کی پناہ ہو جائے اور زن حاملہ میں شدت درد نہ
میں اگر اُسے اپنے دانتے ہاتھ میں لے بوعایت الہی
اس کا کام آسان ہو۔

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقرئ تلسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں ایک النفحات العنبرية فی وصف نعل خیر البویة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری فتح المتعال فی مدح خیر النعال کہ بسیط و جامع ہے، ان کتب مبارکہ میں عجب عجب فضائل و برکات و دفع بیات قضاے حاجات کے جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے ان کا ذکر باعث تطویل ہے جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے، اب ہم بنظر اختصار اُن باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنہوں نے نقشہ مبارکہ بنوایا، بنا کر اپنے تلبذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اُس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اُسے سرآنکوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں، جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے۔ بحوالہ اللہ التوفیق۔

(۲۶) امام اجل ابوالیس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس ابو الفضل بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علماء مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجال صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچا زاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا، انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر تابعین و تبع تابعین کے زمانے میں نعل اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً

اس مثال کے نقشے ہر طبقہ کے علماء لیتے رہے۔

(۲۷) ان کے صاحبزادے امام ماک کے بھانجے اسمعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری و امام مسلم کے اُستاد اور رجال صحیحین اور اتباع تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں، امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر، ۲۲۶ ہجری میں وفات پائی۔

(۲۸) اُن کے شاگرد ابویحییٰ بن ابی میرہ۔

(۲۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبکی۔

(۳۰) اُن کے شاگرد ابوسعید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ مکی۔

(۳۱) اُن کے تلمیذ محمد بن جعفر نمبی۔

(۳۲) اُن کے تلمیذ محمد بن الحسین الفارسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری۔

(۳۴) اُن کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم علی بن عبد السلام بن حسن ربیعی۔

(۳۵) اُن کے شاگرد شیخ عیاض۔

(۳۶) دوسرے تلمیذ اجل امام المکی حافظ الحدیث قاضی ابوبکر ابن العربی الشیبلی اندلسی۔

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ۔

(۳۸) اُن کے تلمیذ ابن الحمیر۔

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ ابن البرتولسی۔

(۴۰) اُن کے تلمیذ شیخ ابن فہد مکی۔

(۴۱) ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال۔

(۴۲) اُن کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اوی جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور اُن کے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم بن الحاج

ان کے شاگرد ابوالکیم ابن عساکر مذکورین ہیں جن کے اقوال طیبہ اور مرقوم ہوئے۔

(۴۳) ح امام اسمعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم بن الحسین۔

(۴۴) اُن کے شاگرد محمد بن احمد خزازی اصبہانی۔

(۴۵) اُن کے تلمیذ ابو عثمان سعید بن حسن قسری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی بن علی منقری۔

(۴۷) اُن کے تلمیذ ابوطالب عبد اللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

- (۴۸) اُن کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کفانی۔
- (۴۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد سیدہ اللہ بن احمد بن محمد الکفانی دمشقی۔
- (۵۰) اُن کے شاگرد حافظ البوطاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرائی۔
- (۵۱) اُن کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن نجیبی۔
- (۵۲) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبئی ان کے تلمیذ ابو اسحق ابراہیم بن الحاج سلمی مدوح ان کے شاگرد ابن عساکر۔
- (۵۳) ان کے تلمیذ بدر فارقی۔ یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے۔ ان کے علاوہ
- (۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرائی۔
- (۵۵) شیخ یوسف تائی مالکی۔
- (۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلامہ۔
- (۵۷) فقیہ محدث ابو یعقوب۔
- (۵۸) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔
- (۵۹) حافظ شہیر ابو الریح بن سالم کلاعی۔
- (۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابر قضاوی۔
- (۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر دادی۔
- (۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی۔
- (۶۳) ابن عبد الملک مراکش۔
- (۶۴) شیخ ابو الخصال۔
- (۶۵) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحی انصاری معروف بابن القصاب۔
- (۶۶) شیخ فتح اللہ علی سیلوئی۔
- (۶۷) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترائی رشیدی۔
- (۶۸) شیخ عبد المنعم سیوطی۔
- (۶۹) محمد بن فرج سبئی۔
- (۷۰) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفا یا روایت کی۔
- (۷۱) سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ مدوح۔

(۷۲) سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاجاب۔
 (۷۳) علامہ شہاب الدین خٹابی جنھوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور وہ مصنف حسن فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۷۴) فاضل کاتب چلبی صاحب کشف الظنون۔

(۷۵) فاضل علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وموطا امام مالک۔
 اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسماء طیبہ عالیہ پر اختتام کیجئے جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع؛

(۷۶) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاذ امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیرت وغیرہ۔

(۷۷) ان کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابو زرعہ عراقی۔

(۷۸) امام اجل سراج الفقہ والحديث والملة والدين بلقینی۔

(۷۹) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

(۸۰) امام اجل و اکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملة والشرع والدين عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ

عنہم و عنہما ہم یوم الدین یا رب العالمین

باجلہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علما و صلحا میں معمول و رائج ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت، رشید اور شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل پیداک یا گمراہ بدین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مہاوی الہلاک (اللہ تعالیٰ کی پناہ ہلاکت و بربادی کے ٹھکانوں سے۔ ت) آج کل کے کسی نو آموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعظم علماء معتدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل و یندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے واللہ الہادی و ولی الایادی بہ ثقی و علیہ اعتمادی (اللہ تعالیٰ ہی راہ ہدایت دکھانے والا ہے اور جملہ احسانات و انعامات کا مالک و والی ہے پس اسی پر بھروسہ و اعتماد ہے۔ ت) الحمد للہ کہ یہ مجمل جواب موضع صواب و اواخر ذی الحجہ مبارک ۱۵۳۱ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (حیرت زدہ (عاشق) کی شفا (صحت یابی) صور حبیب، ان کے مزار اور ان کے جوتوں کے دیدار میں ہے۔ ت) نام ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی

سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین، واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتھ و
احکم (سب خوبیاں خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار (مرتب) ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے آقا
و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی تمام آل پر اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائیے
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے اور اس جلیل القدر ذات کا علم بہت کامل و اکمل اور نہایت درجہ
پختہ و محکم ہے۔ ت)

اس تحریر کے چند ماہ بعد آج کل کے بعض ہندو صحابوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں
جن میں کسی امام معتد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلاً سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کر چکے
ہیں کہ ارشادات ائمہ دین و علماء معتدین کے مقابل این و آن کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال۔
قرون ثلاثہ میں باوصف تحقق ضرورت اس کی طرف قولا و فعلا اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح
ہو چکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متواتر ہے۔ اور ضرورت شرعیہ بمعنی افراس و وجوب نہ ہونا تو
بدیہی یو ہیں بایں معنی کہ کوئی امر یا موربہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو واضح المنع نہ سہی مسلم کہ مقتضی
عین موجود مذکور حاصل موانع مقصود جس سے باوصف تحقق خطور بالبال و خصوص احتیاج بالقصد امتناع
پر اطلاق و اجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہرگز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی
مقدور ہے اور اس میں اتباع و قد حققنا هذه المباحث فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالیٰ
البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة (ان مباحث کی تحقیق ہم نے اپنی بابرکت کتاب میں کر دی ہے
کتاب کا نام ہے البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة) (چمکدار تیز تلواریں دین سے نکلنے والے
مشرقی خوارج پر)۔ ت) اس قضیہ کو اگر یو ہیں مرسل رکھیں تو صد با مسائل شرعیہ خود صاحب تحریر مذکور
کے تحریرات کثیرہ اس کی ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ سرور العید السعید فی
حل الدعاء بعد صلاة العید (عید مبارک کی خوشیاں نماز عید کے بعد دعا کے جواز میں۔ ت)
بحوالہ حبلہ و صغیر مذکور ہوئیں۔ رہا یہ کہ نقشہ کعبہ معظمہ و روضہ منورہ کو اُن کا عین یا تمام احکام میں
مساوی سمجھنا کہ نقشہ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جائے اور حج کے بعد نقشہ روضہ کے پاس
حاضری زیارت مقدمہ کی حاضری سے معنی ہو جائے یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں، ایسے ادیان باطلہ
البتہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ رسالہ اسلمی میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ

اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقہ انیقہ پر جو ائمہ کرام و علمائے اعلام میں معمول و مقبول رہا اصلاً وارد نہیں، وباللہ التوفیق واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے توفیق حاصل ہے، اور اللہ پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ ت)

(رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزامرہ و نعالہ ختم شد)

تصوف و طریقت و بیعت و سجادینی وغیرہ تصویر شیخ، مراقبہ، پیری مریدی کے آداب نیز سچے اور جھوٹے پیر کا بیان

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ از شہرہ کتبہ ۱۴ شعبان ۱۳۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ستار بیکاتا ہے، وصف اس میں یہ ہیں حافظ قرآن ہے، خاندان چشتیہ میں بیعت ہے، بے دینوں سے نفرت رکھتا ہے، خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے مکان پر سب خورد و کلاں تمنازی ہیں یعنی بالغ اور نابالغ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ وصف دیا ہے اور حکیم خدا و رسول سے اُس کو کسی وقت میں انکار نہیں اگرچہ اس کا ظاہر نقصان ہو، جب کوئی اس کو ستار بجانے سے منع کرتا ہے تو جواب منع کرنے والے کو یوں دیتا ہے کہ بیشک میں خطا و ار خدا تعالیٰ کا بلکہ از حد گنہگار ہوں کہ فی زمانہ مسلمانوں میں کوئی خطا وار مجھ سے بڑھ کر نہ ہو گا مگر ستار میں نے خدا تعالیٰ کے ذکر یاد کرنے کے واسطے سیکھا ہے وہ یاد کرنا یہ ہے کہ اکثر جانوروں کی بولیاں اس سے سمجھ میں آتی ہیں، جو شخص عاقل اور ذی فہم ہیں اُس وقت خوب جان لیتے ہیں اس بات کو کہ ادنیٰ درجہ کی اشیا خدا کے ذکر میں مشغول ہوں اور ہم شرف المخلوقات ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہوں پھر بہت سا افسوس کر کے خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کو علم معرفت کہتے ہیں اور درجے چار ہیں، شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت۔ علمائے دین سے ہر ایک کے معنی دریافت کر لو یعنی شریعت کے معنی لغت میں کیا ہیں اور اصطلاح میں کیا۔ اسی طرح پر طریقت، معرفت،

حقیقت کے معنی بتا کر حکم فرمائیں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ سے محبت کا سلسلہ پیدا کرنا چاروں طریقوں میں منع ہے ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً چھوڑ دوں گا۔ بیٹنوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

شرعیّت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی مخالفت نہیں اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو زیبا بلی ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ، بد دین۔ شرعیّت حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال ہیں اور طریقت حضور کے افعال اور حقیقت حضور کے احوال، اور معرفت حضور کے علوم بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ ائییٰ مالایزال (ان پر) یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ان کی آل پر اور صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ رحمت برسا ہے جب تک مولیٰ تعالیٰ فرمائے۔ ت)

رسالہ

نَقَاءُ السَّلَافَةِ فِي أَحْكَامِ الْبَيْعَةِ وَالْخِلَافَةِ

(بیعت و خلافت کے احکام میں خوبصورت نچوڑ)

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ۲۵، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

زید کہتا ہے کہ میں مسلمان اور مسلمان کے یہاں پیدا ہوا، روزِ پیدائش سے طریقہ اسلام پر اہلسنت و جماعت کا پیرو، غیر طریقہ کی بے جا بات جو خلاف سنت ہے حجت کو تیار، اور جو باتیں پیر بتاتا ہے وہ قرآن و حدیث سے بتاتا ہے وہ باتیں مجھ کو معلوم ہیں، پہلے سے عمل کرتا ہوں اور نہیں بھی، پھر روزِ قیامت کو گروہِ اقیان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اُٹھیں گے پھر کیا ضرورت ہے بیعت کرنے کی اور سلسلے میں آنے کی؟ ایک فقہر جواب اس خیال جاہلانہ کا لکھ دیجئے تاکہ دوسرے شیطانی دل سے دُور ہو جائے آئندہ توبہ و استغفار کریں۔ بیٹنوا شو بصر دا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت، حقیقت سب کچھ ہے اور ان میں سب سے زیادہ ظاہر و آسان مسالہ شریعت ہیں ان کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ائمہ مجتہدین انکی شرح نہ فرماتے تو علماء کچھ نہ سمجھتے اور علماء کرام اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح و توضیح نہ کرتے تو ہم لوگ ارشاداتِ ائمہ کے سمجھنے سے بھی عاجز

رہتے اور اب اگر اہل علم عوام کے سامنے مطالب کتب کی تفصیل اور صورت خاصہ پر حکم کی تطبیق نہ کریں تو عام لوگ ہرگز ہرگز کتابوں سے احکام نکال لینے پر قادر نہیں ہزار جگہ غلطی کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے، اس لئے یہ سلسلہ مقرر ہے کہ عوام آج کل کے اہل علم و دین کا دامن تھامیں اور وہ تصانیف علمائے ماہرین کا اور وہ مشائخ فقیہ کا اور وہ ائمہ ہدیٰ کا اور وہ قرآن و حدیث کا، جس شخص نے اس سلسلے کو توڑا وہ اندھا ہے، جس نے دامن ہادی ہاتھ سے چھوڑا عنقریب کسی عقیق (گہرے) کنوئیں میں گرا پڑتا ہے۔

امام اہل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شہرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں: لو قد ان اهل دور تعدوا من فوقهم الى الدور الذي قبله لا انقطعت وصلتهم بالشارع ولم يهتدوا لايضاح مشكل ولا تفصيل مجمل و تامل يا اخي لولا ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصل بشريعته ما اجل في القرآن لبقى على اجمال كما ان الائمة المجتهدين لو لم يفصلوا ما اجمل في السنة ابقيت السنة على اجمالها وهكذا الى عصرنا هذا الخ۔

اگر بالفرض اہل زمانہ تجاوز کر جائیں اپنے اوپر والوں سے طرف اس زمانہ کے کہ وہ ان سے پہلے ہو تو ان کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدن منقطع ہو جائے گا، اور وہ مشکل کو واضح کرنے اور مجمل کی تفصیل کی راہ نہ پائیں، غور کر اے بھائی! اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کے اجمال کی اپنی شریعت سے تفصیل نہ فرماتے تو قرآن اپنے اجمال پر باقی رہتا جیسا کہ تحقیق اگر ائمہ مجتہدین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اجمال کی تفصیل نہ کرتے تو سنت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور ایسے ہی ہمارے اس زمانہ تک۔ (ت)

اسی میں ہے :

کما ان الشارع بین لنا بسنته ما اجمل في القرآن وكذلك الائمة المجتهدين بینوا لنا ما اجمل في احادیث الشریعة ولولا بیانهم لنا ذلك لبقیت الشریعة على اجمالها

جیسا کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل کی ہے اور ایسے ائمہ مجتہدین نے ہمارے لئے احادیث شریعت کے اجمال کا بیان فرمایا ہے اور بالفرض ان کا بیان نہ ہوتا تو شریعت اپنے اجمال پر باقی

وهكذا القول في اهل كل دور بالنسبة
للدور الذين قبلهم الى يوم القيمة فان
الاجمال لم يزل ساريا في كلام علماء
الامة الى يوم القيمة ولو لا ذلك ما شرحت
الكتب ولا عمل على الشروح حواش كما صرح
رہتی، اور یہی بات ہر اہل دور کی نسبت اپنے
پہلے دور والوں کی ہے قیامت تک، اس لئے
کہ اجمال علماء امت کے کلام میں قیامت تک
جاری رہتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کتابوں کی شرحیں
اور شرحوں پر حواشی نہ لکھے جاتے، جیسا کہ
گزر چکا۔ (ت)

غیر مقلدین اسی سلسلے کو توڑ کر گمراہ ہوئے اور نہ جانا کہ :
ہم شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند
(دنیا کے تمام شیر اس سلسلہ میں بندھے ہوئے ہیں، لومڑی اپنے جیل سے اس سلسلہ کو
کیسے کمزور بنا سکتی ہے۔ ت)

جب احکام شریعت میں یہ حال ہے تو صاف روشن کہ دقائق سلوک اور حقائق معرفت بے مرشد
کامل خود بخود قرآن و حدیث سے نکال لینا کس قدر محال ہے، یہ راہ سخت باریک اور بے شمع مرشد
نہایت تاریک ہے، بڑے بڑوں کو شیطان لعین نے اس راہ میں ایسا مارا کہ تحت الثریٰ تک
پہنچا دیا، تیری کیا حقیقت کہ بے رہبر کامل اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کا ارادہ کرے۔ ائمہ کرام
فرماتے ہیں: آدمی اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم زاہد کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد
بنائے بغیر اس کے ہرگز چارہ نہیں۔ میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا،

فعلم من جمیع ما قورناہ وجوب اتخاذ
الشیخ لکل عالم طلب الوصول الى شہود
عين الشريعة الكبرى ولو اجمع جمیع
اقرانه على علمه وعمله ونهاده وورعه
ولقبوه بالقضية الكبرى فان
لطريق القوم شروطا لا يعرفها
الا المحققون منهم دون
پس معلوم ہوا اس تمام سے جو کہ ہم نے ثابت کیا ہے
شیخ کے پکڑنے کا وجوب ہر عالم کے لئے جو طلب
کرے عین شریعت الکبریٰ کے مشاہدہ تک پہنچنے کو
اگرچہ اس کے تمام ہم عصر اس کے علم و عمل اور زہد
ورع پر جمع ہو جائیں، اور اس کو قطبیت کبریٰ کا لقب
دیں اس لئے کہ اس قوم (یعنی صوفیہ) کے طریق کی
کچھ شرطیں ہیں جن کو کہ سوائے ان کے محققین کے

الد خیل فیہم بالد عادی والا وہام و سربا
کان من لقبہ بالقطبۃ لا یصلح ان
یکون مرید القطب الخ۔
کوئی نہیں پہچان سکتا، نہ کہ وہ لوگ جو صرف اپنے
دعاویٰ اور ادہام کے سانچہ ان میں داخل ہوتے
ہیں، اور بسا اوقات جن کو انھوں نے قطب ہونے

کا لقب دیا ہے وہ اس لائق نہیں ہے کہ کسی حقیقی قطب کا مرید ہو۔ (ت)

یہ اس کے لئے ہے جو اس راہ کا چلنا چاہے، اور بہت پست کوتاہ دست لوگ اگر سلوک نہ بھی
چاہیں تو انھیں توکل کے لئے شیخ کی حاجت ہے، یوں اللہ عزوجل اپنے بندوں کو بس تھا، قال
اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) :

الیس اللہ بکاف عبداً یٰ
مگر قرآن عظیم نے حکم فرمایا،
کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں۔

وابتغوا الیہ الوسیلۃ
اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اللہ کی طرف وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
طرف وسیلہ مشائخ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی ہے
یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ احادیث سے
ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں اللہ عزوجل کے حضور وہ شفیع ہونگے
اور ان کے حضور علماء و اولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے۔ مشائخ کرام دنیا و دین و
نزع و قبر و حشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں۔ میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا:
قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمة
الفقہاء والصوفیۃ ان ائمة الفقہاء
والصوفیۃ کلہم لشفعون فی مقلدہم
ویلاحظون احدہم عند طلوع سورحہ
وعند سوال منکر و نکیر لہ وعند
تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب الاجوبہ عن ائمة
الفقہاء والصوفیۃ میں کہ فقہاء اور صوفیہ سب
کے سب اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے
اور وہ اپنے متبعین اور مریدین کے نزع کی
حالت میں روح کے نکلنے اور منکر نکیر کے سوال

النشر والمحشر والحساب والميزان والصراف
ولا يغفلون عنهم في موقف من المواقف الخ

نشر و محشر اور حساب اور میزان عدل پر اعمال
تخلنے اور پل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ
فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے الخ۔ (ت)

اس محتاج بے دست و پا سے بڑھ کر احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت
اپنے مددگار نہ بنائے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

استكثروا من الاخوان فان لكل مؤمنا
شفاعة يوم القيامة - رواه ابن النجار
اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ و علاقہ
محبت پیدا کرو کہ قیامت میں ہر مسلمان کامل کو
شفاعت دی جائے گی کہ اپنے علاقہ والوں کی
سفارش کرے۔ (اس کو ابن النجار نے اپنی
تاریخ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے)

اور بالفرض معاذ اللہ اور کچھ نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اتصال سلسلہ کی برکت
کیا تھوڑی تھی جس کے لئے علماء کرام آج تک حدیث کی سندیں لیتے ہیں یہاں تک کہ رتن ہندی
وغیرہ کی اسانید سے طلب برکت کرتے ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی اصحابہ فی تمییز الصحابہ میں
فرماتے ہیں:

انتقيت عن المحدث للرجال جمال الدين
محمد بن احمد بن امين الاقشيري
نزيل المدينة النبوية في فوائد رحلته
اخبرنا ابو الفضل و ابو القاسم بن
ابي عبد الله بن علي بن ابراهيم بن عتيق
اللواتي المعروف بابن الحبان المهدوي
(فذكر بسنده حديثا عن خواجه سرتن)
قال وذكر خواجه سرتن بن عبد الله انه شهد

کوچ کرنے والے محدث جمال الدین محمد
بن احمد بن امین اقشیری مدینہ منورہ میں رہائش
پذیر سے خبر دیا گیا میں اپنی فوائد رحلت میں بیان
کیا ہم سے ابو الفضل اور ابو القاسم بن ابو عبد اللہ
بن ابراہیم بن عتیق اللواتی المعروف بابن حبان
مہدوی کہ انھوں نے اپنی سند سے حدیث ذکر کی حضرت خواجہ
رتن سے فرمایا اور ذکر کیا خواجہ رتن بن عبد اللہ
نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الخندق وسمع منه هذا الحديث ورجع الى بلاد الهند ومات بها وعاش سبع مائة سنة ومات لسنة ست وتسعين وخمسائة وقال الاقشهرى وهذا السند يتبرك به وان لم يوثق بصحته

کی معیت میں غزوہ خندق میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس حدیث کو سنا اور ہندوستان کے شہروں میں واپس آئے اور وہاں فوت ہوئے اور سات سو سال زندہ رہے اور ۵۹۶ ھ میں وفات پائی، اور اقشہری نے فرمایا اس سند سے برکت حاصل کی جاتی ہے اگرچہ اس کی صحت کا وثوق (اعتماد) نہیں ہے۔ (د)

توسلاسل واسانید اولیائے کرام کا کیا کہنا خصوصاً سلسلہ عالیہ علیہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم قطب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ جتہ الکریم و آبانہ اکرام و علیہ وسلم جوارش و فرماتے ہیں کہ :

”میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان“

اور فرماتے ہیں :

”اگر میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑ لوں گا۔“

اسی لئے حضور کو پیر و سنگیر (ہاتھ پکڑنے والے) کہتے ہیں — اور فرماتے ہیں :

”اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا۔“

اور فرماتے ہیں :

”مجھے ایک دفتر دیا گیا حدنگاہ تک کہ اس میں میرے مریدوں کے نام تھے قیامت تک، اور

مجھ سے فرمایا گیا وھبتھم لک یہ سب ہم نے تمہیں دے ڈالے۔“

سواھا عنہ الاثمة الشفاء رضی اللہ تعالیٰ اس ارشاد کو معتمد ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

۱۵	الاصابة في تميز الصحابة	ترجمہ انس بن عبد اللہ	۲۷۵۹	دار صادر بیروت	۵۳۷/۱
۱۶	بجۃ الاسرار	ذکر فضل اصحابہ و بشرائہم		مصطفیٰ ابابا مصر	ص ۱۰۰
۱۷	”	”	”	”	۱۰۲ ”
۱۸	”	”	”	”	۹۹ ”
۱۹	”	”	”	”	۱۰۰ ”

عنہم ، و عنابہم ، آمین ، واللہ تعالیٰ
آپ سے روایت کیا ہے ، آمین ! واللہ
تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۱۷۸۸
مرسلہ حضور پُر نور مولانا حضرت سیدنا شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں صاحب بارہری
وامت برکاتہم ۱۲۹۸ھ
یہ سوال چند امور متعلقہ خلافت و سجادہ نشینی حضرت اولیائے کرام سے استفسار تھا جس کے
مقاصد تقریر جواب سے واضح ہیں ۔

الجواب

الحمد لله والصلوة والسلام على جيبه المصطفى وآله الكرام السادات الشرفا
وصحابة العظام والاولياء العرفاء وعلينا معهم دائما ابدا ۔
اتابع خلافت حضرات اولیائے کرام نفعتنا اللہ ببرکاتہم فی الدنیا والاخرة (نفع دے
ہم کو اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے دنیا اور آخرت میں) دو طرح ہے : عامہ اور خاصہ ۔
عامہ یہ کہ مرشد مرتبی (تربیت دینے والا) اپنے مریدین اقارب اور اجانب سے جس جس کو
صالح ارشاد و لائق تربیت سمجھے اپنا خلیفہ و نائب کرے اور اسے اخذ بیعت و تلقین اذکار و اشغال
و اوراد و اعمال و تربیت طالبین و ہدایت مسترشدین کے لئے مثال خلافت کرامت فرمائے ، یہ
معنی صرف منصب دینی ہے اور اس میں تعدد خلفاء بیحد و انتہا جائز و واقع حضور سید العالمین مرشد کل
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام بایں معنی حضور کے خلفاء تھے اور اسی خلافت
کو وراثت انبیاء سے تعبیر کیا گیا ہے اور بایں معنی علمائے دین و مشائخ کا ملین اہل شریعت و
طریقت تا بقیام قیامت سب حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمۃ کے نواب خلفاء ہیں
اور یہ خلافت حیات مستخلف (جس کا خلیفہ ہو) سے مجتمع ہوتی ہے کما لایخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے)
اور خاصہ یہ کہ اس مرشد مرتبی کے بعد وصال یہ شخص اس کی مسند خاص پر جس پر اس کی زندگی میں
سوا اس کے دوسرا نہ بیٹھ سکتا جلوس کرے اور تمام نظم و نسق و رتی و فتن و جمیع تقسیم و عزل و نصب
خدام و تعظیم و تاخیر مساعی و تولیت اوقاف و درگاہی و قوامت مصارف خانقاہی میں اس کی جگہ قائم
ہو ، یہ معنی بھی ہر چند باطن ان کا دین ہے مگر روئے بظاہر بسوئے دنیا رکھتے ہیں ۔
کہا قال سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جیسے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

فی خلافة سیدنا الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے آپ کو ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تو بس
وسلہ لدیننا افلا نرضاہ لدیننا یا

یہ خلافت خلافت و امامت کبریٰ سے بہت مشابہ و لہذا حیات مستخلف سے مجتمع نہیں ہوتی اسی
کو سجادہ نشینی کہتے ہیں یہاں مرجع اول تصریح مستخلف ہے کہ جس شخص کو وہ ولیعہد کرے یا اس کے لئے
قریب وصال وصیت کر جائے بشرطیکہ وہ وصیت شرعاً معتبر اور وصی مذکور اہل ولایت اور متعلق درگاہ
کچھ اوقات ہوں تو ان کی تولیت کی بھی صلاحیت رکھتا ہو وہی سجادہ نشین قرار پائے گا اور باوجود اس کے
نص مقبول و معتبر شرعی کے کام کو نام تمام جان کر بحث ارباب شوری و اہل حل و عقد کے سامنے پیش نہ کریں گے
کما فی الامامة الکبریٰ والخلافة العظمتی (جیسا کہ امامت کبریٰ اور بڑی خلافت میں ہے) اور مجرد
تقریر و عدم انکار نص صریح کے مقابل خصوصاً جبکہ نص متاخر ہو ہرگز رنگ قبول نہیں پاسکتی مثلاً اگر کوئی
شخص اس مرشد مرقی کے حضور کہے کہ بعد حضور زید سجادہ نشین ہے یا کسی شخص کی تحریر اس مضمون پر
مشتمل اس مرشد مرقی کے سامنے پڑھی جائے اور وہ اس قول یا تحریر کو سن کر سکوت فرمائے بعدہ وصیت
سجادہ نشینی بنام عمرو یا با شراک زید و عمرو کرے تو یہ وصیت ہی معتبر ہوگی اور وہ سکوت پایہ اعتبار سے
ساقط رہا۔

والدلیل علی ذلک قاعدتان من الفقہ
الاولیٰ لا ینسب الی ساکت قول والاخری
ان الصریح یفوق الدلالة
اور دلیل اس پر دو قانون فقہ کے ہیں پہلا خاموش
کی طرف کوئی قول منسوب نہیں ہوتا، دوسرا تحقیق
صریح دلالت پر راجح ہوتا ہے (ت)

اور اگر نص صریح دو پائے جائیں ایک میں تصریح وصیت زید کے لئے ہو، اور دوسرے میں عمرو
خواہ دونوں کے لئے، اور ان میں ایک کی تاریخ دوسرے سے متاخر ہو، تاہم دونوں نص معمر ہر (عمل
کیا جائے گا) رہیں گے، اور زید و عمرو دونوں وصی قرار پائیں گے، ہاں اگر نص متاخر میں نص اول سے

۱۸۳/۳	دار صادر بیروت	لے الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر بیۃ ابی بکر
۱۸۴/۱	ادارة القرآن کراچی	لے الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدة الثانیۃ عشر
۳۵۴/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	لے رد المحتار کتاب النکاح باب المهر

رجوع اور وصی پشین کو معزول کیا ہے تو بیشک متاخر متقدم کا نسخ ہو جائے گا۔

وهذا كما في رد المحتار عن ادب الاوصياء
عن التتارخانية اوصى الى رجل ومكث
زمانا فوصى الى اخر فهما وصيان في كل
وصاية سواء تذكر الاشارة الى الاول او
نسي لان الوصي عندنا لا ينعزل ما لم يعزل
الموصي حتى لو كان بين وصيته مدة سنة
او اكثر لا ينعزل الاول عن الوصاية۔

تک وصیت کرنے والا معزول نہ کرے معزول نہیں ہوتا حتیٰ کہ دونوں وصیتوں کے درمیان مدت ایک برس یا زیادہ ہو پھر بھی پہلا وصی (نائب) ہونے سے معزول نہ ہوگا۔ (ت)

اور اگر اس کا نص نہیں تو اس درگاہ و خانقاہ میں جو دستور قدیم چلا آیا ہے اس پر کاربندی ہوگی یا اہل حل و عقد جس پر اتفاق کریں مگر ان دونوں صورتوں میں یہ ضرور ہے کہ شخص مذکور اس مرشد مرتبی سے خلافت عامہ بطور مقبول رکھتا ہو ورنہ بسبب تعارض یا جہاز بے بلا دیں بوجہ عدم قضائے اتفاق ناس سے تولیت اوقاف اگر صحیح ہو جائے مگر سجادہ نشینی ہرگز درست نہ ہوگی کہ وہ خلافت خاصہ ہے اور کوئی خاص بے عام کے متحقق نہیں ہو سکتا اور خلافت عامہ بے اجازت صحیحہ زہار حاصل نہیں ہوتی، حضرت اسد العارفين سيدنا مولانا حضرت سيد شاہ حمزہ عینی مارہری قدس اللہ تعالیٰ سر الزکی انی بایض شریف میں ارشاد فرماتے ہیں :

معلوم باد کہ خلافت مشائخ کہ دریں ولایت
مروج ست برہفت نوع ست ، بعض
ازاں مقبول بعض ازاں مجہول، اول اصالتہ،
دوم اجازتہ ، سوم اجماعاً ، چہارم وراثتہ،
پنجم حکماً ، ششم تکلیفاً ، ہفتم اویسیا ، آٹا
اصالتہ آنکہ بزرگے بامر الہی شخصے را خلیفہ

معلوم ہو کہ مشائخ کی خلافت کہ اس ولایت
ہندو پاک میں مروج ہے سات قسموں پر ہے،
بعض مقبول ہیں اور بعض مجہول، پہلی قسم اصالتہ ہے،
اور دوسری اجازتہ، تیسری اجماعاً، چوتھی وراثتہ،
پانچویں حکماً، چھٹی تکلیفاً، ساتویں اویسیا،
اصالتہ یہ کہ کوئی بزرگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی

خود گیر و وجہ نشین خود گرداند۔

اقول و ذلك كما في الحديث عنه
صلى الله تعالى عليه وسلم ما قدمت
ابا بكر وعمر ولكن الله قد صمها وعنه
صلى الله تعالى عليه وسلم سألت الله
ثلثا ان يعقد ملكي يا علي فاجابني
علي الا تقديم ابي بكر وقال
صلى الله تعالى عليه وسلم
يا ابا الله والمؤمنون الا ابي بكر
الى غير ذلك من الاحاديث
سرجعنا الى كلام سيّدنا
حمزة قدس سره العزيز
واجازة آنكه شيخ مریدے را خواہ دارست
خواہ بیگانه قابل کار ویدہ برضا و رغبت خود
خلیفہ کرد۔

(اقول کا استخلاف امیر
المؤمنین حسن بن علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
واجاماً آنكه شيخ ازیں عالم نقل کرد
کے را خلیفہ نگرفت قوم و
قبیلہ دارشے یا مریدے را بخلاف

شخص کو اپنا خلیفہ اور جانشین بنائے۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ اس طرح ہے
کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے
میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے نہیں کیا
بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقدم کیا ہے، اور
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے
کہ میں نے اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تمھارے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ سوال کیا کہ وہ
آپ کو مقدم کرے لیکن اللہ تعالیٰ نے ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے سوا دوسرے کو مقدم کرنے سے انکار فرمایا
اور فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کو امام بنائے
جانے پر اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کرینگے، ان کے
علاوہ دیگر احادیث مبارک میں بھی یونہی آیا ہے
ہم سیدنا حمزہ قدس سرہ کے کلام کی طرف رجوع کرتے
ہیں اور اجازت یہ کہ کوئی شیخ کسی مرید کو خواہ
وہ وارث ہو یا بیگانه، کام کے لائق دیکھ کر اپنی
رضا و رغبت سے اپنا خلیفہ کرے۔

(اقول (میں کہتا ہوں) جس طرح

۱۔ کنز العمال ابن النجار عن انس حدیث ۶-۳۲۷۰ موسستہ الرسالہ بیروت ۵۷۲/۱۱

۲۔ کنز العمال حدیث ۳۲۶۳۷ و ۳۲۶۳۸ و ۳۵۶۸۰ " " " ۵۵۸-۵۵۹/۱۱ و ۵۱۵/۱۲

۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر الصلوٰۃ النبی امیرہ رسول اللہ ابابکر عن وفاتہ دار صادر بیروت ۱۸۰/۳

وے تجویز نمایند۔

(اقول کا استخلاف اہل

الحد والعقد امیر المؤمنین
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
بعد شہادۃ امیر المؤمنین
عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) اما ایں خلافت نزدیک
مشائخ روانیست و ایں نوع خلافت
را خلافت اختراعی گویند۔

اقول یعنی لانعدام الخلافۃ

العامۃ المشروطۃ لصحة الخلافۃ
الخاصۃ فی باب الطریقۃ
اما علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
فقد کانت من اجل خلفاء
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم، و وراثۃ آنکہ مشائخ ازین جہاں
و اگر اشت و خلیفہ را بجائے خود نگذاشت
وارثے کہ شایاں ایں امر بود بر جبادۃ
اونست و خود را خلیفہ گرفت۔

اقول کخلافت الامیر معویۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ابن
عمہ امیر المؤمنین الغنی قبل تفویض
الامام المجتبیٰ ایام و ہذا ان ثبت
انہ کان یدعی قبلہ انہ خلیفۃ و الا فقد صح
انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان ینکود عوی الخلافۃ و

امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
امیر المؤمنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا
اور اجماعاً یہ کہ شیخ اس عالم سے انتقال کر جائے اور
کسی کو خلیفہ نہ بنائے قوم اور قبیلہ شیخ کے وارث
یا کسی مرید کو شیخ کا خلیفہ یعنی جانشین تجویز کر لیں۔
اقول (میں کہتا ہوں جس طرح اہل حل و عقد
یعنی اصحاب الرائے نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ
وجہہ کو خلیفہ بنایا) لیکن یہ خلافت مشائخ کے نزدیک
روانہ نہیں ہے، اور اس قسم کی خلافت کو اختراعی خلافت
کہتے ہیں۔

اقول (میں کہتا ہوں) یعنی بوجہ معدوم ہونے
اس خلافت عامہ کے جو کہ خلافت خاصہ کے صحیح ہونے
کے لئے شرط ہے لیکن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر خلفائے
تھے) اور وراثۃ یہ کہ کوئی شیخ اس جہاں سے
انتقال کر جائے اور اپنی جگہ خلیفہ نہ چھوڑے کوئی
اس بزرگ کا وارث جو کہ اس امر خلافت کا اہل
ہو وہ اس کی جگہ بیٹھ جائے اور اپنے آپ کو خلیفہ بنائے۔

اقول (میں کہتا ہوں) جیسے کہ امیر معویۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ان کے چچا کے بیٹے
امیر المؤمنین عثمان الغنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت
امام مجتبے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرنے
سے پہلے، اور یہ تب ہے جبکہ ثابت ہو جائے
کہ وہ خلافت کا دعویٰ اس سے قبل کرتے، اور

يقول افى لاعلم انه يعنى على كرم الله
تعالى وجهه افضل منى واحق بالامر
ولكن الستم تعلمون ان عثمان قتل
مظلوما وانا ابن عمه ووليه اطلب
بدمه ، سواه يحيى بن سليمان الجعفى
شيخ البخارى فى كتاب الصفيين بسند
جيد عن ابى مسلم الخولانى واما بعد
تفويض الامام المجتبى اياه فلا شك
انه امام حق وامير صدق كما بيده
العلامة ابن حجر فى الصواعق اى نوع
رامشائى منظور نداشتة اند و احيانا
آن شيخ اورادر باطن امر سرمايد روا
بود که نزد صوفيه حکم ارجح جائز است
(اقول وح يرجع الى الاولیة
كما ان سیدی ابوالحسن
الخرقانی خلیفة سیدی
ابى یزید البسطامی قدس الله
تعالى اسرارهما ولكن لا یسلم
هذا کل مداع مالهم نعلم ثقته
وعدالتة اویشهد له اهل
الباطن) الى اخر ما افاده
واحباد قدس الله تعالى

تحقیق یہ صحیح ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دعویٰ خلافت کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے
بیشک میں جانتا ہوں کہ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
مجہ سے افضل ہیں اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں
لیکن کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تحقیق عثمان رضی اللہ عنہ
ظلماً قتل کئے گئے ہیں اور میں ان کے چچا کا بیٹا
ان کا بھائی اور ان کا ولی ہوں میں ان کے خون
کا بدلہ طلب کرتا ہوں۔ اس کو یحییٰ بن سلیمان الجعفی
شیخ البخاری نے کتاب الصفيين میں سند جید کے
ساتھ ابو مسلم الخولانی سے روایت کیا، لیکن
امام مجتبى رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب امر خلافت
ان کو تفویض یعنی سپرد کر دیا تو بیشک وہ امام حق
اور امیر صادق تھے جیسا کہ اس کو علامہ ابن حجر مکی
نے صواعق میں بیان فرمایا ہے۔ اس قسم کو مشائخ
نے منظور نہیں رکھا اور احيانا کسی وقت وہ شیخ
اس کو باطن میں حکم فرمائیں تو جائز ہے اس لئے
کہ صوفیہ کے نزدیک ارجح کا حکم جائز ہے۔
اقول (میں کہتا ہوں) اس وقت
حضرات اویسیہ کی طرف رجوع کیا جائے گا
جیسا کہ حضرت سیدی ابوالحسن الخرقانی حضرت
سیدی ابویزید البسطامی قدس سرہما کے خلیفہ
تھے لیکن یہ امر ہر مدعی سے تسلیم نہیں کیا جائیگا

۱۔ کتاب الصفيين ليحيى بن سليمان الجعفى

۲۔ الصواعق المحرقة الخاتمة في بيان اعتقاد اهل السنة الخ مکتبہ مجیدہ ملتان ص ۲۱۸

نا وقتیکہ ہم کو اس کی عدالت اور ثلث ہونے کا علم نہ ہو
یا اہل باطن حضرات اس کے متعلق شہادت نہ دیں، یہاں سے آخر تک جو کہ حضرت مارہری قدس سرہ العزیز نے
افادہ فرمایا اور اچھی باتیں فرمائیں۔ (ت)

ہاں بعد صحت خلافت عامہ تعالیٰ (یعنی خلیفہ جیسا معاملہ کرنا) اور اجماع معبر اور کافی ہے،
لان المعهود عرفاً کالمشروط لفظاً و ماسا اس لئے کہ جو شے عرف میں معروف (مقرر) ہو وہ
سواء المسلمون حسناً فهو عند الله حسنٌ۔ گویا لفظاً مشروط ہے (لفظوں میں شرط قرار
دی گئی ہے) جو چیز کہ مسلمان اس کو اچھی دیکھیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے (ت)
ایسی جگہ عرف غالب یہی ہے کہ اکبر اولاد کو استحقاق ہوتا ہے اور اس کے ہوتے دوسرا نہیں
ہو سکتا، مگر جبکہ وہ اہلیت سے عاری ہو یا مستخلف (شیخ) صرف دوسرے کے نام یا دوسرے کو اس کا
شریک و سہم بنا کر) وصیت معتبرہ کر جائے تو البتہ اس پر عمل سے چارہ نہیں اور جس طرح مستخلف کا کسی
مصلحت شرعیہ کی بنا پر قرابت دار قریبہ کو بالکل محروم کر دینا روا ہے یونہی دوسرے کو برائے مصلحت
اس کا شریک و سہم کرنا اور وجوہ مصلحت سے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جب اس منصب شریف کا
ایک رُخ جانب دنیا اور دوسرا جانب دین ٹھہرا تو تنہا ایک امر میں رشد کافی رکھتا ہے اُس سے
تمام انتظامات کا کفیل غیر منظون (کفیل بنا غیر یقینی) لہذا اگر مستخلف (شیخ) عارف بالصالح (مصلحتوں کا
عارف ہو) اپنے اقارب سے ایک کا رشد ادھر اور دوسرے کا ادھر، زائد دیکھے تو کون مانع ہے کہ وہ عارف
صاحب بصیرت و عالم بعواقب الامور رشد فی الدین کو خلیفہ و منظر جہت اخروی ارشد فی الدنیا کو اس کا
شریک و بازو کر دے تاکہ باتفاق آراء ایک ہیئت اجتماعیہ حاصل ہو کر اس منصب عظیم کے تمام اعباء
کا تحمل بوجہ احسن ظہور میں آئے اور امامت کبریٰ میں جو تعدد نا جائز ہوا اُس کی وجہ ظاہر ہے کہ وہاں
اثینیت علیٰ مظنہ فتن عظیمہ و معارک ہائیکہ ہے کما لایخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت) مشمل مشہور

علم معاملات کے نتائج کا جاننے والا، دین میں سب سے زیادہ ہدایت والا، سیدھے راستے چلنے
والا اور دوسری جہت کے لحاظ سے دنیوی معاملات میں سب سے بہتر جاننے والا ہو۔

علم دو کا ہونا بہت بڑے فتنوں کے پیدا ہونے اور تباہ کرنے والے معرکوں کی جائے گاہ ہے ۱۲

۱۱ ردالمحتار کتاب البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹/۴
۱۲ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۴۸/۴

دُر بادشاہ در اقلیے نگنجد (دُر بادشاہ ایک ولایت میں نہیں تھے) اور یہ خلافت ہر چند امامت کبریٰ سے بغایت مشابہ و لہذا وہ کثرت و تعدد جو خلافت اولیٰ میں واقع یہاں متصور نہیں لیکن تمام احکام میں اس سے اتحاد نہیں رکھتی اسی لئے قرشیت مشروط نہ ہوئی، اور جس مصلحت پر تمثیلاً فقیر نے تقریر کی مثلاً اگر اثنینیت واقع ہو کوئی دلیل اس کے بطلان پر ظاہر نہیں ومن ادعی فعلیہ البیان (اور جو دعویٰ کرے اس پر بیان لازم - ت) اور صرف تولیت اوقاف میں تو اپنے محل پر تعدد نظر بدیہی الجواز (اس کی متعدد نظیریں واضح جواز کی دلیل ہے) ہاں اس میں شک نہیں کہ رسم سجادہ نشینی میں عام متواتر وحدت ہے (جو عام جاری رسم چلی آرہی ہے وہ وحدت ہے) اور بلا وجہ و جہ (معقول وجہ کے بغیر) اس کی مخالفت نہ چاہیے مگر کلام اس میں ہے کہ جب مرشد مرتبی کہ اعرف بالمسالم واعلم بالاشان ہے دُر کو جانشین فرما چکا تو اس کے رد کی طرف کوئی سہیل نہیں ہاں صورت مذکورہ میں یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ارشد فی الدین اصل جانشین اور دوسرا ناظر و مشرف (دیکھ بھال کرنے والا) ہے،

كما اشرفنا اليه والله سبحانه وتعالى اعلم
بالصواب وعندنا ام الكتاب وصلى الله
تعالى على سيدنا محمد والى واصحابه
والخلفاء والنواب والاتباع والاجاب
امين !
جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا، اور اللہ
بے عیب اور برتر صواب کو بہتر جاننے والا ہے
اور اس کے پاس ہے اصل لکھا ہوا، اور درود
یہ بھیجے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد اور آل اور
اصحاب اور خلفاء اور نائبین اور تابعین اور
دوستوں پر۔ آمین ! (ت)

۱۷۹ مسئلہ مع رسالہ زیب غرہ "بغرض تصدیق در بارہ منع تعدد بیعت، مرسلہ جناب لوی محمد عبد الباقی صاحب مرحوم و مغفور مصنف رسالہ "اقوار ساطعہ" از میرٹھ ۲۳ شوال ۱۳۰۹ھ

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الاحد المنزه من كل
شرك و عدد والصلوة والسلام على
النبي الاوحد و آله وصحبه و تابعيهم
في الرشيد من الانزل الى ابد الابد -
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کہ واحد احد ہے
ہر شرک اور متعدد ہونے سے پاک ہے و رحمت
کاملہ اور سلامتی ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر جو کہ ہمیں مخلوق ہیں اور ان کی آل اور اصحاب

اور ہدایت میں ان کی اتباع کرنے والوں پر ہوا زلی سے لے اب تک۔ (ت)

فی الواقع بے ضرورت صحیحہ صادقہ ملجہ (مجبور کرنے والا) باوجود پیر غیر کے ہاتھ پر بیعت ارادت سے احتراز تام لازم سمجھے وہو المختار وفيه الخير وفي غيرہ ضیاد یا ضیاد (یہی مختار ہے اس میں بہتری اسکے غیر میں نقصان ہے کامل نقصان - ت) پریشان نظری و آوارہ گردی باعث محمدی ہے والیاذ ب اللہ
سب العالمین -

یا ہذا قرآن عظیم صاف صاف فرما رہا ہے کہ س جلا سلما لرجل (ایک غلام صرف ایک لاکھ کا ت) ہی ہونا بھلا ہے -

هل يستولین مثلاً الحمد لله بل اکثرهم
لا یعلمون یہ
کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے، سب
تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، بلکہ اکثر ان کے نہیں
جانتے - (ت)

یا ہذا پیر صادق قبلہ توجہ ہے اور قبلہ سے انحراف نماز کو جواب صاف با آنکہ اینما تولوا فثم
وجه اللہ (تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ یعنی خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے - ت) فرماتے ہیں -
پھر طالبان وجہ اللہ کو حکم یہی سناتے ہیں کہ :
حيثما كنتم فولوا وجوهكم شطرہ
تم جہاں کیوں ہو پس اپنے چہروں کو مسجد حرام کی
طرف پھیر لو - (ت)

یہ محل محل تحری ہے اور صاحب تحری کا قبلہ قبلہ تحری -
یا ہذا ارباب وفا آقیاں دنیا کا دروازہ چھوڑ کر دوسرے در پر جانا کو رنگی جانتے ہیں ص
سر اینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا قرار اینجا
(سر اس جگہ ہے سجدہ اس جگہ بندگی اس جگہ قرار و اطمینان اس جگہ ہے - ت)
پھر احسانات دنیا کو احسانات حضرت شیخ سے کیا نسبت عجب اُس سے کہ محبت و اخلاص پیر کا دعویٰ
کرے اور اس کے ہوتے این و آن کا دم بھرے سے

۲۹/۳۹	۱۰	القرآن الکریم
۲۹/۳۹	۵	"
۱۱۵/۲	۳	"
۱۵۰ و ۱۴۴/۲	۴	"

چو دل با دلبری آرام گیرد ز وصل دیگرے کے کام گیرد
نہی صد دستہ ریاں پیش بلبل نخواہد خاطرش جز نگہت گل
(جب دل ساتھ ایک محبوب کے آرام پکڑے دوسرے کے ملنے سے کب مقصود پکڑے گا)
بلبل کے سامنے نیاز بُو کے سود سے رکھے تو لیکن پھول کی نگہت یعنی خوشبو کے سوا اس کا
دل نہیں چاہے گا۔ ت)

يَا هَذَا نَفِيسٍ پَرِ مَن و سَلَوٰی ہے اور لَنْ تَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّ اَحَدٍ (ہم ہرگز ایک طعام پر
صبر نہیں کر سکتے۔ ت) کھنے کا نتیجہ بُرا،
فَلَا تَكُنْ اِسْرَآئِیْلَیْ و کُنْ مُحَمَّدِیَا یَا تَلُکْ پس تُو اِسْرَآئِیْلِی نہ ہو تُو مُحَمَّدِی بن، تیرے پاس
سَرَزَقُکْ بِکَرَةٍ و عَشِیَا۔
روزِ صبح و شام آئے گا۔ دت)

یَا هَذَا باپ پدرِ گل ہے اور پیرِ پدرِ دل، مولیٰ مُعْتَقِ مُشْتِ خَاکِ ہے اور پیرِ مُعْتَقِ جَانِ پَاکِ
اہلِ ہوس کے زہر کو یہی حدیث بس ہے کہ جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ بتائے یا اپنے مولیٰ
کے ہوتے غیر کو مولیٰ بنائے اس پر خدا و ملائکہ و ناس سب کی لعنت، اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض
قبول کرے نہ نفل۔“

الْاُئِمَّةُ الْخَمْسَةُ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰی پانچوں اماموں نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مِنْ اَدْعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ سے روایت فرمایا: جو شخص اپنے باپ کے سوا
اَوْ اَنْتَہٰی اِلٰی غَیْرِہٖ اِلَیْہِ فَعَلِیْہِ لَعْنَةُ اللہِ دوسرے کی طرف ادعا کرے یعنی کسی دوسرے
وَالْمَلَائِکَةُ وَالنَّاسُ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللہُ کو باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے
مِنْہٗ صِرَافًا وَّلَا عَدْلًا۔ کو اپنا مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ اور فرشتوں
اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ ان کا فرض قبول اور نہ نفل۔ (ت)

۱۰ القرآن الکریم ۶۱/۲
۱۱ صحیح مسلم کتاب النج باب فضل المدینۃ الن قدیمی کتب خانہ کراچی ۴۴۲/۱
جامع الترمذی ابواب الوصایا باب ما جاز فی من تولى غیر موالیہ الخ امین کمپنی دہلی ۳۴/۲
مسند احمد بن حنبل عن علی المکتب الاسلامی بیروت ۸۱/۱

جو لوگ متاعِ عبادانہ ان حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں کیا خوف نہیں کرتے کہ مبادا بحکم قیاس جلی اس حدیث صحیح کی وعیدِ شدید سے حصّہ پائیں۔

یا ہذا السعادت من دان ازلی نے خود با وصف حکم پیر ترک پیر روانہ رکھا، اور پھر ترک بھی کیسا کہ چشمہ کے پاس سے بحرِ زخار کی بندگی میں آنا با ایں ہمہ آستانِ پیر چھوڑنا گوارا نہ کیا اور اُن کا یہ ادب محبوبانِ خدا نے پسند فرمایا حضور پر نور سید الاولیاء الکرام امام العرفاء العظام حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی علی بن ہیتی قدس سرہ الملکوتی کے یہاں رونقی افروز ہوئے حضرت علی بن ہیتی نے اپنے مریدِ خاص ولی با اختصاص سیدی ابوالحسن علی جو سقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ خدمت حضرت غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملازمت اختیار کریں اور یہ پہلے فرما چکے تھے کہ میں حضور پر نور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں سے ہوں، سیدی ابوالحسن قدس سرہ پیر سے یہ کچھ سن کر اس پر رونے لگے اور آستانِ پیر چھوڑنا کسی طرح نہ چاہا، حضور غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں روتا دیکھ کر فرمایا:

ما یحب الا الشدی الذی رضع منہ۔ جس لسان سے دودھ پیا ہے اُس کے غیر کو نہیں چاہتا۔

اور انھیں حکم فرمایا کہ اپنے پیر کی ملازمت میں رہیں۔

اخرج سیدی اکامام نو محمد الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار میں اس کو سند صحیح کے ساتھ سیدی ابو حفص عمر البزار (پاکیزہ کمرے اللہ تعالیٰ ان کے بھید چُنے ہوئے کو) سے

اخرج سیدی اکامام نو محمد الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار بسند صحیح عن سیدی ابی حفص عمر البزار قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

اخراج کیا ہے یعنی بیان فرمایا اور روایت کیا ہے۔ (ت)

سیدی عارف باللہ امام اجل عبد الوہاب شمرانی قدس سرہ الربانی میزان الشرعیۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ یعنی میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ یقول انما امر علماء الشریعۃ الطالب کو فرماتے سنا کہ علماء نے شریعت نے طالب کو

بالتزام مذہب معین و علماء الحقیقة
المرید بالتزام شیخ واحد

حکم دیا ہے کہ مذہب ائمہ میں خاص ایک مذہب
معین کی تقلید اپنے اوپر لازم کرے اور علمائے
باطن نے مرید کو فرمایا ہے کہ ایک ہی پرکار التزام رکھے

اس کے بعد ولی موسوف قدس سرہ المعروف نے ایک روشن مثال سے اس امر کو واضح فرمایا

ہے ، امام علامہ محمد عبد ری کل شہیر بابن الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدظل شریف میں فرماتے ہیں :

المرید یعلم شیخہ ویؤثرہ علی غیرہ
ممن هو فی وقتہ لان النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یقول من سرق
فی شئ فلیزمہ (الی آخر ما افاد واجاد
ہذا مختصر)

یعنی مرید اپنے پیر کی تعظیم کرے اور اسے تمام
اولیائے زمانہ پر مرجع رکھے کہ حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی شئی
میں رزق دیا جائے چاہئے کہ اسے لازم پکڑے

اسی میں ہے :

ان المرید لہ اتساع فی حسن الظن بہم وفی
ارتباطہ علی شخص واحد یعول علیہ
فی امورہ ویحذر من تقصی اوقاتہ
لغیر فائدۃ

مرید کے لئے وسعت اس میں ہے کہ اپنے
زمانہ کے تمام مشائخ کے ساتھ گمان نیک رکھے
اور ایک شیخ کے دامن سے وابستہ ہو رہے
اور اپنے تمام کاموں میں اس پر اعتماد کرے
اور بے فائدہ تصنیع اوقات سے بچے (ت)

فائدہ : یہ حدیث کہ امام مدوح نے معضلاً ذکر کی حدیث حسن ہے۔

اخرجه البیہقی فی شعب الایمان بسند
حسن عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وهو عند ابن مساجۃ من حدیثہ

اخراج کیا اس کو بیہقی نے شعب ایمان میں
سند حسن کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ، اور یہی روایت ابن ماجہ کے نزدیک

- ۱۔ المیزان الکبریٰ فصل فان قلت فاذا انفک قلب الولی عن التقلید الخ مصطفیٰ البانی مصر ۲۳/۱
۲۔ المدخل لابن الحاج حقیقۃ اخذ العہد دار الکتب العربیہ بیروت ۲۲۳/۳ و ۲۲۴
۳۔ " " " فصل فی دخول المرید الخلوۃ " " " ۱۶۰/۳
۴۔ شعب الایمان حدیث ۱۲۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۹/۲

بندگی اس کی قبول نہیں ہوتی، نماز روزہ اس کا ایسا ہے جیسا چراغ بے روغن کے۔ اور بعض حضرات صوفیہ کرام نے فرمایا ہے، بے پرے کے سلام کا جواب ھدایک اللہ دینا چاہئے جس کسی نے علیک جواب بے پر کو جان کر دیا اس نے ساتھ شیطان کے آشنائی کی، بیت :

اگر بے پر کا بے پریش گیرد ہلاکی راز بہر خویش گیرد
(اگر بغیر پیر کے کوئی کام پکڑے تو وہ ہلاکت کو اپنے لئے پکڑے گا۔ ت)

صغیر بنیاد کی مالا جینا جہنم اکارت جائے
(پیشوا اور شیخ کے سوا تسبیح پھیرنا اور درود و وظیفہ کرنا زندگی برباد کرنے کے

برابر ہے۔ ت)
اور بکر کہتا ہے کہ میں کسی شخص سے بیعت نہیں ہوں اور نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہوں اور احکامات شرع شریف اور کلام مجید کو اور جو علمائے دین فرماتے ہیں برحق جانتا ہوں لیکن کسی پیر فقیر کا مرید نہیں ہوں اور نہ مرید ہونے کو برا کہتا ہوں، تو اس صورت میں بموجب کئے زید کے بکر کی کوئی عبادت کسی قسم کی درگاہ باری تعالیٰ میں قبول نہیں سب عبادت بکر کی ہلا مرید ہوئے برباد گئی اور سلام علیک بکر سے ناجائز ٹھہری اور بکر دائرۃ اسلام سے خارج ہو گیا اور گروہ شیاطین کے ساتھ بکر کا حشر ہو گا تو اس صورت میں بکر کیا کرے ؟

الجواب

شیخ یعنی مرشد و راہنما و ہادی راہ خدا دو طور پر ہے : عام ہادی کلام اللہ و کلام ائمہ شریعت و طریقت کلام علمائے اہل ظاہر و باطن ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء، علمائے کارہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد کلام رسول، رسول کا پیشوا کلام اللہ۔ اور خاص یہ کہ زید کسی خاص بندہ خدا، ہادی مہدی قابل پیشوائی و ہدایت جامع شرائط بیعت کے یا تنہ پر بیعت کرے اور اپنے اقوال و افعال و حرکات و سکنات میں اُس کی ہدایات مطابقت شریعت و طریقت کا پابند رہے۔ شیخ و مرشد بمعنی اول ہر شخص کو ضرور اور ایسا بے پیر قطعاً راہ اسلام سے دور، اس کی عبادت تباہ و مہجور، اور اس سے ابتداء بسلام ممنوع و محظور، اور روز قیامت گروہ شیطان میں محشور، قال اللہ تعالیٰ :

یوم ندعو اکل اناس بامامہم لے جس دن ہم ہر گروہ کو اسکے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

جب اس شخص نے ائمہ ہدیٰ کو اپنا مرشد و امام نہ مانا تو امام ضلالت یعنی شیطان لعین کا مرید ہوا، لا جرم روز قیامت اُسی کے گروہ میں اُٹھے گا والعیاذ باللہ سبخنہ و تعالیٰ، مگر کلمہ گویوں میں اس طرح کے بے پیرے چار گروہ ہو سکتے ہیں،

اول وہ کافر جو سرے سے قرآن و حدیث ہی کو نہ مانے، جیسے نجری کہ حدیثوں کو صراحۃً مردود و بے سود بتاتے ہیں اور قرآن کے یقینی قطعی معانی حق کو رد کر کے اپنے دل سے گھڑا کر کہانی پہیلی بناتے ہیں لعنہم اللہ لعنا کبیرا۔

دوم غیر مقلد کہ بظاہر قرآن و حدیث کو مانتے اور ارشادات ائمہ دین و حاملان شرع متین کو باطل و نامعتبر جانتے ہیں، یہ سلسلہ بیعت توڑ کر براہ راست خدا و رسول سے باتھ ملایا چاہتے ہیں و سبعلہ الذین ظلموا ایتی منقلب ینقلبون (اور غریب جان لیں گے کیسا پلٹا کھائیں گے۔ ت) سوم وہ بایہ مقلدین کہ اگرچہ بظاہر فروع فقہیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتے ہیں مگر اصول و عقائد میں صراحۃً سواد اعظم کے خلاف چلتے ہیں اور مقامات و مناصب و تصرفات و مراتب اولیائے کرام کے نام سے جلتے ہیں۔

چہاں سہم اسی طرح تمام طوائف ضالہ بد مذہب گمراہ رافضی خارجی معتزلی قدری جبری وغیرہم خذلہم اللہ کہ ان سب نے راہ ہدیٰ چھوڑ کر اپنی ہوا کو امام بنایا اور اپنا سلسلہ بیعت شیطان لعین سے جا کر ملایا، قال اللہ تعالیٰ:

اقولیت من اتخذ الہمہ ہواہ ۛ کیا تو نے دیکھا وہ شخص جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھہرایا (ت)

بالجملہ کلمہ جامعہ یہی ہے کہ جواہل ہوا ہیں یعنی مخالفان اہلسنت و جماعت وہی اس معنی پر بے پیر صادق اور ان تمام احکام کے ٹھیک مستحق ہیں قاتلہم اللہ ائی یوفکون (اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے کہاں آوندھے پھرتے ہیں۔ ت) سستی صحیح العقیدہ کہ ائمہ ہدیٰ کو ماتنا تقلید ائمہ ضروری جانتا اولیائے کرام کا سچا معتقد تمام عقائد میں راہ حق پر مستقیم وہ ہرگز بے پیر نہیں وہ چاروں مرشدان پاک یعنی کلام خدا و

رسول و ائمہ و علمائے ظاہر و باطن اس کے پیرو ہیں بلکہ اگر اسی حالت پر ہے تو مثل اور لاکھوں مسلمانانِ اہلسنت کے اس کا ہاتھ شریعتِ مطہرہ کے ہاتھ میں ہے اگرچہ نظر ہر کسی خاص بندہ خدا کے دستِ مبارک پر مشرفِ بیعت سے مشرف نہ ہوا ہو۔

عہد ماباللب شیریں دہناں بست خدا
(ہمارے عہد کو بیٹھے منہ والے لوگوں سے خدا نے باندھ دیا ہے ہم سب بندے ہیں
اور یہ لوگ آقا و مولیٰ ہیں۔ ت)

شیخ و مرشد بمعنی دوم سے بھی اس شخص کو چارہ نہیں جو سلوک راہِ طریقت چاہے یہ راہ ایسی نہیں کہ آدمی اپنی رائے سے یا کتابیں دیکھ بھال کر چل سکے اس میں ہر شخص کو نئے مشکلات اپنی اپنی قابلیت و حالات کے لائق پیش آتے ہیں جس کی عقدہ کشائی بے توجہ خاص رہبرِ کامل نہیں ہو سکتی مگر اس کے ترک پر وہ جبروتی احکام لگا دینا محض باطل و کذبِ عاقل و ظلمِ صریح اور دینِ الہی پر افتراءِ صریح ہے اول تو اس راہ کے قاصد اقلِ قلیل اور جو طلب بھی کرے اسے اس زمانہ تاریکی و ظلمت و غیبت اکثر اصحابِ ولایت و مجرم دنیا طلبانِ ریا خصلت میں شیخِ کامل ہر وقت میرا مشکل ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست
(یعنی بہت سے ابلیس صفت شکل و صورت میں آدمی ہیں پس ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔ ت)

ہزاروں علماء و صلحاء گزرے کہ بظاہر اس خاص طریقہ تبعیت میں ان کا انسلک ثابت نہیں کیا معاذ اللہ انھیں ان سخت احکام کا مصداق کہا جاسکتا ہے، اور جو منسلک بھی ہوئے کیا سب ہوش سنبھالتے ہی منسلک ہو گئے تھے حاشا بلکہ بہت اُس وقت جبکہ علم ظاہر میں پایہ عالیہ امامت تک پہنچ چکے تھے اس وقت تک عیاذ باللہ ان احکام کے مستحق تھے یہ سخت جہالت فاضحہ و افسوسناک ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پہلی حدیث جو زید نے بیان کی کلامِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کا نشان نہیں ہاں قولِ اولیاء ہے اور دوسری حدیث: الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ (شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں) جسے ابنِ جبان نے کتاب الضعفاء اور دہلی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو رافع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اگرچہ امام ابن حجر عسقلانی اور اُن سے پہلے ابن تیمیہ نے موضوع اور امام سخاوی نے باطل کہا مگر صفین امام جلیل جلال سیوطی سے ظاہر کہ وہ صرف ضعیف ہے باطل و موضوع نہیں، انھوں نے یہ حدیث دو وجہ سے جامع صغیر میں ایراد فرمائی،

حيث قال الشيخ في اهله كالنبي في
امته والخليل في مشيخته وابن
النجار عن ابى رافع، الشيخ في
بيته كالنبي في قومه حب (ابن جان)
في الضعفاء والشيرازي في الالقباب عن
ابن عمر^١

جیسے فرمایا کہ شیخ اپنے اہل یعنی اپنی قوم میں ایسے
ہے جیسا کہ نبی اپنی اُمت میں۔ اسے ذکر کیا غلیل
نے اپنی کتاب مشیخت میں، اور ابن نجار نے
ابو رافع سے روایت کی، شیخ اپنے بیت میں
جیسے نبی اپنی قوم میں۔ ابن خبان نے ضعفاء میں اور
شیرازی نے القباب میں حضرت ابن عمر سے روایت کی۔

اور خطبہ کتاب میں وعدہ فرمایا کہ اس میں کوئی حدیث موضوع نہ لاؤں گا۔

حيث قال تركت القشر واخذت اللباب
وصننته عما تفر د به وضاع او كذاب^٢

تھکے کو چھوڑا میں نے اور مغز کو لیا میں نے،
اور جس چیز کے ساتھ گھڑنے والا یا جھوٹ بولنے
والا کیلا ہوا اس سے بچایا میں نے۔ (ت)

مگر اس سے اس قدر ثابت کہ ہادیان راہ خدا کی اطاعت لازم ہے اس میں کیا کلام ہے اس کے لئے
خود آیت کریمہ:

اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر
منكم^٣

اطاعت کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو
رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے
صاحب امر کی۔ (ت)

کافی ہے، قول اصح وارجح پر اولی الامر سے مراد علمائے دین ہیں کہ علمائے شریعت و طریقت دونوں
کو شامل، اس سے زیادہ یہ معنی اس کے لینا کہ جس نے بیعت ظاہری کسی کے ہاتھ پر نہ کی وہ گمراہ

۱۔ الجامع الصغیر حدیث ۴۹۶۹ و ۴۹۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۰۶/۲
۲۔ خطبۃ المؤلف " " " " ۵/۱
۳۔ القرآن اکرم ۵۹/۴

ہے ہرگز مفاد حدیث نہیں، یہ افتراء و تہمت یا جمل و سفاہت ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، ہاں بیعت و امامت کبریٰ کے لئے صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

من خلع یداً من طاعة لقی الله یوم القيمة لا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة، رواہ مسلم

عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما۔

جس نے کھینچا ہاتھ کو اطاعت سے ملے گا اللہ تعالیٰ کو اس حال میں کہ اس کے پاس قیامت کے دن کوئی دلیل نہ ہوگی، اور جو مر جائے اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹکا نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ (د)

یہ بھی اس صورت میں ہے کہ امام موجود و متیسر ہو،

كما لا یخفی والا فلا یكلف الله نفسا الا وسعها۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے مطابق۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (د)

مسئلہ ۱۸۱ از کچھو چھا شریف ضلع فیض آباد مرسلہ حضرت سید شاہ ابوالحمود مولانا مولوی احمد اشرف میاں صاحب اشرفی دام مجید

۱۴ شوال ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام و حضرات مشائخ کرام اس مسئلہ میں کہ پانسو برس کا زمانہ ہوا زید و عمرو دونوں برادر حقیقی کو ایک ہی مرشد یعنی اپنے والد ماجد سے علیحدہ علیحدہ دو خرقة عطا ہو کر خلافت و سجادہ نشینی حاصل ہوئی، زید خلف اکبر برابر اپنے مرشد کے یوم العرس خرقة عطیہ مرشد کو خاص خانقاہ مرشد میں پہن کر فاتحہ عرس حسب دستور مشائخ کو تار یا یونہی آٹھ پشت تک زید کے خاندان میں خلافت خاندانی و خرقة پوشی بحیثیت سجادہ نشینی قائم رہی آٹھویں پشت کا اخیر سجادہ نشین بچہ اپنی زوجہ ہندہ اور برادر و خلیفہ خاص خالد کو چھوڑ کر انتقال کر گیا ہندہ بعد وفات شوہر خرقة مذکورہ لے کر اپنے میکے چلی گئی خالد سے سلسلہ بیعت و خلافت خاندانی قریب سو برس سے جاری ہے مگر بوجہ مذکور خرقة پوشی اس مدت میں نہ ہو سکی، عمر و خلف اصغر کی نسل میں نو پشت تک خرقة پوشی ایک روز قبل عرس ہوا کہ خاص روز عرس کی خرقة پوشی نسل خلف اکبر میں

ہوتی جب زمانہ خالہ میں خرقة نہ رہنے کے سبب وہ رسم ادا نہ ہو سکی رشید نے کہ نسل عمرو کا تو اس سجادہ نشین اور معاہدہ خالہ تھا دونوں روز خرقة پوشی کی اب عمرو کے سلسلہ میں حامد اور زید کے خاندان میں محمود ہے جس نے علاوہ بیعت و خلافت خاندانی بزرگ ہوا خرقة بھی واپس لیا اور رسم رفتہ پھر از سر نو تازہ کی اب حامد اُس کے استحقاق خرقة پوشی میں منازع ہے مرشد مرشد محمود تک خلافت خاندانی بہت معززین اہل خاندان وغیرہم کو مسلم اور اُن میں مشہور ہے بعض اکابر اہل خاندان نے اپنے رسائل شائع شدہ میں بھی اُسے درج کیا ہے مرشد محمود کو کہ ثقات عدول سے نکلے ان کے مرشد نے خلافت نامہ تحریری دستخطی اپنے قلم مبارک سے دیا جسے خود اُن کے صاحبزادے وغیرہ بہت لوگ جانتے ہیں انھوں نے مدت سے اس سلسلہ کو اجرا فرمایا۔ لوگ اُن کے پھر محمود پھر خلفائے محمود کے مرید ہوتے رہے اور ہوتے ہیں کبرائے علماء و مشائخ عصر نے محمود کو خلیفہ و سجادہ نشین خاندان مانا اور اس پر فہرہ کی ہیں بلکہ خود مرشد مرشد محمود نے ایک خط دستخطی کے القاب میں نام محمود کے ساتھ لفظ سجادہ نشین تحریر فرمایا، کیا اس صورت میں یہ سلسلہ خلافت و سجادہ نشین ثابت و مسلم مانا جائے گا یا انکار بعض منازعین کے باعث تسلیم نہ ہوگا اور چار سو برس تک رسم خرقة پوشی خاندان محمود میں جاری رہ کر تقریباً سو برس تک بوجہ مذکور منقطع اور حامد کے یہاں دونوں روز خرقة پوشی ہونے سے اب حق محمود رائل ہو گیا یا وہ اس رسم کو تازہ کر سکتا ہے حامد کو بوجہ مذکورہ یوم العرس خصوصاً حد و خالقاہ میں خرقة پوشی محمود سے تعرض و مزاحمت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ بیتنا تو جسدوا (بیان فرماؤ تاکہ اجرا پاؤ۔ ت)

الجواب

صورت مستفسرہ (دریافت کردہ صورت) میں محمود کی خلافت خاندانی و سجادہ نشینی ضرور ثابت و مسلم ہے اور انکار منازعین اصلاً مسموع نہیں شرعاً و عقلاً ایسے امور کے ثبوت کے دو طریقے ہیں، ایک اتصال سند و دوسرے شہرت — تقریر سوال سے ظاہر کہ محمود کو دونوں وجہ ثبوت بروحہ احسن حاصل، تو نفی تافی قطعاً مسموع و باطل (نفی کرنے والے کی نفی نہ سنی ہوئی)۔ فتح القیرو بحر الرائق و نہر الفائق و منہ الغفار و رد المحتار میں ہے،

طریق نقلہ لذلك عن المجتہد احد
امرین امانت یکون له سند فید
او یاخذہ من کتاب معروف تداولتہ
الایدی نحو کتب محمد بن الحسن و نحوہا

اس قول کو مجتہد سے نقل کرنے کا طریقہ دو میں سے
ایک ہے یا تو یہ کہ اس کی سند اس میں موجود ہو
یا اس کو کسی مشہور کتاب سے پکڑے جو ہاتھوں
میں متداول ہو جیسا کہ محمد بن حسن کی کتابیں اور

من التصانیف المشہورۃ للجتہدیت
لأنہ بمنزلۃ الخیر المتواتر المشہور
ہكذا ذکر الرازی لہ
ان کی مثل مجتہدین کی مشہور تصانیف اس لئے
کہ وہ بمنزلہ خبر متواتر مشہور کے ہے، رازی
نے اسی طرح ذکر کیا ہے (ت)

جب تبصریح ائمہ کرام دین خدا و احکام شرع و مسائل حلال و حرام و فتویٰ و قضا متعلق بہ ماہ
و محارم میں انھیں دو طریقہ سند و شہرت سے صرف ایک کا وجود کافی جس
کی بنا پر اجرائے حدود و قصاص تک کیا جائے گا تو امر سجادہ نشینی میں دونوں کا اجتماع بھی کافی
نہ جانتا سراسر بعید از انصاف ہے۔ سند کی تویہ حالت ہے کہ زید مسموع القول جب کوئی حدیث یا
مسئلہ فقہیہ اپنے شیخ سے روایت کرے اور اس میں تصریح سماع بھی نہ ہو، تاہم امام بخاری وغیرہ
بعض ائمہ کے نزدیک شیخ و تلمیذ کی صرف کبھی ملاقات ہونا تسلیم کے لئے بس ہے اور امام مسلم وغیرہ
جمہور اکابر کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں محض معاشرت یعنی دونوں کا ایک زمانہ میں ہونا اور امکان
لقا ہی کافی ہے ہمارے علماء کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے نہ کہ جب وہ کہے کہ میں نے سنا یا مجھے
خبر دی یا مجھ سے حدیث بیان کی کہ اب تو بالاجماع بے شرط مذکور قبول اور صاحب سند سے دعویٰ
سماع پر گواہ مانگنا ضروری جانتا باجماع ائمہ باطل و محدول امام مسلم اپنے مقدمہ صحیح میں فرماتے ہیں:
منعم القائل الذی افتتحنا الکلام علی
الحکایۃ عن قولہ اب کل اسناد
فیہ ثلاث عن ثلاث و قد
احاط العلم بانہما کانا فی عصر واحد
وجائز انیکون سمعہ منہ
غیرانہ لم نجد فی الروایات
انہما التقیانہ یکن حجة
وہذا القول مخترع مستحدث
والمتفق علیہ بین اہل العلم قدیمہ
وحدیثان الروایۃ ثابتۃ والحجة بہا لاترمة
گمان کیا ہے اس قائل نے کہ شروع کیا ہم نے
کلام کو اس کے قول کی حکایت پر تحقیق ہر اسناد
کہ اس میں فلان عن فلان ہو، اور حال یہ کہ
علم نے اس کا احاطہ کیا ہو کہ وہ دونوں ایک
ہی زمانہ میں ہوں، اور جائز ہے کہ اُس نے
اُس سے سنا ہو سو اس کے کہ ہم روایات میں
نہ پائیں ان کی باہم ملاقات کو کہ وہ حجت نہ ہو اور
یہ قول نیا گھڑا ہوا ہے اور پرانے اور نئے اہل علم
میں یہ اتفاقی بات ہے کہ روایت ثابت ہے
اور حجت اس کے ساتھ لازم ہے مگر یہ کہ اُس

جگہ دلالت ظاہر ہو کہ راوی نے جس سے روایت کی ہے اس سے ملاقات نہیں کی (مخلصات)

یہ وہ ہے جس کی طرف مائل ہوئے ہیں امام مسلم، حال یہ ہے کہ محققوں نے اس کا انکار کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے یہ ضعیف ہے اور جس کو اس نے رد کیا ہے وہ ہی مختار صحیح ہے جس پر ائمہ فن علی بن المدینی اور امام بخاری وغیرہما جمع ہوئے ہیں (ت)

جو نقل کیا گیا ہے امام بخاری سے کہ انھوں نے ضعیف قرار دیا ہے ساتھ اپنے قول کہ نہیں پہچانا جانا سنا بعض ان حضرات کا بعض سے تو یہ اس پر مبنی ہے کہ ان کے نزدیک ملاقات کا علم ہونا شرط ہے، اور صحیح یہ ہے کہ ملاقات کا امکان ہی کافی ہے (ت)

جمہور کا قول کفایت کرتا ہے ہم عصر ہونے کے ساتھ جبکہ ملاقات کے نہ ہونے کا علم نہ ہو، اور شرط قرار دیا ہے امام بخاری اور ابن المدینی نے ان کے اجتماع کو، اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہوا ہو،

الا ان تكون هناك دلالة بيينة ان الراوى لم يلق من روى عنه آه ملخصا۔

شرح امام نووی میں ہے :

هذا الذى صار اليه مسلم قد انكره المحققون وقالوا هذا ضعيف والذى مرده هو المختار الصحيح الذى عليه ائمة الفن على بن المدينى و البخارى وغيرهما۔

فتح القدير باب الوتر میں ہے :

ما نقل عن البخارى من انه اعلم بقوله لا يعرف سماع بعض هؤلاء من بعض فبناء على اشتراط العلم باللقى والصحيح الاكتفاء بامكان اللقى۔

نیز کتاب الزکوٰۃ فصل فی البقر میں فرمایا :

قول الجمهور الاكتفاء بالمعاصرة ما لم يعلم عدم اللقاء و شرط البخارى وابن المدينى العلم باجتماعهما ولو مرة

۲۲ و ۲۱/۱

قدیمی کتب خانہ کراچی

۲۱/۱

۳۷۰/۱۰

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

مقدمۃ الكتاب

باب الوتر

۱۰ صحیح مسلم

۱۱ شرح صحیح مسلم للنووی

۱۲ فتح القدير کتاب الصلوٰۃ

والحق خلافہ اھ ملتقطاً۔
 حال یہ ہے کہ حق اس کے خلاف ہے اھ ملتقطاً۔ (ت)

زید و عمر کی خلافت و سجادہ نشینی و رکنار خود حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت (جس کا اثر اعمال سے گزر کر عقائد تک پہنچتا ہے کہ صحابہ کی تعظیم و محبت ضروری مذہب اہلسنت اور معاذ اللہ ان کی توہین و تنقیص گمراہی و ضلالت) اس کے بارے میں محققین علماء فرماتے ہیں: ثقہ عادل کا خود اپنی خبر دینا کہ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا کافی ہے اگرچہ کسی دوسرے طریقے سے اس کی صحابیت کا اصلاً ثبوت نہ ہو جبکہ وہ ایسے وقت میں تھا کہ فضل اُسے ملنا متصور ہو، امام ابن حجر عسقلانی اصحابہ فی تمییز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

الفصل الثانی فی الطريق الی معرفة کون الشخص صحابياً و ذلك بأشياء اولها ان یثبت بطریق التواتر انه صحابی ثم بالاستقاضة و الشهرة ثم بان یروی عن احد من الصحابة ان فلاناً له صحبة مثلاً و کذا عن احاد السابغین بناء علی قبول التزکية من واحد و هو الراجح ثم بان یقول هو اذا کان ثابت العدالة و المعاصرة انا صحابیؐ

دوسری فصل کسی شخص کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کی پہچان کے طریق میں اور یہ چند چیزوں سے ہے، اول یہ کہ تواتر کے طریق سے ثابت ہو کہ وہ صحابی ہے پھر ساتھ طریق استقاضہ اور شہرت کے، پھر بایں طور کہ کسی صحابی سے روایت کیا جائے کہ فلان کو صحبت نصیب ہے مثلاً اور ایسے ہی کسی ایک تابعی سے بنا پر قبول کرنے تزکیہ کے کسی ایک، اور یہی رائج ہے، پھر بایں طور کہ وہ جب کہ اس کی عدالت اور ہم عصر ہونا ثابت ہو کہ میں صحابی ہوں۔ (ت)

مسلم الثبوت میں ہے،

اجار العدل عن نفسه بانه صحابی اذا کان معاصراً لا کالرتن لیس کتعديله نفسهؐ

کہ عادل کا خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں کہ وہ صحابی ہے جبکہ وہ ہم عصر ہو، خواہ رتن کی طرح نہ ہو اپنی تعدیل کے حکم میں نہیں ہے۔ (ت)

۱۔ فتح القیر کتاب الزکوٰۃ فصل فی البقر مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۳۳/۲
 ۲۔ الاصابہ فی تمییز الصحابة خطبة الکتاب الفصل الثانی دار صادر بیروت ۹/۱
 ۳۔ مسلم الثبوت الاصل الثانی السنۃ مسئلہ اجار العدل عن نفسه الخ مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۵

کئے صحابہ ہیں جن کی احادیث ائمہ حدیث قدیم و حدیث نے اپنے صحاح و مسانید و سنن و معاجم میں تخریج فرمائیں نہ ان کے پاس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فرمان تھا کہ فلاں ہمارے حضور بارگاہ عالم پناہ سے شرفیاب ہوا نہ ان سے اس پر کوئی شہادت لی گئی نہ اور صحابہ کا محضر طلب ہوا ان ثقات کا خود ہی کہنا کہ :

سعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم شہدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔
مسموع و مقبول ہوا۔
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
کے پاس حاضر ہوا (ت)

کما افادہ الامام ابو عمر بن عبد البرفی
الاستیعاب و اقراء علیہ حافظ الشان۔
جیسا افادہ فرمایا ہے امام ابو عمر بن عبد البر نے
استیعاب میں، اور ثابت رکھا ہے اس پر
حافظ الشان ابن حجر نے۔ (ت)

شہرت وہ چیز ہے جس سے رشتہ خلافت اور کثرت رشتہ نسب کہ حد ہا احکام حلال و حرام و حقوق و
فہام کا مدار ہے شرعاً و عقلاً اجماعاً عرفاً ہر طرح ثابت ہو جاتا ہے ہم شہادت دیتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پسر اطہر اور امام زین العابدین حضرت سیدنا امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خلف مظهر ہیں سوا شہرت کے ہمارے پاس اس پر اور کیا دلیل ہے۔ فتاویٰ خلاصہ
میں ہے :

اما النسب فصورته اذا سمع من انسان
ان فلانا ابن فلان الفلانی وسعه ان
یشهد بذلك وان لم یعین الوکالة
علی فراشه الا یرى انا نشهد ان
ابا بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن
ابی قحافه وما رأینا اباقحافه رضی اللہ عنہ۔
لیکن نسب تو صورت اس کی یہ ہے کہ جب سنا
کسی انسان سے تحقیق فلاں بیٹا فلاں کا فلاں ہے
تو اس کو گنجائش ہے اس بات کی شہادت دے
اس کی اگرچہ اس کے فرش پر اس کی ولادت کا
اس نے معائنہ نہ کیا ہو، کیا نہیں دیکھتا کہ ہم گواہی
دیتے ہیں اس بات کی کہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں حالانکہ ہم نے ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا نہیں۔ (ت)

اور دونوں طریق ثبوت کو اگر ناکافی سمجھا جائے تو تمام سلاسل اولیاء اللہ سے معاذ اللہ یا متحدہ
 دھونا ہو، کیا کوئی قادر ہے کہ شروع سلسلہ سے انتہی تک ہر بندہ خدا کا اپنے شیخ سے خلافت و اجازت
 پانا ان کے سوا اور کسی طریقہ انبیقہ سے ثابت کر سکے، حاشا وکلاً، تو اس کے انکار میں عیاذاً باللہ تمام
 سلاسل کا انکار لازم آتا ہے وہو کما تری (یہ وہ معاملہ جسے آپ سمجھتے ہیں) اور جب دلیل شرعی سے
 محمود کا سلسلہ سجادہ نشینی و خلافت ثابت تو خالفاہ مبارک میں رسم فرقہ پوشی سے اُسے مانع ہونے کا
 کوئی حق حامد کر نہیں، نہ حامد خواہ کسی کا انکار قابل قبول ہو سکتا ہے، عقل و فعل کا قاعدہ اجماعیہ ہے
 کہ نافی پر مثبت مقدم ہوتا ہے، دو وثقہ گو اسی دیں کہ زید و ہندہ کا نکاح ہوا اور ہزار گواہ ہوں کہ نہ ہوا
 ان نافیوں کی بات ہرگز نہ سنی جائے گی کہ اس کا حاصل صرف اپنے علم کی نفی ہے یعنی ہمارے سامنے
 نہ ہوا اور اس سے نفی وقوع لازم نہیں آتی۔ اصول مسلمہ میں سے ہے ۱

المثبت مقدم علی النافی لان من یعلم حجة مثبت نافی پر مقدم ہے اس لئے کہ جو جانتا ہے
 علی من لا یعلم۔ وہ حجت ہے اس پر جو نہیں جانتا۔ (ت)

الاشباہ میں ہے :

بینة النفی غیر مقبولة الا فی عشر (۱) نفی کی دلیل غیر مقبول ہے مگر دس چیزوں میں،
 قوله) وفي ايمان الهداية لا فرق بین ہدایہ کی کتاب الایمان میں ہے کہ نہیں مسروق
 ان یحیط علم الشاهد اولاً درمیان اس کے کہ گواہ کا علم احاطہ کرے
 یا نہ۔ (ت)

دور کریں جائے سلاسل طریقت ہی دیکھئے ہر سلسلہ میں تو وسط امام حسن بصری حضرت
 امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اختاب موجود حالانکہ جاہیر اکابر ائمہ محدثین کہ فن رجال میں
 انھیں پر اعتماد اور انھیں کی طرف رجوع ہے، حضرت مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ان کے لئے سماع
 ہرگز نہیں مانتے مگر اُسی قاعدہ عقلیہ و نقلیہ المثبت مقدم علی النافی لان من حفظ حجة علی
 من لم یحفظ (مثبت نافی پر مقدم ہے اس لئے کہ جس نے محفوظ رکھا اس کی بات حجت ہے اس پر جس نے محفوظ
 نہ رکھا) نے اتصال سلاسل میں اصلاً خلل نہ آنے دیا جب اثبات کے سامنے ایسے اکابر کی نفی مقبول
 نہ ہوتی تو آج کل کے کسی صاحب کا انکار کیا اثر ڈال سکتا ہے۔ رہا سو برس تک اُس رسم کا بعد ز

مذکورہ ادا نہ ہونا وہ بعد ثبوت سجادہ نشینی کیا قابل احتجاج ہے حامد کے یہاں چار سو برس تک روزِ عرس خرقہ پوشی نہ ہونے نے اُسے ممنوع نہ کیا حالانکہ اول یہ امر اس کے خاندان میں نہ تھا تو محمود کے یہاں چار سو برس جاری رہ کر سو برس بعد منقطع ہونا کیا محفل ہو سکتا ہے، شرع کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ،

البقاء اسهل من الابتداء۔ ابتداء سے بقاء آسان ہے۔ (ت)

بنی اسرائیل سے عاتقہ تابوتِ سکینہ چھین لے گئے مہمادت کے بعد واپس آیا تو کیا ان کا حق تبرک اس سے زائل ہو گیا تھا۔ قال اللہ تعالیٰ،

وقال لهم نبیہم ان آية ملكنا ان ياتيكم التابوت فيه سكينه من ربكم الآية اور کہا ان کو ان کے نبی نے تحقیق نشانی اس کی شاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تابوت تمہارے پاس، اس میں تمہارا رب کی طرف سے سکینت ہوگی (ت)

یاجب قرامطہ مخذولین کعبہ معظمہ سے حجر اسود اکھیر کر، حجر کو لے گئے اور بائیس برس بعد مسلمانوں نے بھلا اللہ تعالیٰ واپس پایا تو کیا اہل اسلام یا اہل بیت الحرام کا حق تبرک و استلام اس میں باقی نہ رہا، یہ امور واضح ہیں نہایت درجہ روشن و صاف، والا نصاب خیر الاوصاف، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم (اور انصاف تمام اوصاف سے بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ پاک اور برتر سب سے زیادہ جانتے والا ہے۔ ت)

مسئلہ ۱۸۲

چرمی فریاند علمائے دین کہ بردست کدام کس بیعت نمودن جائز و عدم جوازست و کدام کس قابل مرشد شدن است و باینهمه کسیکه قابل بیعت نمودن نیست و اگر کسی را بیعت نمایند بجن او شان چه حکم است۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ کس شخص کے ہاتھ پر بیعت ہونا جائز ہے اور کس کے ہاتھ پر ناجائز ہے اور کون شخص مرشد ہونے کے قابل ہے اور باوجود ان سب باتوں کے جو شخص بیعت کرنے کے قابل نہیں اگر وہ کسی کو بیعت کرے اس کے حق میں کیا حکم ہے؟

الجواب

بیعت گرفتن و در سند ارشاد نشستن را از چار بیعت لینے اور سند ارشاد پر بیٹھنے کے لئے چار

شرط ناگزیر است :

یکے آنکہ شتی صحیح العقیدہ باشد زیرا کہ
بد مذہبان سگان دوزخ اند و بدترین خلق
چنانکہ در حدیث آمدہ است ۔

دوم عالم بعلم ضروری بودن کہ صغ

بے علم نتوان خدا را شناخت

سوم اجتناب کبار کہ فاسق واجب التوبین
ست و مرشد واجب التعظیم ہر دو حپہ گو نہ
بہم آید ۔

چہارم اجازت صحیحہ متصلہ کما اجمع علیہ
اہل الباطن ۔

ہر کہ از نہایہی شرط را فاقدست او را
نشاہد پیر گرفتن ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

شرط ضروری ہیں :

ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو اس لئے کہ مذہب
دوزخ کے کہتے ہیں اور بدترین مخلوق جیسا کہ
حدیث میں آیا ہے ۔

دوسری شرط ضروری علم کا ہونا، اس لئے کہ بے علم
خدا کو پہچان نہیں سکتا ۔

تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے
کہ فاسق کی توبین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم
ہے، دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی ۔

چوتھی اجازت صحیح متصل ہو جیسا کہ اس پر اہل باطن
کا اجماع ہے ۔

جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک
شرط نہ ہو تو اس کو پیر نہیں پکڑنا چاہئے ۔ واللہ

تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۸۳ ۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ احمد ایک ولی اللہ امام وقت کا مرید و غلام
اور امام ممدوح کی طرف سے مجاز و ماذون ہے بعد وصال شریف اپنے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
احمد کو بوجہ کثرت ذنوب خیال تجدید بیعت آیا احمد نے اپنے مشائخ کو ام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بعض
قصائیف میں دیکھا تھا کہ اگر شیخ تک بوجہ وصال یا بعد کے وصول نہ ہو سکے اور تجدید بیعت چاہے تو
شیخ کے کپڑے پر تجدید کرے بایں لحاظ احمد نے مولانا حسین بن حسن خلیفہ و سجادہ نشین حضرت
شیخ سے جامہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استدعا کی، مولانا نے فرمایا جب جانشین شیخ موجود ہے
کپڑے کی کیا حاجت ہے۔ احمد کے بھی ذہن میں آیا کہ واقعی نیابت جانشین نیابت جامہ سے
اتم و اکمل ہونی چاہئے اس نیت سے مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی مگر کبھی اپنا شیخ حضرت ولی اللہ امام
ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا دوسرے کو نہ جانتا نہ قرارت شجرہ طیبہ میں کسی اور کا نام داخل کیا
نہ جو شجرے اپنے بیعت کرنے والوں کو دے ان میں کبھی حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کوئی نام

لکھا اب جانشین موصوف کو بوجہ تجدید مذکور یہ خیال ہے کہ احمد میرا مرید ہے اور احمد اپنے ذہن میں اپنی بیعت اولے پر ہے، اس صورت میں امرِ حق کیا ہے، احمد چاہتا ہے کہ اگر میرے خیال کی غلطی ثابت ہو تو میں تائب ہو کر از سر نو دستِ مولانا پر بیعتِ مستقلہ بجالاؤں اور اگر اُسی کا خیال صحیح ہے تو شرعاً مطہر سے اس پر کیا دلیل ہے کہ باوصفیکہ احمد نے دوبارہ بیعتِ دستِ مولانا پر کی، مولانا کا مرید متصور نہ ہو۔ بیتنا توجروا۔

الجواب

صورتِ مستفسرہ میں احمد کا خیال صحیح ہے وہ اپنی بیعتِ اولیٰ پر ہے بوجہ تجدید مذکور جانشین موصوف کا مرید قرار پائے گا،

فانما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى۔ سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور سوا اس کے نہیں کہ ہر آدمی کے لئے

وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ (ت)

شرعاً مطہر سے اس پر دلیل واضح حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل اور حضرت امیر المومنین امام العارفین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا قول ہے:

وناھیک بہما قدوة فی الدین۔ تیرے لئے ان دونوں حضرات کا دین میں پیشوا

ہونا کافی ہے (ت)

جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی غلطی اجتہادی سے رجوع فرما کر دستِ حق پرست حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر تجدیدِ بیعت چاہی ظالم کے ہاتھ سے زخمی ہو چکے تھے امیر المومنین علیؑ تک وصول کی طاقت نہ تھی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لشکر کا ایک سپاہی گزرا اُس سے بلا کر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت فرمائی اور روح اقدس جوارِ اقدس رحمت الہی میں پہنچی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے یہ حال سُن کر فرمایا:

ابی اللہ ان یدخل طلحة الجنة الا یدعی فی عنقه۔ اللہ عزوجل نے طلحہ کا جنت میں جانا نہ مانا جب تک میری بیعت ان کی گردن میں نہ ہو۔ (ت)

۲/۱ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی قیدی کتب خانہ کراچی

صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنيات ۱۴۰/۲

دیکھو امیر المؤمنین نے اس بیعت کو اپنی ہی بیعت قرار دیا نہ کہ لشکری کی، اور حضرت طلحہ نے امیر المؤمنین ہی کو امیر المؤمنین و مستحق بیعت سمجھا نہ کہ معاذ اللہ لشکری کو۔

ذٰلِكَ بَرَهَانٌ مِنْ رَبِّكَ وَقَدْ عَرَضْتَهُ
عَلَىٰ مُحَقِّقِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ مَوْلَانَا
مُحِبِّ الرَّسُولِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْقَادِرِ
الْبَدَايُونِيِّ حَفِظَهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْ شَرِّ كُلِّ
مَجُونٍ وَفُتَوَىٰ فَاقرَةً وَصَوْبَهُ وَاسْتَحْسَنَهُ
وَأَعْجَبَهُ ، وَاللَّهُ سَبِّحْهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ
وَعِلْمُهُ جَلُّ مَجْدِهِ أَمَّ وَاحِكُمْ ۔
یہ دونوں برہان تیرے رب کی طرف سے ہیں
اور تحقیق میں نے پیش کیا اس کو شریعت و
طریقہ کے محقق مولانا محب رسول عبدالقادر
قادر بدایونی پر، اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے
ہر بے حیا اور فتنے کے شر سے، پس اس کو
ثابت رکھا اور اس کو صواب قرار دیا اور اس کو
عجیب اور مستحسن قرار دیا، اور اللہ تعالیٰ پاک
ہر عیب سے اور برتر ہے سب سے زیادہ جاننے والا اور اس کا علم جلیل اس کی بزرگی اتم اور
مضبوط ہے (ت)

مسئلہ ۱۸۴ از جالندھر محلہ راستہ متقل مکان ڈپٹی احمد جان صاحب مرسلہ محمد احمد خاں صاحب
۲۰ سوال ۱۳۱۴ھ

اگر عورت نیک خصلت پابند شریعت واقف طریقت اپنے ہاتھ پر عورتوں اور مردوں کو بیعت کرنا
شروع کر دے تو از روئے طریقت اور شریعت یہ بیعت درست ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتاب مع عبارت
تحریر فرمائیں۔

الجواب

اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کامرد ہونا ضرور ہے لہذا سلف صالحین سے
آج تک کوئی عورت نہ پیر بنی نہ بیعت کیا، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ وَلَوْ اٰمَرَهُمْ امْرَاَةٌ ۔ رواہ
الاثرۃ احمد و البخاری و الترمذی والنسائی
ہرگز وہ قوم فلاح نہ پائے گی جنہوں نے کسی
عورت کو والی بنایا۔ اسکو ائمہ کرام احمد و بخاری

۱۰۵۲/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الفتن	صحیح البخاری
۵۱/۲	امین کمپنی دہلی	ابواب الفتن	جامع الترمذی
۳۰۴/۲	نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی	کتاب ادب القضاة	سنن النسائی
۵۱/۵	المکتب الاسلامیہ بیروت	عن ابی بکر	مسند احمد بن حنبل

عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ترمذی اور نسائی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرائی قدس سرہ میزان الشرعیۃ کتاب الاقصیہ میں فرماتے ہیں:

قد اجمع اهل الكشف على اشتراط الذکورة في كل داع الى الله تعالى ولم يبلغنا ان احدا من نساء السلف الصالح تصدرت لقبية السيدین ابدًا لنقص النساء في الدرجة و ان ورد الکمال في بعضهن کسیریم بنت عمرات و اسیة امرأة فرعون فذلک کمال بالنسبة للتقوى والدين لا بالنسبة للحکم بین الناس وتسليکهم في مقامات الولاية و غایة امر المرأة ان تكون عابدة مزاهدة کراعية العدویة، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم، فقط۔

جیسا کہ رابعہ عدویہ بصریہ، اور اللہ سبحانہ، و تعالیٰ سب سے زیادہ جانتے والا ہے اور اس کا علم بزرگتر، اکمل اور مضبوط ہے، فقط (ت)

بیشک اہل کشف نے اجماع کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے والے کے لئے مرد ہونا شرط قرار دینے پر اور نہیں پہنچی ہم کو خبر کہ سلف صالحین کی عورتوں میں سے کوئی عورت مریدین کی تربیت کرنے کے درپے ہوئی ہو ہمیشہ بوجہ عورتوں کے درجہ میں ناقص ہونے کے اگرچہ ان کے بعض میں کمال وارد ہوا ہے، جیسے کہ مریم بن عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی، پس یہ کمال تقویٰ اور دین کے لحاظ سے ہے نہ کہ لوگوں کے درمیان حکومت کرنے کی نسبت سے اور ان کو مقامات ولایت میں چلانے کی وجہ سے عورت کی غایت امر یہ ہی ہے کہ وہ عابدہ، زاہدہ ہو،

جیسا کہ رابعہ عدویہ بصریہ، اور اللہ سبحانہ، و تعالیٰ سب سے زیادہ جانتے والا ہے اور اس کا علم بزرگتر، اکمل اور مضبوط ہے، فقط (ت)

رسالہ

نقاء السلافة فی البیعة والخلافة

ختم شد

(مندرجہ ذیل مسئلہ)

فتاویٰ افریقیہ

سے

منقول ہے)

مسئلہ ۸۵

اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں؟ اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہوگا یا نہیں؟ کیونکہ رب عز وجل حکم کرتا ہے: **وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ** اور دھونڈو طرف اس کی وسیلہ۔

الجواب

ہاں اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرار ہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے، ایک یہ کہ بے پیر فلاح نہ پائے گا، حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں، **سمعت كثيرا من المشايخ يقولون من لم ير مفلحا ولا يفلح** یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔

دوسرے یہ کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے، عوارف شریف میں ہے: **روى عن ابى يزيد (رضى الله تعالى عنه) ليعنى سيدنا بايزيد بسطامي (رضى الله تعالى عنه) سے**

انہ قال من لم یکن له استاذ فاما مہ
الشیطان یلہ
مردی ہوا کہ فرماتے جس کا کوئی پیر نہیں اس کا
امام شیطان ہے۔

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے :

یجب علی المرید ان یتادب بشیخ فان
لم یکن له استاذ لایفلح ابدا هذا ابو یزید
یقول من لم یکن له استاذ فاما مہ
الشیطان یلہ

یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے
کہ بے پیر فلاح نہ پائے گا، یہ ہیں ابو یزید کہ فرماتے
ہیں جس کا کوئی پیسر نہ ہو اس کا پیر شیطان
ہے۔

پھر فرمایا :

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الشجرة
اذ انبتت بنفسها من غیر غارس فانها
تورق ولكن لا تثمر کذلک المرید اذا لم
یکن له استاذ یاخذ منه طریقاً نفساً
فنفساً فهو عابد هواه لایجد نفاذاً
یعنی میں نے حضرت ابو علی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے سنا کہ پیر جب بے کسی ہونے والے کے
آپ سے اُگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا،
یونہی مرید کے لئے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک
سانس پر راستہ دیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی
ہے، راہ نہ پائیگا۔

حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریعت میں فرماتے ہیں :
چوپرت نیست پیر نیست ابلیس کہ راہ دین ز دست از مکر و تلبیس

(جب تیرا پیر نہیں ہے تو تیرا پیر ابلیس ہے کہ اس نے دین کی راہ ماری ہے مکر و فریب سے۔)
یہ مقام بہت تفصیل و توضیح چاہتا ہے فاقول وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق
اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) فلاح و وقسم کی ہے :

اول انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو، یہ عقیدہ اہلسنت میں
ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس

۷۸ ص	مطبوعۃ المشہد الحسینی	الباب الثانی	لہ عوارف المعارف
۱۸۱ ص	مصطفیٰ البابا مصر	باب الوصیۃ للمریدین	۲۷ الرسالۃ القشیریۃ
۱۸۱ ص	"	"	۳۷ " " " "

بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گننام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے، بالآخر ان کے لئے بھی یہ فلاح ثابت۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل عشر اور انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حضور حاضر ہوں گے میں فرماؤں گا انا لہا میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں کروں گا ارشاد ہو گا یا محمد ارفع صراحتك وقل تسمع وقل تعطیہ واشفع تشفع اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میری امت۔ فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھر ایمان ہوا اسے دوزخ سے نکال لو، انھیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہو گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائے گا مانگو کہ دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ قبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میری امت۔ ارشاد ہو گا جس کے دل میں رانی برابر ایمان ہو نکال لو، میں انھیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہ منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت۔ ارشاد ہو گا جس کے دل میں رانی کے دانے سے کم تر ایمان ہوا اسے نکال لو میں انھیں نکال کر چوتھی بار حاضر و ساجد ہوں گا ارشاد ہو گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنیں گے مانگو کہ دیں گے شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا الہی! مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے۔ ارشاد ہو گا یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال و کبریا و عظمت کی قسم ہر مومن کو اس سے نکال لوں گا اقول یہ ان کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے، فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے توسل کا موقع نہ ملا مجرد عقل جتنے ایمان کے لئے کافی تھی یعنی توحید اسی قدر رکھتے تھے۔

ثم اقول معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا:

ما زالت اتورد علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما لا
 صحیح البخاری کتاب التوحید باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹-۱۱۸
 صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ " " " " ۱/۱۱

یہ عدل ہے اور وہ فضل،

یَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ جِسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ (ت)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہل کبار ایسی فلاح پائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی لاہل البکائر من امتی۔ رواہ احمد میری شفاعت میری امت سے بکیرہ گناہوں والوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بقولہ تعالیٰ ویجزی الذین احسنوا ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور نیکی کرنے والوں کو

بالحسنۃ الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللہم ان ربک واسع المغفرۃ ۙ وقبَلہ تعالیٰ ان تجتنبوا

کبائر ما تنہون عنہ تکفر عنکم سیئاتکم و ندخلکم مدخلا کریمًا ۝ وقولہ تعالیٰ

ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذکرین ۝ ۱۲ منہ غفرلہ

بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (ت)

۱۔ القرآن الکریم ۲۸۴/۲

۲۔ سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الشفاعۃ ۲۹۶/۴ وجامع الترمذی ابواب صفۃ القیمۃ ۶۶/۲

۳۔ سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

۴۔ مسند احمد بن حنبل عن انس المکتب الاسلامی بیروت

۵۔ شعب ایمان حدیث ۳۱۰، ۳۱۱ دار الکتب العلمیہ بیروت

۶۔ السنن الکبریٰ کتاب الجنایات دار صادر بیروت

۷۔ موارد النظم حدیث ۲۵۹۶، ۶۴۵ و المعجم الکبیر حدیث ۱۱۴۵۲

۸۔ القرآن الکریم ۲۲ و ۳۱/۵۳

۹۔ ۳۱/۴

۱۰۔ ۱۱۴/۱۱

وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن
حبان والحاکم والبیہقی وصححه
عن انس بن مالک والترمذی وابن
ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر بن
عبد اللہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن
عباس والمخیط عن کعب بن عجرۃ وعن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر
امتی الجنة فاخترت الشفاعۃ لانہا
اعم واکفی اترونها للمؤمنین المتقین
لا و لکنہا للمذنبین المتلوثین الخطائین۔
سواہ احمد بسند صحیح والطبرانی
فی الکبیر باسناد جید عن ابن عمر وابن
ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہم۔

کے لئے ہے (یہ حدیث احمد وابوداؤد و ترمذی
ونسائی وابن حبان وحاکم و بیہقی نے انس بن
مالک سے روایت کی اور بیہقی نے لہا یہ حدیث
صحیح ہے، اور ترمذی وابن ماجہ وابن حبان و
حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی اور طبرانی
نے معجم کبیر میں عبد اللہ بن عباس سے اور خطیب
نے کعب بن عجرہ سے اور عبد اللہ بن عمر سے،
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ت)

مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے
چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمہاری ادھی
امت بلا عذاب داخل جنت ہو، میں نے شفاعت
اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی
ہے، کیا اسے ستھرے مومنوں کے لئے سمجھتے ہو،
نہیں بلکہ وہ گناہگار آلودہ روزگاروں سخت
خطاکاروں کے لئے ہے (یہ حدیث احمد نے
بسند صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں بہ سند جید

عبد اللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ت)
بلکہ وہ بھی ہونگے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دئے جائیں گے، قال اللہ تعالیٰ :
فاولئک یدل اللہ سیئاتہم حسنات
وکان اللہ غفورا رحیما ۝
اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر لایا جائے گا، ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کئے وہ مقرر ہوگا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اعطوہ مکان کل سینۃ حسنة اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو، اب کہہ اٹھے گا کہ الہی! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سنے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آٹنا ہے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے رواۃ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ترمذی نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ت) بالجگہ وقوع کے لئے سوا اسلام اور اللہ و رسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں، جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دوم امید یعنی انسان کے اعمال، افعال، اقوال، احوال ایسے ہونا کہ اگر انہی پر خاتمہ ہو تو کرم الہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے، یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش کا حکم ہے کہ سابقوا لی مغفرة من ربکم وجنة عرضها جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف جس کی چڑان آسمان و زمین کے پھیلاؤ کے عرض السماء والارض ہے۔ (ت) کی مانند ہے۔ (ت)

اس لئے کہ کسب انسانی اسی سے متعلق یہ پھر دو قسم،

اول، فلاح ظاہر، حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ زے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقتصور ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کر لیا اور متقی و مفلح بن گئے اگرچہ باطن ریا و عجب و حسد و کینہ و تکبر و حب مدح و حب جاہ و محبت دنیا و طلب شہرت و تعظیم امراء و تحقیر مسکین و اتباع شہوات و مہانت و کفران نعم و حرص و بخل و طول امل و سوتے ظن و عناد حق اور اصرار باطل و مکر و غدر و خیانت و غفلت و قسوت و طمع و تملق و اعتماد و خلق و نسیان خالق و نسیان موت و جرات علی اللہ و نفاق و اتباع شیطان و بندگی نفس و رغبت بطالت و کراہت عمل و قلب خشیت و جسارت و عدم خشوع و غضب للنفس و تساہل فی اللہ وغیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہو رہا ہو جیسے مزبلہ پر زربفت را دین میں سستی ۱۰ نعمتوں کی ناشکری ۱۱ لمبی آرزو ۱۲ دل کی سختی ۱۳ چا پلوسی ۱۴ خدا کو بھول جانا ۱۵ باطل کی رغبت ۱۶ ڈر کی کمی ۱۷ بے صبری ۱۸ خشوع کا نہ ہونا ۱۹ نفس کے لئے ناراض ہونا ۲۰ اللہ کے بارے میں سستی کرنا ۲۱ ہلاک کن نیوالی آفتیں۔ (ت)

کا خیر، او پر زینت اور اندر نجاست۔ پھر کیا یہ باطنی خواہشیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی۔ حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کون سی ناگفتنی ہے کہ نہ کہیں گے کون سی ناکردنی ہے کہ اٹھا رکھیں گے اور پھیر بدستور صالح عوام کی کیا گنتی، آج کل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے الامن شاء اللہ وقلیل ماہم (مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ ت) میں اسے زیادہ مشرح کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار بتانے والے کے اُلٹے دشمن ہو جاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزار اُف اس نام علم پر کہ آج کل بہت بے دین مرتدین اللہ ورسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکے، نکتے اور چھاپتے ہیں، ان سے کان پرچوں نہ رہینگے، کہیں بے پروائی کہیں آرام خواہی، کہیں نخری تہذیب کہیں طمع کی تخریب، کہیں ملاقات کا پاس کہیں اس کا ہراس (دشمن) کہ ان مرتدوں کا رد کریں، مسلمانوں کو ان کا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے، اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں لگائیں گے، ہزاروں جھوٹے بہتان لگائیں گے، کون اپنی عاقبت تنگ کرے، ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں غموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عنفانہ میں غلطی ہو اسے کوئی بتائے تو نہ اب وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پروائی نہ سلامت روی بلکہ بات سے باہر ہو کر جس طرح نے اس کی عداوت میں گرجھوٹی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مسکارہ سے کام لینا حتیٰ کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں، جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالار ہے، عوام کے سامنے شیخی کر کر ہی نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعے سے مل رہتا ہے اس میں کھنڈت نہ پڑے، کیا اسی کا نام تقویٰ ہے حاشا اللہ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کے بدگویوں کے مقابل وہ خواب خرگوش اور اپنے نفس کی بے جا حمایت میں یہ جوش و خروش، تو یہ کہتا ہے کہ اللہ اور رسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے، اب اسے کیا کہئے سوا اس کے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاَحْوَلٌ وَّلَا قُوَّةَ بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور ہمیں طاقت اور نہ قوت

مگر ساتھ اللہ بلند تر عظمت والے کے۔ (ت)

بالجملہ اس صورت کو فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہریہ کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکام الہیہ ہیں سب بجالائے، نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مصر رہے نفس کے خصائل ذمیرہ اگر دفع نہ ہوں تو معطل رہیں، ان پر کار بند نہ ہوں، مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کر کے ہاتھ کشادہ رکھے، حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے وعلیٰ ہذا القیاس کہ یہ جہاد اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے، حدیث میں ہے حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ثلاث لم تسلم منها هذا الامة الحسد و
الظن والطيرة الا ابتكم بالمخرج منها
اذا اظننت فلا تحقق واذا حدث فلا تبغ
واذا تطيرت فامض - رواه رسته في
كتاب الايمان عن الامام الحسن البصري
مرسلا ووصله ابن عدی عن ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا
واذا ظننتم فلا تحققوا واذا تطيرتم
فامضوا وعلی اللہ فتوکلوا۔

اور بدگمانی آئے تو اسے جمانہ دو اور بدشگونی آئے تو رُک کو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ (ت)
یہ فلاح تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے، ہم نے اسے فلاح ظاہر بایں معنی کہا
کہ اس میں جو کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر و واضح ہو چکے ہیں قد تبين الرشد من الغي
(بیشک ہدایت ظاہر ہو گئی گمراہی سے۔ ت)

دوم، فلاح باطنی کہ قلب و قالب و ذائل سے متخلی اور فضائل سے متجلی کر کے بقایائے شرک
خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کہ لا مقصود الا اللہ (کوئی مقصود نہیں سوائے اللہ کے۔ ت)
پھر لا مشہود الا اللہ (کوئی نظر میں نہیں سوائے اللہ کے۔ ت) پھر لا موجود الا اللہ (کوئی
وجود ذاتی نہیں رکھتا سوائے اللہ کے۔ ت) متجلی ہو یعنی اولادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم
ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لئے ہے باقی سب ظلال و پرتو۔ یہ منہائے فلاح و فلاح
احسان ہے۔ فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دُوری اور جنت کا چین تھا کہ :
فمن نزع عن النار وادخل الجنة جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور

فقد فانی

فلاح کو پہنچا۔

اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ و غم بھی ان کے پاس نہیں آتا۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون
خبردار! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ت)

بہر حال اس فلاح کے لئے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی،
اقول اب مرشد بھی دو قسم ہے :

اول عام کہ کلام اللہ و کلام الرسول و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین اہل رشد ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء و علماء کا رہنما کلام ائمہ، ائمہ کا مرشد کلام رسول رسول کا پیشوا کلام اللہ جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فلاح ظاہر ہو یا فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے جدا ہے بلاشبہ کافر ہے یا گمراہ، اور اس کی عبادت برباد و تباہ۔

دوم خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے، یہ مرشد خاص جسے پیر و شیخ کہتے ہیں۔ پھر دو قسم ہے :

اول شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے، اس کے لئے چار شرطیں ہیں :
(۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں، یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہو س اس میں اذن خلافت دیتے چلے آتے ہیں، یا سلسلہ فی نفسہ اچھا تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتہائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے۔ ان صورتوں میں اس بیعت

سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا۔ نبیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے
(۲) شیخ سنی العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تک آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں حتیٰ کہ دباہیہ نے کہ سرے سے
منکر و دشمن اولیا رہیں مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے، ہوشیار خبردار احتیاط
احتیاط

اے بسا ابلیس آدم روتے ہست پس بہر دستے نباید داد دست
(بہت سے ابلیس انسانی شکل میں ہیں پس ہر باتھ میں باتھ نہیں دینا چاہئے۔ ت)
(۳) عالم قول علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے
پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل
ہو جائے گا صر

فمن لم يعرف الشرفیوما یقع فیہ
(جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائیگا۔ ت)
صد ہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں،
اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کے قول یا فعل سے کفر سرزد ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے
مبتلا ہی رہے، اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے تو یہ بھی کر لے مگر وہ جو سجادہ
مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزقة جب اس سے کہا جائے اللہ تعالیٰ سے ڈر تو
بالاشم لہ
اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی۔ (ت)

اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا، اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے، قول و فعل کفر سے
جو بیعت فسخ ہو گئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا
خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑیں
لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہذا عالم عقائد ہونا لازم۔
(۴) فاسق معین ہوا قول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر

پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب، دونوں کا اجتماع باطل، تبیین الحقائق امام زلیخو وغیرہ میں دربارہ فاسق ہے؛

فی تقدیمہ للامامة تعظیماً، قد وجب علیہم امامت کے لئے اسے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے
اھانتہ شرعاً۔ اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ہے۔ (ت)

دوم شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس انفس کے فسادات و مکائد شیطان (شیطان کی تمکاریاں) و مصائد ہوا (خواہشات کا شکار) سے آگاہ ہو، دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامل رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہونہ نرا مجذوب۔ عوارف شریف میں فرمایا، یہ دونوں قابل پیری نہیں۔

اقول اس لئے کہ اول خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریقی تربیت سے غافل، بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب، اور اول اولیٰ ہے۔

اقول اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید، پھر بیعت بھی دو قسم ہے؛
اول بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا، آج کل عام بیعتیں یہی ہیں، وہ بھی نیک نیتوں کی، ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے، وہ خارج از بحث ہیں، اس بیعت کے لئے شیخ اتصال کہ شرائط اربع کا جامع ہوا بس ہے۔

اقول بیکاریہ بھی نہیں، مفید اور بہت مفید، اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے، محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھا جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہ سعادت ہے،
اولاً ان کے خاص غلاموں سالکان راہ سے اس امر میں مشابہت۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

من تشبه بقوم فهو منهم ع۔ جو جس قوم سے مشابہت پیدا کر لے وہ انہی میں سے ہے۔

سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:

واعلم ان المخرقة خرقان خرقۃ الارادة وخرقة التبرک والاصل الذی قصده المشايخ للمريدين خرقۃ الامادة وخرقة التبرک تشبه بخرقة الامادة فخرقة الامادة للمريد الحقيقي وخرقة التبرک للمتشبه ومن تشبه بقوم فهو منهم يله

واضح ہو کہ خرقہ دو ہیں: خرقہ ارادت و خرقہ تبرک، مشائخ کا مریدوں سے اصلی مطالبہ خرقہ ارادت ہے اور خرقہ تبرک کو اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کے لئے خرقہ ارادت ہے اور مشابہت چاہنے والوں کے لئے خرقہ تبرک اور جو کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ انہی میں ہے (ت)

ثانیاً ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سداک میں منسلک ہونا حرام بلکہ یہیں کہ قافیہ گل شود لبس است (بلبل کو یہی کہ پھول کی صحبت ہو کافی ہے۔ ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم القوم لا یشتق بہم جلیسہم۔ وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔

ثالثاً محبوبانِ خدا آیہ رحمت ہیں، وہ اپنا نام لیتے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں۔ امام کیا سیدی ابوالحسن نور الملتہ والدین علی قدس سرہ بھجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں: حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہو گا؟ فرمایا: من انتہی الی وتسعی لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ وھو من جملة اصحابی وان ربی عز وجل وعدنی ان یدخل اصحابی و اھل مذھبی وکل محب

جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے قہر دے گا اور وہ میرے مریدوں کے ذمہ

لی الجنة۔

میں ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (والحمد للہ رب العالمین)۔

دوم بیعت ارادت کو اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق و اصل حق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے، اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کرئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے صحیح نہ معلوم ہوں، انھیں افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصہ جانے، اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر شکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے، یہ بیعت سالکین ہے، اور یہی مقصود مشائخ مرشیدین ہے، یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ،

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی السمع والطاعة فی الحسن والبیعہ والنشاط والمکرہ وان لا نساوہ الا امرہ اہلہ

شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم اور اللہ کے حکم میں مجال دم زد نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امر ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسول اللہ فقد ضل

۱۰۱ ص مصطفیٰ البابی مصر ذکر فضل اصحابہ و بشراہم
۱۰۲ ص صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترون بعدی امراً قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۲۵
صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ لہ " " " " ۱۲۲/۲

ضلاً لا متبییناً

کرمے وہ کھلا گمراہ ہوا۔

عوارف شریف میں ارشاد فرمایا :

دخوله فی حکم الشیخ دخوله فی حکم اللہ
ورسوله واجبا ، سنة البایعة

نیز فرمایا :

ولا یكون هذا الالمريد حصر نفسه مع
الشیخ والنسخ من امرادة نفسه
وفی فی الشیخ بترك اختيار نفسهشیخ کے زیرِ علم ہونا اللہ و رسول کے زیرِ علم ہونا ہے
اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرنا۔یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے
اپنی جان کو شیخ کی قید میں کر دیا اور اپنے ارادے
سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا
ہو گیا۔

پھر فرمایا :

ويحذر الاعتراض على الشيوخ فانه السهم
القاتل للمريدين وقل ان يكون مرید
يعترض على الشیخ بباطله فيفعل
ويذكر المريد في كل ما اشكل عليه
من تصاريف الشیخ قصة الخضر عليه
السلام كيف كان يصدر من الخضر
تصاريف ينكرها موسى ثم لما كشف له عن
معناها بان لموسى وجه الصواب في ذلك ففكدا
ينبغي للمريد ان يعلم ان
كل تصرف اشكل عليه صحته
من الشیخ عند الشیخ فيهپیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے
زہرِ قاتل ہے ، کم کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل
میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے
شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے
ہوں ان میں خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات
یاد کر لے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں
بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی
کشتی میں سوراخ کر دینا ، بے گناہ بچے کو قتل
کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے
ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انھوں نے کہا
یوں ہی مرید کو یقین رکھنا چاہئے کہ شیخ کا جو فعل

القرآن الکریم ۳۳/۳۶

عوارف المعارف الباب الثانی عشر

مطبعة المشهد الحسيني قاہرہ ص ۷۸

” ” ” ” ” ” ” ”

مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شیخ کے پاس اس کی
صحت پر دلیل قطعی ہے۔

امام ابوالقاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰ کو فرماتے سنا
کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسہل معلوکی نے فرمایا:
من قال لا تاذل لہم لا یفلح ابداً
جو اپنے پیروں کے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح
نہ پائے گا۔

فسأل اللہ العفو والعافیۃ (اللہ تعالیٰ سے ہم معافی اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ ت)
جب یہ اقسام معلوم ہو لے تو اب حکیم مسئلہ کی طرف چلے، مطلق فلاح کے لئے مرشد عام
کی قطعاً ضرورت ہے، فلاح تقویٰ ہو یا فلاح احسان اس مرشد سے جدا ہو کر ہرگز نہیں مل سکتی اگرچہ
مرشد خاص رکھتا بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو، اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) پھر اس سے جدائی
دو طرح ہے:

اول صرف عمل میں جیسے کسی کبیرے کا مکتب یا صغیرے پر مقرر، اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل
کہ علماء کی طرف رجوع ہی نہ لائے اور احسن سے بدتر کہ باوصف جاہل ڈی رائے بنے، احکام علماء میں
اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور اسے حدیث و فقہ سے
بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اسی کو حق کہے بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں، اور بعض بعض
سے زائد ہلاکت میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیرا ہو نہ اس کا پیر شیطان، جبکہ اولیاء و
علمائے دین کا سچے دل سے معتقد ہو اگرچہ شامت نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار
پیر خاص دو قسم تھی یوں ہی باعتبار مرشد عام بھی، اگر اس کے حکم پر چلتا ہے، بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ
بیعت برکت سے خالی نہیں کہ ایمان و اعتقاد تو ہے تو گنہ گار کشتی اگر کسی پر جامع شرائط اربعہ کامرید
ہے فہما ورنہ بوجہ حسن اعتقاد و مرشد عام کے منتسبوں میں ہے اگرچہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں
دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً (۱) وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہستے اور ان کے احکام کو
لغو سمجھتے ہیں انہی میں ہیں وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے

یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحبِ سجادہ بلکہ قطبِ وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سُننے گئے کہ عالم کون ہے سب پندت ہیں، عالم تو وہ جو انبیائے بنی اسرائیل کے سے معجزے دکھائے (۲۶) وہ دہریے ملحد فیکر و ولی بننے والے کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہم تو پہنچ گئے، ہمیں راستے سے کیا کام، ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالے مقال عرفا باعزاز شرع و علماء میں ہے۔ امام ابو القاسم قشیری قدس سرہ رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

ابو علی الر و ذباری بغدادی اقام بمصر و مات بها سنة اثنین وعشرین و ثلاثمائة صحب الجنید و النوری اظرف المشائخ و اعلمهم بالطریقة سئل عن یسمع الملاهی و یقول هی لی حلال لانی وصلت الی درجة لا توتر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولكن الی سقر

یعنی سیدی ابو علی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغدادی ہیں، مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ھ میں وفات پائی۔ سید الطائفہ جنید و حضرت ابو الحسن احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب سے ہیں، مشائخ میں ان سے زیادہ علمِ طریقت کسی کو نہ تھا۔ اس جناب میں سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سُنتا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اسی لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا، فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور، مگر کہاں تک، جہنم تک۔

عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شرعی قدس سرہ کتاب البواقیت و الجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں، حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں ان التکالیف کانت وسیلة الی الوصول وقد وصلنا شریعت کے احکام تو وصول کے وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے، فرمایا صدقوا فی الوصول ولكن الی سقر والذی یسرق و یرزق خیر ممن یعتقد ذلک وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک، چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔

(۳) وہ جاہلِ اجہل یا ضالِ اضل کہ بے پڑھے یا کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بن کر اللہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا کہ قرآن و حدیث ابو حنیفہ و شافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی

بہتر، کہ انھوں نے قرآن و حدیث کے خلاف حکم دیئے، یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں۔ یہ گمراہ بد دین غیر مقلد ہوئے۔

(۴) اس سے بدتر وہا بیت کی اصل علت کہ تقویۃ الایمان پر سرمنڈا بیٹھے، اس کے مقابل قرآن و حدیث پس پشت پھینک دئے اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ اللہ و رسول کو پیٹھے دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں۔
(۵) ان سے بدتر ان میں دیوبندی کہ انھوں نے گنگوہی و نانوتوی و تھانوی اپنے اہبار و رہبان کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے اللہ و رسول کو سخت سخت گالیاں قبول کیں۔
(۶) قادیانی (۷) نیچری (۸) چکڑ الوی (۹) روافض (۱۰) خوارج (۱۱) نو اصب (۱۲) معتزلہ وغیرہم۔

بالجملہ جملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام کے مخالف و منکر ہیں۔ یہ اشد ہانک ہیں اور ان سب کا پیر شیطان اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیر و ولی و قطب بنیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

استحوذ علیہم الشیطن فانسہم ذکر اللہ
اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن
ہم الم خسرون
والعیاذ باللہ رب العالمین۔

شیطان نے انھیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ تعالیٰ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔

فلاح تقویٰ

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) اس کے لئے مرشد خاص کی ضرورت باایں معنی نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا، فلاح ظاہر ہے، اس کے احکام واضح ہیں، آدمی اپنے علم سے یا علما سے پوچھ پوچھ کر متقی بن سکتا ہے، اعمال قلب میں اگرچہ بعض دقائق ہیں مگر محدود اور کتب ائمہ مشہل امام ابو طالب مکی و امام حجت الاسلام غزالی وغیرہما میں مشروح، تو بے بیعت بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح، یہ جب کہ اسی قدر پر اقتصار کرے، تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سستی بھی بے پیر نہیں

مستحق کیونکر بے پیرا یا معاذ اللہ مرید شیطان ہو سکتا ہے اگرچہ کسی خاص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس راہ میں ہے اس میں مرشد عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں، تو جتنا پیرا سے درکار ہے حاصل ہے تو اولیاء کا قول دوم کہ جس کے لئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا اور قول اول کہ بے پیرا فلاح نہیں پاتا، یہ تو بدابہت اس پر صادق نہیں، فلاح تقویٰ بلاشبہ فلاح ہے اگرچہ فلاح احسان اس سے اعظم و اہل ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکھ
سیأتکھ وندخکم مدخلا کریماً
اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری بُرائیاں
مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والے مکان میں
داخل فرمائیں گے۔

یہ بلاشبہ فوز عظیم ہے، مولا تعالیٰ نے اہل تقویٰ و اہل احسان دونوں کے لئے اپنی معیت ارشاد فرمائی:

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم
محسنون
بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے
جو اہل احسان ہیں۔

یہ کیسا فضل عظیم ہے اور فلاح کے لئے کیا چاہئے اقوال بات یہ ہے کہ تقویٰ عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس فلاح یعنی عذاب سے رستگاری کے لئے بفضل الہی حسب وعدہ صادق کافی و کافی احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلیٰ درجے کا مطلوب و محبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیاء کے سوا کہ ہر دور میں صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علماء و صلحا سب معاذ اللہ تبارک فرض و فساق ہوں اولیائے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں سے معددے چند کو اس پر چلایا اور اس کے طالبوں میں سے بھی جسے اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا فرض نے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا،

لا یكلف اللہ نفساً الا وسعها، لا یكلف اللہ
نفساً الا ما اشہا۔
اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی
طاقت بھر، اللہ کسی کو تکلیف نہیں مگر اتنے کی

جو اسے دیا ہے۔ (ت)

عوارف شریعت میں ہے :

اما خرقة التبرك فيطلبها من مقصودة التبرك
بزي القوم ومثل هذا لا يطلب بشروط
الصحة بل يوصى بلزوم حدود الشرع و
مخالطة هذه الطائفة لتعود عليه
بركتهم ويتأدب بأدابهم فسوف يرقيه
ذلك الى الاهلية الخرقة الاسراة فعلى
هذه خرقة التبرك بمنزلة لكل طالب
وخرقة الاسراة ممنوعة الا من الصادق الراغب.

جو شخص خرقة تبرک کا خواہاں ہے تو اس کا مقصود صرف
یہ ہے کہ وہ صوفیاء کے اس لباس سے برکت
حاصل کرے اس کے لئے وہ تمام شرائط مخلوق
نہیں رکھے جاتے جو خرقة ارادت کے لئے ضروری
ہیں بلکہ صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہ
اور اولیاء کی صحبت اختیار کر کہ شاید اس کی برکت
خرقة ارادت کا اہل کر دے یہی وجہ ہے کہ خرقة تبرک
تو ہر طالب حقیقت کو دیا جاسکتا ہے مگر خرقة ارادت
صرف طالب صادق کے لئے مخصوص ہے (ت)

تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں، نہ کہ معاذ اللہ مرید شیطان کر دے۔

اکابر علماء وائمہ میں ہزار ہا وہ گز رہے ہیں جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں
بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیدی مدین قدس سرہ
کے دست مبارک پر، اقول ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل و لغو جانے وہ ضرور گمراہ
اور بے فلاح و مرید شیطان ہے جب کہ انکار مطلق ہو، اور اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کے لئے
کافی نہ جانے تو اس کا حکم اختلاف منشا سے مختلف ہوگا، اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو الیس
فی جہنم مشوی للمنکبوتین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانا نہیں۔ اور اگر بلاوجہ شرعی اپنی بدگمانی
کے باعث سب کو نااہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں، اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں
کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط پختا ہے تو الزام نہیں،

ان من الحزم سوء الظن دع ما یریبک
الی ما لا یریبک۔
بیشک احتیاط میں داخل ہے برا پہلو بچنے کیلئے
سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر
وہ اختیار کر جو بے دغدغہ ہو۔

فلاح انسان

فلاح انسان کے لئے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو، بیعت برکت یہاں بس نہیں، اس راہ میں وہ شدید باریکیاں اور سخت تارکیاں ہیں کہ جب تک کامل مکمل اس راہ کے جملہ نشیب و فراز سے آگاہ و ماہر عمل نہ کرے حل نہ ہوں گی نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام فائدہ دے گا کہ یہ قائل تقویٰ کی طرح محدود معدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر سکے الطریق الی اللہ بعدد انفس الخلائق اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں۔ حضور سیدنا غوث رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان اللہ لا یتجلی لعبد فی صفتین ولا فی صفة لعبیدین الخ۔ رواہ ذی البصائر۔ میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں الشریفة و فیہ دنیا یطول شرحہا۔ پر۔ (یہ ارشاد مبارک بہجۃ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثناء ہے جس کی شرح طویل ہے۔ ستا)

اور ہر راہ کی دشواریاں، باریکیاں، گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پر فن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھوہ میں گراے کس گھاٹی میں ہلاک کرے، ممکن ہے کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ بارہا واقع ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابلیس کے مار کو رد فرمانا اور اس کا کہنا اے عبد القادر! تمہیں تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کئے ہیں، معروف و مشہور اور کتب اللہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وغیرہ میں مردی (یعنی یہ روایت لکھی ہوئی ہے) و مسطور۔

اقول حاشا یہ مرشد عام کا عجز نہیں بلکہ اس کے سمجھنے سے سادک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے ما فرطنا فی الکتب من شئی ثم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھانے رکھی۔ مگر احکام

ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علماء، علماء کو ائمہ، ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرس ہوئی کہ:

فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ﴿۱﴾ ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔
یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور (۱) کسی کو پیر نہ بنائے (۲) کسی مبتدع (۳) کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں (۴) ایسے پیر کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسے پر یہ راہ طے کرنا چاہیے (۵) شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خود راہی برتے اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا، اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اسے فلاح بلکہ نفس ایمان سے دُور کر دے والیاذ باللہ رب العلیین اقول بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے، یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑے گی تو اسی قدر کہ اس راہ میں بیکے گایہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ جانے سے اصل فلاح نہ رہے، نہیں نہیں عدد لعین تو دشمن ایمان ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے غفلت ایمانی پر حرف آتا ہے، آدمی ایک بات سُنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے غلات دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جمار ہے حالانکہ لیس الخبر کا المعاینۃ شنیدہ کے بود مانند دیدہ (سُنی ہوئی بات دیکھنے کے مانند کب ہو سکتی ہے۔ ت) پیر کامل کو چاہئے کہ ان شبہات کا کشف کرے۔ رسالہ مبارکہ امام قشیری میں ہے:

اعلم ان فی ہذا، الحالة قلما یخلو المرید فی اوان خلوتہ فی ابتداء اسراوتہ من الوساد فی الاعتقاد الی اخروما افادو اجاد علینا بہ وعلیہ رحمۃ الملک المجواد۔
واضح ہو کہ اس حالت میں ابتداء ارادت کے زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہوگا جسے عقائد میں وسوسے نہ آتے ہوں، آخر مفید اور جید بیان نمک، اور ان پر اللہ تعالیٰ کر رحمت ہو۔ (ت)

ثما اقول غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور گرگ شیطان اسے بے راہی کی بھیڑ پا کر نوالہ کر لیتا ہے اگرچہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے

رحمته بهم انه هو الرؤوف الرحيم وصلى الله
تعالى عليه وسلم وبارك على من به
الصلاح والفلاح وعلى آل وصحبه وابنه
وحزبه اجمعين آمين ۔

فضل سے جو فلاح والوں پر کی بیشک وہی بڑا
مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود و سلام و
برکت اتارے ان پر جن کے صدقے میں ہر صلاح
فلاح ہے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے بیٹے
محفوظ غوث اعظم اور ان کے سب گروہ پر آمین (ت)

ثم اقول یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس راہ میں فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اس کو اس پر مرتب فرمایا
تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیر فلاح نہ پائے گا اور جب فلاح نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہوا
حزب الشیطان سے ہوگا کہ رب عز وجل فرماتا ہے :

الا ان حزب الشیطان هم الخسرون ۱

الا ان حزب الله هم المفلحون ۲

تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزرا فسأل الله
العفو والعافية (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی و عافیت کا سوال کرتے ہیں ۔ ت)

باجملہ حاصل تحقیق یہ ختم ہوئے :

- (۱) ہر بد مذہب فلاح سے دور ہلاکت میں چور ہے، مطلقاً بے پیرا ہے، اور ابلیس اس کا پیر،
اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے نہ رکھے ہر طرح لایفلاح
و شیخہ الشیطان (فلاح نہیں پائے گا اور اس کا پیر شیطان ہے ۔ ت) کا مصداق ہے۔
- (۲) سنی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس
کا پیر شیطان، بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہو اس کا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا۔
- (۳) یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد عام کا مرید غرض سنی کہ مضائق
سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید، یا فسق
کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے۔

(۴) اگر مضائق سلوک میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب و انکار
پیدا ہوا تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آیا شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا

تو فلاح بر بھی ہے ۔

(۵) یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار و فساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہو گیا ۔
 (۶) اگر راہ کھلی تو جب تک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس
 بے پیر ۔ کا پیر شیطان ہو گا اگرچہ بظاہر کسی ناقابل پیر یا محض شیخ اتصال کا مرید یا خود شیخ
 بننا ہو ۔

(۷) ہاں اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم ۔

الحمد للہ ! یہ وہ تفصیل جلیل و تحقیق جلیل ہے کہ ان ادراک کے سوا کہیں نہ ملے گی ۔ بنی بریں ہوئے
 جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر
 فیض قدیر سے فائز ہوئی ۔

والحمد للہ رب العالمین و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام علی سید المرسلین و

صحبہ اجمعین ، واللہ یسبحہ و تعالیٰ اعلم ۔

www.alabazari.net/ori/520

رسالہ

مقالۃ العرفاء باعزاز شرع و علماء

(علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۱۸۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثانِ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین اس مسئلہ میں کہ تہذیب کہتا ہے کہ حدیث شریف العلماء و رثۃ الانبیاء (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ت) میں علمائے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت و طریقت ہیں وہ وراثت کے رتبہ اعظم و ابجل و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عمر و کا بیان ہے :
(۱) شریعت نام ہے چند فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا، جیسے صورت وضو و نماز وغیرہ۔

(۲) اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ تعالیٰ کا۔

(۳) اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔

(۴) یہ بحرنا پیدا کنار و دریائے زخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

(۵) وراثتِ انبیاء کا یہی وصول الی اللہ مقصد و منشاء اور یہی شانِ رسالت و نبوت کا مقتضی خاص اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

(۶) بھائیو! علمائے صوری و قشری کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

(۷) نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

(۸) ان کے دامن تزویر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

(۹) منزل اصلی طریقت کے سدا رہا ہوئے ہیں۔

(۱۰) یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی اپنی

تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے کہ آخر الہدیانات التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح

اور اس مسئلہ کی کیا نتیجہ ہے، اگر غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟

وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مال

سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ یتنوا بالتفصیل التام توجروا یوم القیام (پوری تفصیل بیان

کرو اور روز قیامت اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

تمام حدیث اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت

نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ

بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف جانے والے کا

کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہ نفس

گمراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے

اکرم رسول پر فضل صلوة و اکمل سلام ہو جو سب سے

بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ

ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین

حقیقت ہے اسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے

دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت

کے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک

و صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث

ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یا رب

العالمین، یا اللہ! حد تیرے ہی لئے، میرے رب!

الحمد لله الذی انزل الشریعة وجعلها

للموصول الیہ ہی الذریعة لمن ابتغی

الیہ طریقاً دونہا فقد خاب و

هو ی و فضل و غوی و افضل الصلوة

واکمل السلام علی اکرم المرسل و

وافضل داع الی سبل السلام الذی

شریعته ہی الطریقة بعین الحقیقة

فیہا الوصول الی العلی الاکبر و من

خالفہا فیصل و لکن الی این الی

سقر و علی الد و اصحابہ و علمائہ

و احزابہ و آرقی علمہ و حاصلی اداہ

امین یا رب العلمین ید اللہم لک الحمد

رب انی اعوذ بک من ہزات الشیطنین

و اعوذ بک رب ان یرحضرون۔

میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے (ت)

زید کا قول حق و صحیح اور عمرو کا زعم باطل قبیح و الحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجل بحث کریں کہ ان شاء اللہ الحکیم مسلمانوں کو مفید و نافع اور شیطانوں کی قانع و قانع ہو و باللہ التوفیق۔

(۱) عمر و کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھا پن ہے شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے و لہذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت منظرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول میں ورنہ مردود و مخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناظر و مدار ہے، شریعت ہی محکم و معیار ہے، شریعت راہ "کو کہتے ہیں، اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ ہے، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم ہم کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ چلا اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھو۔ عجلہ اللہ بن عباس حسن و امام ابو العالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

الصراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صاحبہا۔ رواہ عن ابن عباس الحاکم فی صحیحہ و عن ابی العالیہ من طریق عاصم الاحول عنہ عبد بن حمید و انباء جریح و ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلک للحسن فقال صدق ابو العالیہ و نصح	صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو العالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریح و ابی حاتم و عدی اور عساکر کے بیڑوں نے اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابو العالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)
---	--

لہ القرآن الحکیم ۹/۱

۲۵۹/۲ دار الفکر بیروت شرح الصراط المستقیم تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تفسیر سورة الفاتحة مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز ریاض ۲۰/۱

یہی وہ راہ ہے جس کا منہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:

ان ربي على صراط مستقيم بيشك اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے

یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بدین گمراہ ہے۔ قرآن عظیم نے فرمایا:

وانت هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه (شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے

فرماتا ہے) اور اے محبوب! تم فرما دو کہ یہ

شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی

کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے

نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری کرو۔

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے

اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔

(۲) عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا، محض جنون و جہالت ہے، ہر دھوکہ

پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریقی طریقہ طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا

نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن مجید خدا تک پہنچائے گی۔ بلکہ شیطان تک،

جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود

فرما چکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت ہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے

جدا ہونا محال و ناممکن ہے جو اسے شریعت سے جدا جانتا ہے اسے راہ خدا سے توڑ کر راہ ابلیس

مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعاً راہ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی

کا ٹکڑا ہے۔

(۳) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع

شرع بڑے بڑے کشف راہیوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے

ہیں اُسی نازحیم و عذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔

(۴) شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اس معنوں پتے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ

کسی سے سن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کس گھر سے آتی، شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انھیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی اچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائیگا بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش استنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مر جائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹے ہی یہ تمام دریا و البحر المسجور ہو کر شعلہ فشان آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سو جھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں، وہ توفار اللہ الموقدۃ الی تطلع علی الافئدة ہے اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔ اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آرہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پر دے نے لاکھوں کو ہلاک کیا پھر دریا منبع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منبع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں منبع سے تعلق نہ بھی توڑیے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن منبع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دارالالتباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے ہذا عذاب فرات و ہذا مصلح اجاج۔ ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری۔ وہ دریا کے شور کیا ہے شیطان ملعون کے دسو سے دھوکے۔ تو دریا کے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی

لہر پر اس کی رنگت مزے بُو کو اصل منبع کے لون طعم ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بد بُو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے، سخت وقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اُتر جاتا ہے رنگت بُو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے جُدا ہو اور اسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بد بُو رنگ موت غٹ غٹ چڑھاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہذا شریعت منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت متعالی ہے واللہ المثل الاعلیٰ، شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اُس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائقِ استیوار کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت کی تحقیق ہی ہے کہ باخلاف مراتب اُس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اس سے کہتا ہے اطفئ المصباح فقد اشرق الاصباح چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہو گئی۔ اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے صرا

ابلیس کو روز روشن شمع کا فوری نند

(بیوقوف روشن دن کا فوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاجول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ اوعذواللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو تُو ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دغا باز خائب و خاسر پھرتا ہے اور بندہ نور علی نور یمہدی اللہ لنورہ من یشاء (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حمایت میں نور حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ باں دن تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی ادھر فانوس بجھا اور معاندانہ دھیرا کھپ کہ ہاتھ کو یا تھ سبھائی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

ظلمت بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ
لم یکن یربھا ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فمالہ من نور
ایک پر ایک اندھیریاں ہیں، اپنا ہاتھ نکالے
تو نہ سوچھے، اور جسے خدا نور نہ دے اس
کے لئے نور کہاں۔

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے
قریب میں آکر اس الہی فانوس کو بجھا بیٹھے، کاش یہی ہوتا کہ اس کے بجھنے سے جو عالمگیر اندھیرا
اُن کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دہاڑے چوہٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید تو بہ کرتے
فانوس کا مالک نہامت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انھیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن
ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معا اپنی سازشی جتنی جلا کر ان کے ہاتھ میں
دے دی، یہ اسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقتاً نار ہے، یہ گمان ہیں کہ شریعت والوں کے پاس
کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لئے جا رہا ہے، وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور
خبر نہیں کہ وہ حقیقتاً نور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ صاع

یا کہ باختہ عشق در شب و در کج

(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی بات)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے
دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادی کی
زیادہ حاجت، ولہذا حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

المتعبد بغیر فقہ کا لہما فی الطاحون،
رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلۃ بن
الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے
جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور
نفع کچھ نہیں (اسے ابو نعیم نے حلیہ میں واثلہ
بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:
قسم ظہری اشاف جہل دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ

لے القرآن الحکیم ۲۴/۲۰

لے حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ترجمہ ۳۱۸ خالد بن ممدان دار الکتب العربیہ بیروت ۲۱۹/۵

مَنَسْكَ وِ عَالَمٍ مَتَهْتَكِ لَہ

بلائے بے درماں ہیں، جاہل عابد اور عالم جو علانیہ
بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز بشریت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چٹائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں
کہ اُس بنیاد پر ہوا میں چٹنے گئے، اور جب تعمیر اور پر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار
جتنی اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی، اور نہ صرف نیو کی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار
نیچے سے خالی کر دی جائے اوپر سے بھی گر پڑے گی۔ احمق وہ جس پر شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چٹائی
آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہمیں اس سے
تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جدا کر لی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ فَاَنْهَارٌ بَہْ فِي
نَارٍ جَہَنَّمَ اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، وَالْيَاذُ بِاللّٰهِ دُبُّ الْعَالَمِينَ، اسی لئے
اولیائے کرام فرماتے ہیں: صوفی جاہل شیطان کا مستحر ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ
ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ
نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

بے علم مجاہد والوں کو شیطان انگلیوں پر نہچاتا۔ چمٹنے میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر
چاہے کھینچے پھرتا ہے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اور اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام
کر رہے ہیں۔

(۵) عمرو کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حکم کرنا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے
مبعوث ہوئے ہیں، صراحتہ شریعتِ مطہرہ کو معاذ اللہ معطل و مہمل و لغو و باطل کر دینا ہے اور یہ صریح

لہ

لہ القرآن الکریم ۱۱۰/۹

لہ جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ امین کمپنی دہلی ۹۳/۲
سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰

۴ ۳ ۲ ۱

کفر و ارتداد و زندہ و الحاد موجب لعنت و ابعاد ہے، یاں بہ کہنا تشریح تھا کہ اصل مقصود وصول الی اللہ ہے، مگر جیف اس پر جو اپنی جہالت شدہ سے بچانے یا جانے اور عناد شریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے و بس۔ ہم ادھر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہنچائے بلکہ وہ مسدود اور اس کا چلنے والا مردود، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اس کی تممت ملعون و مطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا و کلاً۔

(۶) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھرا سی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا۔ ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہو تو اور کس کا ہوگا۔ علم اُن کا ترکہ اُن کا پھر اس کا پانے والا ان کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور ان کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہذا وارث نہ ٹھہرا تو اسے جاہل کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے یوں تو عالم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ان العلماء ورثۃ الانبیاء معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ ان کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا، اور اگر بالفرض غلط شریعت و طریقت دو جدا راہیں بنیں اور قطرہ دریا کی نسبت جانیں، جس طرح یہ جاہل بکتا سے، جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہوگا، کیا ترکہ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا جسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا و ما اوتینم من العلم الا قليلاً، اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کر لیں تو انصافاً حدیث ان مسخرگان شیطان پر اُلٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری و ارثان انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التنا۔ ٹھہریں گے اور علمائے باطن عیاذ باللہ اس سے محروم، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، ان کے علوم نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں، جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں۔ اور علوم ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ

خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کے علوم ولایت کے وارث ہوئے و ارشاد اولیاء
مظہرے نہ کہ و ارشاد انبیاء، و ارشاد انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے جنہوں نے علوم نبوت پاسے، مگر
یہ اس جاہل کی اشد جہالت ہے، محاشا نہ شریعت و طریقت و ذریعہ ہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے
ہیں۔ علامہ مناوی شرح جامع سفیر پعارف باللہ سید عبد الغنی نابلسی حدیقہ نہ یہ ہیں فرماتے
ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم الباطن لا یعرفہ الا من عرف علم الظاہر
علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر
جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وما اتخذ الله وليا جاهلا
اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔
یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا
شرہ و نتیجہ ہے کیونکہ پاسکتا ہے، حق سبحانہ، و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:
علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسما، علم احکام۔

ان میں ہر پہلو دوسرے سے مشکل تر ہے، جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہوگا سب سے
مشکل علم ذات کیونکہ پاسکے گا، اور قرآن شریف انہیں مطلقاً وارث بتا رہا ہے، حتیٰ کہ ان کے
بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہی کی طرف بلانے والا
وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہے والیاء باللہ تعالیٰ۔ یاں رب عز و جل نے تمام علماء شریعت
کو کہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے عمل کو بھی، یاں وہ ہم سے پوچھئے، مولیٰ عز و جل
فرماتا ہے:

ثم ارشانا الكتب الذين اصطفينا من
عبدنا فمَنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد
ومنهم سابق بالخيرات باذن الله
ذلك هو الفضل الكبير
پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں
کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے
اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا بھلائیوں
میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے۔

۱۰

۱۱

دیکھو بے عمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چُنے ہوئے بندوں میں گنا، احادیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا،

سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا
مغفورلہ۔ والحمد للہ رب محمد
الرؤف الرحیم علیہ وعلىٰ آلہ افضل
الصلوة والتسلیم۔ رواہ العقیل۔ و
ابن لال وابن مردویہ والبیہقی فی البعث
والبعوی فی المہکم عن امیر المومنین
عمر، والبیہقی وابن مردویہ عن ابن عمر
وابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہم۔

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا
اور جو متوسط حال کا ہوا وہ بھی نجات والا ہے
اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے
(والحمد للہ رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلىٰ آلہ افضل
الصلوة والتسلیم۔ اسے عقیل، ابن لال،
ابن مردویہ اور بیہقی نے بعث میں اور بغوی
نے معالم میں امیر المومنین عمر سے، اور بیہقی اور
ابن مردویہ نے ابن عمر سے اور ابن النجار نے
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ ت)

عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ اللہ اور تمھیں روشنی دے ورنہ شمع
ہے کہ خود جلے مگر تمھیں نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
مثل الذی یعلم الناس الخیر وینسی
نفسہ مثل الفتیلة تضي للناس وتحرق
نفسہا، رواہ البزار عن ابی ہریرۃ
والطبرانی عن جندب بن عبد اللہ الازدی
وعن ابی ہریرۃ الاسلامی رضی اللہ تعالیٰ
عنہم بسند حسن۔

اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا اور
اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فیتلہ کی
طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور
خود جلتا ہے، اس کو بزار نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے
حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی اور حضرت

ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسند حسن روایت کیا۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قرأ الرجل القرآن واحتثني من احثاد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت هناك غريبة
كان خليفة من خلفاء الانبياء - سواہ
الامام الرافعی فی تاسریخہ عن ابی
امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے
اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو
تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نابوں
سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی
تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا۔ ت)

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں قرآن و
حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو۔ خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی
وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وادشان کتاب کو اپنے جئے بندے فرمایا، تو وہ قطعاً
اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عز و جل فرماتا ہے،
ولكن كونوا مبانيين بما كنتم تعملون
الكتب وبما كنتم تدرسون
اور فرماتا ہے،

انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم
بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا
والربابيون والاجار بما استحفظوا من
كتب الله وكانوا عليه شهداء
بیشک ہم نے اتاری توہیت اس میں ہدایت و
نور ہے اس سے ہمارے فرمانبردار نبی اور
ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے
یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے
اور وہ اس سے خبردار تھے۔

۱۳۸/۱۰ موسستہ الرسالہ بیروت حدیث ۲۸۶۹۴

۲۷ القرآن الکریم ۴۹/۳

۳۵ ۴۴/۵

عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسنہ الترمذی فی غیر ہذا الحدیث .
ابوالشیخ نے تو بیچ میں جابر سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یسبغ علی الناس الا ولد بغی والامن
فیہ عرق منہ - رواہ الطبرانی فی
الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ -
لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو (اسے طبرانی نے کبیر میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا - ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا، اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں : مثل ابن المبارک من الناس فقال العلماء یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں، فرمایا : علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں : جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کافرق ہے، انسان اس سبب سے انسان ہے نہ جسم کے باعث کہ اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جُش کے سبب کہ ہاتھی کا جُش اس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا اور اسی سے

عہ قال تعالیٰ وما خلقت الجن والانس
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں پیدا کیا جن و انسان کو
(باقی صفحہ آئندہ)

۱۔ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الخلافۃ باب فی عمال السوائخ دار الکتب بیروت ۲۵۸/۶ و ۲۳۳/۵
کنز العمال بحوالہ طب حدیث ۱۳۰۹۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳۳۳/۵
۲۔ احیاء العلوم کتاب العلم الباب الاول مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ ۴/۱

اس کا شرف ہے انتہی۔“

(۹) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدا راہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگاہبان راہ ہیں۔ ہاں وہ طریقت جسے ہندوگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سدا راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عزوجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا، اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اسے چکی کھینچنے والا لگدھا فرمایا، تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمرو کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ توہینِ شریعت و سب و شتمِ علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربانی کی طرف نسبت کرنا اس کا محض کذبِ مہین و افتراء ہے، اس کی خواہش کے مطابق ہم صرف حضرات اولیاء کرام قدست اسرار ہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعتِ مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے۔ غرض جو بیانات ہم نے کئے ان سب کا ثبوت وافی اور عمرو کے دعاوی و خرافاتِ ملعونہ کا رد کافی، وبالله التوفیق۔

قول ۱: حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد غوثِ عالم قطبِ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، لا تری لغيرك وجود مع لزوم الحدود و حفظ الاوامر والنواهي فان الخسران کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو، اور اس کے ساتھ ہو تو اس کے

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ)

الآلیعبدون ۛ

مگر عبادت کے لئے۔ (ت)

سیدنا امام ابوالقاسم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں، الآلیعبدون یعنی ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۲۔

قول ۴: حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشرع حکم محقق سیف سطوة قہرہ من
خالقہ وناوہ واعتصمت بحبل حمایتہ
وثیقات عمری الاسلام وعلیہ مدار امر
الداہرین وباسبابہ انطت منازل الکونین۔
شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف
و مقابل کو ساربتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں
اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں،
دو جہان کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے
اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

قول ۵: حضور پر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشریعة المظہرة المحمدیة شجرة شجرة الملة
الاسلامیة؛ شمس اضیاءت بنورہا ظلمة
الکونین اتباع شرعہ یعطی سعادة الدارین
احذر ان تخرج من دائرته ایاک انت
تفارق اجماع اہلہ۔
شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
درخت دین اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب
ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں
جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہان کے
سعادت بخشی ہے خردار اس کے دائرہ سے
باہر نہ جانا، خردار اہل شریعت کی جماعت جہان ہونا

قول ۶: حضور پر نور سیدنا اولیاء قطب الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ لزوم قانون
العبودیة والاستمساک بعروة الشریعة۔
اللہ عز وجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب
راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت
کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

قول ۷: حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تفقہ ثم اعتزل من عبد اللہ بخیر علم
کان ما یفسدہ اکثر مما یصلحہ خذ
فقہ حاصل کر اس کے بعد غفلت نشین ہو جو بغیر علم
کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا

۱۰	بہجۃ الاسرار	ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشی الخ	مصطفیٰ البابی مصر	ص ۴۰
۱۱	"	"	"	ص ۲۹
۱۲	"	"	"	ص ۵۰

اورادی شیئا الا بعد رشوعی

تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر رہے ہیں
بے عذر شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔

قول ۱۱: حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی
ابوالقاسم جفید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں،

من لم يحفظ القرآن ولم يكتب الحديث
لا يقتدى به في هذا الامور لان علمنا هذا
مقيد بالكتاب والسنة۔
جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو
علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارہ طریقت اس
کی اقتداء نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا
یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔

نیز فرمایا:

الطريق كلها مسدودة على الخلق الاعلى من
اقتضى اثر الرسول عليه الصلوة والسلام
ع خلاف پیمبر کے راہ گزیدہ
(جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا)

قول ۱۲: حضرت سیدنا ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ
سے فرمایا: چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع ناس
و مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت ابویزید
بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هذا رجل غير مأمون على ادب من
آداب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
سے ایک ادب پر قوامین ہے نہیں کس چیز
کا ادا رکھتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔

۱۵۱/۱	مصنف ابوبالی مصر	المبحث السادس والعشرون	لہ الميراث والجاهر
ص ۲۰	"	ذكر ابی القاسم الجفید بن محمد	لہ الرسالة القشیریہ
"	"	"	"
ص ۱۵	"	ذكر ابویزید البسطامی	"

اور دوسری روایت میں ہے، فرمایا،

هذا رجل غير مأمون على أدب من أداب
الشریعة فکیف یكون امینا علی اسرار
الحق ۛ

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے
نہیں اسرار الہیہ پر کیونکہ امین
ہوگا۔

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی
یرتقی (وفی نسخة یتربع) فی الهواء فلا
تغتردوا به حتی تنظروا کیف تجدونہ عند
الامور والنهی وحفظ الحدود واداب
الشریعة ۛ

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہو پر
چار زانو بیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھانا
جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض واجب و مکروہ
حرام و محافطت حدود و آداب شریعت میں
اس کا حال کیسا ہے۔

قول ۱۴: حضرت ابوسعید خرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سرسقطی رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

کل باطن یخالفہ ظاہر فہو باطل ۛ

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ
باطن نہیں باطل ہے۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ اللہ سی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

لانه وسوسة شیطانية وزخرفة نفسانية

اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو
وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے

قول ۱۵: حضرت سیدنا عارف محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت
سرسقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من صحح باطنه بالمرآة والاخلاص

جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح

ص ۱۱۴	مصطفیٰ البابی مصر	باب الولاية	۱
ص ۱۵	مصطفیٰ البابی مصر	ذکر ابوزید البسطامی	۲
ص ۲۴	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	ذکر ابوسعید خراز	۳
۱۸۶/۱		باب الاول الفصل الثانی	۴

نہیں اللہ ظاہرہ بالمجاہدۃ واتباع کر لے گا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے السنۃ سے
ظاہر کو مجاہدہ و پیروی سنت سے آراستہ فرمادے۔

ظاہر ہے کہ انتقائے لازم کو انتقائے ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عزوجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابو عثمان حیر بن جری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اجلہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں وقت انتقال اپنے صاحبزادہ ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

خلافت السنۃ یا بنی فی الظاہر علامۃ ریاء فی الباطن یہ اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنت کا خلاف اس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے

قول ۱۷: نیز حضرت سعید بن اسماعیل حیر بن جری مدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: الصبحۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باتباع السنۃ ولزوم ظاہر العلم یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

قول ۱۸: حضرت سید ابو الحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطائفہ ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں:

من عمل عملاً بلا اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباطل وہ عمل باطل ہے جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے وہ عمل باطل ہے۔

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عرفاء و معاصرین

۱۳ ص	مصطفیٰ البابی مصر	ذکر حارث محاسبی	۱۱	الرسالة القشيرية
۲۱ ص	" "	ذکر ابو عثمان سعید بن اسماعیل الحیری	۱۲	" "
۲۱ ص	" "	" "	۱۳	" "
۱۸ ص	" "	ذکر ابو الحسین احمد بن الحواری	۱۴	" "

حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں :

من لم یزن افعاله واحواله فی کل وقت
بالکتاب والسنة ولم یتهم خواطره فلا تعدہ
فی دیوان الرجال
جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث
کی میزان میں نہ تولے اور اپنے واردات قلب
پر اعتماد کر لے اُسے مردوں کے دفتر میں نہ لگن۔
ص راوی کم زدن لاف مردی مزن

قول ۲۰ : حضرت سیدنا ابوالحسن احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں :

من رأیته یدعی مع اللہ حالۃ تخرجه
عن حد العلم الشرعی فلا تقرب
منہ
تو جسے دیکھے کہ اللہ عز و جل کے ساتھ ایسے حال
کا ادا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے
باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔

قول ۲۱ : حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں :

من الزم نفسه آداب الشریعة نور اللہ
تعالیٰ قلبہ بنور المعرفۃ ولا مقام
اشرف من مقام متابعة الجیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فی ادا امرہ و
افعالہ و اخلاقہ
جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے
اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے
روشن کر دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر
معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی
کی جائے۔

قول ۲۲ : حضرت سیدنا مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ حقیقیہ بہشتیہ

۱۸ ص مصطفیٰ البابی مصر ذکر ابو حفص عمر المداد ۱۸ ص

۲۱ ص " ذکر ابوالحسن احمد نوری " ۲۱ ص

۲۵ ص " ذکر ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی " ۲۵ ص

قول ۲۵: حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابوعلی رودباری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ
اجلہ خلفائے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ
سیدنا استاذ ابو القاسم شیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت
کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سننا ہے اور کہتا
ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا
مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم قد وصل ولكن الى سقر
ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ
باللہ تعالیٰ۔

قول ۲۶: حضرت سیدی ابو عبد اللہ محمد بن نجف ضحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
التصوف تصفية القلوب وذكر اوصاف الى ان قال واتباع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الشريعة
تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ہو۔

قول ۲۷: امام اجل عارف باللہ ابو بکر محمد براہیم بخاری کلابازی قدس سرہ نے کتاب التعرف
لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا لولا التعرف لما عرف التصوف (کتاب
تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے۔ ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:
واتباع الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی الشريعة۔ کا اتباع۔

قول ۲۸: حضرت سیدی ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سیدنا ابو بکر شبلی و حضرت
سیدنا ابوعلی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ اصحاب سے میں فرماتے ہیں:
التصوف ملازمة الكتاب تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم

قول ۲۹: حضرت سید جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لا اعراف شیئا افضل من العلم باللہ و
 باحکامہ فان الاعمال لا تزکوا الا بالعلم
 ومن لا علم عنده فلیس له عمل وبالعلم
 عرف اللہ والطیع ولا یکره العلم الا منقوص
 میں کوئی چیز معرفت الہی و علم احکام الہی سے
 بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم کے پاک نہیں
 ہوتے۔ بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم
 ہی سے اللہ کی معرفت و معرفت اطاعت ہوئی،
 علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم نجات ہو۔

قول ۳۰: حضرت سید داؤد کبیر بن ماخلار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالم جلیل حضرت سید محمد وفاش ذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو مرشد ہیں فرماتے ہیں،

قلوب علماء النظاہر و ساطط بین عالم
 الصفاء و مظاہر الاکدار رحمة بالعامۃ
 الذین لم یصلوا الی ادراک المعانی
 الغیبیۃ والادراکات الحقیقۃ۔
 علماء ظاہر کے دل عالم صفا و مظہر تکر کے اندر
 واسطہ میں ان عام خلائق پر رحمت کے لئے کہ معانی
 غیب و علوم حقیقت تک جن کی رسائی
 نہ ہو۔

یہ صراحتہً وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں
 کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلائق پر رحمت کے لئے کہ بارگاہ غیب و حقیقت تک جن کی
 رسائی نہیں۔

قول ۳۱: حضرت سید نایض الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار
 سلسلہ علیہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں،

قوم من المفتونین لبسوا البسة الصوفیۃ
 لیتسبوا بہا الی الصوفیۃ و ما ہم
 من الصوفیۃ بشئ بل ہم فی غرور
 یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس
 پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ
 سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں ہیں بگئے ہیں

۱۲۳/۱	مصطفیٰ البابی مصر	لے الطبقات الکبریٰ للشعرانی ذکر ابی القاسم ابراہیم بن محمد النسر ابادی	۱
۱۱۸-۱۹/۱	" " "	ذکر سید جعفر بن محمد الخواص	۲
۱۹۰/۱	" " "	ترجمہ ۲۸۹	۳

غلط یزعمون ان ضماثرهم خلصت الى الله تعالى ويقولون هذا هو الظفر بالمسراد و الارتسام بهر اسم الشريعة مرتبة العوام وهذا هو عين الالحاد والنزقة والابعاد فكل حقيقة ردتها الشريعة فهي نزقة

کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خالص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔

قول ۳۲: نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدی و عقیدہ ارباب التقتہ میں عتیقہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں:

ومن ظہر له وعلى يده من المخترقات وهو على غير الالتزام باحكام الشريعة نعتقد انه من نديق وان الذي ظہر له مكر واستدراج

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص نڈیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدراج ہیں۔

قول ۳۳: حضرت سیدنا امام حجتہ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں:

فرقة ادعت المعرفة والوصول ولا يعرف (احدہم) هذه الامور الا بالاسامي ويظن ان ذلك اعلى من علم الاولين والآخرين فينظر الى الفقهاء والمفسرين والمحدثين بعين الازراء يستحق بذلك جميع العباد والعلماء ويبدعي

مختصراً ایک گروہ معرفت و وصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت و وصول کا نام ہی نام جانتا ہے، اور گمان کرتا کہ یہ سب اگلے پچھلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں مفسروں محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے اپنے

۱۔ وکے عوارف المعارف الباب التاسع فی ذکر من
۲۔ نفحات الانس بحوالہ اعلام الہدی از انتشارات کتاب فروش محمودی تہران ایران ص ۲۶

لنفسه انه الواصل الى الحق وهو عند الله من الفجار والمنافقين (مخلصاً)
 قول ۳۴: حضرت سیدنا شیخ اکبر رحمی الدین محمد بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

ایک ان توی میزان الشرع من یدک فی العلم الرسمي بل بادر الى العمل بكل ما حکم به وان فہمت منه خلاف ما یفہمہ الناس مما یجول بینک و بین امضاء ظاہر الحکم به فلا تعول علیہ فانہ مکر الہی بصورت علم الہی من حیث لا تشعری

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے باعق سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الہی کی صورت میں ایک مکر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی محمد الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں:

اعلم ان میزان الشرع الموضوع فی الارض ہی ما بایدی العلماء من الشریعة فہما خرج ولی عن میزان الشرع المذكور مع وجود عقل التکلیف وجب الانکار علیہ

یقین جان کر میزان شرع جو اللہ عزوجل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کہ مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار واجب ہے۔

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان موافقین الایاء المکملین لا تخطی الشریعة ابدا فہم یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں

۱۔ احیاء العلوم کتاب فی الغرر بیان اصناف المغترین الصف الثالث المشہد الحسینی قاہرہ ۲/۲۰۵
 ۲۔ الیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفیٰ البابی مصر ۱/۲۶
 ۳۔

محفوظون من مخالفة الشريعة الخ کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

قول ۳۷: نیز حضرت خاتم الولاية المحمديہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان عين الشريعة هي عين الحقيقة
اذا الشريعة لها دائرتان عليا وسفلى
فالعليا لاهل الكشف والسفلى لاهل
الفكر فلما فتش اهل الفكر على ما قال
اهل الكشف فلم يجدوا في دائرته فكرهم
قالوا هذا خارج عن الشريعة فاهل
الفكر ينكرون على اهل الكشف واهل الكشف
لا ينكرون على اهل الفكر من كان ذا كشف
وفكر فهو حكيم انما ان فكما ان علوم
الفكر احد طرفي الشريعة فكذلك علوم
اهل الكشف فهما متلازمان ولكن لما كان
الجامع بين الطرفين عزيزا فرق اهل
الظاهر بينهما

یقین جان کہ شریعت ہی کا چتر حقیقت کا چتر ہے
اس لئے کہ شریعت کے دو دائرے ہیں ایک اوپر
اور ایک نیچے، اوپر کا دائرہ اہل کشف کے لئے ہے
اور نیچے کا اہل فکر کے لئے۔ اہل فکر جب اہل کشف
کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دائرہ فکر
میں نہیں پاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت
سے باہر ہے، تو اہل فکر اہل کشف پر معترض ہوتے
ہیں مگر اہل کشف اہل فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو
کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا
حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک
حصہ ہیں یونہی علوم اہل کشف بھی تو وہ دونوں ایک
دوسرے کو لازم ہیں اور جبکہ دونوں کناروں کا جامع
نادر ہے لہذا ظاہر بینوں نے شریعت و حقیقت کو
جدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر اگر علوم حقیقت کو نہ سمجھیں عذر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے زیریں میں
ہیں مدعی ولایت جو علم ظاہر سے منکر ہو معلوم ہوا قطعاً جھوٹا کذاب فریبی ہے کہ اگر دائرہ بالا تک پہنچتا
تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جو والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم رہے، مگر بلند شاخ
تک پہنچنے والے جو کائیں توان کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر
اگر شریعت و حقیقت کو جدا سمجھیں ان کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدعی تصوف اگر انہیں جدا
بتائے تو قطعاً دروغ باف و لاف زن ہے۔

قول ۳۸: نیز حضرت لسان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا يتعدى كشف الولي في العلوم الالهية فوق ما يعطيه كتاب نبیه و وحیه قال الجنید فی هذا المقام علنا هذا مقید بالكتاب و السنة و قال الآخر کل فتح لا یشهد له الكتاب و السنة فلیس بشئ فلا یفتح لولی قط الا فی الفهم فی الكتاب العزیز فلهذا قال تعالیٰ "ما فرطنا فی الكتاب من شیء" و قال سبحانه فی الواح موسیٰ و کتبنا له فی الالواح من کل شیء الا یتة فلا تخرج علم الولی جملة واحدة عن الكتاب و السنة فان خرج احد عن ذلك فلیس بعلم ولا علم ولا یتة معابلی اذا حققتہ وجدته جهلا۔
 علوم الہیہ میں ولی کا کشف اس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اس کے نبی کی وحی و کتاب عطا فرما رہی ہے اس مقام میں جفید نے فرمایا ہمارا یہ علم کتاب و سنت کا مقید ہے، اور ایک عارف نے فرمایا جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشیٰ ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیوں کو فرماتا ہے ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ بیان کر دیا، تو سببات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت ہے، باہر نہ جائے گا۔
 اگر کچھ باہر جائے تو وہ علم ہو گا نہ کشف، بلکہ تحقیق کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔

قول ۳۹: نیز حضرت عین الکاشفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ایدک اللہ ان الکرامة من الحق من اسمہ البر فلا تكون الا لابرا وھی حسیة و معنویة، فالعامۃ ما تعرف الا الحسیة مثل الکلام علی الخاطر و الاخبار المغیبات الماضیة و الکائنة و الآتیة و المشی علی السماء و اختراق الهواء و طی الارض و الاحتجاب یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام بر یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابرا نہ کہو کار ہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے: محسوس ظاہری و معقول معنوی۔ عوام صرف کرامات محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اڑنا، صد ہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے

عن الابصار والمعنوية لا يعرفها الا الخواص
وهي ان تحفظ عليه اداب الشريعة و
يوفق لاتباع مكارم الاخلاق واجتناب سفافها
والمحافظة على اداء الواجبات مطلقا في
اوقاتها فهذه كرامات لا يدخلها مكرو
لا استدراج والكرامات التي ذكرنا ان العامة
تعرفها فكلها يمكن ان يدخلها المكرو
الخفي ثم لا بد ان تكون نتيجة عن
استقامة او نتيج استقامة والا فليست
بكرامة والمعنوية لا يدخلها شيء مما
ذكرنا فان العلم بصحتها وقوة العلم وشرفه تعطيك
ان لمكرو لا يدخلها فان الحدود الشرعية لا تنصب
جبالا للمكرو الا لله فانها عين الطريق
الواضحة الى نيل السعادة لان العلم هو
المطلوب وبه تقع المنفعة ولو لم يعمل
به فانه لا يستوي الذين يعلمون والذين
لا يعلمون فالعلماء هم الامنون من التبليس باخفار
علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقا ارشاد ہوا ہے کہ عالم و
بے علم برابر نہیں تو علماء ہی مکروا شتباہ سے امان میں ہیں و بس۔

چھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر
نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے
ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی
حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور
بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے تمام
واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان
کرامتوں میں مکرو استدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں
جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکروا شتباہ کی
مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ
ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود
استقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہوگی اور
کرامت معنویہ ہی مکرو استدراج کی مداخلت
نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا
شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ ان میں مکروا شتباہ
نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکرو
کا پھندا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت
سعادت پانے کا عین صاف و روشن راستہ ہے
مطلقا ارشاد ہوا ہے کہ عالم و

قول ۴۰: حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اقطابِ اربعہ سے ہیں یعنی اُن چہار
میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گئے جاتے ہیں اُولیٰ حضور پر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
دوم سید احمد فاضل، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم ولفظنا برکاتہم فی الدنیا والآخرة فرماتے ہیں:

الشریعة هي الشجرة والحقیقة هي الشجرة^۱ شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے، مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ زرا محروم و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منبع و بحر میں بیان کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کٹنے ہی آئے ہوئے پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گوبر کے پھل جادو سے بنا کر اس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت سے انھیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش نگلتا ہے جب آنکھ بند ہو گئی اس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی پیل کی سنے خوشبو، خوش رنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مغزی دل و دماغ، مصفی خون، مطیب نکت و جو سرخروئی باعث زینت، اور پھر عجیب ناصریہ کہ پیل سُوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معاً سُوکھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیّدی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد امام عبد الوہاب شمرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الکشف اخبار بالامور علی ما ہی علیہ فی نفسہا وهذا اذا حقیقته وجدته لا یرخا لفرق الشریعة فی شئی بل هو الشریعة بعینہا^۲ یعنی علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے لے اگر تو تحقیق کرے تو اصل کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جميع مصابيح علماء الظاهر والباطن قد اتقدت من نور الشریعة فما من قول من اقوال المجتهدين ومقلدیم الا وهو مؤيد باقوال اهل الحقیقة علماء ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید

فاخذ به فضل فاضل فمن هنا اوجبوا
على المكاشف انه يعرض ما اخذ من
العلم من طريق كشفه على الكتاب و
السنة قبل العمل به فان وافق فذاك
والاحرام عليه العمل به -

اوروں کو بھی گمراہ کرے اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب و سنت پر عرض کرے اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اس پر عمل حرام ہے۔

ناہیناؤ! تم نے شریعت کی حاجت دیکھی شریعت کا دامن نہ تھا مگر تو شیطان چکے دھاگے کی لگام دے کر تمہیں گھمائے پھرے، جب تو حدیث نے فرمایا:

”عابد بے فقہ چکی کا گدھا“

قول ۴۶: نیز امام مدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:

لا تلحق نهاية الولاية بداية النبوة
ابدا ولوان وليا تقدم الى العيين
التي ياخذ منها الانبياء عليهم الصلوة
والسلام لا حرق وغاية امر الاولياء
انهم يتبعون بشريعة محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم قبل الفتح
عليهم وبعده ومتى ما خرجوا
عن شريعة محمد صلى الله تعالى عليه
وسلم هلكوا وانقطع عنهم الامداد
فلا يمكنهم ان يستقلوا بالخذ عن الله تعالى

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کاریہ ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عبادت بجالاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلیں گے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل سے خود بالا استقلال لے سکیں اور

ابدا وقد تقدم ان جميع الانبياء والاولياء
مستمدون من محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم
ہم اوپر بیان کر آئے کہ تمام انبیاء و اولیاء
علیہم القلوۃ والثناء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے مدد لیتے ہیں۔

قول ۴۷: نیز ولی موصوف قدس سرہ فرماتے ہیں:

التصوف انما هو نبذة عمل العبد
باحكام الشريعة
تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ
کے عمل کا خلاصہ ہے۔

قول ۴۸: پھر فرمایا:

علم التصوف تفرع من عين الشريعة
علم التصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

قول ۴۹: پھر فرمایا:

من دقق النظر علم انه لا يخرج شئ
من علوم اهل الله تعالى عن الشريعة
وكيف تخرج علومهم عن الشريعة و
الشريعة هي وصلتهم الى الله عز وجل
في كل لحظة
جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے
کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیونکہ ان کے
علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر ہر لحظہ
شریعت ہی ان کے وصول بخندہ کا ذریعہ
ہے۔

قول ۵۰: پھر فرمایا:

قد اجمع القوم على انه لا يصلح للتصدر
في طرق الله عز وجل الا من تبخر في علم
الشريعة وعلم منطوقها ومفهومها
وخاصها وعاصمها وناسخها ومنسوخها
وتبخر في لغة العرب حتى عرف مجازاتها
تمام اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں
صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا
دریا ہوا اس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ
منسوخ سے آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر
ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز اور استعارے وغیرہ

۱/۲	مصطفیٰ البابی مصر	المبحث الثاني والاربعون	۱
۲/۱	"	مقدمة الكتاب	۲
۳/۱	"	"	۳
۴/۱	"	"	۴

قول ۵۳: نیز عارف ممدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ دوسری سقنی و البوزید بسطامی و البوسلیمان دارانی و ذوالنون مصری و بشر حافی و البوسید خراز و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوالِ کریمہ ذکر کر کے فرماتے ہیں:

انظر ايها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء
عظماء مشايخ الطريقة وكبراء اسباب
الحقيقة كلهم يعظمون الشريعة المحمدية و
كيف وهم ما وصلوا الى ذلك التعظيم و
السلوك على هذا المسلك المستقيم ولم ينقل
عن احد منهم ولا عن غيرهم من السادة
الصوفية الكاملين انه احتقر شيئا من احكام
الشريعة المطهرة ولا امتنع من قبوله بل
كلهم مسلمون له ويبنون علومهم الباطنة
على السيرة الاحمدية فلا يغرنك طامات
لجهال المتنسكين الفاسدين المفسدين
الضالين المضلين الزالغين عن الشرع
القيوم الى صراط الجحيم خارجين عن
مناهج علماء الشريعة المحمدية
مارقين عن مسالك مشايخ الطريقة
لاعرضهم عن التاديب باآداب الشريعة
وتركهم الدخول في حصونها
المنيعه فهم كافرين بانكارها
مدعون الاستنارة بانوارها
ومشايخ الطريقة قائمون
باآداب الشريعة معتقدون
تعظيم احكام الله تعالى ولهذا

یعنی اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ
عظمائے مشائخ طریقت یہ کبرائے ارباب حقیقت سب
کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں
نہ کریں کہ وہ واصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس
سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے
یا ان کے سوا اور سرداران اولیائے کاملین کسی ایک
سے بھی منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے
کسی حکم کی تحقیر کی یا اس کے قبول سے باز رہا ہو
بلکہ وہ سب اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں
اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر بنا کرتے ہیں، تو تجھے زہار دھوکا میں
نہ ڈالیں حد سے گزری ہوئی باتیں ان جاہلوں کی
کہ سالک بننے ہیں خود بگڑے اوروں کو بگاڑتے
ہیں، آپ گمراہ اوروں کو گمراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم
سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں، علمائے شریعت
کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے
خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے
روگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ
لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکار شریعت
کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار
سے روشن ہیں مشائخ طریقت تو آداب شریعت
پر قائم ہیں احکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے

اتحفظهم الله تعالى بالكلمات القدسية
وهؤلاء المغرورون بالفشار اللابسون
حلة العاصم الذين هم مسلمون في
الظاهر واذا حققتهم فهم كفار لم يزالوا
معتكفين على اصنام الاوهام مفتونين
بما يلقي لهم الشيطان من الوسوس
في الافهام فالويل لهم ولمن تبعهم او
حسن امرهم فهم قطاع طرقت الله
تعالى اهل ملتقطا۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور
یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے
کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ
ہمیشہ اپنے اوپام کے بتوں کے آگے آگے
مارے بیٹھے ہیں، شیطان جو سوسے ان کے
افکار میں ڈالتا ہے انھیں پر مفتون ہوئے ہیں تو
خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے
اور ان کے لئے جو ان کا پیرو ہو یا ان کے کام
کو اچھا جانے اس لئے کہ وہ راہِ خدا کے راہزن
ہیں اہل ملتقطا۔

قول ۵۴: حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر حشمتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سردار سلسلہ حشمتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

خارق عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت
ظاہر بود کرامت گویند و اگر از مخالف شریعت
صادر شود استدراج حفظنا اللہ وایاکم یہ

اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خارق عادت
ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالف شریعت
سے صادر ہو تو استدراج ہے، اللہ تعالیٰ
ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (د ت)

قول ۵۵: حضرت سیدی ابوالکلام رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمن اسفہانی
خلیفہ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لالا خلیفہ حضرت سیدی
نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت فرماتے ہیں،

ولی تا شریعت را بکمال نگیرد و قدم در ولایت
نتوان نهاد بلکه اگر انکار کند کافر گردید

ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت
میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)

۱۸۹۱ء

لہ الحدیقة الندیة شرح الطریقة المجدیة الباب الاول الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
لہ لطائف اشرفیہ لطیفہ پنجم مکتبہ سمنانی کراچی ۱۲۶/۱
لہ نفحات الانس ذکر ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد از انتشارات کتاب فروشی تہران ایران ص ۳۴۳

قول ۵۶: حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: پہلے عبادت کا مصلیٰ طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جابل شیطان کا مسخرہ ہے علم مسخرہ شیطان است۔
 ہوتا ہے (ت)

یہ حکایت شریف بہت نفیس و لطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا انتشار معلوم ہوا اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ میں دفع وہم ہو اور آجکل کے بہت مدعیان ناکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پدیری جانتے ہیں باعث ہدایت و عبرت و فہم ہو، حضرت ممدوح سلالہ خاندان اولیائے کرام ہیں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلہ اکابر محبوبان خدا سرداران شریعت و طریقت و اصحاب علم و کرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا، ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے نہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے غایت ازل ہی ان کے حال شریف پر متوجہ تھے، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے تعلیم و تفہیم کے لئے ہر ات بھیجا، یہاں خواص و عام اس جناب کی کرامات عالیہ دیکھ کر مرید و معتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ملک سے باہر کریں، لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انھوں نے براہ ادب اسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد قاصدان صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انھیں کھانا کھلایا پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو عرض کی، حضرت فرمائیں۔ فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو بجائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا۔ قاصدوں نے تصدیق کی کہ یاں حضرت خواجہ نے یہی پیام دے کر ہمیں بھیجا ہے حضرت والا نے فرمایا

کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کی ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودودی کی۔ اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہِ سبخر کی رعیت ہیں، تو یوں بادشاہِ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا، اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انھیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابراہیم عظیم آیا، اور ایک رات دن ابراہیم بوسادم بھر کو نہ رُم لیا دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا، لکھوڑے کسو کہ خواجہ مودودی کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی، ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا: کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے۔ جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے ملاح خطر فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے۔ فرمایا، یہ کون لوگ ہیں عرض کی حضور کے مرید و محب ہیں۔ یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقلد کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہوئے ہیں۔ فرمایا: انھیں واپس کر دو تیر و تلوار تو سبخر کا کام ہے اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں۔ عرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا: آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے۔ معرفتِ الہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بخود ہو گئے، فرمایا، آنکھیں بند کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، جس نے آنکھ جلدی کھول دی اسکا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اُس پار پایا، قاصدوں نے جو یہ ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حال عرض کیا کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جیسے حضرت شیخ الاسلام سے نظر دو چار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہوئے اور حضرت والا کے پائے مبارک پر بوسہ دیا، حضرت ان کی پیٹھ ٹھونکنے اور فرماتے تھے، ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردانِ خدا کی فوج سلاح سے نہیں جاؤ سوار ہوا بھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو۔ جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہئے۔ حضرت خواجہ مودودی نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت لیں ان کا کام ہمارے بس کا نہیں۔ مریدوں نے کہا، بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں جب ان کے قیلولہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت

آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور سماع شروع کریں اور حال لائیں اسی حالت میں کوئی حربہ اُن پر مار دیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا، ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو حضرت شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے پابا کہ بچھونا بچھائے۔ فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہوگا ایک کام وپیش ہے۔ ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انھوں نے پابا تھا کہ اپنا ارادہ فاسدہ پورا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحب کرامات و عاقل، مجنوں نماتھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دیتے ہی وہ فوراً حاضر ہوتے اور ایک نعرہ ان مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاً جوتیاں پکڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے صرف صاحبزادہ خواجگان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر پر ہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی، حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے۔ عرض کی: میں نے بُرا کیا حضرت معاف فرمائیں۔ فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن بٹھاؤ۔ حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی: جو حکم ہوا بھایا لایا اب کیا فرمان ہے۔ فرمایا: سجدہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے۔ خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے۔ فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمھارے باپ دادا اولیاء و صاحب کرامات تھے۔ خواجہ مودود نے عرض کی: خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تبرکات حضرت داد مجھے مسند پر بٹھادیں۔ فرمایا: آگے آؤ۔ یہ آگے گئے۔ حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرط علم بشرط علم، تین بار فرمایا، حضرت خواجہ تین روز اور حاضر خدمت رہے فائدے لے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ، بخارا، تشریف لیگے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر حشمت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبان خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولت معرفت و رتبہ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندہ فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین۔

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پیئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورد ہے یا بیگانی۔
(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہ ہا حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،
من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات در میان نباشد میں نے منع فرمادیا ہے کہ مزامیر و محرمات در میان نیکونہ کردہ اندلہ نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت منزلت نے اس باب میں نہایت شدت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر امام نماز پڑھتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی ہوں، امام کو سہو واقع ہو، مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اسے اپنی آواز سنائی نہ چاہیے، پھر کیا کرے۔

پشت دست برکف دست زند و کف دست
برکف دست نہ زند کہ آں بہ لہوئی ماند تا ایں
غایت از ملاہی امثال آں پرہیز آمدہ است
پس در سماع طریق اولی کہ ازیں بابت نباشد
ہاتھ کی پشت کو متھیلی پر مارے، ہتھیلی کو
ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی لہو میں شمار
ہوتی ہے، جب یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں
سے پرہیز فرماتے تو سماع میں بطریق اولیٰ
ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (د)

شیخ مبارک فرماتے ہیں،

یعنی در منع دستک چنیدں احتیاط آمدہ است
پس در سماع مزامیر بطریق اولیٰ منع است
یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط
تھی تو سماع میں مزامیر سے منع
بطریق اولیٰ ہے۔ (د)

سبحان اللہ! جو بندگانِ خدا تالی کرنا جائز جانیں بندگانِ نفس ان کے سرستار اور ڈھولک
کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوب الہی کے ملفوظات کریمہ فوائد الفواد کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن سحرزی قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے کہ :

مزامیر حرام است !

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دوبارہ سماع ایک رسالہ عربیہ مستثنیٰ بہ کشف القناع عن اصول السماع تالیف فرمایا اس میں فرماتے ہیں :

اما سماع مشایخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
فبدی عن هذه التهمة وهو مجرد صوت
القوال مع الاشعار المشعرة من کمال
صنعة الله تعالیٰ !

یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے پاک ہے
وہ تو صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے
ساتھ جو کمال صنعت الہی کی خبر دیتے ہیں۔

مسلمانو! یہ سچے یا وہ جو اپنی ہوائے نفس کی حمایت کو ان بندگان خدا پر مزامیر کی تہمت دھرتے
ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مسلمانوں کو توفیق و ہدایت بخشے، آمین !

قول ۵۸ : حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کہ اجلہ اولیائے خانہ ان عالی شان
چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہ الوفی کے مرید ہیں جو صرف
ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی
جہان آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں :

شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب
گذاشتم در واقعہ دیدم کہ من و سید
صبغۃ اللہ بروجی معاً در مجلس اقدس حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
باریاب شمیم جمعے از صحابہ کرام و اولیائے
عظام حاضر اند درینہا شخصے ست کہ آنحضرت

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر خواب پر
لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور
سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں
اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت
بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باو لب تبسم شیریں کردہ
 حرفائے زند و التفات تمام باو میدارند چون مجلس
 آخشد از سید صبغة اللہ استفسار کردم کہ این شخص
 کیست کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باو التفات
 بایں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی ست
 و باعث مزید احترام او ایں ست کہ سبع سنابل
 تصنیف او در جناب رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم مقبول افتادہ

جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لب شیریں سے
 تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور ان کی جانب توجہ
 خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی
 تو میں نے سید صبغة اللہ صاحب سے دریافت کیا
 کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے، انھوں نے
 فرمایا یہ میر عبد الواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت و کرامت
 کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب
 سبع سنابل شریف بارگاہ نبوی سے شرف قبول پا چکی ہے۔

یہی حضرت میر قدس سرہ المنیر اسی کتاب مقبول بارگاہ اقدس سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں،
 اے صاحب تحقیق علمائے راہ دین کہ ورثہ انبیاء
 اندسہ طائفہ مستند اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیاء
 اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے
 راستوں پر چلتے ہیں کہ ورثہ انبیاء ہیں ان کے
 میں کردہ ہیں اول محدثین دوم فقہاء اور سوم صوفیاء۔
 ویکو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب دار ثنائ انبیاء کرام ہیں علیہم الصلوٰۃ
 والسلام و الثناء۔

قول ۵۹: یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں،

شریعت محمدی و دین احمدی را ہے ست سلیم و
 جادہ الیست مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم با چندیں ہزار افواج امت از اولیاء و
 اصفیاء و شہداء و صدیقان بران جادہ رفته و
 آزا از خار و خاشاک شکوک و شبہات پاک رفته
 اعلام و منازل آن معین و مبین کردہ از ہر قلعے
 شریعت محمدی و دین احمدی وہ راہ سلیم و جادہ
 مستقیم ہے جس پر خاتم الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ
 و التحیۃ اپنی امت کے ہزار یا اولیاء و اصفیاء
 اور صدیقین و شہداء کے جلو میں گامزن رہے اور
 اسے ہر قسم کے خس و خاشاک اور شکوک و شبہات
 سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل متعین

نشانے باز دادہ در ہر منزلی نزلے نہادہ و رفع قطاع
الطریق را بدرقہ ہمت بھرا ہی فرستادہ اگر مہو سے
جمتہ سے بطریق دیگر دعوت کند باید کہ قول او مسموع
نہارند و اہل بدعت و ضلالت طائفہ باشند کہ خود را
در لباس اسلام بلبیس پیدا آند و عقائد فاسدہ
خولیش در باطن پوشیدہ دارند ایں جماعت اند اعدائے
دین و اخوان الشیاطین و چون نور علم علمائے دین و
مشائخ اسلام ظلمات بدعت ایشاں مکشوف میگردد
ناچار علمائے شریعت را دشمن پندارند علمائے ربانی
کہ نجوم سپہر اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطین الانس
محفوظ میدارند و انفاس نورانی ایشاں بمشابه شہب
ثواقب پیوستہ ایں مسترقان (یعنی دزدان) شریعت
از ہر جانب میرانند و برجم و قذف پرانند میگرددانند
یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمان اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو
ان شیاطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند
ہمیشہ ان دین کے لیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور ان پر لعنت و رذ کے پتھر مار مار کر
دور دراتے رہتے ہیں (ت)

اُس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شاطین کہا تھا الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشان
سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنان دین ہیں اور ہزار ہزار
حمد اس کے و بکریم کو، یہ کلمات عالیات بارگاہ رسالت میں معروض ہو کر مستجیل بھر قبول ہوئے و للہ الحمد۔
قول ۶۰: یہی سید طویل عارف جلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں،

چند شرائطی دان کہ بے آں شرائط اصلاً
پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر
پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر
پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط

اور مریدین اسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے قویہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ و گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا :

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یا بد بیعت
با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازیں
ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او حجتاً
نہ باشد و اگر کسے از سبب نادانی با او بیعت
کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد و
غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع
پائے تو اب اس کے ہاتھ پر بیعت کرے کہ جائز
و مستحسن ہے، اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے
کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو اس سے بیعت
جائز نہیں بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے
بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توبہ و نادمی واجب ہے (ت)

خاتمہ رزقنا اللہ حسنا

یہ نظر ہر اگرچہ ساتھ قول میں حقیقہ چالیس اولیاء کرام کے انشی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر
کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے
اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۲، ایک ولی
کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا بضمن قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ نابلسی
کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجه مودود کا قول بضمن قول ۵۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت
سلطان الاولیاء محبوب الہی کے چچہ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک مرید شیخ العالم فرید الحق والدین
گنجشک و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت
میر عبد الواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔

رسالہ

مقال العرفاء باعتبار شریع و علماء

ختم شد

رسالہ

الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة

۱۳

۹

(وہ یاقوت جو خالص عقد رابطہ کا ذریعہ ہے)

www.alhazrat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص صورتِ شیخ کو واسطۃ وصول فیض جان کر وقتِ ذکر یا مراقبہ کے اس کا تصور کرتا ہے، چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے اشغال نقشبندیہ کے بیان میں اپنی کتاب قول الجلیل میں فرمایا ہے:

واذا غاب الشيخ عنه يتخيل صورته بين عينيه بوصف المحبة والتعظيم فقيد صورته ما تفيد صحبتہ

جب کسی کا شیخ غائب ہو تو محبت اور تعظیم کے ساتھ اس کی صورت کو اپنی آنکھوں کے سامنے خیال کرے تو اس کی صورت وہی فائدہ دے گی جو اس کی مجلس دیتی ہے۔ (د)

اس طور پر کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے مرشد کے لطائف میں فیض نازل ہو کر مرید کے لطائف

پر وارد ہوتا ہے، اور یہ بھی جب تک کہ اس کو مناسبت کاملہ ذات حق سبحانہ تعالیٰ سے نہ ہو اور جب مناسبت کاملہ پیدا ہو جائے پھر ضروری نہ جانے اور مرثہ کو فقط واسطہ اور وسیلہ فیض کا جانا ہے نہ عالم الغیب جانے نہ حاضر و ناظر اور معبود و مسجود مقرر کرے بلکہ ان امور کا غیر خدا کے واسطے ثابت کرنا شرک سمجھے جائز ہے یا نہ؟ اگر جائز ہے تو اس کی سند قرآن ہے یا حدیث یا قول مجتہد یا اجماع؟ اگر نہیں جائز تو ادلہ اربعہ سے اس کے لئے کون سی دلیل ہے؟ بیستوا توجروا۔

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
 يا عظيم برزخ بين الامكان والوجوب
 والصلوة والسلام على اجمل مطلوب
 اجل وسيلة لاصلاح الخطوب صلوة
 تنحوسر بين العيوب وتمثل في الفواد
 صورة المحبوب مشهدا بالوحد
 لعلام الغيوب وبالرسالة الكبرى
 لشفيح الذنوب صلى الله تعالى عليه و
 على آله وصحبه وسائط الكرم قال
 الفقير عبد المصطفى احمد رضا المحمدي
 السني الحنفى القادري البركاتى البيريلوى
 لمر الله تعالى شعثه و تحت اللواء الغوثى
 بعثه -

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے دلوں
 کے ربط کے لئے امکان اور وجوب کے درمیان
 برزخ اعظم کی رہنمائی عطا فرمائی اور صلوة و
 سلام خوبصورت مطلوب اور خطرات کی اصلاح
 کے لئے جلیل وسیلہ پر، ایسی صلوة جو عیوب
 کو مٹا دے اور دلوں میں محبوب کی صورت کو
 قائم کر دے علام الغیوب کی توحید اور شفیع المنین
 کی رسالت کبریٰ کی شہادت دیتے ہوئے،
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ پر جو برگزیدہ
 واسطے ہیں، فقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی
 حنفی قادری برکاتی بریلوی کتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو
 پرانگی سے محفوظ فرمائے اور حضور غوث اعظم
 کے جھنڈے تلے اٹھائے۔ (ت)

تصویر شیخ بر وجہ رابطہ جسے برزخ بھی کہتے ہیں جس طرح حضرات صوفیہ صافیہ قدسنا اللہ تعالیٰ
 باسرار ہم الوافیہ میں خلفاء عن سلف معمول و ماثور اور ان کی تصانیف نفیض و مکتوبات شریفہ و ملفوظات
 لطیفہ میں بتواتر مذکور و مسطور و غیر مستور کہ شیخ عین شاہ علیہ السلام (کہ شیخ حضوراً و غیبہ صرف
 مرآت ملاحظہ ہے اور کار حقیقہ کار روح جو بعد صفائی کہ ورات حیوانیہ و انجلائے ظلمات نفسانیہ
 صورت واحدہ شہادت و ہیاکل متکثرة مثالیہ میں دفعۃً ہزار جگہ کام کر سکتی ہے جیسا کہ بار بار مشاہدہ

و مرنی اور حضرات اولیاء سے بکثرت مروی اور عالم رویا میں بے شرط ولایت جاری جسے افعال عجیبہ و
تصرفات غریبہ روح انسانی پر اطلاع حاصل وہ جانتا ہے کہ یہ تو اس کے بجا رزاقہ و امواج قاہرہ
سے ایک قطرہ قلیلہ ہے اور خود بعد ترقی و اعتیاد و تکامل مناسبت اُس صورت متعینہ کا بے اعانت تخیل
حرکت و کلام اور مشکلات راہ میں قیام و اہتمام اور دقائق و حقائق کا شفا یا حل نام کما تشہد بہ شہود
الشہود و المتجربہ (جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ گواہ ہے۔ ت) دلیل جلی و سلیل ہے کہ یہ فقط سیکر مخزون
کا علی عکس المعاد خزانہ خیال سے حس مشترک کی طرف غود قہقری نہیں بلکہ وہی مرکب مثال میں شہسوار فرج
کی جولانیاں ہیں اگرچہ خود فاعل کو شعور یعنی شعور بالشعور نہ ہو،

کما هو المشہود لعموم الناس فی غیبۃ جیسا کہ عوام الناس کو خواب کے بارے میں
الرؤیا۔ معلوم ہے۔ (ت)

ورنہ صدور افعال اختیار یہ کو شعور سے انفکاک نہیں،
اتقن هذا فانہ مهم نافع ولا کثر الشبہات اس کو خوب یاد رکھو کیونکہ اہم نافع ہے اور
حاسم قانع۔ بہت سے شبہات کو ختم کرتا ہے (ت)

صرف واسطہ وصول و نا و وان فیض و باعث جمعیت خاطر و زوال تفرقہ پائے شرعاً جائز جس کے منع
پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں، نہ کہ معاذ اللہ شرک و کفر کہنا جیسا کہ زبان زد سفہائے منکرین ہے،
و الناس اعداء لما جہلوا (لوگ جس سے ناواقف ہوں اس کے مخالف ہوتے ہیں۔ ت) سے
منعم کئی زعشت و لے لے زاہد زمان معذور دارمت کہ تو اور اندیدہ

(اے زمانہ کے زاہد! تو مجھے عشت سے منع کرتا ہے مجھے معذور رکھ کیونکہ تو نے
اسے دیکھا نہیں۔ ت)

و رحمہ اللہ القائل (اس قائل پر اللہ رحم فرمائے۔ ت) سے

جنگ ہفتاد و دولت ہمد را عذر بنہ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ نروند
(بہتر فرقوں سے جنگ میں ان سب کو معذور جان جب وہ حقیقت سے آگاہ نہیں تو اس
راہ پر نہ چلیں گے۔ ت)

یا ہذا بقاعدہ اصول و تصادق و تطابق معقول و منقول، بتہ ذمہ مدعی ہے اور قائل جواز متمسک باصل
جسے ہرگز کسی دلیل کی حاجت نہیں بعض حضرات جہلاً یا تجاہلاً مانع فتنی و کجی میں فرق نہ کر کے دھوکا کھاتے
یا مغالطہ دیتے ہیں کہ تم قائل جواز اور ہم مانع و منکر تو دلیل تم پر چاہئے، حالانکہ یہ سخت ذہول و غفلت یا

کید و خدلیت ہے نہ جاننا یا جاننا اور نہ مانا کہ قول جواز کا حاصل کتنا صرف اس قدر کہ لم ینہ عندہ یا لم یؤمر بہ و لم ینہ عنہ (یہ ممنوع نہیں یا نہ مامور ہے نہ ممنوع - ت) تو مجوز نافی امر و نہی ہے اور نافی پر شرعاً و عقلاً بقیہ نہیں جو حرام و ممنوع کے وہ نہی شرعی کا مدعی ہے ثبوت دینا اس کے ذمے ہے کہ شرع نے کہاں منع کیا ہے۔

علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی رسالۃ الصلح بین الاخوان میں فرماتے ہیں :
ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ حرام اور مکروہ قرار دینے میں اللہ تعالیٰ پر افتراء
باثبات الحرمة و الکراهة الذین لا بد لہما باندھنے میں احتیاط نہیں ہے ان دونوں حکموں
من دلیل بل فی الاباحة التی ہی الاصل یہ کے لئے دلیل چاہئے بلکہ احتیاط اباحت میں ہے
جو اصل حکم ہے (ت)

علامہ علی محمّی رسالہ ائمہ بالخالف میں فرماتے ہیں :
من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلة هو المسئلة و اما القول بالفساد و الکراهة فيحتاج الى حجة
مسئلہ بات ہے کہ ہر مسئلہ میں اصل صرف اباحت ہے فساد اور کراہت کے حکم کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔ (ت)
غرض مانع فقہی مدعی بھی ہے اور جواز کا قائل مثل سائل مدعا علیہ جس سے مطالبہ دلیل محض جنون یا تسویل اُس کے لئے یہی دلیل بس ہے کہ منع پر کوئی دلیل نہیں۔ مسلم الثبوت میں ہے :
کل ما عدم فیہ المدرك الشرعی للحرج فی کسی کام کے کرنے میں اور نہ کرنے میں حرج کے فعلہ و ترکہ فذلک مدرك شرعی لحکمہ مسئلہ میں کوئی شرعی دلیل نہ ہو تو یہ خود شرعی الشارح بالتخییر
دلیل ہے کہ شرعاً اختیار ہے (ت)

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ رسالہ اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی قہامہ (۱۲۹۹ھ) و رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین (۱۳۰۱ھ) وغیرہا میں اس بحث کو واضح کر چکا و اللہ الحمد
امثال مقام میں نہایت سعی متکثرین عدم نقل سے استدلال ہے۔ ذلک مبلغہم من العلم (یہی ان کے

۱۔ الصلح بین الاخوان (رسالہ)

۲۔ الائمہ بالخالف (رسالہ)

۳۔ مسلم الثبوت المقالة الثانية

علم کی پہنچ ہے۔ ت) مگر نزد عقلا و فضلا عن الفضلاء یہ بے اصل استناد قشربت بالحشیش و خراط
 القناد (تنگے کا سہارا اور مشکل میں پھنسنے ہے۔ ت) عدم نقل، نقل عدم نہیں، نہ عدم فعل منع کو مستلزم
 کاش خود معنی جواز لم یؤمر به و لم یمنع عنه (نہ اس کا حکم اور نہ اس کی ممانعت ہے۔ ت) کو سمجھتے
 تو جانتے کہ جس امر سے اس کا ابطال چاہتے ہیں وہ خود اس کی حد کا احد المصادیق ہے کہ نقل مع عدم الطلب
 فعلاً و کفاً و عدم ذکر اسناد و نوں اسی انعدام امر و نہی کی صورتیں ہیں تو یہ استدلال ایسا ہوا کہ ثبوت اخص کو ارتفاع
 اعم پر دلیل بنائیے و ہل ہوا لامہت بحث (یہ خالص بہتان ہے۔ ت) یہ بحث بھی فقیر نے اپنے رسائل
 مذکورہ و نیز رسالہ انوار الانوار من یم صلوة الاسرار (۱۳۰۵ھ) و رسالہ سرور العید السعید فی
 حل الدعاء بعد صلوة العید (۱۳۰۴ھ) وغیرہ میں تمام کر دی۔

ومن احسن تفصیل تلك البياح ختام
 المحققین امام المدققین اعلم العلماء
 سیف السنة علم الاسلام سیدنا الوالد
 قدس الواجد سر الماجد فی کتابہ الجلیل
 "اذاعة الاثم لما نعى عمل المولد والقيام"
 اور کتاب "بجیل" اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد
 وسفره الجلیل "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد"
 وغیرہا میں ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت
 وغیرہما من تصانیفہ الجیاد علیہ الرحمة الجواد۔ (ت) فرمائے۔

اور اگر عدم ورود ہی پر ممانعت ٹھہر تو ایک شغل برزخ ہی پر کیا موقوف عامہ اشغال و افکار اور
 ان کے طرق و الطوار کہ طبقہ قطبہ تمام اکابر اولیائے کرام قدس سرار ہم میں رائج و معمول ہے سب
 معاذ اللہ بدعت شنیعہ و حرام و ممنوع قرار پائیں گے کہ ان میں بہت نور اسناد اور بہت باری بیانات خالص
 و اوضاع جزئیہ ہرگز حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ثابت نہیں ہاں ہاں
 قول الہی عز و جل :

فیما یرویہ عنہ نبید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 من عادی لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب ،
 کہنا فی الجامع الصحیح وغیرہ ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے
 روایت فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے عداوت
 کی میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں جیسا کہ
 صحیح بخاری وغیرہ میں ہے (ت)

بجلا کر نہایت وقاحت اس لازم شفیع کا التزام کر لینا اور جاہل سلاطین طریقت و سلاطین حقیقت کو معاذ اللہ مخرع بدعات و مروج سیدئات کہہ دینا اگرچہ منکر مکابر کے نزدیک سہل ہو،

قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفى
صدورهم اکبر
بغض ان کے منہ سے ظاہر اور جو ان کے دلوں
میں ہے وہ اس سے بڑھ کر ہے۔ (ت)

مگر اتنا یاد رہے کہ یہ مان کر گھر کی بھی جائے گی ذرا امام الطائفہ کے نسباً دادا، تلمذاً دادا، بیعتاً پردادا
جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی سن لو کہ وہ قول الجلیل میں جس کی وضع انہیں افکار محدثہ و اشتغالِ عاوشہ
کی ترویج و تعلیم کے لئے ہے کیسا کھلا اقرار فرماتے ہیں،

صحبتنا متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وان لم یثبت تعین
الاداب ولا تلك الاشغال ثم ملخصاً۔
ہماری صحبت تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم تک متصل ہے اگرچہ خاص یہ آدابِ اشتغال
ثابت نہیں ملخصاً۔

اُسی میں ہے :

لا تظن النسبة لا تحصل الا بهذا الاشغال
بل هذا طریق لتحصیلها من غیر حصر فیہا
وغالب الراۃ عندی ان الصحابة و
التابعین كانوا یحصلون السکينة بطرق
اخری الخ۔
یہ نہ سمجھنا کہ نسبت بس انہیں اشتغال سے حاصل
ہوتی ہے بلکہ یہ بھی اس کی تحصیل کے طریقے ہیں
کچھ ان میں حصر نہیں اور میرا زیادہ گمان یہ ہے
کہ صحابہ و تابعین اور ہی طریقوں سے نسبت
حاصل فرماتے تھے الخ۔

معلم ثالث و بابیہ مولوی خرم علی صاحب مصنف فقہ المسلمین اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں
اس کے بعد لکھتے ہیں :

”مترجم کہتا ہے مصنف محقق نے کلام و پذیر اور تحقیق عیدیم النظر سے شبہات ناقصین کو
جڑ سے اکھاڑ دیا، بعض نادان کہتے ہیں کہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ کے اشتغالِ مخصوصہ
صحابہ و تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعتِ سیئہ ہوئی، خلاصہ جواب یہ ہے کہ

جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمانہ رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اُس کی تحصیل کے مختلف ہیں فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعتِ سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے، یاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفاتی طبیعت اور حضور خورشید رسالت تحصیل نسبت میں اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے، ان کو بسبب بُعدِ زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی، جیسے صحابہ کرام کو قرآن و حدیث کے فہم میں قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔

امام الطائفہ کے نسباً چچا، علمائے باب، طریقتہ دادا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ قول الجلیل میں فرماتے ہیں :

”اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات و ہدایات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ محفّیہ کے سبب سے جن کو مراد صافی الدین اور علومِ حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے (الیٰ قولہ) تو اس کو یاد رکھنا چاہئے اُھ ترجمہ بلہوری۔

مولوی بلہوری اسے نقل کر کے کہتے ہیں :

”یعنی ایسے امور کو مخالفِ شرع یا داخلِ بدعاتِ سیئہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔“

مرزا مظہر جانِ جاناں صاحب (جنہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے مکتوبات میں نفسِ زکیہ و قیم طریقتہ احمد و داعی سنتِ نبویہ و متحلی بانواع فضائل و فواضل کہا) اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں :

”مراقبات باطوار معمولہ کہ در قرونِ متاخرہ موجودہ طریقوں کے مراقبات جو آغز زمانہ میں

۱۰۸ و ۱۰۷ ص	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ساتویں فصل	۱۰	شفار العلیل مع القول الجلیل
۵۲ و ۵۱ ص	” ”	چوتھی فصل	” ”	” ”
۵۲ ص	” ”	” ”	” ”	” ”

خدا را ذرا ہٹ دھرمی کی نہیں سہی خدا لگتی کہو تو نہ صرف اشغال بلکہ تمام بحث تعریف بدعت کا یہیں خاتمہ ہو گیا اب کیا ہوئے وہ قرونِ ثلثہ کی تخصیص پر جبروتی اصرار اب کدھر گئی وہ بات بات پر من احدث فی امورنا هذا ما لیس منہ فہو رد (جس نے نیا عمل جاری کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں وہ مردود ہے۔ ت) اور کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار (ہر بدعت ضلالہ ہے اور ہر ضلالت جہنم میں ہے۔ ت) کی تکرار امام و ہابیت کیشاں اور ان کے حضرت ایشاں تیرھویں صدی میں بیٹھے خاص امر اعظم دین و وجہ تقرب رب العالمین میں نئی نئی باتیں گھڑ رہے ہیں جن کا خود ان کے اقرار سے تین قرن کیا معنی تین تین چھ اور چھ اور چھ بارہ قرن تک نام و نشان نہیں لیکن نہ وہ بدعتی ٹھہرتے ہیں نہ ان کے اصل ایمان میں خلل آتا ہے نہ ان کے لئے اصحاب البدع کلاب اہل النار (بدعت والے اہل جہنم کے کتے ہیں۔ ت) پڑھا جاتا ہے نہ یہ باتیں رد و ضلالت و فی النار ہوتی ہیں، یہ یجوز للوہابی ما لا یجوز لغیرہ (جو غیر کے لئے جائز نہیں وہابی کے لئے جائز ہے۔ ت) کا فتویٰ کہاں سے آگیا، اب اسے کیا کہتے، مگر یہ کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت (جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ ت)، مولیٰ عزوجل ہدایت بخشتے، آمین!

خیر بات دوہرہ منہنی، خاص مسئلہ شغل برزخ کے متعلق لصوص اکابر و عمائد حاضر کردہ مگر حاشا نہ ارشادات حضرات اولیاء قدست اسرار ہم کہ:

ادلاء نہایت ظہور محتاج اظہار نہیں موافق و مخالف کون نہیں جانتا کہ یہ طریقہ اکابر اولیاء کا معمول رہا اور ان کی تصانیف جلیلہ میں جا بجا اس کی روشن تصریحیں ہیں۔

ثانیاً شاید ان کے ارشاد منکر متعصب کو نفع بھی نہ دیں ہاں شاید کیوں یقیناً نہ دیں گے کہ منکر خود بھی ارشاد اولیاء سے قولاً و فعلاً اس کے متواتر ثبوت پر مطلع پھر بھی برسر انکار و ابہتال و ادعائے ضلال ہے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ شیوخ المندعاشق المصطفیٰ وارث الانبیاء ناصر الاولیاء مولانا دبرکتنا حضرت شیخ محقق عبدالحی محمد ث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ القوی پر کہ لے صحیح البخاری کتاب الصلح ۳۷۱/۱ وستن ابی داؤد کتاب السنۃ ۲۷۹/۲

کنز العمال حدیث ۱۱۰۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲۱۹/۱
۲ الدر المنثور تحت آیت ۱۷۸/۴ مکتبۃ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۱۴۷/۳
۳ کنز العمال حدیث ۱۰۹۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲۱۸/۱
۴ المعجم البکیر حدیث ۶۵۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲۳۷/۱۷

(الی ان قال) ینبغی ان تحفظ صورتہ فی الخیال وتوجه الی القلب الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس لہ۔
 اسی میں ہے :

ان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورة الشیخ علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الی قلبک امراممتدا و تاق بالشیخ علی ذلک الامر الممتد و تجعلہ فی قلبک فانہ یرجی لک بذلک حصول الغیبة والفناء لہ۔
 یعنی اگر تو ترقی سے رُک رہے تو یوں چاہئے کہ صورتِ شیخ کو اپنے دائیں شانے پر اور شانے سے دل تک ایک امر کشیدہ فرض کر لے اور اُس پر صورتِ شیخ کو لا کر اپنے دل میں رکھے کہ اس سے تیرے لئے غیبت و فنا ملنے کی امید ہے۔

یہ عبارتیں شاہ صاحب نے رسالہ تاجیہ نقشبندیہ سے نقل کیں جن کی نسبت لکھا کہ حضرت والد بزرگوار یعنی شاہ عبد الرحیم صاحب اسے بہت پسند فرماتے اور مریدوں کو اُسی کے مسلک پر چلاتے۔ اسی میں یہ بھی لکھا کہ :

”تفرقہ مستمر ہو تو اپنے مرشد مربی کی صورت خیال میں حاضر کر، امید ہے کہ اسکی برکت سے تفرقہ تبدیل بحقیقت ہو۔“

اسی انتباہ میں رسالہ عزیزیہ سے جس کی اجازت اپنے والد ماجد سے پائی لکھا :
 ”صورتِ مرشد پیش خود تصور کردہ بعد ذکر گوید الرفیق ثم الطریق و رقی ایشاں ست و برائے نفی خواطر نفسانی و ہوا جس شیطانی و وساوس ظلمانی اثرے تمام وار د۔“
 مرشد کی صورت کو پیشِ خاطر رکھے اور ذکر کے بعد کے الرفیق اور پھر الطریق، مرشد کے حق میں ہے، یہ طریقہ نفسانی خواہشات اور شیطانی وساوس کی نفی میں موثر ہے۔ (ت)

۱۷	انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ	طریقہ نقشبندیہ	عباسی کتب خانہ کراچی	ص ۴۱ و ۴۲
۱۸	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	ص ۴۲
۱۹	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	ص ۳۲
۲۰	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	ص ۴۴
۲۱	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	” ” ” ” ” ”	ص ۹۲

اسی میں رسالہ مذکور سے لکھا :

بلکہ حضرت سلطان موحیدین برہان العاشقین
حجۃ الملتکین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم
مولانا قاضی خاں یوسف نامی قدس سرہ العزیز
چنیں می فرمودند کہ صورت مرشد کہ ظاہریدہ میشود
مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ ست در پردہ آب و گل
و اما صورت مرشد کہ در خلوت نمودار مے شود
آن مشاہدہ حق تعالیٰ ست بے پردہ آب و گل
کہ ان الله تعالى خلق ادم على صورة الرحمن
من رآني فقد رآي الحق در حق او درست
شده۔

بلکہ حضرت شیخ جلال الدین مولانا قاضی خاں یوسف
نامی قدس سرہ بمع القابہ، یوں فرماتے ہیں کہ مرشد
کی صورت کا ظاہری مشاہدہ آب و گل کے پردہ میں
اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے اور مرشد کی خلوت میں
نمودار ہونے والی صورت یہ اللہ تعالیٰ کا آب و گل
کے پردہ کے بغیر مشاہدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے
آدم کی صورت رحمن کی صفت پر پیدا کی، جس نے
مجھے دیکھا تو بیشک اس نے حق دیکھا، اس پر
درست ثابت ہوگا۔ (ت)

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عریضی میں زیر قولہ تعالیٰ و اذکر اسم ربك یکتہ ہیں :

یعنی یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام
در ہر وقت و ہر شغل خواہ بزبان خواہ بقلب
خواہ بروح خواہ بہر خواہ بجنفی خواہ باخفی خواہ بنفس
خواہ ذکر یک ضربی خواہ دو ضربی خواہ بحس نفس
خواہ بے جس خواہ بدون برزخ خواہ با برزخ
الی غیر ذلک من الخصوصیات التي
استنبطها الماہرون من اهل الطرائق
وتعین احد الشقین ازیں خصوصیات مذکورہ منقوض
بصوابدید شیخ و مرشد ست کہ بحسب حال ہر چہ
راصلح و اند تلقین فرماید چنانچہ در آیت دیگر فرمود
فاستلوا اهل الذکرات کنتم

اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر شغل میں یاد رکھ، دل،
روح، سہری، خفی، سانس یک ضربی یا دو ضربی
ہو یا سانس بند کر کے ہو یا بغیر بند کئے ہو،
برزخ کے ذریعہ یا بے برزخ وغیرہ یا
خصوصیات جن کو اہل طریقت ماہرین نے
اخذ کیا ہے ان میں سے کسی مخصوص
طریقہ کو متعین کرنا مرشد کی
صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ حال
کے مطابق جس کو مناسب سمجھے
اس کی تلقین کرے جس طرح
دوسری آیہ کریمہ میں ارشاد ہے کہ اگر تم

لا تعلمون اُھ ملتقطاً۔ نہ جانو تو اہل ذکر سے سوال کرو اھ ملتقطاً (ت)

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) اس عبارت سے جیسا کہ تصور برزخ کا جواز ثابت ہوا اس کے سوا اور بھی فوائد جلیل حاصل مثلاً،

ایک یہ کہ شغل برزخ کے ساتھ ذکر کرنا اطلاق آیت قرآنی کے تحت میں داخل۔

دوم مطلق ذکر پر قرآن و حدیث میں جو عظیم تر غیبیں آئیں اسے بھی شامل۔

سوم مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر رہے گا اور اس کا حکم اُس کے جمیع مقیدات میں ساری شرع میں صرف اس کی اجازت اُن کی اجازت کے لئے کافی جس کے بعد خصوصیات خاصہ کے ثبوت خاص کی حاجت نہیں مطلق اصولی کو مطلق منطقی سمجھنا محض خطا ہے۔

چہارم نیک بات بالضم اوضاع خاصہ بد نہیں ہو سکتی جب تک اُس منضم میں کوئی محذور خاص شرع سے ثابت نہ ہو۔

پنجم قائل جواز کو صرف اس قدر بس کہ یہ مقید زیر مطلق داخل، جو ممنوع بتائے وہ مدعی ہے اس صورت خاصہ سے منع ثابت کرے۔

ششم بیانات عبادات توقیفیہ ہے ولہذا سیر و وقوف دونوں میں شرع مطہر کا اتباع واجب جہاں وہ قائم رہے ہم آگے نہ بڑھیں جہاں وہ آگے چلے ہم قائم نہ رہیں تو اپنی طرف سے اطلاق مقید و تفسیر مطلق دونوں ممنوع، جس طرح بعد حصر فی وجہ احداث وجہ آخر شرع پر زیادت، یونہی بعد اطلاق اجازت، منع بعض صور شرع کی مخالفت اس توقیف و توقف کے یہ معنی ہیں نہ وہ کہ عبادت الہیہ کو معاذ اللہ غیر معقول المعنی سمجھ کر مطلقاً وارد و مورد پر مقصر کر دیجئے کہما نہ عم المتکلم القنوجی (جیسا کہ قنوجی مشکلم نے سمجھا۔ ت)

ہفتم بدعت شرعیہ کی تفسیریں کہ جو بات زمانہ اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھی یا جو کام صحابہ نے نہ کیا یا جو کچھ قرون ثلاثہ میں نہ تھا،

کہما تزعمہ النجدیۃ علی تفرق کلمہم فیما بینہم تحسبہم جمیعاً و قلوبہم شتیٰ
ذلک بانہم قوم لا یعقلون۔
جیسا کہ نجدی حضرات متفرق باتیں کرتے ہیں، تم ان کو جمع خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل قوم ہیں (ت)

سب باطل و ہوس عاقل ہیں۔

ہشتم بدعت لغویہ کہ تفاسیر مذکور حقیقۃً اُسی پر منطبق ہرگز سیئہ میں منحصر نہیں اس اعتبار پر

قضیہ کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی سے۔ ت) قطعاً عام مخصوص منہ البعض، ہاں اگر بدعت شرعیہ لیجئے یعنی :

ما حدث علی خلاف الحق المتلقى عن رسول الله حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل شدہ حق کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ خلاف کوئی نئی چیز ہو (ت)

تو بیشک وہ اپنی صرافت عموم و خصوص اطلاق پر ہے علماء تفسیر حدیث میں دونوں طرف گئے مگر یہ عجوبہ ملففہ کو پہلوں سے تفسیر لیں اور دوسروں سے اطلاق، یہ خاص ایجا و حضرات انجاد ہے جس پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں اور جس کی بنا پر شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ سے ہزار برس تک کے ائمہ شریعت و سادات طریقت یا ہزاروں تابعین یا صد با صحابہ بھی معاذ اللہ بدعتی قرار پاتے ہیں اور ان کے بعض بری بیباکوں مثل بھوپالی بہادر وغیرہ نے اس کی صاف تصریح بھی کر دی وہ بھی کہاں، خاص امیر المومنین غیظ الما فقیہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (ت) اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

نہم عدم نقل نقل عدم نہیں۔

دہم عدم فعل قاضی منع نہیں کف میں اتباع ہے، نہ مجرد ترک میں۔

یا نزدیک یہ جاہلی مغالطہ کہ اس طریقے میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ ہی کہتے تم کیا ان سے بھی زیادہ دین کی سمجھ رکھتے ہو محض یہود و نامسموع ہے۔

دوازدہم اولیائے کرام کے ایجا و حضرات محمود و مقبول ہیں۔

سیزدہم وہ اہل الذکر ہیں دوسروں کو ان پر اعتراض نہیں پہنچتا بلکہ ان کی طرف رجوع اور جو وہ فرمائیں اس پر عمل چاہئے۔

چہار دہم کفار سے غیر شعار میں اتفاقی مشابہت ہرگز وجہ مانعت نہیں ورنہ جس دم کہ جوگیوں کا مشہور طریقہ ہے ممنوع ہوتا۔

پانزدہم آیہ فاسئلوا اہل الذکر وجوب تقلید میں نص ہے، اہل ذکر سے علمائے اہل کتاب

لہ الدر المنثور تحت آیہ ۱۰۸ / ۴ مکتبہ آیہ اللہ العظیمی وشم ایران ۱۳۴ / ۲

۲ القرآن الکریم ۲۲۴ / ۲۶

۳ ۴۳ / ۱۶ و ۴ / ۲۱

مراد ہے کہ مجتہد تقلید سے آیت کو بیگانہ بتانا غیر مقلد و بایوں کی نری جہالت ہے ، اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ کہ مخصوص سبب کا الیٰ ذلک من الفوائد مما یستخرجہ البصیر الناقد (دیگر فوائد جن کو پرکھنے والے صاحب بصیرت نے ظاہر کیا ہے ۔) شاہ صاحب کی یہ نفیس عبارت کس قدر قابل قدر و منزلت کہ معدودہ حرفوں میں کتنے فوائد نفیسہ بتا گئے اور آدھی بلکہ دو تہائی و باسیت کو خاک میں ملا گئے والحمد للہ رب العالمین ۔

اب پھر شمار عبارات کی طرف چلیے ، تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفرغ و ملجأ و سید و مولیٰ جناب شیخ مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات کی حبلہ اول میں فرماتے ہیں :

”بیچ طریقے اقرب بوصول از طریق رابطہ نیست
تا کہ آم دو ملت مند را با آن سعادت مستعد سازند“
وصول کے طریقوں میں سے اقرب ترین طریقہ رابطہ ہے کہ بہت سے ابدی دولت والے اس سے بہرہ ور ہوئے ہیں ۔ (ت)

اسی میں ہے :

”مخدوما مقصد اقصیٰ و مطلب اقصیٰ وصول بجای
قدس خداوندی ست جل سلطانہ لیکن چوں
طالب در ابتداء بواسطہ تعلقات شتی در کمال
تدلس و تنزل ست و جناب قدس او تعالیٰ
در نہایت تنزہ و ترفع و مناسبت کے اسباب استغناء
است در میان مطلوب و طالب مسلوب ست
لاجرم از پیر راہ دان راہ بین چارہ نمودہ کہ بر رخ
بود (الیٰ قولہ) پس در ابتدا و در توسط
مطلوب را بے آئینہ پیر میتواں دید۔“
اے میرے مخدوم ! سب سے بڑا اور اعلیٰ مقصد اللہ جل شانہ ، تاک رسائی ہے لیکن کوئی طالب ابتدائی مرحلہ میں دنیاوی مشاغل کی وجہ سے انتہائی کثافت اور کمتری میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ انتہائی پاک اور بلند ذات ہے اس وجہ سے طالب و مطلوب کے درمیان فیض کے حصول و عطا کے لئے کوئی مناسبت نہیں ہے لہذا ضروری ہے راستہ جاننے اور دیکھنے والا مرشد واسطہ بنے (اور یہاں تک فرمایا) ابتدائی اور درمیانے مرحلہ میں پیر کے آئینہ کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتا ۔ (ت)

امام ابو عبد اللہ ساحلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیۃ السالک میں فرماتے ہیں :

ان من اعظم الثمرات واجل الفوائد المكتسبات بالصلوة عليه صلى الله تعالى عليه وسلم انطباع صورته الكريمة في النفس انطباعاً ثابتاً متصلاً متصلاً وذلك بالمد اومة على الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم باخلاص القصد وتحصيل الشروط والاداب وتدبر المعاني حتى يتمكن جبه من الباطن تمكناً صادقا خالصاً يصل بين نفس الذاکر ونفس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويؤلف بينهما في محل القرب والصفاء إل.

ثمرات وفوائد کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج کر حاصل کئے جاتے ہیں ان کے اعظم و اجل سے یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ کریمہ کا پائدار و مستحکم و دائمی نقش دل میں ہو جائے یہ یوں حاصل ہوتا ہے کہ نیت خالص و رعایتِ شروط و آداب و غور و فکر معانی کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی مداومت کریں یہاں تک کہ حضور کی محبت ایسے سچے خالص طور پر دل میں جم جائے جس کے سبب نفسِ ذاکر کو نفسِ اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتصالی اور محلِ قرب و صفائے باہم الفت حاصل ہو۔

علامہ فاسی محمد بن احمد بن علی قصری رحمۃ اللہ علیہ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں :

قد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار و کیفیۃ التوبۃ بها انه اذا کمل لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاته الکریمة بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتطلع صورته صلى الله تعالى عليه وسلم فی روحانیته ویتالف معها تالفا یتکون به من الاستفادۃ من اسرارہ و الاقتباس من انوارہ صلى الله تعالى

یعنی بعض علماء جنہوں نے اذکار اور ان سے تربیت مریدین کی کیفیت بیان کی فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا اله الا الله محمد رسول الله کو کامل کرے تو چاہئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیشِ نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے کیرنوں میں اس غرض سے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت اس کے آئینہ روح میں منقش ہو جائے اور وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسرار سے استفادہ اور انوار سے

اقتباس کر سکے وہی عالم فرماتے ہیں جسے حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کا تصور روزی
نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے
حاضر ہے اور ہر بار ذکر شریف کے ساتھ مزار اقدس
کی طرف اشارہ کرتا رہے یہ اس لئے کہ دل کو جب
ایک چیز مشغول کر لیتی ہے تو اس وقت دوسری کسی
شے کو قبول نہیں کرتا۔ اس لئے نقل کر کے علامہ فاسی
فرماتے ہیں جب بات یہ ٹھہری تو روضہ مطہرہ و
قبور معطرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن
دلائل الخیرات پڑھنے والوں کو ان کا نقشہ معلوم نہیں
اور اکثر ایسی ہی ہیں وہ پہچان لیں اور ان کا تصور
پیش نظر رکھیں۔

شیخ محقق مولانا عبدالحی محمد قدس سرہ جذب القلوب الی دیار المحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و کتاب ترغیب اہل السعادات میں فرماتے ہیں :
از فوائد صلاة برسیة کائنات علیہ افضل الصلوة
ست تمثال خیال و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عین
کہ لازم کثرت صلاة ست بانعت حضور و توجبه
اللہم صل وسلم علیہ اھ ملقطاً .
حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پاک کے فوائد
میں سے یہ ہے کہ آنکھ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کی خیالی صورت قائم ہو جاتی ہے جس کے لئے
حضور اکرم کی نعت شریف کے ساتھ درود شریف
کی کثرت لازم ہے اور توجہ سے اللہم صل وسلم علیہ اھ
ملقطاً۔ (ت)

امام محمد ابن الحاج عبدی مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں :
من لم یقدر له بزیارته صلی اللہ تعالیٰ
یعنی جسے مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

لے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۲۴ و ۱۲۵
لے جذب القلوب الی دیار المحبوب باب ہفہم مکتبہ نعیمیہ چوک داگراں لاہور ص ۸۰ تا ۸۲

علیہ وسلم بجسمہ فلینوھا کل وقت بقلبہ
ولیحضر قلبہ اندہ حاضرین یدیدہ متشفعا
بہ الی من من بہ علیہ کما قال الامام
ابو محمد بن السید البطلیوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ
فی رقعۃ التی ارسلہا الیہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم من ابیات

ایک افر من نرالی و ذنبی
وانت اذا لقیئت اللہ حسبی
وزورۃ قبرک المحجوج قدما
منای و بغیتی ولو شاء ربی
فان احرم زیارتہ بجسمی
فلم احرم زیارتہ بقلبی
ایک غدت سر رسول اللہ منی
تحیۃ مومن دلف محبے

یعنی جسے مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی زیارت جسم سے نصیب نہ ہوتی ہو
وہ ہر وقت دل سے اُس کی نیت رکھے اور دل میں
یہ تصور جمائے کہ میں حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ
وسلام علیہ کے حضور حاضر ہوں حضور سے اس کی
بارگاہ میں اپنے لئے شفاعت چاہ رہا ہو جس نے
حضور کی اُمت میں داخل فرما کر مجھ پر احسان کیا
جیسا کہ امام محمد بن السید البطلیوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے اپنی اُس عرض میں کہ مزار پر انوار بھیجی یہ ابیات
عرض کیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنی لغزش و گناہ سے
حضور ہی کی طرف بھاگتا ہوں اور جب میں خدا سے
ملوں تو حضور مجھے کافی ہیں حضور کی قبر مبارک کی
زیارت کی کہ ہمیشہ سے جس کالج ہوتا ہے (یعنی
مسلمان اُس کی نیت کر کے دُور دُور سے حاضر
ہوتے ہیں) میری آرزو و مراد ہے اگر میرا بچا ہے اگر جسم سے اس کی زیارت مجھے نصیب نہ ہوئی تو
دل کی زیارت سے محروم نہیں ہوں صبحم حضور کی بارگاہ میں حاضر ہے یا رسول اللہ! میری طرف سے
ایک مسلمان محب بیمارِ محبت کا مجرا۔

امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ اور علامہ محمد
زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں،

یلانہم الادب والخشوع والتواضع غاض
البصر فی مقام الہیۃ کما کان
یفعل بین یدیہ فی حیاتہ (اذا
ہو حی) ویستحضر علمہ

یعنی زائر ادب و خشوع و تواضع کو لازم پکڑے
آنکھیں بند کئے مقامِ ہیبت میں کھڑا ہو جیسا
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
عالمِ حیات ظاہری میں حضور کے سامنے کرنا کہ

وہ اب بھی زندہ ہیں اور تصور کرے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاضری سے آگاہ ہیں اس کا سلام سن رہے ہیں بعینہ اُسی طرح جیسے حالِ حیاتِ ظاہری میں کہ حضور کی وفات و حیات دونوں ان امور میں یکساں ہیں کہ حضور اپنی امت کو دیکھتے اور ان کے احوال کو پہچانتے اور ان کی نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں سے آگاہ ہیں اور یہ سب باتیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جنہیں اصلاً دل میں حضور کی بزرگی مرتبہ و بلندی قدر و احترام عظیم کا خیال لائے۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ طیبہ نام ابن الہمام منسک متوسط اور علامہ علی قاری مکی اس کی شرح منسک متقطط میں فرماتے ہیں :

یعنی زائرِ دل و بدن دونوں سے بنہایت ادب مزار اقدس کی طرف متوجہ ہو کر مواجہہ شریفینہ میں کھڑا ہو تو واضع و خشوع و خضوع و تذلل و انکسار و خوف و وقار و ہیبت و محتاجی کے ساتھ آئیں گے بند کئے اعضاء کو حرکت سے روکے دل اس مقصود مبارک کے سوا سب فارغ کئے ہوئے دہنایا تھ بایں پر باندھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ اور قبلہ کو پیٹھ کر کے دل میں حضور انور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی صورتِ کریمہ کا تصور باندھے کہ یہ خیال تجھے

بوقوفہ بیت یدید علیہ الصلوٰۃ والسلام سماعہ لسلامہ کہا ہونی حالِ حیاتہ اذلا فرق بین موتہ و حیاتہ فی مشاہدہ لامتہ و معرفتہ باحوالہم و نیاتہم و عزائہم و خواطرہم و ذلک عندا جلی لاخفاء بہ و یبطل (یصور) الزائر وجہہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ذہنہ و یحضر قلبہ جلال ربنتہ و علو منزلتہ و عظیم حرمتہ اھ ملخصاً۔

پوشیدگی نہیں اور زائر اپنے ذہن میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ کریمہ کا تصور جمائے اور دل میں حضور کی بزرگی مرتبہ و بلندی قدر و احترام عظیم کا خیال لائے۔

ثم توجه (ای بالقلب والقلب) مع رعایۃ الادب فقام تجاه الوجه الشريف متواضعا خاضعا خاشعا مع الذلۃ والا نکسار والخشۃ والوقار والہیبۃ والافتقار غاض الطرف مکفوف الجوارح فارغ القلب (من سوی مرامہ) واضعا یمینہ علی شمالہ مستقبلا لوجہ الکریم مستدبرا للقبلۃ متمثلا صورتہ الکریمۃ فی خیالک (ای فی تخیلات بالک لتحسین حالک) مستشعرا

بانه عليه الصلوة والسلام عالم بحضورك
وقيامك وسلامك (ای بل بجميع افعالك
واحوالك وارتحالك ومقامك) وكانه حاضر
جالس بازاك مستحضرا عظمتہ وجلالہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آہ ملخصاً۔

خوشحال کر دے گا اور خوب ہوشیار ہو جا کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری و قیام
وسلام بلکہ تمام افعال و احوال اور منزل منزل
کے کوچ و مقام سے آگاہ ہیں اور یہ تصور کر کہ
گویا حضور تیرے سامنے حاضر و شریف فرما ہیں
اور حضور کی عظمت و جلال کا خیال اپنے ذہن میں حاضر رکھ۔

امام محمد الدین ابو الفضل عبد اللہ بن محمود موصی اپنے متن مختار کی شرح اختیار میں پھر علمائے
دولت علیہ سلطان اور نگزیب انا اللہ برہانہ فتاوی عالمگیری میں فرماتے ہیں:
يقف كما يقف في الصلوة ويمثل صورته
الكريمة البهية كانه نائم في محدة عالم
به يسمع كلامه
روشن کا تصور باندھے گویا حضور قد اطر میں لیٹے ہیں زائر کو جانتے اور اس کا کلام سنتے ہیں۔

امام اجل قاضی عیاض نے شفا شریف میں امام ابو الہیثم جلیبی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں:
واجب علی کل مؤمن متنی ذکرہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم او ذکر عندہ
ان یخضع ویخضع ویستقر ویسکن
من حرکتہ ویأخذ فی ہیبتہ
واجلالہ بما کان یاخذ نفسه لو کان
بین یدیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ویأدب بما ادبنا اللہ تعالیٰ بہ
ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور پر نور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا حضور کا ذکر اسکے
سامنے کیا جائے کہ خضوع و خشوع و وقار بجالائے
جسم کا کوئی ذرہ حرکت نہ کرے جس طرح خود
حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خاص
حضوری میں رہتا حضور کا ادب کرے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس جناب کیلئے مودب
ہونا سکھایا۔

۲۹
 علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں اس پر فرماتے ہیں :
 یفرض ذلک ویلا حظہ ویتمثلہ فکانہ
 یعنی ذکر شریف کے وقت یہ فرض و ملاحظہ کرے
 کہ خاص حضوری میں ہوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی صورت کا تصور جمایا جائے کہ گویا حضور اس کے پاس جلوہ فرما ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم۔

۳۰
 فاضل رفیع الدین خان مراد آبادی تاریخ الحرمین میں لکھتے ہیں :

شبے در طواف بودم و ہجوم بسیار بود بنجیال خود
 حضور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد
 کردم و تصور نمودم کہ آن سرور علیہ وآلہ الصلوٰۃ
 والسلام و طواف بستند و جماعت صحابہ با آنحضرت
 طواف میکنند و من بطویل ایشان در مجمع حاضر
 و روزے پیش باب بیت اللہ استاده دعا
 میکردم و با خود قصہ روز فتح یاد کردم و تصور
 نمودم کہ جناب اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم در دروازہ استادہ اند و صحابہ کرام بحسب
 مرتبہ و مقام خود در خدمت شریف حاضر اند و
 کفار قریش ترساں و ہراساں در حضور آمدہ اند
 آنحضرت از ایشان عفو فرمودہ ملاحظہ این حال
 باعث شد بتوسل از آنجناب و دعا در حضرت
 عزت جلت عظمتہ برائے مغفرت خود جمیع اقارب
 و اجاب قضاے حاج دین و دنیا و نرجوا من
 اللہ الاجابۃ ان شاء اللہ تعالیٰ ۵

ایک رات میں طواف کر رہا تھا ہجوم کثیر تھا
 میں نے اپنے خیال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو یاد کیا اور تصور کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 طواف فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام کی جماعت
 بھی حضور کے ساتھ طواف کر رہی ہے اور میں
 بھی آپ کی طویل دہاں مجمع میں حاضر ہوں، اور
 ایک روز میں بیت اللہ شریف کے آگے کھڑا
 دعا کر رہا تھا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا فتح مکہ والا منظر یاد آیا اور تصور کیا کہ حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح کے روز بیت اللہ شریف
 کے دروازے پر تشریف فرما ہیں اور صحابہ اپنے
 مراتب کے لحاظ سے اپنی جگہ پر خدمت میں حاضر ہیں
 اور کفار مکہ ڈرتے ہوئے پریشان آپ کے سامنے
 آ رہے ہیں اور آپ ان کو معاف فرما رہے ہیں
 اس تصور کی برکت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے وسیلے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کے

دوستاں را کجا کنی محروم
سبب تمام اقارب واجباب کی مغفرت اور حاجتیں
تو کہ با دشمنان نظر دارستی
تمام دنیاوی اور دینی قبول ہونے کی امید ہوئی ان شاء
اللہ تعالیٰ، دوستوں کو تو آپ کیا محروم کریں گے آپ تو دشمنوں پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ (ت)
الحمد للہ! یہ سر دست تین نسلِ نصوصِ عظیم الفوائد ہیں اور جو باقی رہ گئے وہ ان سے بہت زائد، پھر نصف
کو اس قدر بھی کافی اور مکابر متعسف کو دفترِ نادانی، نسأل اللہ العفو والعافیتہ (ہم اللہ تعالیٰ سے
معافی و عافیت مانگتے ہیں۔ ت)

تنبیہ لطیف : یہ تو شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سے روشن ہو گیا کہ جوازِ برزخ اطلاق آیاتِ قرآنیہ
سے ثابت و مستفاد، اور یہ بھی کہ حضراتِ اولیاء کا امورِ طریقت میں مرجع و مسؤل اور ان کے ارشادات کا
معمول و مقبول ہونا آیہ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر کا مفاد اور یہ بھی اُن کے کلام میں اشارہ اور تقریرِ معلّمِ شاہ
میں صراحت گزرا کہ اولیائے طریقت مثل مجتہدینِ شریعت ہیں اور خود امامِ الطائفہ نے بھی صراطِ مستقیم میں
ان کا مجتہد فی الطریقہ ہونا تسلیم کیا، حیث قال :

اولیائے کبار از اصحابِ طرق کہ امامت در فنِ باطن
بڑے بڑے اولیائے کرام اور اصحابِ طریقت
شرعیات حاصل کردہ و اجتہاد در قواعدِ اصلاحِ قلب
نے فنِ باطنِ شریعت میں امامت حاصل کی
کہ خلاصہ دین متین ست بہم رسانیدہ بودند یعنی
اور اپنے اجتہاد سے انھوں نے اصلاحِ قلب کے
قواعد عطا کئے جو کہ کتابِ سنت کا خلاصہ ہیں۔ (ت)

مگر مجھے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ بطورِ حضرات نہ صرف جوازِ برزخ بلکہ اُن کی ترغیب شدید و تحرّیس اکید اور
اس کا اقرب الطرق الی اللہ ہونا خود امامِ المجتہدِ شریعت کے صریح و روشن اشاروں سے ثابت ہو گیا
پوچھئے وہ کیونکر، ہاں وہ یوں کہ کلماتِ مذکورہ جنابِ شیخِ مجددِ صاحب پر پھر نظر ڈالئے، دیکھئے یہ باتیں
اُن میں صاف صریح موجود ہیں یا نہیں، جب دیکھ لیجئے تو اب جنابِ مرزا مظہر جان جاناں صاحب کا کلام
سنئے جنہیں سن چکے کہ امامِ الطائفہ کے جد و فرجد جنابِ شاہ ولی اللہ صاحب کیسا کچھ جانتے تھے وہ تصریح
فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد نہ فقط طریقت میں مجدد بلکہ شریعت میں بھی امامِ مجتہد تھے مکتوبِ پانزدہم میں
لکھتے ہیں :

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل نائب ہیں انھوں نے
کتاب و سنت کی پیروی میں اپنے طریقہ کے قواعد
بنائے اور علمائے کرام احادیث صحیحہ اور منتخب
حنفی روایات پر مشتمل رسائل رفع سبابہ کے
مسئلہ کے اثبات میں لکھے حتیٰ کہ مجدد صاحب کے
چھوٹے صاحبزادے حضرت شاہ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
نے بھی اس مسئلہ کے اثبات میں ایک رسالہ
تصنیف فرمایا اور لکھا کہ رفع سبابہ کی نفی میں
ایک حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہ پہنچی اور ترک
رفع سبابہ پر حضرت مجدد صاحب نے جو لکھا وہ ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جبکہ غیر منسوخ سنت مجتہد کے

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نائب
کامل آنحضرت اند بنائے طریقہ خود را بر اتباع
کتاب و سنت گزارا شدہ اند و علماء در اثبات
رفع سبابہ رسالہا مشتمل بر احادیث صحیحہ و
روایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجا نیسکہ
حضرت شاہ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرزند اصغر حضرت مجدد
نیز دریں باب رسالہ تحریر نموده اند و در نفی رفع یک
حدیث بہ ثبوت نہ رسیدہ و ترک رفع از جناب
حضرت مجدد بنابر اجتہاد واقع شدہ و سنت محفوظ
از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم است
رفع سبابہ پر حضرت مجدد صاحب نے جو لکھا وہ ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جبکہ غیر منسوخ سنت مجتہد کے
اجتہاد پر مقدم ہوتی ہے۔ (ت)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا یہ کلام اپنے اجتہاد
پر مبنی ہے ورنہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے مکتوبات کو ملاحظہ کرنے پر واضح گواہی ملتی
ہے کہ رفع سبابہ کا ترک خالص امام ابوحنیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید پر مبنی ہے کہ مذہب
کی ظاہر روایت فواد کے مقابلہ میں اور
صریح صحیح احادیث کی اتباع کی بجائے
فقہی ظاہر روایت کو مقدم رکھا جاتا ہے، میر
رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ کا یہ مقام دیکھنا چاہئے وہاں یوں
پر وہ آتش قہر ہے وباللہ التوفیق ۱۲۔ (ت)

عہ جانان ایں سخن مرزا صاحب بر اجتہاد خود
گفتہ باشند ورنہ ملاحظہ مکتوبات حضرت مجدد
گواہ عادل ست کہ ترک رفع محض بر بنائے
تقلید ائمہ حنفیہ فرمودہ اند و انہم مجرد تقدیم
ظاہر الروایہ بر نوادر و ترک اتباع احادیث
صحیحہ صریحہ کثیرہ بمقابلہ روایت ظاہرہ فقہیہ
ایں بار رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ ویدن
وارد یعونہ تعالیٰ بر وہابیہ لہابیہ آتش
قہرے بارد و باللہ التوفیق ۱۲۔

جلد دوم

اب امام الطائفہ وغیرہ منکرین جنہیں نہ طریقت میں لیاقت نہ شریعت میں مہارت، بھلا منصف
تجدید و اجتہاد تو بڑی بات ہے ولی مجدد و امام مجتہد کے مقابل ایسوں کی زق زق کون سنتا ہے
اگرچہ

مغز ما خورد و حلق خود بدرید

(ہمارا مغز کھا لیا اور اپنا گلا پھاڑ لیا)

تنبیہ الطفت : یہاں تک تو امام مجتہد ہی کے قول سے ثبوت تھا امام الطائفہ کے ایمان پر خود
ایک معصوم صاحب وحی کی نص جلی سے جواز برزخ ثابت۔ اب زیادہ توجہ کیجئے گا کہ یہ کیا مگر امام الطائفہ
کی کُسنی ہوتی تو تعجب نہ آتا وہ صراط المستقیم میں تصریح کرتا ہے کہ اولیاء میں جو حکیم ہوتا ہے جسے صدیق
و امام دوسی بھی کہتے ہیں اُس پر خدا کے یہاں سے وحی آتی ہے اسے نہ صرف بعض احکام کو نیہ غیب و
شہادات و معاملات جزئیہ سلوک و طریقت بلکہ خاص احکام کلیہ شریعت و ملت بے واسطہ انبیاء
بھی پہنچتے ہیں وہ انبیاء کا ہم استاذ ہوتا ہے وہ انبیاء کی مثل معصوم ہوتا ہے اُس پر خاص امور
شرعیہ میں کچھ تقلید انبیاء مطلقاً ضرور نہیں بلکہ ایک وجہ سے وہ خود محقق ہوتا ہے اس کا علم جسے حکمت
کہتے ہیں علم انبیاء سے اصلاً کم نہیں ہوتا صرف اتنا فرق ہے کہ انبیاء پر علانیہ وحی آتی ہے اور اس پر
پوشیدہ، قال :

پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق من وجہ مقلد
انبیاء سے باشد و من وجہ محقق در شراعیع
علوم کلیہ شرعیہ اور ابد و واسطہ سے رسد
بوساطت نور جلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام، پس در کلیات شریعت و حکم
احکام ملت اور اشاگرد انبیاء ہم سے توان
گفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریقہ اخذ
آں ہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آں را
در عرف شرع بنفش فی الروح تعبیر می فرمایند
و بعض اہل کمال آں را بوحی باطنی سے نامند
ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیر می کنند و

پوشیدہ نہ رہے کہ صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد
ہوتا ہے اور من وجہ شریعت میں محقق ہوتا ہے
علوم شرعیہ کلیہ اس کو دو ذریعوں سے حاصل ہوتے
ہیں ایک بذریعہ فطری نور اور دوسرا بذریعہ
انبیاء علیہم السلام، لہذا اس کو شریعت کے
کلیات اور احکام کے حکم میں انبیاء کا شاگرد
کہہ سکے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی، نیز ان کا طریقہ
اخذ بھی وحی کی طرح ہوتا ہے اس کو عرف شرع میں
نفس فی الروح سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال
اس کو باطنی وحی قرار دیتے ہیں اسی معنی میں اس
کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں اور

ان کے مذہب پر صلحاً و تالیفین درکنار ان کے ساختہ پیغمبروں سے ہمارے سچے رسولوں تک کوئی ارتکاب شرک سے محفوظ نہ رہا یہ اس کی سزا ہے کہ ہر جگہ اپنے منہ آپ کا فرٹھرتے ہیں کہ کرد و نیافت کما تدین تدان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز المنان (جیسا کرے گا بدلہ دیا جائے گا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز المنان - ت) مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے محبوبوں کا دین حق پر قائم رکھے اور ملت و سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دنیا سے اٹھائے آمین !

الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب مظہر صواب اوائل جمادی الآخر ۱۳۰۹ھ میں مرتب اور بلحاظ تاریخ الیا قوتہ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطة ملقب ہوا۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین الحمد للہ رب العلمین ، واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتعروا حکم۔

مولوی تقی علی خاں قادری ۱۳۰۱ھ
احمد رضا خاں

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ ۸۸۵ مرسلہ منشی عبید اللہ حسن قلعہ بھنگیاں امرتسر دج ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اپنے مریدوں سے اشار ذیل سے اور شن کر خوش ہو بلکہ تمنا افعام دے ایسا شخص لائق بیعت ہے یا نہیں؟ خدا رسیدہ ہے یا نفس کا مطیع؟ اہلسنت؟ یا اہل بدعت؟ اشعار یہ ہیں :۔

آفتاب چرخ علم و فضل شمس العارفین	قبلہ عالم سراج المتقین شاہ جہاں
سید السادات مطلوب علی شیر خدا	عاشق محبوب رب العالمین فخر زمان
ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب	قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبر ال
کس طرح اہل جہاں پر راز اُن کا کھل سکے	راز داں اُن کا خدا ہے وہ خدا کے راز داں
اولیا ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء	ان کی صورت ان کی شیر انکی عادت کا کہاں
کچھ عیب ہیں یہ بھی حسن و عشق کے راز و نیاز	مدح خواں ان کا خدا ہے وہ خدا کے مدح خواں

الجواب

حُب ثنا غالباً خصلت مذمومہ ہے اور کم از کم کوئی خصلت محمودہ نہیں اور اس کے عواقب خطرناک ہیں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

حب الشناء من الناس یعمی و یصم۔ سائنش پسندی آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

مر واد فی مسند الفردوس عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(اس کو مسند الفردوس میں حضرت عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے
روایت کیا گیا ہے۔ ت)

اور اگر اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فضائل سے اس کی ثناء کریں جو اس میں نہیں جب تو
صریح حرام قطعی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لا تحسبن الذین یفرحون
بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما
لم یفعلوا فلا تحسبتہم بمفاناة من
العذاب ولہم عذاب الیم والعیاذ
باللہ تعالیٰ۔

یاں اگر تعریف واقعی ہو تو اگرچہ تاویل معروف و مشہور کے ساتھ، جیسے شمس اللہ و فخر العسکاء
و تاج العارفین و امثال ذلک (اماموں کے آفتاب، اہل علم کے لئے فخر، اور عارفوں کے تاج۔ اور
اسی قسم اور نوع کے دوسرے توصیفی کلمات جو مدوح کی تعریف و توصیف ظاہر کریں)۔ ت) کہ مقصود
اپنے عصر یا مصر کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لئے
کہ ان لوگوں کی ان کو نفع دینی پہنچانے کی سمیع قبول سے سنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقت حجت
مدح نہیں بلکہ حجت نفع مسلمین ہے اور وہ محض ایمان ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح
(اور اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے والے، بگاڑ کرنے والے سے جانتا ہے۔) یعنی وہ جانتا ہے کون مصلح
اور کون مفسد ہے۔ ت) طریقہ محمدیہ و حدیثہ تدیر میں ہے،

سبب حب الریاسة ثلثة ثانیہا
التوسل بد الخ تنفیذ الحق
واعزاز الدین و اصلاح الخلق
فہذا انت خلا عن المحذور
کالریا والتلبیس و ترک الواجب
لہ الفردوس بما ثور الخطاب

ریاست کی چاہت اور محبت کے تین اسباب ہیں
دوسرا یہ ہے کہ اقتدار اس لئے چاہتا ہے تاکہ
اس کی وجہ سے نفاذ حق، اعزاز دین اور لوگوں
کی اصلاح کر سکے۔ اگر یہ ممنوع امور مشلاً ریاء،
تلبیس۔ اور واجب اور سنت کے چھوڑنے سے

حدیث ۲۷۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
۱۸۸/۳ القرآن الکریم

والسنة فجائز بل مستحب، قال الله تعالى
عن العباد الصالحين واجعلنا للمتقين
اماماً اھ ملتقطاً۔

رب العزت میں عرض گزار ہوتے ہیں) اسے پروردگار! ہمیں پرہیزگار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام
(یعنی پیشوا) بنا دے۔ چیدہ اور منتخب عبارت مکمل ہو گئی۔ (ت)

اور جب معاملہ نیت پر پھٹا اور دلوں کا مالک اللہ عزوجل ہے تو اُس شخص کے حالات پر نظر
لازم ہے اگر بے شرع ہے معاصی میں بیباک ہے یا جاہل بے ادراک ہے اور شوق پیری میں انہماک ہے تو
خود ہی اس کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں اور اب اس کا ان تعریفوں پر خوش ہونا ضرور قسم دوم میں ہے
جسے قرآن عظیم میں فرمایا کہ انھیں عذاب سے دُور نہ جانیں اُن کے لئے دردناک سزا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں
بلکہ سنی صحیح العقیدہ صالح الاعمال متصل السلسلہ ہے خلق اللہ کو حق کی طرف دعوت کرتا منکرات سے
روکتا باز رکھتا ہے تو ضرور قابل بیعت ہے اور اب اُس کے فعل مذکور کو اسی محل حسن پر حل کرنا فرض اور
اس پر بدگمانی حرام ہے۔

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا
كثيراً من الظن ان بعض الظن اثم
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
اياكم والظن فان الظن اكذب
الحديث۔

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے مسلمانو! بہت
گمانوں سے بچو کہ کچھ گمان گناہ ہیں۔
(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا) گمان سے دُور بھاگو کہ گمان سب سے
زیادہ جھوٹی بات ہے، الحدیث۔

پھر بھی اُسے چاہئے کہ اظہار تواضع میں کمی نہ کرے مریدوں کو اس پر انعام تمنع دے کر اور زیادہ
برائے نیک نہ کرے، لوگوں کو اپنے اوپر بدگمانی کی راہ نہ دے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۵۳-۵۴/۱ لہ الطریقۃ المحمدیۃ باب حب الناس لعمی ویمم مکتبۃ حنفیہ کوسٹہ
الحدیقۃ الندیۃ حب الریاسۃ الدنیویۃ هو الخلق الثالث مکتبۃ نوریر رضویہ فیصل آباد ۴۲۱-۴۲۱
۱۲/۴۹ ۵ القرآن الکریم
۳۸۴/۱ صحیح البخاری کتاب الوصایا و کتاب الفرائض ۹۹۵/۲ قیدی کتب خانہ کراچی
صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظن ۳۱۶/۲ و جامع الترمذی ابواب البر باب ما جانی من الظن ۲/۲

اپنی نعت کریم کے قصائد سنئے اور اُن پر انعام عطا فرمائے اس پر قیاس نہ کرے خاک کو عالم پاک سے نسبت نہ دے
 اُن کی تعظیم اُن کی محبت، اُن کی ثنا، اُن کی خدمت سب عین ایمان ہے اور اس کا اظہار و اعلان فرض اہم
 اور اُن کا ذکر عین ذکر الہی، اُن کی ثنا عین حمد الہی۔ امیر المؤمنین خلیفہ راشد سیدنا عمرؓ ر.ع. العزیز رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے حضور ایک شاعر حاضر ہوا کہ میں نے حضرت کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں، فرمایا میں سننا
 نہیں چاہتا، عرض کی نعت شریف میں کچھ عرض کیا ہے، فرمایا سناؤ ایسے ائمہ راشدین کا اتباع کرے
 خصوصاً قطب عالم غوث اعظم جیسے الفاظ کہ غالباً وہ اپنے وجدان سے ان الفاظ کو اپنے لئے صادق
 نہ جان سکے گا۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِاتِّبَاعِ اقْوَامٍ طَرِيقَ (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی،
 صحت اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۹۔ مرسلہ عبد الغفور صاحب جمعدار اسٹیشن سورون ضلع آیتہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ
 گزارش یہ ہے کہ قادریہ میں سے سدا سہاگن ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیا چیز پہننے کا
 حکم ہے؟ فقط

الجواب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعت فرمائی اُس مرد پر کہ غور توں کی وضع بنائے۔ قادریہ چشتیہ
 کسی فرقہ کا کوئی شخص سدا سہاگن نہیں بن سکتا سب کو حرام ہے، اللہ و رسول کا حکم عام ہے، بعض مجذوبین
 قدست اسرار ہم نے جو کچھ بحال جذب کیا وہ سند نہیں ہو سکتا، مجذوب عقل و ہوش دنیا نہیں رکھتا، اُس
 کے افعال اُس کے ارادہ و اختیار صالح سے نہیں ہوتے وہ معذور ہے ص

ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

ص کہ سلطان نگید و خراج از خراب

(کیونکہ بادشاہ غیر آباد اور ویران زمین سے ٹیکس نہیں لیتا۔ ت)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۰۔ از شیر گڑھ ضلع بریلی تحصیل بہٹری ڈاکخانہ خاص در مدرسہ مرسلہ مستی عظیم اللہ نائب مدرس
 ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة
 للمتقين والصلوة على
 رسوله محمد وآله و
 بر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا
 پروردگار ہے، اور اس کے رسول محمد کریم پر
 نزول رحمت ہو اور اُن کی تمام آل اور سب

اصحابہ اجمعین ۔ ساتھیوں پر بارانِ رحمت ہو۔ (ت)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص وارثی اور منچیں اور بھتیوں منڈائے ہوئے ہو تو مسلمانوں کو ایسے شخص کا مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور جو شخص وارثی منچہ منڈائے ہو اور کانوں میں منڈے پہنے ہو تو اس کا بھی مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور جو شخص گیسو دراز ہو اور گیسو کے مقام منسلکی سے نیچے ہوں تو ایسے شخص کا بھی مرید ہونا چاہئے یا نہیں یعنی یہ تینوں شخص قابلِ پیشوائی ہیں یا نہیں؟ بتینا توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

وارثی منڈانا حرام ہے، بھتیوں منڈانا حرام ہے، مرد ہو کر کانوں میں منڈے پہننا حرام ہے، شانوں سے نیچے ڈھلکے ہوئے عورتوں کے سے بال رکھنا حرام ہے، مرد کو زانی وضع کی کوئی بات اختیار کرنا حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، اور جو اللہ و رسول کا ملعون ہو پیشوا نہیں ہو سکتا اس کا مرید ہونا حرام بات ہے کہ عورت کے رحم میں دو خانے ہیں وہنا خانہ لڑکے کے لئے اور بایاں لڑکی کے واسطے، اور نطفہ مرد کا غالب آئے تو لڑکا بنتا ہے اور عورت کا غالب پڑا تو لڑکی بنتی ہے، پھر اگر مرد کا نطفہ غالب آیا اور رحم کے سیدھے خانے میں پڑا تو لڑکا ہوگا، ظاہر و باطن مرد اور عورت کا نطفہ غالب آیا اور رحم کے بائیں خانے میں پڑا تو لڑکی ہوگی، ظاہر و باطن عورت اور اگر نطفہ مرد کا غالب آیا اور رحم کے بائیں خانے میں گرا تو ہوگا صورت میں لڑکا مگر دل میں زنانہ۔ اسے وارثی منڈانے، گنا پہننے، ہاتھ پاؤں میں مندی لگانے، عورتوں کے سے بال بڑھا کر چوٹی گنڈھوانے یا جوڑا باندھنے یا بکھرے ہوئے رکھنے، کلیوں اور غرارہ دار پانچ پہننے، سرخ نیفہ ڈالنے وغیرہ وغیرہ کسی زانی وضع کا شوق ہوگا اور اس حالت میں مرد کا نطفہ خفیف غالب تھا تو بالکل زنانہ زخم بن جائے گا اور اگر نطفہ عورت کا غالب آیا اور رحم کے دہنے خانے میں گرا تو ہوگی صورت میں لڑکی مگر دل میں مردانی۔ اسے انگڑ کھا پہننے، ٹوپی رکھنے، عمامہ باندھنے، گھوٹے پر چڑھنے، تلوار اٹھانے، تیر اندازی کرنے، مردانہ جوتا پہننے وغیرہ کسی مردانی وضع کا ذوق ہوگا۔ بہر حال یہ دونوں خانے یکے ہوئے اللہ و رسول کے ملعون ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لعن اللہ المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء۔
اللہ کی لعنت اُن عورتوں پر کہ مردوں کی وضع بنائیں اور اُن مردوں پر کہ عورتوں کی وضع اختیار کریں۔

سرواۃ احمد والبخاری وابوداؤد والترمذی (مسند احمد، بخاری، ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ
وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔ ت)

حضور نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا کہ ایک عورت کو کمان کندھے میں لٹکائے دیکھا سرواۃ الطبرانی
فی معجمہ الکبیر (امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اس کو روایت فرمایا۔ ت) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة
تلبس لبسة الرجل۔ سرواۃ ابوداؤد والنسائی
وابن ماجہ والمحاکم عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
اللہ کی لعنت اُس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی
چیز پہنے اور اُس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز
استعمال کرے (ابوداؤد، سنن نسائی، ابن ماجہ
اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
الفاظ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر
لعنت فرمائی“ سے اس کو روایت کیا۔ ت)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی: فلاں عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے،
فرمایا:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الرجلة من النساء۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
ہے اس عورت پر کہ مردانی وضع لے۔

- ۱/ ۳۲۹ مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت
صحیح البخاری کتاب اللباس باب المتشبهین بالنساء والمتشبهات بالرجال قیدی کتب خانہ کراچی ۸۴۴/۲
سنن ابی داؤد باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲۱۰/۲
جامع الترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی المتشبهات بالرجال الخ امین کمپنی دہلی ۱۰۲/۲
سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب فی المختشین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۸
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب الادب باب فی المتشبهین من الرجال الخ دار الکتب بیروت ۱۰۳-۳/۸
سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲۱۰/۲
سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲۱۰/۲

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت عورت کو مرد کی وضع یعنی حرام و موجب لعنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو انتہا درجہ شانہ مبارک تک رہتے، بس یہیں تک حلال ہے آگے وہی زمانہ خصلت ہے بلکہ علماء نے اس سے بھی ملکی بات میں مشابہت پر وہی حکم لعنت بتایا۔ درمختار میں ہے: غزل الرجل علی ہیئة غزل المرأة یکره لیہ کسی مرد کا کسی عورت کے بال گوندنے کی طرح اور اسکی بیست پر بال گوندنا مکروہ (ناپسندیدہ) فعل ہے (ت) رد المحتار میں ہے:

لما فیہ من التشبه بالنساء وقد لعن علیہ الصلوٰۃ والسلام والمتشبهین والمتشبهات لیہ اس لئے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مردوں پر لعنت فرمائی (جو عورتوں سے) مشابہت اختیار کریں، اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں۔ (ت) فتح القدر و درمختار میں ہے:

اما الاخذ منها (ای من اللحية) وہی دون لیکن وارٹھی تراشنا جبکہ مُشت بھر سے کم ہو جیسا کہ ذلک (ای القبضۃ) کما یفعلہ بعض المغاربة بعض مغاربہ (مغربی ہاشمندی) اور زمانہ ومخنثۃ الرجال فلم یُبَحِّہ احد واخذ وضع کے مرد کیا کرتے ہیں پس اہل علم میں سے کسی عالم نے اس کو مباح نہیں فرمایا اور پوری وارٹھی مونڈنا تو یہ ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا فعل اور طریقہ ہے (جو بالکل ناجائز ہے)۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹۱ء مکملہ از شیر گڑھ تحصیل بہیڑی ضلع بریلی مدرسہ عظیم اللہ نائب مدرس ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ
۱۹۲ء کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں

(۱) جو اشخاص بوجہ لاعلمی کے خلاف شرع پیر مثل وارٹھی مُنڈ اور کانوں میں مندرے پہنے ہوئے اور

۲۵۳/۲	مطبوعہ مجتہبائی دہلی	فصل فی البیوع	لے درمختار کتاب المحظور والاباحۃ
۲۴۴/۵	دار احیاء التراث العربی بیروت	"	لے رد المحتار " " " "
۱۵۲/۱	مطبوعہ مجتہبائی دہلی	باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد	لے درمختار کتاب الصوم
۲۴۰/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	باب ما یوجہ القضاء والكفارة	فتح القدر " " " "

گیسودراز کے مرید ہو چکے ہوں اُن کی بیعت جائز ہوگی اور اُن کو جائے دیگر بیعت ہونے کا حکم ہے یا نہیں؟

(۲) جس پیر کے یہاں قوالی مع مزامیر ہوتی ہو اور اپنے مریدوں کو بھی اسی جلسہ میں شامل کرا کے راگ مع مزامیر سنواتا ہو تو ایسے پیر کا مرید ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، اگر کر لی ہو فسخ کر کے کسی پیر متقی، سنی، صحیح العقیدہ، عالم دین، متصل السلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

(۲) مزامیر جائز نہیں، حضور سیدنا سلطان المشائخ نظام الحق والدین سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں: "مزامیر حرام ست" (مزامیر حرام ست۔ ت) ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو: اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم علم دین رکھتا ہو۔ سوم فاسق نہ ہو۔

چهارم اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۳۳ء بمقام بریلی صدر بازار چھاؤنی رسیدہ پاس منٹھر حسین کے پہنچے بروز شنبہ بتاریخ ۱۱ صفر ۱۳۵۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بزرگ سے خاندان قادریہ میں بیعت ہے اور اس کی طبیعت خاندان چشتیہ صابریہ میں بھی بیعت ہونے کو چاہتی ہے اور اس کا پیر صرف خاندان قادریہ میں بیعت کرتا ہے اور کسی دوسرے خاندان چشتیہ صابریہ وغیرہ میں بیعت نہیں کرتا، اگر زید کسی دوسرے بزرگ سے خاندان چشتیہ صابریہ میں بیعت ہو جائے اور نیز اس کا پیر زندہ ہو تو ایسی صورت کچھ حرج تو نہیں ہے؟ زید کا خیال ہے کہ وہ دونوں پیروں کو برابر سمجھے گا اور حسب معمول دونوں شجرے پر ٹھٹھے گا اور دونوں پر عمل کرے گا۔

الجواب

اکابر فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے، ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر

نہیں ہو سکتے ایک مرید کے دوپیر نہیں ہو سکتے، یہ دوسو سو ہے اس پر عمل نہ کیا جائے، ایک درگزر محکم گیر (ایک ہی دروازہ پکڑو مگر پکڑو مضبوطی سے۔ ت)، پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔ حدیث میں ارشاد ہوا،

مَنْ رَزَقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزِمْهُ لِهٖ
جس کو کسی چیز میں (یعنی اس کے سبب) رزق دیا جائے تو چاہئے کہ اس پر لزوم اختیار کرے (ت)

قرآن عظیم کی آیت بھی اسی معنی کا افادہ فرماتی ہے جو کارڈ پر نہیں لکھی جاسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۹۴ مسئلہ جناب حکیم مقیم الدین صاحب بہیڑی ضلع بریلی ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مسلمان تھے تصور سے بذریعہ میز کہ سر پہ پایہ ہوتی ہے اور تختہ پر اس کے کچھ آیات قرآن عظیم کی منقسم لکھی ہوتی ہیں اور میز مذکورہ کے تینوں پایوں پر حروف تہجی لکھے ہوتے ہیں ارواح مسلمانوں سے اور اس طرح بات چیت کرتا ہے کہ زید اور چار پانچ اشخاص مسلمان نمازی میز کے آس پاس کرسیوں وغیرہ پر حلقہ باندھ کر آنکھیں بند کر کے مکان پاک صاف میں کہ خالی از عوام ہوتا ہے میز پر ہاتھ رکھ کر جس روح کو میز میں بلانا ہوتا ہے تصور کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی روح میز میں داخل ہوئی اور زید کہ تسبیح،

سبحان ذی الملك والملائكة سبحان ذی العزة والعظمة والهيبة والقدرة والكمال والجمال والكبرياء والجبروت سبحان الملك الحی الذی لا ینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح۔
اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے جو چھوٹی اور بڑی بادشاہی رکھنے والا ہے (الملك والملائكة) (۱) بادشاہی (۲) بڑی بادشاہی، جیسا کہ لغت وغیرہ میں مرقوم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عزت والا، بزرگی والا، رعب، طاقت، کمال، جمال اور بڑائی رکھنے والا ہے

(الجبروت) تسلط رکھنے والا، قدرت اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہے جو کبھی سوتا نہیں اور نہ اس پر کبھی موت طاری ہوتی ہے۔ بڑا منزہ اور بحد پاک ہے۔ اور وہ ہم سب کا پروردگار ہے۔ تمام فرشتوں اور حضرت جبریل کا بھی پروردگار ہے۔ (ت)

کا عامل ہے۔ وقت حلقہ زید اس تسبیح کی تلاوت کرتا ہے اس اشار میں میز کا پایہ اٹھتا ہے تو سوال کیا جاتا ہے جو کچھ سوال کرنا ہوتا ہے پایوں کے ذریعہ سے اگر روح پرچی ہوتی ہے تو حروف تہجی سے کہ میز کے پایوں پر لکھے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے بتلاتی ہے اور ان پڑھ روح سے کلام بہت دشواری سے ہوتا ہے اور بعض روح تو

بہت کچھ بیان کرتی ہیں یہاں تک جو کچھ اُس پر عذاب اور ثواب بعثت کے ہوتا ہے بتلا دیتی ہے اور اپنے گھر وغیرہ کی کیفیت بھی بیان کر دیتی ہے اور اکثر اتفاق ایسا ہوا کہ جو کچھ کسی نے پڑھ کر بخشا وہ بھی بتلا دیا تو کیا ایسی میز سے کسی قسم کی قباحت اذروئے شرع شریف لازم آتی ہے کیونکہ ظاہر میں کوئی فعل خلاف نہیں معلوم ہوتا۔ بیتنوا توجروا (بیان فرمادے تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اگر اس کی حقیقت اسی قدر ہے تو فی نفسہ اُس فعل میں حرج نہیں معلوم ہوتا جبکہ رُوحوں کا بلاناواقیعت رکھتا ہو اور یہ بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے جو ارواح معذب و محبوس ہیں العباد باللہ تعالیٰ اُن کا اُن کا کیا معنی اور جو ارواح طیبہ معطلہ ہیں اُن کا اُنوں بلانا سببِ ادب سے خالی نہیں ہوتا بظاہر اُس عامل کے صرف تصور کا تصرف ہوتا ہے اس تقدیر پر اُسے ارواح کی طرف نسبت کرنا کذب اور دھوکا اور محض ناجائز ہوگا اس کا امتحان بہت آسان ہے جن علوم سے یہ عامل آگاہ نہ ہو اُن کے کسی جاننے والے کی روح بلائے اور اُن علوم کا سوال کیجئے مثلاً ہندسہ و ہیئت کے واسطے نصیر طوسی کی رُوح بلائے اگر وہ دقائق علوم ہندسہ کا جواب دے دے جن سے یہ عامل ناواقف ہو تو احتمال صدق ہو سکتا ہے اگرچہ دوسرا احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معلم الملکوت کا کوئی کمرشعبہ ہو اور اگر جواب نہ دے سکے تو دھوکا ظاہر ہے بعض اوقات تجرِبہ ہوا ہے کہ عزیز نے وہی جواب دیئے جو عامل کے علم میں ہیں اس سے زیادہ کچھ میز نہ بتا سکی، بالجلد اس سے احتراز ہی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۹۵ مولوی نذیر احمد صاحب ساکن سمویان پرگنہ نواب گنج بریلی مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام مسئلہ ذیل میں، مرد غازی اور صالح ناخواندہ کی بیعت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بیتنوا توجروا (بیان فرمادے اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

ناجائز ہے کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۱۹۶ از فیض آباد مسجد منغل پورہ مرسلہ شیخ اکبر علی مؤذن و مولوی عبد العلی ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ اگر پیر کی اولاد کسی دنیا کے معاملات میں ناخوش ہو اور اس کی کشیدگی کا اثر عورت پر ہو اور مرید یہ کہتا ہے کہ اگر میں قصور وار سمجھا گیا تو میں معافی مانگتا تو بہ کرتا ہوں کوئی خواہش دُنیا میں تلقین کیجئے صراطِ مستقیم کی تلاش ہے تو اس کی نہ سنی اُس مرید کو زیادہ اشتغال و طیش دلا کر گمراہ کیا جاتا ہے یہ جائز ہے؟

الجواب

سوال بہت مجمل ہے، کیا دُنیا کا معاملہ اور کیا وجہ کشیدگی، اور کس عورت پر اثر، اور کیا اشتغال

طیش دلایا، جب تک مفصل نہ معلوم ہو یہ ظاہر نہیں ہو سکتا کہ کس کا قصور ہے، مرید اشتعال و طیش کیلئے نہیں بنایا گیا اور معافی تقصیر میں کبھی تاخیر ہی مصلحت ہوتی ہے، جیسے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ہمراہیوں کے ساتھ پچاس شب تک کی گئی حتی ضاقت علیہم الارض بما رحبت یہاں تک کہ اتنی وسیع زمین اُن پر تنگ ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۷۷ء شہر کا پور محکمہ موتی محال بر دکان محمد خاں و بادل خاں سوداگران مرسلہ امیر الدین شاہ ۲۴ صفر ۱۴۲۳ھ جناب پیر و مرشد روشن ضمیر مولوی احمد رضا خاں صاحب، السلام علیکم! بعد آداب گزارش خدمت شریف میں یہ ہے کہ میں نے آپ کا نام سنا ہے اور لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بہت بڑے بزرگ ہیں مگر جب میرا کام آپ سے ہو جائے تو میں سمجھوں، پیر و رہی ہے جو پیر میرے، میرا پردہ آپ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں، عمل بات کا جھگڑا ہے اور میں مولانا فضل الرحمن صاحب کے در کا قادم ہوں، صرف بات چیت کرنا چاہتا ہوں جن اور ملائکہ سے، پھر آپ کا بیعت بھی ہو جاؤں گا۔

الجواب

ملائکہ سے ملاقات اور کلام کے لئے ولایت و درکار، اور ولایت کسی نہیں محض عطائی ہے، ہاں گوش اور مجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔ جنوں سے حکماء کی قوا ہنس اور مصاحبت کی تمنا اصلاً خیر نہیں، کم سے کم جو اس کا ضرر ہے یہ کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے، جیسا حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے تصریح فرمائی اور قرآن عظیم میں ہے کہ متکبروں کا ٹھکانا جہنم۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ہو تعالیٰ اعلم۔

شرب و طعام

دعوتِ ولیمہ، مہمانی، ذبیحہ، شکار، گوشت وغیرہ متعلق مسائل

مسئلہ ۱۹۸، ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ مرزا باقی بیگ صاحب راپوری
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود جو اپنے معبودان باطل کو ذبیحہ کے سوا اور
قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے اور اس کا بھوک یا پریشاں نام رکھتے ہیں اس کا کھانا شرعاً
حلال ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

حلال ہے لعدم المحرم (حرمت کی دلیل نہ ہونے کی وجہ سے۔ ت) مگر مسلمان کو احتراز
چاہئے لجنب النسبة (نسبت کی خباثت کی وجہ سے۔ ت)، عالمگیر یہ میں ہے،
مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارہم او الکافر لایہتہم توکل لانہ سعی اللہ تعالیٰ
وبکرہ للمسلم کذا فی التانارخانیۃ ناقلہ
عن جامع الفتاویٰ امہ اقول فاذا حلت
ہذہ وہی ذبیحۃ فالسئول عنہ اولیٰ
بالحل۔

اگر کسی مسلمان نے آتش پرست کی بکری اس کے
آتشکدہ کے لئے یا کافر کے جھوٹے خداؤں کے لئے
ذبح کر ڈالی تو اسے کھایا جائے گا (یعنی کھانا
چاہے تو کھا سکتا ہے) اس لئے کہ مسلمان نے
اس پر خدا کا نام لیا ہے لیکن ایسا کرنا مسلمان کیلئے
مکروہ ہے۔ تانارخانیہ میں جامع الفتاویٰ کے حوالہ

سے اسی طرح منقول ہے اھ۔ اقول (میں کہتا ہوں) جب یہ فوجیہ ہونے کے بعد حلال ہے تو پھر جس مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا، وہ بطریق اولیٰ حلال ہے۔ (ت۔)
اور شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ مجمع البرکات میں فرماتے ہیں:

ما یاتی المجوس فی نیروزہم من الاطعمة
یحل اخذ ذلك والاحتران عنہ اسلم کذا
فی مطالب المومنین ناقلا عن الذخیرۃ اھ
ملخصاً اقول فاذا کان الاحتراز عن هذا
اسلم مع انه لیس الاطعاماً صنعة لیوم
شرینتهم فالمتفسر عنہ اجدربالاحتراز
واحری کمالا یخفی۔

کیا ہے، لہذا جس کے متعلق سوال کیا گیا وہ بچنے کے زیادہ قابل اور لائق ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ (ت۔)
اگر کفار اس پر شاد کو بطور تصدق بانٹ رہے ہوں جب تو ہرگز پاس نہ جائے یا رب گریہ و زاری
شدیدہ کہ صدقہ کے طور پر لینے میں معاذ اللہ مسلمان کی ذلت اور گویا کافر کے ہاتھ کا اٹس کے ہاتھ پر ہونا
کرنا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

الید علیا خیر من الید السفلی والید
العلیاء ہی السنفقۃ والید السفلی ہی السائلۃ
اخرجه الشیخان وغیرہما عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا
ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا۔ (بخاری مسلم
اور ان دو کے علاوہ باقی لوگوں نے عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی تخریج کی۔ (ت۔)
واللہ تعالیٰ اعلم (ت۔)

۱۹۹ء مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس درخت کو پاخانہ وغیرہ کے ناپاک پانی پڑے
گئے ہوں اس کا میوہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ، اجر پاؤ۔ ت۔)

۱۔ مجمع البرکات

۲۔ صحیح البخاری کتاب الزکوۃ باب لا صدقۃ الا من ظہر عنہ الخ قدیمی کتب نہ کراچی ۱۹۲/۱
صحیح مسلم کتاب الزکوۃ بیان ان الید علیا خیر من الید السفلی ۲۲۲/۱

الجواب

بلا کر اہت جائز ہے، یہی مذہب ہے اکثر فقہاء کا۔

فی رد المحتار عن ابی مسعود السزوع فتاویٰ شامی میں ابو مسعود کے حوالے سے ہے
 المسقیة بالنجاسات لا تحرم ولا تنکرہ عند کہ جن کھیتوں کو ناپاک پانیوں سے سیراب کیا گیا تو
 اکثر الفقہاء انتہی، واللہ تعالیٰ اعلم۔ وہ اکثر فقہاء کے نزدیک حرام اور مکروہ نہیں انتہی
 واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۱ رجب ۱۴۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک برات یہاں سے سلی بھیت جائے گی میزبان
 وعدہ کرتا ہے کہ کوئی ممنوع شرعی برات کے ساتھ راہ میں نہ ہوگا اسٹیشن ریل سلی بھیت پر پہنچ کر سب ہمراہوں
 کو کھانا کھلایا جائے گا اور ان میں جو لوگ ممنوعات شرعیہ سے پرہیز رکھتے ہیں انھیں کھانا کھلاتے ہی دُلہن کے
 مکان پر معاً بھیج دیا جائے گا کہ وہ علیحدہ مکانوں میں قیام کریں اور ممنوعات کے جلسہ سے بچیں انھیں بھیجنے کے
 بعد برات ہمراہ باجوہ وغیرہ کے دُلہن کے گھر جائے گی اور وہاں دوسرے مکان میں ناچ اور آتش بازی وغیرہ
 ہوگی، اس صورت میں ایسی برات کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ اور کچھ لوگوں نے عہد نامہ لکھا تھا کہ جو
 اپنی شادیوں میں ناچ گانا کریں گے ہم ہرگز ان سے نہ ملیں گے انھیں بھی شرکت چاہئے یا نہیں؟ بیتوا
 توجروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر ان لوگوں کو ایسی عزیزی ہے کہ بحالت منکرات شرعیہ میں شرکت سے
 انکار کروں گا تو وہ مجبوراً نہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہ کریں گے تو اس پر
 واجب ہے کہ بے ترک منکرات شرکت سے انکار کرے۔ فرائد المفتین میں ہے:

رجل اتخذ ضیافة للقرابة او ولیمة ایک شخص نے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں
 او اتخذ مجلساً لاهل الفساد کے لئے عام دعوت، طعام یا دعوت ولیکا اہتمام
 فند عارجل صالحاً الی ولیمة کیا اور ساتھ ہی کھیل تماشے اور لہو و لعب کی
 قالوا انت کانت هذا الرجل مجلس بھی فسادیوں کے لئے آراستہ کی اور

بحال لو امتنع عن الإجابة منهم عن قسمهم خاندان غیر متعلق ایک نیک شخص کو بھی دعوت نامہ بھیجا
لا تباح له الإجابة بل يجب عليه ان لا يجيب ائمہ کو ام فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اس دعوت کو
لانه نهى عن المنكر قبول نہ کرتے ہوئے انھیں غلط قسم محفل آرائی اور
بدکاری سے روک سکتا ہو تو اس کے لئے اس دعوت کو قبول کرنا مباح نہیں بلکہ اس پر دعوت کو قبول نہ کرنا
واجب ہے کیونکہ گناہ سے روکنے کا عمل اس کے لئے مقدم ہے۔ (ت)

اور اگر جانتا ہے کہ میری عزت و عظمت اُن کی نگاہوں میں ایسی ہے کہ میں ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات
شرعیہ نہ کر سکیں گے تو اس پر واجب و موجب ثواب عظیم ہے کہ شریک ہو۔ رد المحتار میں ہے :
اذا علم انهم يتركون ذلك احتراماً له جب وہ جانتا ہے کہ اس کے احترام کی وجہ سے
فعليه ان يذهب اتقانی وہ گناہ والے کام چھوڑ دیں گے تو اس پر ضروری
ہے کہ وہاں جائے اور شرکت کرے، اتقانی۔ (ت)
اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہونگے
اور برات والے کا وعدہ محض جیلہ ہی جیلہ ہے تو ہرگز نہ جائے۔

قال تعالى لا تقعد بعد الذکری مع القوم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : یا د آجانے کے بعد
الظلمینؑ ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو اور مجلس نہ کرو۔ (ت)

ہدایہ میں ہے :

لو علم قبل المحضور لا يحض ولا نه لہ یلزمہ لو علم قبل المحضور لا يحض ولا نه لہ یلزمہ
حق الدعوة حق الدعوة ہو جائے تو وہاں نہ جائے کیونکہ اس پر دعوت کا
حق لازم نہیں ہوا۔ (ت)

کفایہ میں ہے :

لا تاجابة الدعوة انما تلزم اذا كانت اس لئے کہ دعوت قبول کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے

۱۔ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ خزائنہ المفتین کتاب لکڑیہ باب الثانی عشر مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۲۴۳/۵

۲۔ رد المحتار کتاب الخطر والاباحۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۲۲/۵

۳۔ القرآن الکریم ۶/۶۸

۴۔ الہدایہ کتاب الکراہیۃ مطبع یوسفی بکھنؤ ۴۵۳/۴

الدعوة على وجه السنة.

جبکہ دعوت سنت کے مطابق ہو۔ (ت)
اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفس دعوت منکرات سے خالی ہوگی اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغول گناہ
ہوں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں۔

قال تعالى ولا تنزلوا من رءوفه و نزل اخرى
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، کوئی جان کسی دوسری
جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ (ت)

غایت یہ کہ میزبان گنہ گار ہے پھر شرعاً گنہ گار کی دعوت بھی دعوت ہے جبکہ وہ خود گناہ پر مشغول نہ ہو۔ خزانة المفتیین
میں ہے۔

ان لم یکن الرجل بحال لولم یجب
لا یمنعہم عن الفسق لا باس بان یجیب و
یطعم و ینکر معصیتہم و فسقہم لانه اجابة
الدعوة واجابة الدعوة واجبة او مندوبة
فلا یمتنع ببعضیة اقتنت بہا

اگر کسی شخص کی ایسی پوزیشن نہ ہو کہ اگر یہ دعوت قبول
درکے تب بھی وہ گناہ اور نافرمانی سے باز نہیں
آئیں گے، تو پھر دعوت کی قبولیت میں کوئی حرج اور
مضائق نہیں، البتہ اُن کے گناہ اور نافرمانی کا انکار
کرنے کیونکہ اس نے تو دعوت قبول کی (یعنی خود
کوئی خلاف ورزی نہیں کی) اور دعوت قبول کرنا
واجب یا مستحب۔ لہذا ایسی دعوت جس سے گناہ پتو ہو ممنوع نہیں۔ (ت)
مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے متم و مطعون کریں گے تو نہ جانے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہئے اور مسلمانوں
پر فتح باب غیبت ممنوع ہے۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من
کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف
التہم ذکرة الشربلالی وغیرہ۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا، جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے تو وہ مقامات تہمت سے بچے۔ اس کو
علامہ حسن شربلالی وغیرہ نے ذکر کیا۔ (ت)

۱۰ الکفایۃ مع الفتح القدیر کتاب الکراہیۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲۵۰/۸

۱۱ القرآن الکریم ۱۶۴/۶

۱۲ فتاویٰ ہندیۃ بحوالہ خزانة المفتیین کتاب کراہیۃ الباب الثانی عشر مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۴۲/۵

۱۳ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مع حاشیۃ المططاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوۃ باب ادراک الفریضہ ص ۲۴۹

یونہی وہ عہد کرنے والے نہ جائیں کہ خلافِ عہدِ معیوب ہے۔

قال تعالیٰ وادفوا بالعہد انت العہد
کان مسئلہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (لوگو!) وعدہ پورا کیا کرو
کیونکہ وعدہ کے متعلق قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

۹ محرم الحرام ۱۳۰۹ھ

مسئلہ ۲۰۱ از اصحابِ مرسلہ مولوی یعقوب علی خاں

چرمی فرماہند علمائے شریعت و مفتیانِ طریقت
دریں مسئلہ کہ زیرِ منصب نیابت و امامت دارد
و طعام بخانہ کسانیکہ لحم خوک و مردار پختہ نصارے را
می خوراند بخورد و می گوید کہ پختنِ مردار و خوک با کے
نیست دست بشوید پاک شود و ازین سبب اکثرے
مردمان شہر سند کمال دانستہ تناولی طعام بخانہ
ادمی نمایند دریں بارہ حقارت اہل اسلام و تہلکہ
و نزاع در میان مسلمانان واقع گردیدہ پس بحق
گویندہ ایں کلام مخالفت التیام شرعی و مدد و معاون
آنچہ حکم و طعام خوردن بر مکان اں شخص کہ دریں
کار زشتیہ و ناقصہ ملکوت اند درست ست یا نہ
بیان فرمایند بسند کتاب۔ بیعتوا التوجروا۔

میں بیان فرمایا جائے کہ شخص مذکور کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے اور اس کی معاونت و امداد اور اس سے
تعاون کرنے والوں کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟ بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ (ت)

الجواب

ہمچو میاک فجار کہ بہر خوردن کفار پختن چنیس
انجست نجاسات و انجس محرمات پیشہ
ساخستہ اند و نظافت طبع و نزاہست
ایسے نڈر، بے خوف اور تقویٰ سے عاری لوگ
جو کافروں غیر مسلموں کے لئے خبیث ترین اور
نجس و حرام چیزیں پکانے کھلانے کا ہمیشہ اختیار

شرع ہمدراہ یک لخت پس پشت انداختہ مسلمان
متدین را طعام بخاند ایشان نشاید خورد و بقطع نظر
از انکہ تحسیر بہ صافہ شہادت کہ کثرت مزاولت
چیزے حرقش از نگاہ برمی اندازد پس مطلقاً آنکہ
در آب و ظروف خودشان از نجاسات ملعونہ
مذکورہ بے احتیاط باشند اقدام بری امر باعث
مطعون و تہمت باشد و در حدیث آورده اند
من کات یؤمن باللہ و الیوم الآخر
فلا یقنن مواقف التہم مومن متدین
را چہ شایان ست کہ بے ضرورت شرعیہ آبروئے خود
رنجہ بر رخ خویش و بر طعن و تہمت مفتوح سازد
و برادران دینی را در گنہان کبیرہ غیبت و
حقد و تباہی بالاعتاب و غیرہ اندازد
در حدیث فرمودہ اند ایاک و ما یسمو
الاذن ، و در حدیث دیگرست ایاک
و کل امر یعتذ منہ و زیادتے
روایت کنند فان الخیول یعتذ
منہ باز این امر باعث نفرت مسلمانان
باشد و تنفیہ مسلمانان بے ضرورت
شرعیہ قطعاً ممنوع سید عالم فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بشروا ولا تنفروا مقصود شرع اختلاف

کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاں سے دینداروں اور
تقویٰ دار لوگوں کو کھانا ہرگز نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جہاں
حرام چیزوں کا استعمال کثرت سے ہو وہاں برتنوں کے
نپاک اشیاء سے آلودہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔
اور دیندار و تقویٰ دار لوگوں کا ایسے لوگوں کے ہاں
جانا اور ان کے ہاں سے ایسے مشکوک برتنوں میں کھانا
کھانا عوام الناس کی نگاہوں میں باعث الزام و
باعث تہمت ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے
”جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے
تو وہ مقامات تہمت سے بچے۔“ لہذا ایسی ضرورت
میں الزام، طعن اور تہمت سے بچنا ضروری ہے بصورت
دیگر یہ اقدام اپنے دینی بھائیوں کو کبیرہ گناہوں غیبت
بتنا و کینہ اور برے القاب کے استعمال میں
بتلا کر دے گا۔ حدیث مبارک ہے، لوگو! جن
کاموں کو کان ناپسند کرتے ہیں ان سے بچو اور ایسے
کاموں سے پرہیز کرو جن کے ارتکاب پر معذرت
کرنی پڑے۔ اور بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو
متنفّر کرنا ممنوع ہے، چنانچہ سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں کو
خوشخبری دو یعنی سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ شریعت کا
مقصد جوڑنا، اتحاد پیدا کرنا ہے ذکر توڑنا۔ عقل سلیم کا تقاضا

لہ مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح باب ادراک الفریضہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۴۹

۱۰ مسند امام احمد بن حنبل بقیۃ حدیث ابی الخادیۃ المکتب الاسلامی بیروت ۴۶/۴

۱۱ الفردوس بما ثور الخطاب حدیث ۱۵۵ دار المکتب العلمیۃ بیروت ۴۳۱/۱

۱۲ صحیح البخاری کتاب العلم باب ما کان النبی یتخلّم بالموظعۃ القیمی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱

۱۳ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۹۹/۴

است نہ اختلاف و خود قضیہ عقل سلیم نیست
 بے ضرورت طبعہ با جانے طرف افتادن
 و بموقف مقت و کراہت قوم استناد
 در حدیث آمدہ ماس العقل بعد
 الایمان باللہ التودد الی الناس
 و بروایت دیگر ماس العقل بعد
 الایمان باللہ مد امانۃ الناس
 فقیر احادیث ایں باب در رسالہ
 خود جمال الاجمال و شرح
 او کمال الاکمال ہرچہ تہمتہ
 رنگ و تفصیل دادہ ام ، بالحبلہ
 عتلا و فتلہ ایں چنیں کار شاعتہائے
 نامحجودہ وارد و عاقبت ہائے نامحجودہ
 باز چوں کار لغتہ فساد و تفسیق کلمہ
 مسلمین انجبا بد سخت حبیرہ عظیمہ گردد
 وقال اللہ تعالیٰ والفتنة
 اشد من القتل ، و در
 حدیث است الفتنة نائمة
 لعن اللہ من ایقظہا ، باز
 چوں نیک بشگری آزمودن و انماست

بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بقراری میں ڈال کر ناراض کیا جائے
 اور کراہت و الزام والی جگہ کھڑے ہونے سے پرہیز
 کیا جائے۔ حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے: اللہ تعالیٰ
 پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے دوستی
 اور محبت رکھنا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ
 تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل مندی و دانشمندی
 لوگوں سے صلح جوتی میں ہے۔ فقیر (صاحب فتاویٰ)
 نے اس باب کی حدیثوں کو اپنے رسالہ جمال الاجمال
 اور اس کی شرح کمال الاکمال میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔
 خلاصہ یہ کہ عقل و نقل کے اعتبار سے اس طرح کا کام
 یا اقدام اپنے اندر کئی قسم کی قباحتیں رکھتا ہے کہ جن کا
 انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسے کاموں کا انجام
 مذہم ہوتا ہے۔ جب یہ کام یا اقدام فتنہ و فساد اور
 مسلمانوں کے درمیان تفریق اور پھوٹ پڑنے کی حد
 تک جا پہنچے تو جرم عظیم بن جاتا ہے۔ پانچ ارشاد ربانی
 ہے: فتنہ قتل سے بدتر ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے
 کہ فتنہ خوابیدہ (یعنی سویا ہوا ہوتا ہے) جو کوئی
 اسے بیدار کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔
 اگر آپ اچھی طرح غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ اس
 قسم کے افعال انہی لوگوں سے سرزد ہوتے ہیں جو

- ۱۔ کنز العمال بحوالہ الشیرازی فی الالقب حدیث ۴۳۵۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/۹۱۶
 ۲۔ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب حدیث ۵۴۸۰ ادارۃ القرآن کراچی ۸/۳۶۱
 ۳۔ القرآن الکریم ۲/۱۹۱
 ۴۔ کشف الخفا۔ حرف الفاء حدیث ۱۸۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۴۴

کہ دریں اعصار و امصار امثال ایں کارنخیز و مکر از دست
کسانیکہ چنڈاں پروائے دین ندارند و بے باک زیستن
و آزاد گردانیدن را حاصل زندگانی انگارند لیت و لعل
چیزے دیگرست و وقع و فعل دیگر اگر انصاف کنی
واقع چنین ست گو درلم و سلم فراز مباحش بہیں تقریر
نفیس بجد اللہ تعالیٰ منکشف شد حکم طعام یا نصار
خوردن و امثال ذلک از کار ہائے اہل زین و فتن
فسأل اللہ السلامة والعز والكرامة باز مقرر فقہ
است کہ منصب امامت نشاید داد بچو کسے را کہ مرئیاں
را ازو نفرتے باشد و کار بتقلیل جماعت کشد اگرچہ دریں
باب گناہے از ذات آن کس نباشد چوں ولد الزنا
و اجذام و ابرص و غیر ہم ایں نکتہ ہم بنظر داشتنی است و
آنکہ گفت در یختن خوک و مردار با کس نیست پر عسلط
گفت بے ضرورت شرعیہ تلوث نجاسات ممنوع
ست خاصہ بچو کارے کہ حاصلش قصد اصلاح
ما افسدہ اللہ باشد و یختن بہر خوراندن کفار قطعاً
نا جائز و حرام ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ
و قال اللہ تعالیٰ و لا تعاونوا
علی الاثم و العداۃ
واللہ سبحانہ و تعالیٰ
اعلم۔

گشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مضائقہ اور خطرہ نہیں وہ شخص مذکور غلط بات کہنے کا

دین اور تعاضدائے دین کو چنڈاں اہمیت نہیں دیتے۔
بے خوف ہو کر یا لکل آزادانہ لاپرواہی والی زندگی
گزارنا زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ بال مول اور
لیت و لعل سے کام لینا الگ چیز ہے اور کام
کر گزرنالگ اور جہد الگ نہ چیز۔ اگر تم انصاف سے
کام لو تو درحقیقت بات یہی درست اور صحیح ہے۔
گو لہ اور لا فسلہ کہہ کر اس سے صرف نظر کیا جا
(میں نہیں مانتا اور کیوں، کیسے کا تو کوئی علاج
نہیں۔ مترجم) پس اس نفیس اور عمدہ تقریر سے
بجد اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا کہ عیسائیوں کے ساتھ
مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام کرنا
کج فطرت اور فتنہ باز لوگوں کا شعار ہوتا ہے (مخلص
اہل ایمان نہ ایسا کرتے ہیں اور نہ انھیں ایسا کرنا
زیب دیتا ہے) نیز فقہ میں یہ اصول مسئلہ اور
طے شدہ ہے کہ عمدہ امامت ان لوگوں کو نہیں دینا
چاہئے جن سے لوگ نفرت کرتے ہوں اور بوجہ نفرت
جماعت سے نماز پڑھنا چھوڑ دیں اگرچہ عمدہ امامت
پر فائز ہونے والا بے قصور و بے گناہ ہو جیسے
علاء زادہ، کوڑھ والا، مرض برص والا، اسی طرح
دیگر امراض کا شکار آدمی۔ لہذا یہ نکتہ پیش نظر رکھنا
ضروری ہے۔ اوہ جس کسی نے یہ کہا کہ سور اور مردار کا
گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مضائقہ اور خطرہ نہیں وہ شخص مذکور غلط بات کہنے کا

مذکور ہو بغیر علم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادر کرنا ہرگز مناسب نہیں بغیر شرعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سخت ممنوع اور ناجائز ہے بالخصوص ایسے کاموں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے جن کا حاصل ان کاموں کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بگاڑ دیا ہے اور کافروں کو کھانا کھلانے کے لئے مسلمانوں کا اپنے ہاتھوں ناب و حرام چیزوں کو پکانا یقیناً جائز اور حرام ہے۔ اور یہ قاعدہ و اصول ہے کہ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (لوگو!) گناہ اور زیادتی والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۰۲ از اربعین مسئلہ محمد یعقوب علی خاں

چرے فرمایند علمائے افضل الکلام و مفتیان اکل الفضلہ
دریں مسئلہ کہ حلال نزد کے معتبر بہم راہی طلباں
رفتہ گفت کہ من می خواہم کہ مردمان اہل اسلام طعام
شادی و ختم تیار کنانیدہ بخورند چنانچہ مسلم ضعیف العقیدہ
و غیرہ چیزے از قسم خوردنی گرفتہ بختہ بخورند ازین
حرکات خرافاتیہ اوشان مضحکہ در میان اہل ہندو
اظہر شدہ و جماعت مسلمان بخل پس دعوت مردار
خوار و خویگان درست است یا حرام و خوردن گان
دعوت تا تا تب نشوند بطریق تنبیہ زمرہ اہل اسلام
خارج سازند و پرہیز نمایند جائز است یا نہ
کہ دیگران را عبرت شود و بار دوم ملوث این کار
خراب نباشند دریں مسئلہ ہرچہ حکم شرعی
در حق خوردنہ و بزندہ گردد بحوالہ عبارت کتب بیان
فرمایند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۱۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ
کیا فرماتے ہیں ایسے علمائے جو کاملوں میں اکمل اور
فاضلوں میں افضل ہیں کہ ایک غیر مسلم (ہندو)
مسلمانوں کی بستی میں کسی معتبر آدمی کے پاس
باورچی ہمراہ لے کر گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ
مسلمان لوگ مری بیٹی کی شادی کا کھانا خود اپنے
ہاتھوں تیار کروا کر کھائیں (تاکہ کوئی شک و شبہ
نہ ہو) چنانچہ کچھ کمزور عقیدہ والے لوگوں نے کھانے
کا سامان وغیرہ لے کر پکایا اور کھایا جس سے
مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں نفی مذاق ہونے
لگا اور مسلمان شرمندہ ہوئے۔ کیا حرام خوروں
کی دعوت میں کھانا جائز ہے یا حرام؟ دعوت
کھانے والے جب تک تا تب نہ ہو جائیں کیا انہیں
گروہ اسلام سے بطور تنبیہ خارج تصور کیا جائے اور
ان سے اگر علیحدگی اختیار کی جائے تو کیا یہ جائز

ہوگی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ دوبارہ اس طرح کی گھٹیا حرکت نہ کرنے پائیں۔
اس سلسلے میں کھانے اور پکانے والوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ بحوالہ عبارات کتب جواب مرحمت
فرمایا جائے۔ (ت)

الجواب

اگرچہ کسان مذکور این قدر احتیاط کردند کہ طعام پختہ نہ کھجوں کسان بخوردند بلکہ خور و نہیا گرفتہ خود پختہ بکار بردند اما تا ہم ایں کار خطا و بے جا افتاد کہ لوال، بچو حرام و ناپاک پیشگان خبیث ست در حدیث کسب حجام را بسبب طلبت نجاست خون خبیث منسوخ و اندہ با آنکہ پیشہ او کہ خون کشیدن ست شرعاً حلال است احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن سرافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث و مہر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث، پس کسب خویکانان بدرجہ اولیٰ انجست و اشنع باشد باز ایں کار بحسب عرفیہا باعث تنفیر مسلمین و انگشت نمائی در برادران دین مے شود ہر کاریکہ چنان ست شرعاً مکروہ و ناشایانست تا آنکہ علماء گفتمہ اند در شہرے کہ مردمان بخضاب اعنی خضاب جاتز کہ غیر سوادست خوکرده باشند آنجا ترک

اگرچہ مذکورہ لوگوں نے اس قدر احتیاط برقی کہ ان ناپلوں کا پکایا ہوا کھانا نہیں کھایا بلکہ کھانے کی اشیاء خود لے کر پکائیں اور اس طرح اپنے ہاتھوں سے پکا کر کھایا مگر پھر بھی ان کی یہ حرکت نامناسب اور بے جا قرار پاتی ہے۔ حرام اور ناپاک پیشہ کرنے والوں کا مال خبیث (گندہ) ہے، چنانچہ حدیث میں کچھ لگانے والوں کی کمائی کو ناپاک اور خون کے تلبس کی وجہ سے خبیث فرمایا گیا حالانکہ اس کا پیشہ خون کھینچنا شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ مسند احمد مسلم، ابوداؤد اور سنن نسائی میں حضرت انس بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کتے کی قیمت، بدکار عورت کا مہر یعنی اس کی کمائی اور کچھنے لگانے والے کی کمائی یہ سب خبیث یعنی گندے کام ہیں تو خنزیر خوروں کی کمائی بطریق اولیٰ خبیث ہے، نیز یہ کام علاقہ کے عرف میں مسلمانوں کی نفرت اور انگشت نمائی کا سبب جبکہ ہر ایسا کام شرعاً ممنوع ہے یہاں تک کہ علماء نے فرمایا ہے کہ جس شہر میں جاتز خضاب یعنی سیاہ خضاب کے علاوہ خضاب لگانے کی عادت ہو وہاں خضاب نہ لگانا اور جہاں خضاب

خضاب و جائیکہ تبرک عادی باشند آنجا
فعل خضاب مکروه و ناپسندیدہ است
زیرا کہ خسروج از عادت باعث شهرت و
موجب کراہت است ، امام علامہ عارف
باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی
در حدیثہ ندیر شرح طریقہ محمدیہ فرمود من
کان فی موضع عادة اہلہ الصبغ
او ترکہ فخر و وجہ عن العادة
شہرة و مکروهۃ اینہا بآنکہ خضاب و
ترک ہر دو شرعاً رواست
و خور دکان یکے از آنہا مراں دیگر را
زہار مخالفت دین و دیانت نے دادند
فلیکن کہ آن فعل فی نفسہ نیک و شریف
ناپسندیدگی دارد در عامر بلاد در ازبان
قلوب عامر مسلمین نفرت شدیدہ
ازو جائیگیر باشد و ارتکاب ہنجو
افعال پیش ایشان امارت بیباکی و دنائت
قلب و قلت دین و ضعف دیانت
بود بچنان رے پرداختن و خود را ہدف سهام
طعن و ملام اہل اسلام ساختن و با جہانے
طرف شدہ رعایت شرع و مراعات
خاطر مسلمانان یکسر پشت انداختن خود چہ زیبا
ست شرع مظهر ہرگز ہنجو کارے رضاند ہد

نہ لگانے کار و اراج ہو دیاں خضاب لگانا مکروه
ہے کیونکہ اس میں شہر کی عادت سے خروج
کے باعث بدنامی ہوتی ہے جو کہ مکروه
ہے ۔ امام علامہ عارف باللہ سیدی
عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے
حدیثہ ندیر میں فرمایا جو شخص علاتہ کی
عادت خضاب یا عدم خضاب کی عادت سے
خروج کرے تو شہرت کی وجہ سے
مکروه ہے حالانکہ خضاب اور ترک خضاب
اور عادت کے خلاف کرنا شرعاً
دین و دیانت کے خلاف نہیں ہے
تو ایسے کام کے متعلق کیا حال ہوگا
جو شرعاً خود ناپسندیدہ ہے
اور تمام بلاد میں اس کی وجہ سے
مسلمانوں کے دلوں میں شدید
نفرت پائی جاتی ہے ، اس
نوع کے کاموں میں مشغول ہو جانا
اور اپنے آپ کو اہل اسلام
کے طعن و ملامت کے تیروں کا نشانہ
بنانا اور دنیا والوں سے ایک طرف ہو جانا ، شریعت
کی رعایت اور اہل اسلام کی مراعات کو یکدم
پس پشت ڈال دینا کیسے اچھا ہو سکتا ہے ۔
شریعت مطہرہ اس قسم کے کاموں سے خوش نہیں

کسان مذکور را باید کہ چارہ کار خود سازند و مجموع
مسلمین توبہ و معذرت پرده زند کہ بے سبب
افروختہ اند باب اعتذار بشانند و غبار ملائکہ
بر خاطر مسلمانان از جانب آماں نشسته است
بیفشانند حکم ایں قدرست اما کار مسطور با غراج
ایشان از زمرہ مسلمان نیز ذوق فریض و افراط
ہر دو بدست و میزان اعتدال بدست حق پرست
نظرست۔ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

ہوتی لہذا مذکورہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کام کی تدبیر (چارہ) کریں اور مسلمانوں کی مجلس میں توبہ اور معذرت میں مشغول ہوں کہ بغیر سبب حبلائی ہوئی آگ کو معذرت کے پانی سے بجھائیں۔ اور بے حسنی و تنگ دلی کا گرد و غبار جو ان کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں پر بیٹھ گیا ہے اسے جھاڑ دیں، صرف اتنا ہی حکم ہے۔ لیکن یہ کام جو سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ انھیں مسلمانوں کے گروہ سے نکال دیا جائے۔

یہ جائز اور مناسب نہیں، پس افراط و تفریط (زیاتی و کمی) دونوں ہی بُرے ہیں، اور حق پرستوں کے ہاتھوں میں عدل ترازو محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ت)

۲۰۳۳ء از گلگت چھاوٹی جوئناں مرسلہ سید محمد یوسف علی صاحب شعبان ۱۳۱۲ھ

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم سلامت، بعد آدابِ تسلیمات کے گزارش یہ ہے کہ براہِ مہربانی اس کا جواب بہت جلد مرحمت فرمائیے گا کیونکہ اس جگہ پر خطِ موصوعہ سے اپنی غائِب ہے۔ تاہم جو بات کے جواب کے واسطے عرضہ دوام کا ہونا چاہئے، بندہ کو اس وقت سو آپ کے اور کوئی نہیں یاد آیا، امیدوار ہوں کہ اکثر یہاں کے لوگ ناواقف ہیں، چند باتیں میں سوال میں لاتا ہوں ان کا جواب دیجئے گا، فقط۔

(۱) انگریز کے ولایت کی چند چیزیں ایسی ہیں جو کہ بوجہ یہاں دستیاب نہ ہونے کو ان کو استعمال کرنا اول تو مکھن وہاں سے گائے کے دودھ کا این کے ٹین کے بکس میں بند ہو کر آتا ہے اس پر گائے کا نمونہ بھی بنا ہوتا ہے اس کو خرچ میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اس طرف سے گائے کا دو دھن کے بکس میں آتا ہے چند شخص کہتے ہیں یہ اچھا ہے چند شخص اعتراض کرتے ہیں دیکھا ہوا کوئی صحیح نہیں بتلاتا صرف سنے ہوئے پر برتتے ہیں۔

(۳) ایک قسم کا دانت صفا کرنے کا بجائے مسواک کے انگریزی برش ہے اُس سے دانت خوب صفا ہوتے ہیں، چند شخص کہتے ہیں اس کا دستہ ہاتھی دانت کا ہے اور سینگ کے بال ہیں فرض کیا اگر سینگ کے بال ہیں اُن کو منہ میں لینا کیسا ہے؟ چونکہ کوئی اُس سے اصلاً خبر نہیں رکھتا عقل سے ہاتھی دانت بتاتے ہیں۔

(۴) یہ کہ بکری ہم نے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دی اس کو اپنے ہاتھ سے پکایا، اس کو انگریز نے اپنے

(۳) اصل اشیاء میں طہارت و نجات ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں کوئی ناپاک یا حرام چیز ملی ہے محض شبہہ پر نجس و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ ردالمحتار میں ہے :

لا یحکم بنجاستها قبل العلم بحقیقتہا
حقیقت حال معلوم ہونے سے پہلے اشیاء کی
نجاست کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (ت)
اُسی میں ہے:

فی التاتارخانیۃ من شک فی انائہ او ثوبہ
او بدنہ اصابہ نجاسة او کافھو طاهر
ما لم یستیقن وکذا الآبار والحیاض والحجاب
الموضوعة فی الطرقات ولیستقی منها الصغار
والمسلمون والکفار وکذا ما یتخذہ اهل
الشک او الجہلۃ من المسلمین کالمن والحیز
والاطعمة والیثاب اھ ملخصاً
اسی طرح مشرکین وکفار اور جاہل وناواقف مسلمانوں کی تیار کردہ اشیائے خورد و نوش کا حکم ہے (کہ محض
شک سے ناپاک متصور نہیں ہوں گی) اھ ملخصاً (ت)

ہاں اگر کچھ شبہ ڈالنے والی خبریں سن کر احتیاط کرے تو بہتر لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیف وقد قیل (اس لئے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: یہ کیسے ہو سکتا ہے
حالانکہ (اس کے متعلق) ایسا ایسا کہا گیا ہے) مگر ناجائز و ممنوع نہیں کہے، میسٹک جافور یہاں تک مڑا رکھا بھی یا کہ ہے

۲۲۰/۱	دار احياء التراث العربی بیروت	لے رد المحتار کتاب الطهارة باب الانجاس
۱۰۲/۱	" " "	لے " " " " " "
۱۹/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	لے صحیح البخاری کتاب العلم باب الرحلة فی المسئلة النازلة
۴/۴	دار الفکر بیروت	مسند امام احمد بن حنبل عن عقبہ بن حرث

اس کی بنی مسواک منہ میں لینی جائز ہے۔ درمختار میں ہے :

شعر المیتۃ غیر الخنزیر وحافرہا وقرنہا سوائے سور کے ہر مردار کے بال ، کھر اور سینک
طاہر ^۱ آہ ملتقطا۔ پاک ہوتے ہیں اہ ملتقطا۔ (ت)

البیۃ خزیر کے بالوں کا برش نجس ہے اور اُس کا استعمال حرام ، اُس سے دانت مانجنا ایسا ہے
جیسے پاخانے سے ، اور وہ بھی بلا دیورپ سے آتے اور علانیہ کہتے ہیں ، معلوم ہونے کی صورت میں تو صریح
حرام ہی ہے اور شبہہ کی حالت میں بھی بچنا ہے ، اور اصل تو یہ ہے کہ مسواک کی سنت چھوڑ کر نصرانیوں کا
برش اختیار کرنا ہی سخت جہالت و حماقت اور مرض قلب کی دلیل ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۴) اُس کھانے والے پر کچھ الزام نہیں ، ہاں کسی کافر خصوصاً ان بلا دیورپ میں انگریز کے ساتھ کھانے یا معاذاً
اس کا جھوٹا کھانے پانی سے احتراز ضرور ہے ۔

لما فیہ من مخالطة الکافر وقد قد منا کراهة مخالطة اهل الباطل والشر مطلقا فکیف الکافر فکیف اذا کان مسلطاً بالحکومة والنفوس والموسوسة تحب التقرب الیه ولما فیہ من اساءة ظنون المسلمین بنفسه وقد روی الامام احمد عن ابی الغادیۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایالک و ما یسوء الاذن ولما فیہ من ایقاع غیبرہ فی الغیبة ونفسه فی التهمة وقد جاء عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یققن مراقف التهم بل یروی فی ذالک عن النبی صلی اللہ

کیونکہ اس میں کفار سے میل جول پایا جاتا ہے حالانکہ ہم اس سے پہلے اہل باطل اور اہل شر سے مطلقاً میل جول کی کراہت بیان کر آئے ہیں پھر کیسے کافر سے اور کیسے حکومت پر جبراً مستط شخص سے میل جول کا جواز ہو سکتا ہے (یعنی اس کا حال تو زیادہ سنگین اور خطرناک ہے پس یہ کیسے روا ہو سکتا ہے) اور وسوسے ڈالنے والے نفوس تو چاہتے ہیں کہ ان کے تقرب میں گرفتار ہوں نیز اس میں مسلمانوں کے ہاں بدگمانی پائی جانے کا امکان ہوتا ہے ۔ امام احمد نے ابوالغادیۃ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے (اے بندو!) اپنے آپ کو ان کاموں سے بچاؤ جو کانوں کو بُرے

تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ لگیں اور اس میں دوسروں کو غیبت میں اور اپنے آپ کو تہمت میں ڈالنا ہے جبکہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مقامات تہمت سے بچے یعنی وہاں نہ ٹھہرے بلکہ اس باب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۰۴ از گلگت مرسلہ سزاوار امیر خاں ملازم کپتان اسٹوٹ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک ڈنڈی دار پیالے میں جس میں کچھ بال نہ پڑا ہو اگر ہم نے اس میں چائے بنائی اس کو قوم نصاریٰ نے آکر ڈنڈی پکڑ کر صرف اٹھالیا وہ چائے ہم کو پینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

جائز ہے، مسلمانوں کے مذہب میں چھوت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰۵ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۱۳ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مسلمان جو اینٹ کے کاروبار کرتے ہیں ان کے یہاں کھار نوکر ہیں، اگر یہ کھار ہندو کبھی کچھ اپنے یہاں سے پوری پکوا کر لائیں یا بازار سے اپنی آمدنی میں سے مٹھائی وغیرہ خرید کر کے دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہو گا یا نہیں؟ اور نیز عام اہل ہندو کے یہاں کے کھانے کا جو بطریق رسم کچھ بھیجیں لینا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیے قبول بھی فرمائے ہیں اور رد بھی فرمائے۔ کسری بادشاہ ایران نے ایک خچر نذر کیا، قبول فرمایا۔

الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس	حاکم نے مستدرک میں حضرت عبد اللہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان	رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا
کسری اھدی للنبی صلی اللہ تعالیٰ	کسری شاہ ایران نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ

عليه وسلم بغلة فركبها بحبل من شعر ثم
 اردفني خلفه قال الحافظ الدمي اطل في ذلك
 نظران كسرى مزق كتابه صلى الله تعالى
 عليه وسلم فبعيد ان يهدي له اقول
 يرد نظره حديث الآتي واما استبعاد
 فقد اجاب عنه العلماء بجوابين ذكرهما
 الزرقاني في شرحه على المواهب في ذكر
 بغاله صلى الله تعالى عليه وسلم -
 بعيد كذا تو اهل علم حضرات نے اس کے دو جواب دیئے ہیں جن کو علامہ زرقانی نے مواہب لدنیہ کی شرح میں
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خچروں کے شمار کے سلسلے میں ذکر کیا ہے۔ (ت)
 یونہی بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار اندر کیں، قبول فرمائیں، اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
 بخش دیں۔

رواه ابو داود عن بلال المؤذن رضي الله تعالى
 عنه وفيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم
 قال لبلال فاقبضهم واقض دينك -
 آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ان پر قبضہ کر کے اپنا قرض ادا کر دو۔ (ت)
 قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے۔

احمد والترمذی عن امير المؤمنين
 على كرم الله تعالى وجهه قال اهدى
 كسرى لرسول الله صلى الله تعالى
 امام احمد اور ترمذی نے امیر المؤمنین حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا
 کسری بادشاہ ایران نے حضور صلی اللہ تعالیٰ

لے المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة تعليم النبي صلى الله عليه وسلم لابن عباس دار الفكر بيروت ۵۴۱/۳
 لے شرح الزرقاني على المواهب اللدنية ذكر بغاله عليه الصلوة والسلام دار المعرفة بيروت ۳۸۹/۳
 لے سنن ابی داود کتاب الخراج والفی باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین آفتاب عالم پریس لاہور ۴/۸

علیہ وسلم فقبل منه واهدی قیصر فقبل منه واهدت له الملوك فقبل منه
 علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ بھیجا تو آپ نے اس کا تحفہ قبول فرمایا۔ اسی طرح قیصر روم (روم کے بادشاہ) نے تحفہ بھیجا وہ بھی آپ نے قبول فرمایا۔ اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی ہدیے بھیجے تو آپ نے وہ بھی قبول فرمائے۔ (ت)

قتیلہ بنت عبد العزی بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور، پنیر، گھی ہدیہ لائی۔ بنت الصدیق نے نہ لیا، نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، آیت اتری،

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الذِّیْنَ لَمْ یَقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ
 اللہ تعالیٰ ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو۔

سرواۃ الامام احمد عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
 امام احمد نے اس کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ت)

یہ حدیثیں تو جواز کی ہیں — اور عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا، فرمایا، تو مسلمان ہے، عرض کی، نہ۔ فرمایا،

اِنَّیْ نَهَیْتُ عَنْ زَبَدِ الْمُشْرِكِیْنَ - سرواۃ عن احمد و ابو داؤد و الترمذی و قال حسن صحیحہ۔
 میں کافروں کی دی ہوئی چیز لینے سے منع کیا گیا ہوں (امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حسن صحیح ہے۔ ت)

۱۔ مسند احمد بن حنبل عن علی بن ابی طالب المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۵-۹۹
 جامع الترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی قبول ہدایا للمشرکین امین کمپنی اردو بازار لاہور ۱۹۱/۱
 ۲۔ القرآن الکریم ۸/۶۰

۳۔ مسند احمد بن حنبل عن علی بن ابی طالب المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۵/۱
 جامع الترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی قبول ہدایا للمشرکین امین کمپنی اردو بازار لاہور ۱۹۱/۱

یونہی ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا، فرمایا: اسلام لا۔ انکار کیا۔ فرمایا،

انی لا اقبل هدية مشرك - رواه الطبرانی
فی البکیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنه بسند صحیح -
میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (امام طبرانی
نے المعجم البکیر میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بسند صحیح اسے روایت
کیا ہے۔ ت)

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا،

ان لا نقبل شيئا من المشركين - رواه احمد
والحاكم عن حكيم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بسند صحیح -
ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے (اس کو
امام احمد اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت حکیم
بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت
کیا ہے۔ ت)

اسی طرح اور بھی حدیثیں رد و قبول دونوں میں وارد ہیں،

فمنهم من نزعهم ان الرد لنسخ القول ورد بجهل
التاريخ ومنهم من وفق بانف من قبله
منهم فاهل كتاب لا مشرك كما في مجمع البحار
اقول قد قبل عن كسرى ولم يكن كتابا الا ان
يتسك في المجوس سنوا بهم سنة اهل الكتاب
غيرنا كحي نسا لهم ولا اكل ذبا نهم
شاہ ایران کا ہدیہ قبول فرمایا حالانکہ وہ اہل کتاب میں سے نہ تھا بلکہ مجوس سے تھا۔ مگر یوں استدلال کیا جائے
کہ مجوس نے اہل کتاب کی روش اختیار کی البتہ ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کا کھانا
جائز نہیں۔ (ت)

اس بارہ میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وہ حالت ہدیہ آرندہ و ہدیہ گیرندہ پر ہے اگر تالیف
قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا و تحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام

کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اُسے کوفت پہنچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف سے کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی و دماہنت راہ پائے گی تو اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت و محبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تہادوا تحابوا۔ رواہ ابو یعلیٰ بسند جید
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہاد ابن
عساکر و تصافحوا ینذهب الغل عنکم و
عندہ عن امّ المؤمنین الصدیقۃ سرفعتہ
تہادوا تزادوا و اجابا الحدیث۔
ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو تاکہ آپس کی محبت میں
اضافہ ہو۔ ابو یعلیٰ نے اس کو جید سند کے ساتھ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا ہے۔ اور ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا کہ ایک
دوسرے کے ساتھ مصافحہ کیا کرو (یعنی ہاتھ

ملا یا کرو) اس سے تمہارا باہمی کینہ دور ہوگا اور اسی نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مرفوعاً روایت کیا ہے ہدیہ دیا کرو تاکہ تمہاری باہمی محبت میں اضافہ اور ترقی ہو، الحدیث۔ (ت)

ایک حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الہدیۃ تذهب بالسمع والقلب والبصر۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ السیوطی و ضعفہ
الہیثمی وغیرہ۔
ہدیہ آدمی کو اندھا بہرا، دیوانہ کر دیتا ہے (امام
طبرانی نے اس کو معجم کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے
اس کی تحسین فرمائی جبکہ بیہمی وغیرہ نے اسے ضعیف

قرار دیا۔ (ت)

نیز حدیث میں ہے، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الہدیۃ تعور عین الحکیم۔ اخرجہ الدشیشی
ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے (دشیشی نے بسند

۱۱۰/۶	مؤستہ الرسالہ بیروت	حدیث ۱۵۰۵۵	عن ابی ہریرۃ	لہ کنز العمال بخوالہ ابن عساکر
"	"	۱۵۰۵۶	"	"
"	"	۱۵۰۵۷	عن عائشہ صدیقہ	"
۱۸۳/۱۷	المکتبۃ الفیصلیۃ	حدیث ۴۸۸	المعجم الکبیر للطبرانی	"
۳۳۵/۴	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدیث ۶۹۶۹	الفردوس بآثار الخطاب	"

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضعیف حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
ہند ضعیف۔ حوالے سے اس کی تخریج فرمائی۔ (ت)

اور اگر نہ کچھ مصلحت ہو نہ کچھ اندیشہ تو مباح ہے چاہے لے چاہے نہ لے،
وقد بنی الامر فی ذلك علی المصالح علیما ونا ہمارے علماء کرام نے اس معاملہ میں مختلف مصالح
الکرام کما نقلہ فی الباب الرابع عشر من پر بنیاد رکھی ہے، جیسا کہ اس کو فتاویٰ ہندیہ کی
کراہیۃ الہندیۃ عن المحیط عن الامام بحث کراہت چودھویں باب میں بحوالہ محیط امام
الفقیہ ابی جعفر وغیرہ فرامجعه۔ فقیہ ابو جعفر وغیرہ نے نقل کیا ہے، لہذا اس کی طرف
رجوع کیا جائے۔ (ت)

پھر ان کا پکایا ہوا یا بدیر دیا ہوا گوشت تو حرام ہے جب تک اپنے سامنے جانور ذبح ہو کر بغیر نگاہ سے
غائب ہوئے سامنے نہ پکا ہو اور اس کے سوا اور پکائی ہوئی چیزیں اور بازار کی مٹھائی دودھ دہی گھی ملائی
سب کا ایک حکم ہے کہ فتویٰ جواز اور تقویٰ احتراز۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۰۹ از ملک بنگالہ شہر نصیر آباد قصبہ لانا پڑا مسئلہ محمد عظیم الدین صاحب ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک شخص مسلمان سود و رشوت وغیرہ حرام کھاتا ہے اور
تجارتی وغیرہ حلال پیشہ بھی اُس کا ہے یعنی مال مختلط حرام و حلال شے ہے اور وہ نماز پڑھتا نہیں، اس کے
مکان پر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بیتوا لتجبروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

جائز بایں معنی تو ہے کہ کھائے گا تو کوئی شے حرام نہ کھائی جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شے جو میرے سامنے
آئی بعینہ حرام ہے،

بہ ناخذ مالہ تعرف شیئا حراما ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین شے کے
بعینہ نص علیہ محرر المذہب حرام ہونے کو پہچان نہ لیں چنانچہ مذہب قلیبند
الامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کما فی کرنے والے امام محمد رحمہ اللہ نے اس کی صراحت
الذخیرۃ وغیرہا۔ فرمائی ہے جیسا کہ ذخیرہ وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ (ت)

مگر احتراز اولیٰ خصوصاً جب کہ غالب حرام ہو،

خروجاً عن الخلاف وكما في رد المحتار عن الذخيرة
عن الامام ابی جعفر احب الی فی دینہ ان
لا یأكل ویسعه حکما ان لم یکن (ذلك الطعام)
غصبا ورشوة الخ۔

اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ طعام مال غصب شدہ اور رشوت وغیرہ سے نہ ہو الخ۔ (ت)
خصوصاً جب کہ یہ شخص سود اور رشوت لینے کے باعث نہ صرف فاسق بلکہ عباد اللہ پر ظالم ہے ایسے
فاسق سے اظہار بغض و نفرت پر سلف صالح کا اجماع قائم ہے۔ امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ
العالی احوال العلوم شریف میں فرماتے ہیں :

طرق السلف قد اختلفت فی اظهار البغض
مع اهل المعاصی وکلہم اتفقوا علی اظهار
البغض للظلمة والبغضة وکل من عصی الله
تعالی بمعصیة متعدیة منه الی غیرہ الخ۔
اس کی یہ کارروائی دوسروں تک متجاوز ہوتی ہے الخ۔ (ت)

تو اس کے یہاں کھانے سے اور زیادہ احتراز چاہئے خصوصاً اس کے ساتھ کھانے سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۱ از بگرام شریف مرسلہ حضرت سید محمد زاہد صاحب دوم رجب ۱۳۱۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میز پر اور ٹیک لگا کر کھانا کیسا ہے ؟

الجواب

ٹیک لگا کر کھانا اگر نیت تکبر ہو تو کراہت کیسی حرام ہے،
قال تعالیٰ الیس فی جہنم مشوی للمتکبرین
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : کیا دوزخ تکبر کرنے والوں
کا ٹھکانہ نہیں (یعنی یقیناً ہے)۔ (ت)

ورنہ بلا کراہت درست، بعض اوقات حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی اس کا فعل
لہ رد المحتار کتاب المحظورات الاباحۃ فصل فی البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۳۶/۵
لہ احیاء العلوم کتاب آداب الالفۃ واخوة بیان البغض فی اللہ مطبعۃ المشہد الحسینی ۱۶۸/۲
لہ القرآن الکریم ۶۰/۳۹

مروی ،

فقد اخرج ابو نعیم عن عبد اللہ بن
السائب عن ابيه عن جدّه وقال
هو وهم والصواب ابن عبد اللہ بن
السائب عن ابيه عن جدّه رضی اللہ
تعالیٰ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یا کل ثریدا متکئا علی مسریر
ثم یشرب من فخارہ ۱۱

بیشک عبد اللہ بن سائب سے بواسطہ اپنے باپ،
اپنے دادا، محدث ابو نعیم نے اس کو تخریج کیا اور
فرمایا، یہ وہم ہے ٹھیک یوں ہے ابن عبد اللہ
بن سائب عن ابيه عن جدّه (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو تخت پر تکیہ لگائے کھانا (ثرید) کھاتے ہو
دیکھا پھر نچتے مٹی کے برتن سے پانی پیتے ہوئے
بھی دیکھا۔ (ت)

ہاں عادت کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی اور یہی افضل ،

اخرج الامام احمد في كتاب الزهد عن
الحسن مرسلًا والبيهقي نحوه عن ابی هريرة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا من رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اقی بطعام
وضعه علی الارض ۱۲ ، واخرج
الديلمی فی مسند الفردوس عنہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعه الی النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعها علی
الحضیض ثم قال انما انا عبد اكل کما
یاکل العبد واشرب کما یشرب
العبد ، واخرج الدارمی و

امام احمد نے کتاب الزہد میں امام حسن سے بغیر سند
(یعنی مرسلًا) تخریج فرمائی۔ محدث بزار نے اسی کی
مثیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج فرمائی۔
جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں کھانا لایا جاتا تو آپ اسے زمین پر رکھ دیتے۔
محدث دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً تخریج فرمائی یعنی
حضرت ابو ہریرہ نے حضور اقدس سے روایت کی
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ کاریہ تھا کہ کھانا
زمین پر رکھ کر خود زمین پر بیٹھ جاتے اور فرماتے
میں ایک بندہ ہوں اس لئے اس طریقے سے

۱۱ ابو نعیم

۱۲ الزہد لاحمد بن حنبل

دار الایمان للتراث القاہرہ

۱۱ ص
۱۲ کتاب السادة بوالہ الديلمی عن ابی ہریرہ ۳۹۳/۸ و ابن عدی فی الکامل دار الفکر بیروت ۵/۱۹۴

الحاکم وصححه و اقروہ عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اذا وضع الطعام فاخلعوا نعالکم
فانه اسوٰح لا قد امکم و اخرجہ
ابو یعلیٰ بمعناه و مراد وهو
السنة۔

کھانا اور پیتا ہوں جس طریقے سے ایک غلام یعنی بندہ
کھانا اور پیتا ہے۔ نیز دارمی اور حاکم نے تخریج کی
اور اسے صحیح قرار دیا۔ اور انھوں نے اسے ثابت
رکھا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے
اتار دو کیونکہ ایسا کرنا تمہارے قدموں کے لئے زیادہ
باعث راحت ہے اور ابو یعلیٰ نے اس مفہوم کی تخریج
کی البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ سنت ہے (ت)

شرع الاسلام اور اس کی شرح میں ہے :
(وضع الطعام على الارض احب
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
على السفرة وهي اى و المحال
السفرة (على الارض) لا على شئ اخر
فوق الارض)

دستر خوان پر کھانا رکھ کر کھانا آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ پسند تھا اور حالت
یہ ہوتی تھی کہ دسترخوان زمین پر بچھا ہوتا تھا نہ کہ
کسی اور چیز پر جو زمین کے اوپر ہو۔

عین العلم اور اس کی شرح میں ہے :
(ياكل على السفرة الموضوعة على الارض) فهو
اقرب الى اديه عليه الصلوة والسلام و
تواضعه لمقام الانعام (فالحنوان والمنحل
والاشنان والشبع من
البدع وان لم تكن
هذه مومات غير الشبع) فانه

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دسترخوان پر کھانا تناول
فرماتے جو زمین پر بچھا ہوتا پس مقام انعام میں یہ چیز
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب اور تواضع کے
زیادہ قریب ہے لہذا دسترخوان بچھانا جو زمین کی
 بجائے کسی اور چیز پر بچھا ہو یہ آپ کو نا پسند تھا۔
چھلنی سے چھانا ہوا آٹا، اُشنان (خوشبودار گھاس)

مذمومہ اور مختصراً۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور سیر ہو کر کھانا یہ (سب) بدعات میں سے ہیں (یعنی سنت میں شامل نہیں) اگرچہ سیری کے علاوہ باقی کام مذموم نہیں البتہ سیری مذموم ہے اور مختصراً، واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۱۱ از بریلی محمدن بورڈنگ ہاؤس بریلی مرسلہ عظمت حسین صاحب ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ
کیا فرماتے ہیں علماء اہلسنت وجماعت اس بارے میں کہ آیا شیعوں کے ہمراہ ان کے مکان پر تیار شدہ کھانا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور یہ بات جو مشہور ہے کہ شیعہ اہلسنت وجماعت کو کھانا خراب کھلاتے ہیں اس کا کیا ثبوت عقلی یا نقلی ہے؟ اور نقلی ہے تو کس کی کتاب سے اور کس کتاب سے؟
بیّنوا توجبروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

روافض کے ساتھ کھانا کھانا، اُن کی تقریبات سرور میں دوستانہ شریک ہونا اور جو امور ولاد ووداد و محبت پر دلالت کریں اُن سے احتراز و اجتناب کی نسبت احادیث کثیرہ واقوال ائمہ وافرہ متطافرہ وارد ہیں ازاں جملہ حدیث ابن حبان و عقیلی وغیرہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
لا تاكلوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسوهم۔ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے پاس بیٹھو۔

قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے:
ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار۔
میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں چھوئے دوزخ کی آگ۔

اور فرماتا ہے:
ولا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔
یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔
یہ بات کہ یہ نامقید فرقہ جب اہلسنت کے بعض ناواقفوں کو کھانا دیتا ہے خراب کر کے دیتا ہے اس پر

کسی دلیل و برہان عقل کے قیام کے کیا معنی، یہ امور متعلق بشہادت ہیں، مشہور اسی طرح ہے والصلو عند اللہ (حقیقی علم کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ت) اور اس کا پتا اُن کی اُن حرکات سے چلتا ہے جو خاص حرم محترم مکہ معظمہ میں ان کی بیباکیوں سے صادر ہوتی ہوئی سنی ہیں اور بعد اطلاق سزائیں دی جاتی ہیں فقیر جس زمانے میں حاضر الحال تھا خدام کرام کعبہ معظمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک رافضی نے حرم مبارک میں پیشاپ کیا کہ اہلسنت کے کپڑے خراب ہوں اسی زمانے میں مسوٹ ہوا کہ کوئی خدا نازکس معاذ اللہ حجر اسود شریف پر کوئی گندی چیز لگا گیا کہ مسلمان ایذا پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱۲۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ از شہر کہنہ۔ مسئلہ سید عبد الواحد متھراوی

کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اکثر عرق جو کہ انگریزی دواخانوں میں فروخت ہوتے ہیں اور نہایت باضم شستی مہی مسمن بدن ہیں مگر ہم کو اُن کی ساخت کی کیفیت بالکل معلوم نہیں، اور اُن میں نشہ بھی مطلق نہیں، نہ کچھ سرور اور کیفیت ہے، لیکن وہ شراب کے نام سے موسوم ہیں اور بقیمت گراں فروخت ہوتے ہیں لیکن فشی مطلق نہیں خواہ کئی گلاس پی لئے جائیں، تو ایسے عرق کے جواز میں کیا حکم ہے؟ بیتنا التوجسوا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اصل یہ ہے کہ اصل اشیا میں طہارت و اباحت ہے، جب تک نجاست یا خمر مت معلوم نہ ہو حکم جواز ہے۔

رد المحتار میں ہے: اگر کپڑے پانی میں پیدا نہ ہوں اور ان میں بہتا خون ہو تو یہ نجس (نا پاک) ہیں بصورت دیگر یہ پاک ہیں لہذا جب تک ان کی حقیقت معلوم نہ ہو ان پر نجاست کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اور اسی میں شمار خانہ کے حوالے سے ہے کہ جس شخص کو اپنے جسم، لباس اور برتن کے پاک ہونے میں شک ہو تو جب تک شک یقین میں نہ بدل جائے وہ

فی رد المحتار هذه الدودة ان كانت غير مائية الولد وكان لهادم سائل فهي نجسة والا فطاهرة فلا يحكم بنجاستها قبل العلم بحقيقتها اهـ و فيه عن التتارخانية من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن وكذا ما يتخذ اهل الشرك كالسمن و الخبز والاطعمة والشياب اهـ ملخصا۔

پاک ہی تصور ہونگے۔ اسی طرح مشرکین کی تیار کردہ اشیا خورد و نوش اور طبوسات وغیرہ از قسم گھی،

رد المحتار کتاب الطہارۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۲۰/۱
باب الانجاس ۱۰۲/۱

مٹھائی، کھانا اور کپڑے وغیرہ اس وقت تک پاک اور قابل استعمال سمجھی جائیں گی جب تک ان میں کسی ناپاک نجس چیز کی ملاوٹ یا لگاوٹ کا یقین حاصل نہ ہو (مخصوصاً دت)

مگر ان عرقوں کا بنام شراب مشہور ہونا سخت شبہ ڈالنے والا ہے اور اس کا مؤید یہ ہے کہ نصاریٰ کو شراب سے بے حد اشتغال ہے ان کے یہاں کی رقیق اشیاء میں کم کوئی چیز اس نجاست غلیظہ سے خالی ہوگی اور کچھ نہ ہو تو اسپرٹ کی شرکت اکثر ہوتی ہی ہے کوئی پتھر اس سے پاک نہیں اور ایسی شرکت اگرچہ موجب سکرنہ ہو نجس و حرام کر دیتی ہے اگر شراب کا کچھ میل نہ ہوتا تو اسے شراب کا نام دینے کی کیا وجہ ہوتی، تو جب تک حال تحقیق نہ ہو اس سے احتراز ہی میں سلامت ہے۔ حدیث میں ہے:

ایاک وما یسوا الا ذنبا لے جو کچھ کانوں کو برا لگے اس سے بچو۔ (دت)

بہیں شرع مطہر نے جس طرح بُرے کام سے بچنے کا حکم فرمایا بُرے نام سے بھی احتراز کی طرف بلایا، سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے دریائی سُور کا حکم پوچھا: فرمایا: حرام ہے۔ عرض کی: وہ سُور نہیں ہوتا۔ فرمایا: تمہیں نے اُسے اس نام سے تعبیر کیا۔ واللہ سبحنہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱۳ حاداً و مصلیاً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید سود خوار کے یہاں کھانا کھانا مسلمانوں کو اور وعظ مولود شریف پڑھ کر اُسے سود خوار سے کچھ لینا اور اُس کا پیسہ مسجد میں لگانا گیا رھویں مولود شریف میں مٹھائی تقسیم کرنا اور کپڑا وغیرہ خیرات کرنا حالانکہ اُسی زید سود خوار کے یہاں تجارت چمڑہ فروشی وغیرہ وزمیں داری مالگداری بھی ہوتی ہے، ان سب صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب

جب اُس کے یہاں رزق حلال کے ذرائع تجارت زراعت بھی موجود ہیں تو امور مذکور میں کچھ حرج نہیں جب تک کسی خاص روپیہ کی نسبت معلوم نہ ہو کہ یہ وجہ حرام سے ہے، امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بہ ناخذ مالہ نعرف شیئاً حراماً بعینہ کافی
الہندیۃ عن الذخیرۃ لے ہم اسی کو لیتے ہیں جب تک کسی معین چیز کا حرام ہونا واضح نہ ہو، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ذخیرہ سے نقل کیا گیا ہے۔ (دت)

لے مسند احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الغادیۃ
لے الفتاویٰ الہندیۃ کتاب اکراہیۃ الباب الثانی عشر
المکتب الاسلامی بیروت ۴/۶
نورانی کتب خانہ پشاور ۳۲۲/۵

ہاں بنظر مصالح شرعیہ اُس کی زبردستی اور تنبیہ اور نگاہِ مسلمانان میں اُس کے فعل کی تفسیح کے لئے اُس کی دعوت سے احتراز خصوصاً مقتدار عالم کو انسب و اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ زید نے ظاہر پیر کے نام پر بکرایا مُرغا چڑھایا اور رات بھر گیارہ کرائی یعنی بکرے کے گوشت کو آگ کے پاس رکھ کر اور جھنڈی گاڑ کر آگ میں لونگ جلاتی اور گھی جلیا اور ڈبرو یعنی دُف بجا کر گانا کرایا اور اُس نے اُسی گوشت کا کھانا پکوا کر مسلمانوں کی دعوت کی اور جس شخص نے نیاز کرائی ہے وہ مردہ بھی کھاتا ہے، اس کے یہاں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص اس قسم کا کھانا نہ کھائے اُس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب

مسلمانوں کو اُس کے یہاں کا کھانا کھانا اُس سے باتِ چیت کلامِ سلام کرنا نہ چاہیے جب تک تو بہ نہ کرے اُس پر تو بہ فرض ہے اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱۵ ازبنگالہ ضلع سلٹ موضع قاسم نگر سمرٹہ مولوی اکرم یکم ربیع الاول شریف ۱۳۲۰

۲۱۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں؟

- (۱) سو دُخوار کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواز کی کوئی صورت ہے تو بیان فرمائیے۔
- (۲) بے نمازی کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواز کی کوئی صورت ہو تو ارشاد فرمائیے، اور کبھی کبھی جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کو بے نمازی کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو مطلقاً نہیں پڑھتا ہے اور جو گاہے گاہے پڑھتا ہے ان دونوں شخصوں میں کیا فرق ہے؟ بینوا اللہ، توجروا عند اللہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بیان کرو تاکہ اس کے ہاں اجر و ثواب پاؤ۔ ت) فقط۔

الجواب

(۱) جائز ہے جب تک خاص اس شے کا جو اس کے سامنے لائی گئی حرام ہونا تحقیق نہ ہو،

فی الہندیۃ عن الظہیریۃ عن الفقیہ
ابن الیث قال قال محمد و بہ تاحذ مالہ
فتاویٰ ہندیہ بحوالہ فتاویٰ ظہیریہ، فقیہ ابواللیث
سے مروی ہے، فرمایا امام محمد نے ارشاد فرمایا
ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز
کی صورت کو نہ جانیں۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے
اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے (ت)

فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ شاور ۵/۲۷۷

ہاں عالم مقید کو بلا ضرورت مطلقاً استرازا چاہئے کہ اس کا گناہ عوام کی نظر میں بھکانا ہو جائے۔

فی الہندیۃ عن الملقط یکرہ للمشہور المقصدی بہ
الاختلاط الی سرجل من اهل الباطل
والشر الا بقدر الضرورة لانه یعظم المؤمنین
ایدی الناس الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ ہندیہ میں ملقط سے نقل کیا ہے کہ کسی مشہور مقصد اور پیشوا کو اہل باطل اور اہل شر سے میل جول اور آمد و رفت رکھنا مکروہ ہے مگر بقدر ضرورت، کیونکہ وہ لوگوں کے سامنے بڑے ہو جائیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۲) یہاں جواز پہلی صورت سے بھی اظہر ہے کہ ترک نماز کا مال و طعام پر کیا اثر ہے اور عالم مقید کو بے ضرورت اس سے استرازا نہ کہ تر ہے کہ ترک نماز کبیرہ اثبت و اکبر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہاراً
سواء الطیرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

جس کسی نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو وہ کلم کھلا کافر ہو گیا (یعنی حد کفر تک پہنچ گیا کیونکہ مرتکب کبیرہ بغیر انکار کے کافر نہیں ہوتا جیسا کہ اصول مقررہ ہے) امام طبرانی نے اس کو الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ت)

اور نماز کبھی پڑھنا یا بلا عذر شرعی ترک کر دینا احکام میں دونوں یکساں ہیں جب تک توبہ نہ کریں دونوں سخت اشد فاسق مرتکب اثبت کبیرہ ہیں بل جتنی بار زیادہ ترک کریگا کبار کا شمار اور گناہوں کا بار بڑھتا جائے گا و الیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم۔

مسئلہ ۲۱۱ از اترولی ضلع اعظم گڑھ محلہ مغلاں مرسلہ اکرام عظیم صاحب ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۱ھ

(۱۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ملت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از روئے قرآن و حدیث و فقہ کے اس بارے میں کہ ایک فرقہ مسلمان گازروں یعنی دھویوں کا جو اپنا پیشہ پارچہ شونی کا کرتے ہیں اور اس وقت تک بموجب رواج قدیم اس قصبہ اترولی کے مسلمانوں کے کھانے پینے میں شریک نہیں ہیں یعنی مسلمان یہاں کے اُن کا کھانا پانی نہیں کھاتے پیتے ہیں اور اس کو سخت بُرا سمجھتے ہیں اب وہ فرقہ مسلمان دھویوں کا اس امر کا خواہشمند ہے کہ ہمارا کھانا پینا سب مسلمان کھائیں پئیں اور ہم کو مسلمانوں میں ملائیں اور ہم کو احکام شرع سکھائے جائیں اور اب ہم نماز پڑھیں گے اور اس کو ترک نہ کریں گے۔ چنانچہ وہ اکثر نمازی ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور مسجدوں میں آ کر

کلمہ و نماز وغیرہ یاد کرتے ہیں آیا ان مسلمان دھوبیوں کو مسلمانوں میں شامل نہ کیا جائے اور اُن کو احکام شرع نہ سکھائے جائیں اور اُن کا کھانا پانی مسلمان نہ کھائیں پس اور ان سے موافقی رواج قدیم اس قصبہ کے متنفر رہیں اور اُن کی دلجوئی نہ کریں یا یہ سب امور اُن کے ساتھ کئے جائیں؟

(۲) جن مسلمانوں نے اُن مسلمان دھوبیوں کے گھر کا کھانا پانی کھایا ہے بعد اُن کے نمازی ہونے کے کیا وہ مسلمان کھانے والے کچھ گنہگار ہیں یا نہیں؟

(۳) بے نمازی مسلمان دھوبیوں کے گھر کا جو اپنا پیشہ پارہ شوقی کا کرتے ہیں پینا درست ہے یا نہیں اور اس مسئلہ کا حکم شرعی کیا صرف دھوبیوں کی قوم سے خصوصیت رکھتا ہے یا سب اقوام اہل اسلام اس حکم میں شامل ہیں؟

(۴) جو مسلمان اس قصبہ کے بموجب رواج قدیم کہتے ہیں کہ مسلمان دھوبیوں کو مسلمانوں میں نہ ملا یا جائے اُن کا کھانا پانی نہ کھایا یا پیا جائے اور اُن مسلمانوں کو بھی بُرا کہتے ہیں جو کہ نمازی مسلمان دھوبیوں کے گھر کا کھانا کھا آئے ہیں اور اُن سے نفرت رکھتے ہیں، مسلمان متنفر کرنے والے اور بُرا کہنے والے گنہگار ہیں یا نہیں؟

(۵) جو مسلمان بے نمازی یا نمازی پیشہ ناجائز کھلم کھلا کرتے ہیں جیسے نقالی و قوالی و شراب فروشی و سود خواری وغیرہ اُن کے گھروں کا کھانا پینا اور مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟

(۶) جن اقوام مسلمان نمازی یا بے نمازی کی عورات بموجب روایت قدیم کے پردہ نشین نہیں ہیں اُن کے گھروں کا کھانا پینا اور مسلمانوں کو درست ہے یا نہیں؟

(۷) اہل ہنود کی دکان یا مکان یا ہاتھ کی اشیاء تر و خشک خوردنی یا نوشیدنی غذائی یا دوائی کھانا پینا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

(۱) انھیں مسلمانوں میں ملانا اور احکام دین سکھانا فرض ہے اور نفرت دینا دلانا باوصف درخواست تعلیم شریعت سے محروم رکھنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بشر واولاد تنفروا۔ (خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ ت) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لیتیننہ لنا سن (تم اسے لوگوں کے لئے ضرور بیان کرو۔ ت)

(۲) انھوں نے بہت اچھا کیا اُن پر کچھ الزام نہیں۔

(۳) عوام ہندوستان نے چھوٹ کا مسئلہ کفار ہند سے سیکھا ہے، دھوبی ہر قسم کے کپڑے ظاہر و خفیہ سب کچھ دھوتے ہیں اس لئے ہندو چھوٹ مانتے ہیں، جاہل مسلمان بھی انھیں کی پیروی کرتے ہیں اور خود ہندوؤں کے مکانوں اور دکانوں سے دودھ، دہی، پوری، کچوری، مٹھائی سب کچھ کھاتے ہیں حالانکہ تمام ہندو سخت گندے رہتے ہیں اور اُن کے پانی برتن نہایت گھن کے قابل ہیں۔ مسلمان دھوبیوں سے ظاہر ہی ہے کہ وہ ضرور اپنے کھانے پانی میں طہارت کا خیال رکھتے ہوئے اور ہندوؤں سے اصلاً اس کی امید نہیں جس قوم کے یہاں گوبر پوتر ہو یعنی پاک کرنے والا، انھیں طہارت سے کیا علاقہ، البتہ جو دھوبی یا کوئی قوم طہارت کا لحاظ نہ رکھے اس کے کھانے پینے سے احتراز بہتر ہے اور نہ کیا جائے تو کچھ گناہ نہیں جب تک کسی خاص کھانے کی نجاست تحقیق نہ ہو، اسی بنا پر ہندو کے یہاں کا کھانا پینا سوائے گوشت کے جائز رکھا گیا ہے اگرچہ بہتر بچنا ہے۔

کمانص علیہ فی نصاب الاحتساب جیسا کہ نصاب الاحتساب میں اس کی تصریح کی گئی
وغیرہ وبتناہ فی فآولنا غیر مرقۃ ہے اور ہم نے اس کو اپنے فتاویٰ میں متعدد بار

بیان کیا ہے۔ (ت)

(۴) ہاں یہ بے جا و بلاوجہ شرعی تفرقہ کرنے اور مسلمانوں کو بُرا کہنے والے گنہگار ہوئے۔

(۵) جس کا ذریعہ معاش صرف مالِ حرام ہے اس کے یہاں سے بچنا ہی اولیٰ ہے تحذیر عن الخلاف (اختلاف سے بچتے ہوئے۔ ت) مگر کوئی کھانا حرام نہیں جب تک تحقیق نہ ہو کہ خاص یہ کھانا وجہ حرام سے ہے عملاً باصل الحل (حل کے اصل ہونے پر عمل کرتے ہوئے۔ ت) ہاں یہ تجویز بات ہے کہ ایسے فاسقوں سے خلط ملط مناسب نہیں خصوصاً ذی علم کو۔

(۶) اگر وہ موٹے اور خوب گھیر دار کپڑے پہنے سر سے پاؤں تک جسم ڈھانپنے نکلتی ہیں کہ سوا منہ کی ٹہکی اور ہتھیلیوں کے بال یا گلابا بازو کلائی یا سیٹ یا پنڈلی کچھ ظاہر نہیں ہوتا جب تو حرج نہیں ورنہ وہ عورتیں فاسقہ اور اُن کے مرد دیوث ہیں ان سے احتراز چاہئے اُسی بنا پر کہ فاسقوں سے میل جول مناسب نہیں ورنہ اصل کھانے میں حرج نہیں۔

(۷) اس کا جواب نمبر ۳ میں آگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۴ مرسلہ ڈاکٹر محمد واعظ الحق سعد اللہ لودی ڈاکٹر نہ خسر و پور ضلع پٹنہ

مولوی ضیاء الدین صاحب ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عرق تازی جس کو اس ہندوستان میں تازی کہتے ہیں بذاتہ حلال ہے یا حرام؟ تازی ایسی صورت میں کہ شب کو نیا برتن تازی میں لگایا جائے اور علی الصباح اتار لیا جائے اور اُس میں کسی قسم کا سکر نہ پیدا ہو تو حلال ہے یا حرام؟ بیٹنوا توجروا (بیان فرماؤ تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

تازی فی نفسہ ایک درخت کا عرق ہے جب تک اس میں جوش و سکر نہ آئے طیب و حلال ہے جیسے شیرہ انگور، لوگوں کا بیان ہے کہ اگر کورا گھڑا وقت مغرب باندھیں اور وقت طلوع اتار کر اُسی وقت استعمال کریں تو اس میں جوش نہیں آتا، اگر یہ امر ثابت ہو تو اُس وقت تک وہ حلال و طاهر ہوتی ہے جب جوش لائے ناپاک و حرام ہوتی۔ مگر اس میں تنقیح طلبت امر ہے کہ آیا حرارت ہو ابھی چند گھنٹے یا چند پہر ٹھہرنے کے بعد اُس عرق میں جوش و تغیر لاتی ہے یا نہیں، اگر ثابت ہو تو شام کے وقت تازی چند پیڑوں سے بقدر معتد بہ نکال کر کسی طرف میں بند کر کے صبح تک رکھ چھوڑیں تو ہرگز متغیر نہ ہوگی جب تک آفتاب نکل کر دیر تک دھوپ سے اس میں فعل نہ کرے جوش نہیں لاتی تو اس صورت میں وہ بیان مذکور ضرور پایہ ثبوت کو پہنچے گا ورنہ صراحتہ معلوم ہے کہ شام کو جو گھڑا لگایا جائے گا تازی اُس میں صبح تک بتدریج آیا کرے گی تو وہ اجزاء کہ اول شام آئے تھے طول مدت کے سبب حرارت ہو اسے اُن کا تغیر منظور ہے اور جوش و تغیر محسوس نہ ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ اجزاء جنھیں مدت اس قدر نہ گزرے کہ ہنوز تغیر کی حد تک نہ پہنچے کثیر و غالب میں اس تقدیر پر اُس سے احتراز میں سلامتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ مرسلہ شیخ ممتاز حسین صاحب از رمپورہ تھانہ بھوسی پورہ پرگنہ بریلی ۱۶ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دولہ کی اور ایک لڑکے نے خاکروب کی لڑکی سے روٹی چھین کر کھالی۔ ایک لڑکی کی عمر چودہ برس کی اور دوسری کی گیارہ برس کی، اور لڑکے کی عمر دس برس کی، اب اُن کے ساتھ کھانا کھانا یا اُن کے ہاتھ کی کوئی چیز لینا اور کنویں سے پانی بھرانا درست ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت) بعض صاحبوں نے فرمایا ہے کہ روٹی کے کھانے سے یا خاکروب کے چھونے سے کوئی نقصان نہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو جس مسلمان کا بھی چاہے وہ خاکروب کی روٹی کھائے اور پانی پئے، پھر علقہ کیوں کیا ہے، خاکروب کو

جو بات مسلمانوں پر فتح باب غیبت کرے انھیں فتنے میں ڈالے گی اور انھیں فتنے میں ڈالنا حرام ہے ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم
لم یأتوہم عذاب جہنم ولہم عذاب
الحریق۔
بلاشبہ جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان
عورتوں کو فتنے میں ڈالا (پھر اس جرم) سے توبہ
نہ کی تو ان کے لئے عذاب دوزخ ہے اور جلا

دینے والی آگ کا عذاب ہے۔ (ت)

مسلمان کہ بھنگیوں سے احتراز کرتے ہیں شرعاً منع نہیں، نہ شرعاً اصل ہے، اور وہ عادت فاشیہ
ہونے کے باعث طبیعت ثانیہ ہو رہا ہے تو ضرور وہ ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا اور اپنے کنویں سے اس کا
پانی بھرنا گوارہ نہ کریں گے، اب اگر اس نے اس پر صبر کیا تو خود اپنے ہاتھوں بلا میں پڑا، اپنی عاقبت تنگ
کی اور اس کے قریب رشتہ داروں نے بھی اسے برادری سے نکالا تو قطع رحم کا بھی باعث ہوا اور وہ
سخت حرام ہے، اور اگر اس سے صبر نہ ہوا تو ضرور اس کے باعث فتنہ اٹھنے فساد پھیلنے کا اندیشہ قوی
ہے، اور مسلمانوں میں فساد پیدا کرنا حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

والفتنة اشد من القتل۔
فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت جہنم ہے (ت)
حدیث میں ہے :

الفتنة نائمة لعن الله من يقظها۔
فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے لہذا جو کوئی اسے جگائے
اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (ت)

غرض بہت وجہ سے یہ فعل شرعاً نادرست ہے اول لڑکی لڑکوں کو ان کے مرتبی تنبیہ کریں اور مسلمانوں
کو ان سے توبہ کرائیں اس کے بعد ان کے ساتھ کھانے پینے، کنویں سے پانی بھرنے میں حرج نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔ ت)۔

۲۲۶ھ بمطابق ۱۸۴۴ء مرسلہ طالب حسین خاں ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۲۲ھ
(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر موضع میں بد جانور کا گوشت

۱۰/۸۵ لہ القرآن الکریم

۱۹۱/۲

۳۴۰/۲ دارالکتب العلمیہ بیروت حدیث ۵۹۷۶ لکھ الجامع الصغیر بحوالہ الرافعی عن انس

کھاتے ہیں اُن کے یہاں کا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟
(۲) مسلمان کو قصداً شکار سور کا کرنا اور بلم سے مارنا اور گتے سے، اور اہل ہندو کو کھلانا جائز ہے

یا نہیں؟

(۳) سود لینے والے کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ اگر اس کی آمدنی اور جگہ سے بھی ہے تو اس کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے۔ بیتواتوجروا (بیان منہا واد) اجرو ثواب پاؤ۔ ت

الجواب

(۱) جو کفار اُس بد جانور کو کھاتے ہیں جیسے ٹھاکر وغیرہ، بہتر یہ ہے کہ ان کے یہاں کی روٹی سے بھی احتراز کیا جائے کہ ظاہر یہی ہے کہ اُن کے برتن اور بدن سب نجس ہوتے ہیں، اور یہی حال اُن کے بامنون وغیرہ اقوام کا بھی ہے کہ وہ سور نہ کھائیں تو گوبر اور بچھیا کا موت تو اُن سب کے نزدیک پاک بلکہ بہتر ہے وہ سب نجس ہیں مگر شریعت آسان ہے جب تک کسی خاص شے میں حرمت یا نجاست کا حال معلوم نہ ہو ہمارے لئے پاک و حلال ہے ورنہ بازار کا دودھ، گھی، مٹھائی سب کا یہی حال ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

بہ نأخذ مالہ نعرف شیئاً حراماً بعینہ ۱۰ ہم اسی کو لیتے ہیں (یعنی عمل کرتے ہیں) جب تک

کسی شے کے حرام ہونے کو پہچان نہ لیں (ت)

(۲) سور اگر کھیتی وغیرہ کو ضرر دے یا اُس سے انسان یا مویشی پر حملہ آوری کا اندیشہ ہو تو اُسے گتے سے شکار کرنا خواہ بلم یا بندوق سے مارنا جائز بلکہ مستحب، بلکہ بعض اوقات میں فرض و واجب ہے مگر ہندو وغیرہ کسی کافر کو اس کا کھلانا یا اس کے پاس بھجوانا سخت حرام ہے کہ کھانا اور کھلانا ایک حکم ہے۔ اشباہ میں ہے:

ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ ۱۱ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ (ت)

(۳) سود خوار کے یہاں نہ کھانا بہتر ہے خصوصاً عالم و مقتدار کو، اور فتویٰ وہی ہے کہ جب تک

کسی خاص مال کی حرمت معلوم نہ ہو منع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۹ از شہر محلہ جامع مسجد
۳۱ جمادی الاولیٰ
حلال جانور مادہ سے نہ جانور حرام جفتی کرے جو بچہ اس سے پیدا ہو خواہ بشکل مادہ یا زریا دونوں
کی شکل ہو وہ بچہ حرام ہو گا یا حلال؟

الجواب

مادہ جب حلال ہے تو بچہ حلال ہے کہ جانور میں نسب ماں سے ہے نہ کہ باپ سے، وہو
الصحيح كما في الهداية وغيرها (اور یہی صحیح ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ (کتب فقہ احناف) میں
مذکور ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۳۰

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

چاہئے، کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۳۱

ضرورت کو حرام چیز کھانا یا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر ٹھوک پیاس سے مرتا ہو اور کوئی شے پاس نہیں اور جانے کہ اس وقت کھائے پئے گا نہیں
تو مر جائے گا ایسی صورت میں حرام شے کھانا یا پینا اس قدر جس سے اُس وقت جان بچ جائے جائز ہے
یوہیں اگر سردی سخت ہے اور پینے کو حرام کے سوا کچھ پاس نہیں اور نہ پینے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا
تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۳۲

شراب پینا خدا کے راستے کو روکتی ہے یا نہیں؟ بیتنوا و توجسوا (بیان فرماؤ اور ابرو
ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

بیشک ضرور روکتا ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳۳ مسئلہ از بمبئی محلہ چوٹا بھی مسئلہ مولوی عبدالقادر صاحب مدرس اول مدرسہ کون سیٹھ
۲۳۴ ۵ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں :

- (۱) اولیائے کرام کے مزار پر واسطے فاتحہ و امداد مردوں عورتوں کو جانا درست ہے یا نہیں ؟
- (۲) شادی میں دفن تاشہ بجانا درست ہے یا نہیں ؟
- (۳) شادی میں لڑکیوں کا گانا درست ہے یا نہیں ؟
- (۴) تیجہ ، دسواں ، چہلم کا کھانا درست ہے یا نہیں ؟
- (۵) مسائل بالا کو نا درست کہنے والا کیا سمجھا جائے ، از روئے شرع شریف کیا حکم ہے ؟ بیٹنوا تو جودا
(بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) مزارات اولیاء کرام پر بلحاظ آداب و مراعات احکام شرعیہ فاتحہ و استمداہ و استفادہ کے لئے
مردوں کا جانا جائز و مندوب و محبوب و مرغوب ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں ،
از اولیاء مدفونین استفادہ و استفادہ جاری ست۔ اہل قبور اولیاء سے فائدہ اور استفادہ جاری
ہے یعنی ہر دور میں لوگوں کا معمول ہے (ت)

مگر عورتوں کو حاضری سے روکنا ہی انساب و اسلم ہے ،
کما افادہ فی الغنیۃ و بیئناہ فی فتاؤنا ۔
واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم ۔
جیسا کہ الغنیۃ میں اس کا افادہ پیش کیا اور ہم نے
اسے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا ۔ واللہ سبحنہ
و تعالیٰ اعلم (ت)

(۲) دفن کہ بے جلاجل یعنی بغیر جہانچہ کا ہو اور تالسم کی رعایت سے نہ بجایا جائے اور بجانے
والے نہ مرد ہوں نہ ذی عزت عورتیں ، بلکہ کنیزی یا امیسی کم حیثیت عورتیں اور وہ غیر محل فتنہ میں بجا نہیں
تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے ،

للامر بہ فی الحدیث و القیود مذکورۃ
فی ساد المحتار وغیرہ و شرحاھا
حدیث میں مشروط دفن کے بجانے کا حکم دیا گیا اور
اس کی تمام قیود کو فتاویٰ شامی وغیرہ میں ذکر

فی فتاویٰ ہند۔
 کر دیا گیا اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تشریح
 کر دی ہے۔ (ت)

اس کے سوا اور باجوں سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 (۳) جواری کا اطلاق لڑکوں اور چھوٹیوں دونوں پر آتا ہے کینڑوں کا گانا کہ محض طبعی طور پر ہو
 نہ قواعد موسیقی پر تعلیم کیا ہوا، اور اس میں غش وغیرہ کوئی امر خلاف شرع نہ ہو، نہ اس میں فی الحال
 فتنہ ہونے کا اندیشہ ہو، محل سرور مثل نکاح و عیدین میں مضائقہ نہیں رکھا اور بہت چھوٹی چھوٹی
 لڑکیاں اگر بطور خود کچھ آواز نکالیں جو غیر مردوں کو نہ پہنچے تو یہ بھی فی نفسہ ایسا منکر نہیں جس پر شرعاً مواخذہ
 ہو اور اپنی حیثیت و عزت و عرف و عادت کے اختلاف سے یہاں اختلاف ہو جائے گا۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم۔

(۴) تیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب برہنیت محمود و بطور محمود ہوں اور ان کا کھانا مساکین
 فقراء کے لئے چاہئے، برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو،
 فان الدعوة انما شرعت فی السرور لا فی
 الشرور، فتح وغیرہ۔
 میں: فتح القدر وغیرہ۔ (ت)

(۵) یہ مسائل محض فرعیہ ہیں مگر اول و چہارم میں مطلقاً کلام ان بلاد میں شعار و بابہ ہے اور
 وہابی ایک سخت گمراہ بدین فرقہ ہے جس کا حال انکو کتبہ الشہابیہ و سل السیوف الہندیہ والنہی الالکیدیہ
 و فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین وغیرہ تصانیف فقیر سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 ۲۳۸۸ھ از نجیب آباد ضلع بجنور مستولہ جناب احمد حسین خاں صاحب ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ
 کس شخص کی ضیافت خواہ مسلمان ہو خواہ کافر نہ کرنی چاہئے اور کس شخص کی نام منظور کرنی چاہئے
 اور کیوں؟ بتیو اتوجروا۔

الجواب

مرتد کی نہ دعوت کرے نہ اس کی دعوت میں جائے، نہ اس سے کوئی معاملہ میل جول کا رکھے،
 یونہی کفار خصوصاً وہ جو ذمی یعنی سلطنت اسلامیہ میں وہ کہ مطیع الاسلام نہ ہوں ان سے بھی کوئی برتاؤ
 محبت و دوستی کا نہ کرے ہاں مصلحت شرعیہ ہو تو اس کی دعوت کرے بھی اور کھائے بھی جس کی بد مذہبی

حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور بلا مصلحت اُس سے کیا فاسق معلن بیباک سے بھی بچے خصوصاً مضرت دینی کا خوف ہو جب تو احقر از سنت لازم ہوگا مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے یہاں شادی میں ناچ یا نا جائز باجا ہے وہ اسے بلاتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ میں جاؤں گا تو اُسے روک سکوں گا اُسے میرا کہنا ضرور ماننا ہوگا تو بالعضد جلتے اور اگر سمجھے کہ میں اپنا شریک ہونا ممنوعات کے نہ ہونے پر موقوف کر دوں کہ اگر یہ باتیں نہ کرو تو آؤں گا تو اُسے میری ایسی خاطر ہے کہ اُن باتوں سے باز رہے گا تو ہرگز نہ جائے جب تک وہ منہیات ترک نہ کر دے۔ دوسری مثال اس میل جول نرم برتاؤ رکھنے میں امید ہے کہ یہ راہ پر آجائے اُس کا دل نرم ہے حق قبول کر لے گا تو حد جائز تک آشتی برتے اور جانے کہ میل جول میں مجھے اندیشہ ہے کہ اُس کی محبت اثر کر جائے تو آگ سمجھے دور بھاگے عام لوگوں کو اسی اخیر صورت کا لحاظ چاہئے، ولہذا حدیث میں صاف فرمایا:

ایاکم وایاہم لایضلوکم ولا یفتنونکم لے اُن سے دُور ہو اور اُن کو اپنے سے دُور رکھو کہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم۔ وہ تم کو بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے، اور اس کا علم (جس کی بزرگی سب سے بڑھ کر ہے) سب سے زیادہ کامل اور سب سے زیادہ بخت ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۳۹ مرحلہ محمد بشیر الدین طالب علم مدرسہ امداد العلوم محلہ بانسمنڈی کانپور ۲۵ صفر ۱۳۳۰ھ چرمی فرمائند علمائے دین دریں مسئلہ کہ اگر از مال حلال و از مال کبے چاہے کند و مال حرام زیادہ باشد آب آن چاہ حلال ست یا حرام و چاہ را چہ حکم ست ویران کنڈیانہ؟ بیتوا تو جبروا۔ جبکہ حرام مال زیادہ ہو تو ایسے کنویں کا پانی استعمال کرنا جائز ہے یا حرام؟ اور کنویں کا کیا حکم ہے؟ کیا اسے ویران (غیر آباد) کر دے یا نہ کرے؟ بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ (ت)

الجواب

آب بہر حال حلال ست لانہ مباح حتیٰ بہر حال اُس کنویں کا پانی استعمال کرنا جائز ہے لایہلکہ مالک البئر کما هو اس لئے کہ وہ مباح ہے۔ یہاں تک کہ کنویں کا

مصرح بہ فی عامۃ کتب المذہب و چاہ را
ویران کردن ضرورت نیست اگر آں مال حرام زر نقد
بود فان اشتراء بہ لایورث خبثا فی مشتری
علی مذہب الکرخی المفتی بہ مالہ ریجمع
علیہ العقد والنقد ولیس معہودا فی
البیاعا تہنا بل اختار فی الطریقۃ المحمدیۃ
الفتویٰ علی القول الثالث ان الخبث لا یسری
الیہ اصلا ولو اجتمعا و اگر نفس خشت و خشب
کہ بآنها تعمیر چاہ کردند مال حرام بود اگر مالک معلوم
ست باذن او اباحت توان شد و اگر مضائقہ
کنہ قیمت توان گرفت علی التفصیل المعلوم
فی الساجۃ المذکورہ فی الدر و غیرہ و اگر معلوم
نیست لقطہ شد پس باذن قاضی و آنجا کہ قاضی
نیست با جازت عالم سنی افقہ بلد و صوابدید
عمائد مسلمین صرف چاہ توان شد کما فی الخانیۃ
و غیرہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مالک بھی اس کا مالک نہیں (یعنی اس میں تصرف
اور پابندی کرنے کا اختیار نہیں رکھتا) جیسا کہ
مذہب کی عام کتابوں میں تصریح موجود ہے، اور
کنویں کو غیر آباد کرنا کوئی ضروری نہیں۔ اگر وہ مال
حرام نقدی زر ہو تو اس کے ساتھ اُسے خریدنا۔ امام
کرخ کی مذہب میں خرید کردہ چیز میں خبثت نہیں
پیدا کرتا۔ اور یہی قابل فتویٰ مذہب ہے بشرطیکہ
اس پر عقد اور نقد کا اجتماع نہ ہو۔ پس خرید و فروخت
کے باب میں یہاں یہ معہود (متعین) نہیں بلکہ
طریقہ محمدیہ میں ایک تیسرے قول کو پسند فرمایا کہ
بالکل خبثت اس تک سرت ہی نہیں کرتی اگرچہ
دونوں عقد و نقد کا اجتماع ہو۔ اگر صرف اینٹ،
لکڑی کہ جس سے کنویں کی تعمیر کرتے ہیں حرام مال
کی ہو، اگر مالک معلوم ہو تو اس سے اجازت اور
اباحت ہو سکتی ہے (یعنی لی جاسکتی ہے) لیکن
اگر تنگدل ہو تو قیمت وصول کر لے اُس معلوم
تفصیل کے مطابق جو درمختار و غیرہ میں مذکور سا گوان لکڑی کے متعلق گزر چکی ہے۔ اور اگر مالک اشیا معلوم نہ ہو
تو پھر وہ چیزیں نقطہ (یعنی گری پڑی چیز) کی طرح ہو گئیں، تو فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ کی تصریح کے مطابق اُن
چیزوں کو کنویں پر خرچ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ قاضی اجازت دے، اگر وہاں قاضی موجود نہ ہو تو پھر وہاں کے
بڑے فقیہ سنی عالم اور عام مسلمانوں کے اکابرین کی صوابدید پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب
سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

منہ ۲۸۰ شہر محلہ بہاری پور متصل مسجد نبی جی مرحومہ مستولہ جناب نواب سلطان احمد خان صاحب

۲۸ ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ

خاک اندکھانا حبز ہے یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے کہ وہ تنہا مادہ کی منی منعقد مستحیل بطیب ہے جیسے اور انڈے و مادہ دونوں کی منی مستحیل۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۱۔ ارجادی الآخرہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو کہ فی الحال امامت کرتا ہے وہ جا کر نوروز کو رافضی کے یہاں کھانا کھا آیا جبکہ ہم لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کیا لوگوں نے اعتراض کرنا شروع کیا کہ امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے، ہم نے یہ کہا کہ روافض کے یہاں کھانا پینا مجاہدست شریعت مطہرہ میں قطعاً حرام ہے، ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ زمانہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہود و نصاریٰ بھی تھے جبکہ انھوں نے حضور پر نور شافع یوم النشور کی دعوت کی حضور نے قبول فرمایا اور تناول بھی فرمایا، ہم نے یہ کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی یہودی و نصرانی کے یہاں تناول نہ فرمایا، اُس کے اوپر انھوں نے کہا کہ رندہ و سود خوار و زانی کے یہاں بھی نہ کھانا چاہئے کیونکہ وہ بھی گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں، اس کے اوپر ہم نے کہا کہ رافضی و یہودی و نصرانی قطعی کافر ہیں اس لحاظ سے ہم کو ان کے یہاں کھانا حرام ہے اور رندہ و زانی و سود خوار سب کے سب گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔ آپ اس کا ثبوت دیجئے کہ کافر ہیں اس پر وہ کوئی ثبوت نہ لاسکے خاموش بیٹھے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافر ان کے نزدیک بھی نہیں ہیں اب ہم کو حکم شریعت زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور روافض وغیرہ کے یہاں کھانا کیسا ہے؟ اس کا جواب بالتشریح و التوضیح و حوالہ کتاب تحریر فرمائیے۔ بیٹنوا توجسردا (بیسان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

زانی، شرابی، سود خوار کے یہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں اور یہود و نصاریٰ کافر ہیں، پھر یہود و نصاریٰ باوصف کفر کے کافر اصل ہیں مرتد نہیں۔ اور رافضی، وہابی، قادیانی، نیچری، چکڑا الوی مرتد ہیں اور احکام دُنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے، اور کافروں کو بادشاہ اسلام جزیہ لے کر اپنے ملک میں رکھے گا بشرط جزیہ اُن کے جان و مال کی حفاظت کرے گا لیکن مرتد کو تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا، تین دن میں مسلمان ہو گیا تو بہتر ورنہ سلطان اسلام اُسے قتل کر دے گا۔ مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اُس سے میل جول سب حرام ہے، زید اگر جاہل ہے اور نادان قفی میں یہ حرکت اُس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر، ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں، فوراً معزول

کیا جائے۔

قال اللہ تعالیٰ لا تتركوا الى الذین ظلموا
فتمسک التارکون وقال تعالیٰ واما ینسینک
الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم
الظالمین ۝ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نیز ارشاد فرمایا، اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۴۲ ارجمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین و درمیان اس مسئلہ کے زید خاندان قادریہ و چشتیہ میں خلیفہ ہے اور مولود خواں بھی ہے اور علم فارسی میں دخل رکھتا ہے، علاوہ انہیں کلام نعتیہ میں اس کی تصنیفات بھی موجود ہیں اور حاجی بھی ہے، اور یہ زید کو علم تھا کہ بکر قادیانی ہے ورنہ اس کے مکان پر واسطے کھانا کھانے گیا لہذا اس کی نسبت از روئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ اور زید سے محفل مولود شریف پڑھوانا کیسا ہے؟ بیٹھا تو بھلا

الجواب

زید گنہگار رہا، اس نے حکم شریعت کے خلاف کیا، اس سے علانیہ توبہ لی جائے، اگر نہ مانے تو اس سے محفل شریف نہ پڑھوائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد
الذکری مع القوم الظالمین ۝ واللہ تعالیٰ
اعلم۔

مسئلہ ۲۴۳ مرسلہ ہیڈ ماسٹر اسکول ۷ شہر تھانہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ شہر کی مارکیٹ جس میں گوشت بکتا ہے اس میں ایک مجوسی نے سور کاٹا اور صاف کیا، لوگوں نے گوشت لینا بند کر دیا، اور مسلمانوں کا خیال ہے

کہ جب تک اس مارکیٹ کا فرش اور وہ مقام جس پر ہم کوشک ہے نکال نہ دیا جائے ہم گوشت اس مقام سے ہرگز نہ خریدیں گے، کیا آپ اجازت دیں گے کہ فرش وغیرہ مشکوک اشیاء کو خارج کر دیا جائے یا کوئی دوسری صورت اختیار کی جائے تاکہ شک رفع ہو اور وہ کیا ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب

اُس ناپاک ملعون جانور کی نجاست مثل پاخانے کے ہے ہر نجاست دھو کر ذائل کر دینے سے پاک ہو جاتی ہے اس کے لئے فرش وغیرہ بالکل نکال دینا ضرور نہیں اور نکال دیا جائے تو اور بہتر ہے مگر یہاں زیادہ قابلِ توجہ یہ ہے کہ مجوسی کے ہاتھ کی بکری ذبح کی ہوئی بھی سور کے مثل ہے اور جہاں مجوسی ذابح ہو یا مجوسی بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا، کھانا، کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوسی گوشت بیچتا ہو اور حلقہ لکھے کہ یہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اُس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اُس وقت سے خریداری کے وقت تک اُس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان لکھے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔ حدیث میں مجوس کی نسبت ہے:

سنوا بہم سنة اهل الكتاب غیرنا کحی
فساہم ولا اکل ذباہم
ان (آتش پرستوں) سے اہل کتاب کی روش اور طریقہ اختیار کر دے اس کے کہ اُن کی عورتوں سے نکاح نہ کرو اور نہ اُن کا ذبیحہ کھاؤ۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

في التآرخانية عن جامع الجوامع لابن يوسف من اشتري لحما فعلم انه مجوسي واراد السد فقال ذبحه مسلم يكره اكله اه ومفاد ان مجرد كون البائع مجوسيا يثبت الحرمة - والله تعالى اعلم۔

گوشت کا کھانا مکروہ ہے اہل پس اس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف بیچنے والے کا آتش پرست ہونا گوشت

سے استغنیص الجبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر حدیث ۱۵۳۳ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل ۱۴۲/۳

۲ ردالمحتار کتاب الخطر والاباحۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۱۹/۵

میں) حرمت پیدا کر دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۲۴۲ھ منسلک منشی حاجی محمد ظہور صاحب ۷ جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں؟

(۱) چند سوداگر مسلمان ایسے ہیں کہ تجارت بھی کرتے ہیں اور سود بھی کھاتے ہیں اور زمیندار بھی ہیں ایسوں کے یہاں کا کھانا پینا اور لڑکی لڑکوں کا بیانا جانا نہ ہے یا نہیں؟

(۲) ہندو عام طور پر سود کھاتے اور زمینداری و دکانداری بھی کرتے ہیں ان کے یہاں کا کھانا جو بسبب رسم بھجتے ہیں جانا نہ ہے یا نہیں؟ اگر ہر دو شخصوں کے یہاں کا کھانا آئے اور نہ کھایا جائے تو کس کو دیا جائے؟

(۳) ایک شخص بسبب اپنی ضرورتوں کے روپیہ لے کر سود دیتا ہے اس کے یہاں کا کھانا کیسا ہے؟
بینوا تو جروا۔

الجواب

(۱) اگر معلوم ہو کہ یہ کھانا جو ہمارے سامنے آیا بعینہ سود کا ہے مثلاً سود میں چاول لئے تھے یا چاولوں کی کٹوتی بغیر شرائط شرعی کی تھی وہی چاول پکائے ہیں تو اس کا کھانا جائز نہیں، اور اگر مال خریدنا ہو ہے اگرچہ سودی روپے سے، تو اس کا کھانا حرام نہیں کہ اس کا وہ روپیہ حرام تھا خریدنا حرام نہ تھا اور کچھ معلوم نہ ہو جب بھی حکم حلت ہے۔ یہ تو اصل اس کھانے کا حکم تھا باقی ایسے لوگوں سے اتحاد میل جول خلا ملا نہ چاہئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَمَا يَتَّبِعُ الشَّيْطَانُ فَلَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ
مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور میں سے ظاہر ہوا کہ ان سے شادی بیاہت کا رشتہ ہرگز نہ کیا جائے کہ اس سے بڑھ کر میل جول اور کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے یونہی اگر گھی میں چربی ملی ہو تو ہندو سے خریدنا بھی حرام ہے اور اگر ان کی پوجا کا کھانا ہو تو مطلقاً لینا منع ہے اور اگر مفاسد سے خالی ہو تو لے لینے بھی حرج نہیں اور نہ لینا بہتر، اور اگر لینے میں اسلام کی طرف اس کی رغبت کی امید ہے تو لینا بہتر، جو کھانا

ان دونوں جوابوں میں ناجائز بتایا اس کا لینا ہی منع ہے لے لیا ہو تو واپس دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) جو خود سود نہیں کھاتا صحیح ضرورت کے سبب سودی قرض لیتا ہے اس کے یہاں کھانے

میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
۲۴۸ مسئلہ از ضلع نینی تال کاشی پور ڈاکٹر اشتیاق علی بروز یکشنبہ ۱۸ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ
مخدومی مکرمی جناب مولانا صاحب دام اقبالہ، بعد آداب کے معلوم ہو کہ میں خیریت سے ہوں اور
آپ کی خیر وعافیت کا خواہاں، باعث تکلیف یہ ہے کہ برائے نوازش ذیل کے سوالوں کا جواب
بھیج دیں گے تو بندہ بہت مشکور ہوگا:

- (۱) اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اہل کتاب عیسائی ہو یا انگریز، ان کا باورچی
مسلمان ہو یا عیسائی، یہ بات ضرور ہے کہ یہ لوگ شراب پیتے ہیں اور بدجنان رکھتے ہیں۔
(۲) اہل ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

- (۱) یہاں عیسائیوں خصوصاً انگریزوں کے ساتھ کھانا کھانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:
لَا تَوُكِّلُوهُم وَلَا تَشَارِبُوهُمْ لَا تَتَنَاوَلُوهُم لَا تَتَنَاوَلُوهُم کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ
پانی پیو۔

ان کے برتن نجاست سے خالی نہیں ہوتے، اور ان کا باورچی اگرچہ مسلمان ہو ناپاک گوشت
پکاتا ہے،

وَمَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحَمَى يَوْشَكَ
ان يقع فيه وہو تعالیٰ اعلم
جو کوئی چراگاہ کے آس پاس اپنے جانور چرائے
تو قریب ہے کہ چراگاہ میں جا پڑے۔ وهو
تعالیٰ اعلم (ت)

- (۲) ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا گوشت حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور اپنی آنکھ
سے غائب ہونے نہ دیا اس کے سامنے پکایا اور باقی کھانے اس کے پکائے ہوئے جائز ہیں

جبکہ پانی یا برتن میں خلط نجاست معلوم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 ۲۴۹ھ ازبائرس چھاؤنی محلہ دہلوی محال تھانہ سکرو رسیدہ مولوی عبدالوہاب بروز چہار شنبہ
 ۲۵۱ھ تاریخ ۲۱ صفر المظفر ۱۲۲۴ھ

- (۱) یہ کہ اگر کسی شخص کو دعوت دے کر بلائے اور وہ شخص دعوت کھا کر کھانے میں عیب نکالے تو وہ شخص گنہگار شرعاً ہے یا نہیں، جائز کہ نہیں، مثلاً کئے کچھ کم ہے مریچ زیادہ ہے۔
 (۲) یہ کہ کسی مرد مسلمان کا سر برہنہ ہو کر کھانا کھانا اذروئے شرع شرافت درست ہے یا نہیں؟ اور اس شخص کے ساتھ جو سر برہنہ کھانا ہو شیطان کھاتا ہے یا نہیں؟ اور خلاف سنت ہے یا نہیں؟
 (۳) یہ کہ اگر کوئی شخص کسی ایک شخص کی دعوت کرے تو چند آدمیوں کو لے کر اس شخص کا دعوت میں جانا اور ان لوگوں کو بھی مجبور کر کے دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں حالانکہ یہ لوگ بلا دعوت ہیں؟

الجواب

(۱) کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہئے مکروہ و خلاف سنت ہے۔ عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں، اور پرانے گھر عیب نکالنا تو مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمال حرص و بے مروتی پر دلیل ہے، گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں، یہ عیب نکالنا ہے، اور اگر کوئی شے اسے مضر ہے اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ کہ بطور طعن و عیب، مثلاً اس میں مریچ زائد ہے میں اتنی مریچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں، اور اتنا بھی بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے، مثلاً دو قسم کا سالن ہے ایک میں مریچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وہ چھی جائے بنا دے، اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے اب اگر نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا اسے ندامت ہوگی اور تنگدست ہے تو تکلیف ہوگی، ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جو بسم اللہ کہہ کر کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ نہیں کھا سکتا اور جو بغیر بسم اللہ کے کھائے شیطان اس کے ساتھ کھائے گا اگرچہ سر پر سوکڑے ہوں، ننگے سر کھانا ہنود کی رسم اور خلاف سنت ہے، ہاں کوئی عذر ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بلا دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا، دخل سارقاً و خروج معیاً چور بن کر گیاؤ

تیسرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معهود و معروف سے زائد آدمی لے جانا سخت ناجائز ہے مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لے ہوئے کہیں نہیں جاتے اُن کی جو دعوت کرے گا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہو گا المعروف کا المشروط (جو بات لوگوں کے عرف اور رواج میں مشہور ہے وہ طے شدہ شرط کی طرح ہے۔ ت) ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت کی اور کچھ حاجتمند ہیں کہ یہ اُن کو ساتھ لے گیا اور ان کا بار اس پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ یا یوں کہ اُن کی کفالت یہ خود کرے گا اور اُسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا، جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ آتا رہے اور کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں، ان بی بی نے کہا: آپ کو اس کی کیا فکر ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آئے اور بانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلاؤ اور بانڈی چولہے پر رہنے دو۔ اُس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور بانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵۲ مسئلہ مرسلہ شیخ احمد از جمعی معرفت حکمت یا رخاں بریلی بروز دوشنبہ

الربیع الاول شریف ۱۳۳۲ھ ملفوظ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص قارباز جس کا پیشہ سوائے جوا کے اور کچھ نہ ہو، یا کوئی طوائف نہ پسنے لگانے والی یا کوئی کسی حرام پیشہ بارہویں شریف یا گیارہویں شریف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم قدس سرہ کی نیاز کرے اس کا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معبرہ ارشاد فرمائیں۔ بیٹنوا توجروا (بیان فرمائیے اجر پائیے۔ ت)

الجواب

جس کا پیشہ محض حرام کا ہو اُس سے مخالفت ویسے ہی نہ چاہئے۔

قال الله تعالى واما ينسينك الشيطان فلا
تقعد بعد الذكوى مع القوم الظالمين
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہیں بھلائے
میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ہرگز
ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (ت)

اُس کے یہاں کھانا اور زیادہ معیوب ہے مگر مذہب صحیح میں نفس طعام حرام نہیں سوا اس صورت کے کہ
وہ خود اُسے وجہ حرام میں ملا ہو مثلاً اُبھرت غنایا زنا یا رشوت زانیہ میں ناج دیا گیا وہ ناج اس کھانے میں ہے یا
اس نے اسے زرِ حرام سے خرید اور خریداری میں عقد و نقد اُسی مال حرام پر جمع ہوئے مثلاً وہ زرِ حرام دکھا کر کہا
اس کے عوض دے دو یہ تو حرام پر عقد ہوا پھر جب اس نے دے دیا وہی زرِ حرام ٹخن میں دیا یہ حرام کا نقد ہوا
ان دونوں صورتوں میں وہ کھانا حرام ہے ورنہ نہیں،

به ناخذ ما لم نعرف شيئا حراما بعينه
هندية عن الذخيرة عن محمد
ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین شے کے
متعلق حرام ہونے کو نہ جانیں۔ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ
ذخیرہ، حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۵۳ مسئلہ اشرف علی طالب علم بنگالی مدرسہ اہلسنت وجماعت بروز پنجشنبہ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک رنڈی سے نکاح کر لیا ہے اور اس
رنڈی کا مال اسباب بھی اپنے مکان پر لے آیا ہے، اب وہ مال طیب ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس کے گھر میں
کھانا پینا کیسا ہے، اور اس شخص نے اپنا مال بھی اس رنڈی کے مال میں ملا دیا ہے، بیان کرو ثواب
پاؤ گے۔

الجواب

وہ مال یوں ہرگز طیب نہیں ہو سکتا اور اس نے اپنا مال اُس سے ملا کر یہ بھی خبیث کر دیا اُسکے
یہاں کھانا پینا نہ چاہئے جبکہ رنڈی کا مال غالب ہو، اور اگر معلوم ہو کہ یہ مال جو سامنے آیا ہے رنڈی
کا مال ہے جب تو اس کا کھالینا عین حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۵۴ بروز شنبہ بتاریخ ۲ جمادی الاولیٰ شریف ۱۳۳۴ھ
 کیا حکم ہے شرع مطہرہ کا اس میں کہ دعوت طعام کون سی سنت ہے کہ کس دعوت طعام سے انکار کرنا
 اور قبول نہ کرنا گناہ ہے؟ بالتفصیل ارشاد ہو۔ (بیان فرمائیے اجر پائیے۔ ت)

الجواب

دعوت ولیمہ کا قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہ نہ ہو، نہ اور کوئی مانع
 شرعی ہو، اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے، کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے، باقی عام دعوتوں کا قبول
 افضل ہے جبکہ نہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو، اور خاص اس کی کوئی دعوت کرے تو قبول
 کرنے نہ کرنے کا اسے مطلقاً اختیار ہے۔ رد المحتار میں ہے:

دعی الی الولیمة ہی طعام العرس
 وقیل الولیمة اسم لكل طعام
 وفي الهندیة عن التمر تاشی
 اختلف في اجابة الدعوة قال
 بعضهم واجبة لا یسع تركها و
 وقال العامة هی سنة والا فضل ان
 یجیب اذا كانت ولیمة و
 الا فهو مخیر والا اجابة
 افضل لانت فیها ادخال
 السرور فی قلب المؤمن
 واذا اجاب فعل ما علیه
 اكل اولا والا فضل ان
 يأكل لو غیر صائم وفي
 البناية اجابة الدعوة
 سنة ولیمة او غیرها و
 اما دعوة یقصد بها
 التطاول او انشاء الحمد او
 کسی کو ولیمہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اور ولیمہ
 شادی کی دعوت کا نام ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ہر
 دعوت طعام ولیمہ کہلاتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
 میں امام ترمذی سے روایت ہے کہ دعوت قبول
 کرنے میں اختلاف کیا گیا (یعنی اس کی شرعی حیثیت
 ونوعیت میں ماہرین قانون فقہ کا اختلاف ہے)
 چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک دعوت قبول کرنا شرعاً
 واجب ہے۔ لہذا اس کے ترک کی کوئی گنجائش نہیں
 لیکن عام علماء کرام نے فرمایا کہ وہ سنت ہے۔
 اور افضل (اور عمدہ) یہ ہے کہ دعوت طعام ضرور
 قبول کرے بشرطیکہ دعوت ولیمہ ہو ورنہ اسے
 اختیار ہے (یعنی دعوت قبول کرنے نہ کرنے میں وہ
 خود مختار ہے) لیکن اجابت بہتر ہے۔ کیونکہ اس
 میں ایک مسلمان کے دل کی خوشنودی ہے کہ
 اس طرح کرنے سے اس کو دلی مسرت ہوگی جو کہ
 اسلام میں مطلوب ہے) اور جب دعوت قبول کرلے
 تو پھر جو کچھ اس کی ذمہ داری ہے اسے نبھائے کھانا

ما أشبهه فلا ينبغي اجابته لاسيما أهل العلم ومقتضاه أنها سنة مؤكدة بخلاف غيرها وصرح شراح الهداية بأنها قريبة من الواجب وفي التآريخانية عن الينابيع لودعي إلى دعوة فالواجب الاجابة ان لم يكن هناك معصية ولا بدعة والامتناع اسلم في من ماننا الا اذا علم يقينا ان لا بدعة ولا معصية اهل الظاهر حملد على غير الوليمة لها مواصل الله، والله تعالى اعلم۔

خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا ضرور کھائے۔ اور البیانۃ شرح الہدایۃ میں ہے کہ اجابت دعوت طعام سنت ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔ رہی وہ دعوت کہ جس سے نام و نمود، نمائش اور فخر و ریا اور قصیدہ گوئی وغیرہ مقصود ہو۔ تو پھر اس قسم کی دعوت کو قبول نہ کرنا اور مسترد کر دینا ہی زیادہ مناسب ہے خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے (یہی زیادہ موزوں ہے) اہل اور اس کا مقتضایہ ہے کہ دعوت ولیمہ سنت

مؤكدہ ہے جس کے علاوہ یہ حکم نہیں البتہ شارحین ہدایہ نے یہ تصریح فرمائی کہ دعوت کا حکم واجب کے قریب ہے۔ تآریخانیہ میں ینابیع کے حوالے سے منقول ہے کہ اگر کسی کو شمولیت دعوت کے لئے مدعو کیا جائے تو اسے قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی گناہ اور بدعت کا کام نہ ہو۔ اور ہمارے زمانے میں زیادہ سلامتی اسی میں ہے کہ دعوت میں شمولیت سے باز رہے۔ ہاں البتہ اگر اُسے قوی یقین ہو کہ وہاں کوئی گناہ اور بدعت نہیں (تو پھر ضرور شریک ہو) اور ظاہر یہ ہے کہ اُسے غیر ولیمہ پر حمل کیا جائے اس وجہ سے جو بات گزر چکی۔ غور و فکر کیجئے اہل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵۵ھ از مبعی سندھ رشت روڈ ۹ شیخ امام علی صاحب سکیم والے روز شنبہ ۶ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ چھینکا مچھلی کا شمار مچھلیوں میں ہے یا نہیں اور اس کا کھانا ہمارے مذہب میں جائز ہے یا مکروہ یا کیا؟ فقط۔

الجواب

چھینکے میں اختلاف ہے کہ وہ مچھلی ہے یا نہیں، اگر مچھلی ہے حلال ورنہ حرام، لہذا اس سے بچنے میں احتیاط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵۶ھ از ملک کاٹھیاواڑ مقام اڑتیاں امین احمد پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ گوشت ہمیشہ کے واسطے کھانا بعض بولتے ہیں کہ یہ فستہ آن شریف سے ثابت نہیں، اس کا

الجواب

قرآن مجید میں گوشت ہمیشہ کھانے کی کہیں ممانعت نہیں، یہ غلط بات ہے، ہاں نفس پروری کو قرآن مجید نے منع فرمایا ہے۔

مسئلہ ۲۵۷ بریلی نو محلہ ۷ صفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس امر کے، عشرہ محرم الحرام میں شکار کھینا مسلمانوں کو درست ہے یا نادرست؟ یتنوا تو جروا

الجواب

جسے کھانے یا دوا کے لئے کسی جانور کی حاجت ہے وہ اگر بقدر حاجت دو ایک جانور مار لائے تو یہ کسی کھیل یا تفریح کا فعل نہ ہوگا۔ آیہ کریمہ اذ احلتم فاصطادوا (لوگو! جب تم (احرام سے فارغ ہو کر) حلال ہو جاؤ تو پھر شکار کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ ت) اسی کا ذکر ہے مگر بے حاجت مذکورہ تفریح طبع کے لئے جو شکار کیا جاتا ہے وہ خود ناجائز ہے کہ ایک لہو و لصب ہے لوگ خود اسے شکار کھینا کہتے ہیں اور کھیل کیلئے بے زبانوں کی جان ہلاک کرنا ظلم و بے دردی ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے:

الصید مباح الا للتلھی۔ (یا درکھو) شکار کرنا مباح ہے مگر جب کہ بطور

کھیل ہو (تو اس کی اجازت نہیں)۔ (ت)

اسی طرح وجیز کروری و تنویر الابصار میں ہے۔ تو کھیل اور ناجائز کھیل اور عشرہ محرم۔
انا لله وانا اليه راجعون، وحسبنا الله و
نعم الوکیل۔ والله تعالیٰ اعلم۔
لوٹ کر جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے

اور وہ کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۲۵۸ مرسلہ محمد حسن صاحب فاروقی ضلع پورنیہ ڈاکخانہ اسلام پور ۲۲ صفر ۱۳۳۵ھ
سود خوار کے مکان کا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور جس مال میں کہ سود کا شبہ ہو اس کا کھانا کیسا ہے؟ اور اگر زید تمام عمر سود کا مال جمع کرتا رہا اور اس کے بیٹے عمر کو جو بی معلوم کہ یہ مال تمام سود کا

تو اس صورت میں بعد مرنے زید کے وہ مال عمرو کے حق میں حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور در صورت نہ معلوم ہونے عمرو کے کہ یہ مال سود کا ہے یا کہ تجارت کا یا اور کوئی کمال حلال کا، مگر درحقیقت وہ مال سود کا تھا، اگر وہ مال حلال سمجھ کر کھائے تو کون گنہگار ہوگا؟ فقط

الجواب

جو چیز بعینہ سود میں آئی ہو مثلاً گیہوں یا چاول، اس کا کھانا بلاشبہ حرام ہے۔ اور اگر سود کے روپے سے خریدی گئی یوں کہ وہ روپیہ دکھا کر کہا گیا کہ اس کے بدلے دے دے اور پھر وہی روپیہ قیمت میں دے دیا تو یہ چیز بھی ناجائز ہو گئی، اور اگر ایسا نہیں تو حرمت نہیں، مگر سود خوار کے یہاں کھانے سے احتراز مناسب ہے اور شبہ کے مال سے زیادہ احتراز چاہئے مگر حرمت نہیں جب تک معلوم نہ ہو،

بہ ناخذ مالہم نعرف شیئاً حراماً بعینہ
ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کے
ہندیۃ عن الذخیرۃ عن محمد رحمہ
حرام ہونے کو نہ پہچانیں۔ ہندیۃ (فتاویٰ علیگری)
اللہ تعالیٰ۔ میں ذخیرہ کے حوالے سے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

(مست) کے مروی ہے۔

وارث اگر جانتا ہے کہ فلاں روپیہ سود کا ہے تو اُسے لینا جائز نہیں، مورث نے جس سے لیا تھا اُسے واپس دے یا تصدق کرے اور اگر کسی معین روپے کی نسبت علم نہیں اتنا جانتا ہے کہ اس میں اس قدر روپے حرام کے ہیں تو اتنا روپیہ مستحق کو پہنچائے، اور اگر یہ بھی نہیں معلوم تو لینے والے پر وبال اور اس کے لئے حلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵۹ مسئلہ مرسلہ محمد تقی مقام بحیر متصل اسٹیشن ریلوے بتوسط حاجی حریم بخش ۳۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵
پیشہ تصویر سے اکل و شرب کیسا ہے؟ فقط

الجواب

تصویر حرام کے پیشہ سے اکل و شرب جائز نہیں کہ وہ کسب خبیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
۲۶۰ مسئلہ از پبلی بحیت محلہ شیر محمد متصل مارکیٹ گوشت مرسلہ حبیب احمد صاحب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۶
(۱) ہندو کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا یا شیرینی وغیرہ کھانا یا پانی شربت وغیرہ پینا کیسا ہے؟ اور گڑ اور تیل اور گھی وغیرہ جن میں پانی نہیں جذب ہوتا ہے ان کا کھانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ کسی گاؤں میں جہاں

مسلمان نہ ہو یا ریل کے اسٹیشن پر جہاں مسلمان نہ ہو کیا کرنا چاہئے، ایک واعظ نے کہا تھا کہ ہندو کے یہاں کھانے سے دل میں اندھیرا ہوتا ہے اور ایک مرتبہ کھانے سے چالیس یوم تک دعا قبول نہیں ہوتی، جب ایک دفعہ کھانے سے چالیس یوم دعا قبول نہیں ہوتی تو روزمرہ کھانے سے قلب بالکل سیاہ ہو جائے گا تو اس کھانے پر حرام قطعی ہونے کا فتویٰ ہونا چاہئے، امید کہ جواب مشرع تحریر فرمایا جائے۔

(۲) بے نمازی قطعی جسے کلمہ تک اچھی تک یاد نہ ہو اس کے ہمراہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور گاؤں والے جو رشتہ دار ہوں اور صفت مذکور سے موصوف ہوں ان سے کس طرح سلوک کیا جائے؟

الجواب

(۱) ہندو کے یہاں گوشت کھانا حرام ہے اور اور چیزیں فتویٰ جواز اور تقویٰ استرازا۔ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بہ ناخذ ما لم نعرف شیئاً حراماً ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین چیز کی حرمت کو نہ پہچانیں (ت)

چالیس دن دعا قبول نہ ہونا محض غلط ہے اور ہندوستان میں رہ کر استرازا و شوار،

ما جعل علیکم فی الدین حرجاً۔ اللہ تعالیٰ نے دین (اسلام) میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۲) فاسقوں کے ساتھ سلوک میں سلف صالح کا عمل مختلف رہا ہے اور اس کا مبنی مصلحت شرعیہ ہے

جسے یہ جانے کہ نرمی سے راہ پر آئے گا اس سے ہدایت کے لئے میل جول کرے اور جسے یہ جانے کہ میرے

قطع تعلق سے اس پر اثر پڑے گا اور گناہ چھوڑے گا اس سے ہدایت کے لئے قطع کرے مگر ماں باپ سے

کہ ان سے قطع کی کسی طرح اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۲ از رائے پور چھتیکڑھ مسئلہ گوہر علی عرائض نویس نیاپارہ اکھاڑا

شراب خوراری کی نسبت کیا مسئلہ ہے؟

الجواب

شراب حرام ہے اور سبک ستوں گندگیوں کی ماں ہے اس کے پینے والے کو دوزخ میں دوزخیوں کا

جلا لہو اور پیپ پلایا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ملہ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۳۴۲/۵

لے القرآن الکریم ۷۸/۲۲

۲۶۳ مکملہ از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدائیش زردوز مالک فلوریل اسلامیہ
۲۶۵ تا ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

تقریب طعام شادی کی تین صورتیں ہیں، ہر ایک کی شرکت کا علیحدہ حکم بیان فرمائیں،
(۱) بعض ایسا کرتے ہیں کہ پہلے لوگوں کو دعوت کھلا کر اُسی روز یا دوسرے روز بارات نکالتے ہیں اگرچہ
جلسہ دعوت میں باجوہ وغیرہ نہیں ہوتا مگر دعوت کھانے والوں کو معلوم ہے کہ دو ایک روز میں جو بارات
یہاں سے نکلے گی اس میں باجوہ وغیرہ سب ہوگا۔

(۲) بعض لوگ جب دلہن کو رخصت کر کے گھر لاتے ہیں تب کھانا کرتے ہیں اگرچہ جلسہ دعوت میں کچھ نہیں ہے
مگر بارات میں سب کچھ تھا۔

(۳) دلہن کے گھر دعوت ہے اور اس کے یہاں کچھ باجوہ وغیرہ نہیں ہے مگر اس کے یہاں جو بارات
آتی ہے اس میں باجوہ وغیرہ سب کچھ ہے اور دلہن کے گھر والوں کی تین حالتیں ہیں ہر ایک کا
علیحدہ حکم تحریر فرمائیں،

(۱) بعض تو دو لہا والوں کو فرمائش دے کر باجوہ وغیرہ منگواتے ہیں۔

(۲) بعض نہ فرمائش دیتے ہیں نہ منع کرتے ہیں۔

(۳) بعض منع کرتے ہیں مگر دو لہا نہیں مانتا اور باجے کے ساتھ آتا ہے۔

ان تینوں میں کس کے یہاں شرکت جائز ہے، اور کیا اس تیسرے پر شرعاً الزام ہو سکتا ہے،
کیوں نہ اُس نے بارات واپس کر دی اور کیوں نکاح کر دیا، شرکت میں اگر عوام و خواص کا فرق ہو
تحریر ہو۔

الجواب

پہلی دو صورتوں میں شرکت دعوت میں کوئی خرچ نہیں خصمًا دعوت ولیمہ کہ سنت ہے اور اُس
میں بلا عذر شرعی نہ جانا مکروہ،

ومن لم یجب الدعوة فقد عصی
ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس نے کسی کی دعوت قبول نہ کی اس نے
ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نافرمانی کی۔ (دست)

اور تیسری صورت میں وہی دوسری میں جو اوپر گزریں وہ منکرات مکان دعوت میں ہیں یا دوسرے مکان میں اور وہی احکام ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔ وہ کہ فرمائش کر کے ممنوعات شرعیہ منگاتے ہیں سخت گنہگار اور اُن ممنوعات کے کرنیواں سننے والوں سب کے گناہوں کے ذمہ دار ہیں اُن سب پر گناہ ہوگا اور اُن سب کی برابر اُن پر،

من دعی الی ضلالة فعليه وزرها ووزرها
من عمل بها الی يوم القيامة لا ينقص من
اوزارهم شيئا۔
جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو گمراہی کی طرف بلایا (اور گمراہی کی دعوت دی) تو اس داعی پر اس کا گناہ ہے اور اُس شخص کا بھی گناہ قیامت تک جس نے اس گمراہی پر عمل کیا لیکن اُن کے گناہوں میں کچھ کمی نہ کی جائے گی (یعنی کا سب اور موجد دونوں کی سزا میں کچھ کمی نہ ہوگی)۔ (ت)

اور وہ جو نہ منگائیں نہ منع کریں وہ بھی گنہگار ہیں کہ اپنے یہاں گناہ کرنے سے منع کرنا ہر شخص پر واجب ہے اور وہ کہ منع کریں اور ادھر والے نہ مانیں تو اُس کا ان پر الزام نہیں،
لا تذرنا وامناراة وذر اخسری۔
اور برات کا پھیر دینا یہ مصالح پر موقوف ہے، اگر کوئی ضرر نہیں ضرور پھیرے ورنہ اُس ضرر اور اس مفسدہ میں موازنہ کیا جائے جو زیادہ مضر ہو اُس سے بچیں۔
من ابتلى ببليتين فاختار اهو نهما۔
دونوں میں سے اسے اختیار کرے جو زیادہ
آسان اور ملکی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۲۶۶ء مکملہ از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدا بخش زردوز مالک فلور مل اسلامیہ

۲۰ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

تقریب ولادت یا ختنہ یا گھر بھوج یعنی تیاری مکان میں اکثر لوگ کھانا کرتے ہیں یہ اسراف	۱۷ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة الخ	قدیمی کتب خانہ کراچی	۳۴۱/۲
جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء من دعا الی هذا الخ	امین کمپنی دہلی	۹۲/۲	
سنن ابن ماجہ باب من سن سنة الخ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۱۹	
۱۷ القرآن الکریم	۱۶۵/۶		
۱۷ اسرار المرفوعة	حدیث ۸۵۲	دار الکتب العلمیہ بیروت	ص ۲۱۵

ہے یا نہیں اور ان دعوتوں میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں جبکہ اس تقریب میں عورتیں مکان کے اندر ڈھونک سے گاتی بجاتی ہیں اگرچہ مجلس دعوت میں کچھ نہ ہو۔

الجواب

مجلس دعوت میں ہو یا دوسرے مکان میں سب کے احکام مفصل اوپر گزرے اور جبکہ منکرات شرعیہ نہ ہوں اور کھانا نیت محمودہ سے ہو تو اسراف نہیں اور ریاء و تفاخر کے لئے ہو تو حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۸ از موضع کنگجہ ڈاکا نہ گھونگپائی تحصیل پور پور ضلع سیلی جھیت مرسلہ امانت اللہ محرم

۲۱ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

زید نے ہندوؤں کی کسی تقریب میں کھانا کھایا اس میں گوشت مردار جھٹکے کا جس کو ہندو گردن مویشی کی مار کر کاٹتے ہیں زید کے کھانے کے واسطے نہیں دیا، زید نے گوشت مانگا تو ہندوؤں نے انکار کیا کہ مسلمان جھٹکا نہیں کھاتے ہیں، زید نے کہا ہمیں کھانے کو دو ہم جھٹکا کھاتے ہیں۔ ہندوؤں نے زید کو بھی کھانے کے لئے دیا زید نے کھایا، جب اہل اسلام کو معلوم ہوا تو اسے ترک کر کے کھانا کھلانے اور کھانے سے علیحدہ کر دیا، جب زید تائب ہوا تو اہل اسلام نے اس کا قصور معاف کر کے زید کو از سر نو ایمان کی تلقین کی اور میلاد شریف پڑھوا کر اسے شریک کر لیا جس کو عرسہ پانچ برس کا ہوا، اب زید مذکور نے بہر اہی بکر کے ایک چیتل مردار شیر کی ماری ہوئی کاٹ کر گاؤں میں فروخت کی، ایک سپاہی نے خریدنا چاہا تو بوجہ خوف کے سپاہی کو گوشت دینے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ تمہارے کھانے کا نہیں ہے مردار ہے، اس چپراسی نے زید کو زد و کوب کیا، اب شرع شریف کا زید مذکور کے واسطے کیا حکم ہے؟ بینوا تو جبروا۔

الجواب

زید بقیہ مسخرہ شیطان ہے، اس کے دین ایمان کا کچھ ٹھیک نہیں، مسلمانوں کو اس سے پرہیز لازم ہے، اس سے سلام کلام میل جول سب ترک کر دیں اس کے ہاتھ کا پانی تک کوئی نہ پئے، کیا اعتبار ہے کہ وہ ناپاک پانی مسلمان کو پلائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۸ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

میلاد شریف جس کے یہاں ہو وہ پڑھنے والے کی دعوت کرے تو پڑھنے والے کو چاہئے یا نہیں؟ اور اگر کھایا تو پڑھنے والے کو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں؟ بینوا تو جبروا۔

الجواب

پڑھنے کے عوض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھانا چاہئے، اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اس کا ثواب ہو گیا اور ثواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام ستوں سے دونا دیتے ہیں اور بعض احمق پڑھنے والے اگر ان کو اوروں سے دونا نہ دیا جائے تو اس پر جھگڑتے ہیں، یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اس کا ثواب ہو گیا۔

قال الله تعالى لا تشتروا بائيتي تمنا قليلا
والله تعالى اعلم۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، (لوگو!) میری آیتوں کے بدلے تمھوڑے دام نہ لو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۲۶۹ھ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

ایک شخص کے یہاں کچھ خوشی ہے اور کہنے کا کھانا ہے اس نے میلاد شریف پڑھنے والوں کو بھی کہا ہے کہ تمھاری دعوت ہے، تو کھانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

جب کسی کے یہاں شادی میں عام دعوت ہے جسے سب کو کھلایا جائے گا پڑھنے والوں کو بھی کھلایا جائے گا اس میں کوئی زیادت و تخصیص نہ ہوگی تو یہ کھانا پڑھنے کا معاوضہ نہیں، کھانا بھی جائز اور کھانا بھی جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲ از باگ ضلع امپھر ریاست گوالیار مکان منشی اوصاف علی صاحب مرسلہ شیخ اشرف علی صاحب سب انسپکٹر ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

زید کو کوئی خبر خوشی کی آئے اور زید نے اس کے شکریہ میں کھانا یا مٹھائی تقسیم کی تو کیا اس میں اغنیا و فقراء دونوں شامل ہو سکتے ہیں یا صرف اغنیا؟

الجواب

فقیر اور اغنیا دونوں شامل ہو سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲ از پودل سو پول ڈاکھانہ ہیرول ضلع درجننگہ بگرام مرسلہ عبدالحکیم صاحب ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ
(۱) ہندو کے یہاں کا پکا ہوا، شیرینی یا کوئی چیز مسلمان کو کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور میلاد شریف وغیرہ میں ہندو کے یہاں کا پکا ہوا یا بنا ہوا تقسیم کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۲) میلاد شریف میں قوالی کی طرح بڑھنکیسا ہے؟ بتیذاتوجروا۔

الجواب

(۱) ہندو کے یہاں کا گوشت اور اُس کی جس شے کی نسبت معلوم ہو کہ اس میں کوئی چیز حرام یا نجس ملی ہے وہ ضرور حرام ہے، اور جس شے کا حال معلوم نہیں وہ جائز ہے مجلس شریف میں بھی اُسے خرچ کر سکتے ہیں، اور بہتر پختہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قوالی کی طرح پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ دھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور نعت حرام ہے، اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے اور کوئی امر مورت فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی ریت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۴۳ از مدرسہ منظر الاسلام مدرسہ عبد القوی صاحب بنگالی متعلم مدرسہ مذکور ارجب المرجب کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صدف کو بجائے چائیس یعنی چچے کے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے، سیب کا کھانا حرام ہے، سیب کے چچے سے کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۴۴ از اردو ننگہ ڈاکھانہ اچھنیرا ضلع آگرہ مدرسہ صادق علی خاں صاحب ۲۵ شوال ۱۳۳۶
ایک شخص کہتا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا، اپنے برتنوں میں کھلانا، اُن کے برتنوں میں کھانا اور اُن کا حق پینا اور اُن کو اپنا پلانا جائز ہے۔ دلیل جواز میں یہ آیت پیش کرتا ہے،

احل لکم الطیبات و طعام الذین اوتوا الکتاب
حل لکم و طعامکم حل لہم
(لوگو! تمہارے لئے سُتھری اشیاء حلال کر دی گئیں اور اُن لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا انکے لئے حلال ہے (ت)

الجواب

امور مذکورہ ممنوع ہیں، اس میں ان کے ساتھ مجالست ہے، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے،
واما ینسیتک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر
مع القوم الظالمین
اگر تجھے شیطان مجلا دے تو یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ بے انصافوں کے۔

علماء فرماتے ہیں اس میں قیامت تک ہر کافر و بد مذہب داخل ہے والقعود مع کلہم مستنعم (ہر کافر کے ساتھ بیٹھا ممنوع ہے۔) یہ اُن کی طرف میل کا موجب ہے، اور اللہ عز و جل فرماتا ہے :
ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکوا بالنار لئلا یجوزوا
بے انصافوں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

بد مذہب کے لئے حدیث میں ارشاد ہے :

لا تؤاکلوہم ولا تشابہوہم بئذ نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پیو۔
ذکر جو مسلمان ہی نہیں اس میں مسلمانوں کو اپنے سے نفرت دلانا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

بشروا ولا تنفروا۔ تہ بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ۔
آیہ کریمہ میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے، گیہوں، چاول، دودھ، دہی تو مشرک کے یہاں کا بھی حلال ہے جبکہ نجس نہ ہو، اہل کتاب کی کیا تخصیص۔ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر میں اور بیہقی سنن میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور عبد بن حمید حضرت مجاہد اور عبد الرزاق مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی :

طعام الذین اوتوا الکتاب ذبائحہم بئذ طعام اہل کتاب سے ان کے ذبیحہ مراد ہیں۔
شرع مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک۔ جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے :

ان الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین فی نار جہنم خلدین فیہا۔
میشک وہ جو کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
اور فرماتا ہے :

لہ القرآن الحکیم ۱۱۳/۱۱

۲ کنز العمال حدیث ۳۲۴۶۸ مؤسسۃ الرضا بیروت ۵۲۹/۱۱

۳ صحیح البخاری کتاب العلم باب ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحکم فی کتب خانہ کراچی ۱۶/۱
۴ الدر المنثور بحوالہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی فی السنن وعبد بن حمید عن مجاہد وعبد الرزاق عن ابراہیم نخعی ۲۹۱/۲
۵ القرآن الحکیم ۶/۹۸

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح بن مريم
يشك كافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا
کہتے ہیں۔

۲۴۵ء مکملہ از موضع سران ڈاکخانہ بشندور تحصیل و ضلع جلم مرسلہ حافظ سجاد شاہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طعام کو حاضر رکھ کر کھانے سے پہلے دعا کیا حکم ہے؟
بینوا توبوا۔

الجواب

جائز ہے، بلکہ مطلق دُعا سنون ہے کہ حدیث میں ہے جب کھانا لا کر رکھا جائے کہو:
بسم الله وبالله بسم الله خیر الاسماء فی
الارض وفي السماء لا یضرمع اسمہ داء
اجعل فیہ رحمة وشفاء
اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اور اس کی مقدس
ذات سے، اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ زمین اور آسمان
میں جس کے سب سے اچھے نام ہیں، اس کے
نام کے ساتھ کوئی بیماری تکلیف نہیں دیتی، اللہ تعالیٰ
اس میں شفاء اور رحمت فرمائے۔ (ت)

یہ دُعا نہیں تو کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
۲۴۶ء مکملہ از بحیرہ ضلع شاہ پور محلہ ہراچگان مسئلہ محمد رحیم ہراچہ بابلی ۷ رمضان ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

- (۱) شہد کا اتارنا جائز ہے یا منوع؟
- (۲) اگر جائز ہے تو شرعاً کچھ بیت النخل میں چھوڑنا لازمی ہے یا نہ؟

الجواب

(۱ و ۲) شہد کا اتارنا بلا شبہ جائز ہے،
قال الله تعالى يخرج من بطونہا شراب
مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شہد کی مکھیوں کے
پیٹوں سے ایک مشروب (پینے کی چیز) نکلتا ہے
کہ جس کے رنگ الگ الگ (اور جدا) ہیں، اس میں لوگوں کے لئے شفاء (تندرستی) ہے۔ (ت)

اور بیت النخل میں اس کا کچھ حصہ چھوڑنا ضرور نہیں کہ وہ اُن کی غذا انہیں اُن کی غذا پھل پھول ہیں ،
 قال تعالیٰ شتم کلی من کل الثمرات لیہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : پھر تو ہر قسم کے پھلوں
 سے کھا لیجئے۔ (ت)

شہد تمام و کمال ہمارے لئے ہے ،
 قال تعالیٰ خلقکم مافی الارض جمیعاً۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : (لوگو!) اللہ تعالیٰ نے تمہارے
 لئے پیدا فرمایا وہ سب کچھ جو زمین میں موجود ہے (ت)
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۸ از بریلی مدرسہ منظر الاسلام مسئلہ مولوی عبید اللہ صاحب بنگالی ۱۴ صفر ۱۳۸۸ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی کافر ایک برتن میں کھانا کھائے اور برتن میں کچھ
 کھانا باقی رہے تو باقی کھانا مسلمان کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں حضرت شیخ سعدی قدس سرہ پر کہ فرماتے ہیں :
 نیم خورده سنگ ہم سنگ را شاید
 (کُتے کا جھوٹا کتے ہی کے لائق ہے یعنی وہی کھائے۔ ت)
 نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : بشروا ولا تنفروا (خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ ت)
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۹ از جیلپور بازار لارڈ گنج مسئلہ احمد علی محمد کھچی ۱۴ جمادی الآخرہ ۱۳۸۸ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم صاحب اپنی ایک گجراتی تصنیف میں تحریر
 فرماتے ہیں کہ کچا انڈا حرام ہے اور پکا ہوا اجازت ہے ، تو ظاہر فرمائیے کہ اس میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے ؟
 بتیو تو جروا۔

الجواب

حلال جانور کا کچا پکا انڈہ سب حلال ہے ، ہاں وہ کہ خون ہو جائے نجس و حرام ہے ، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۲ از ڈاکٹر شیر پور ضلع پٹی بھیت مرسلہ شبیر الحسن صاحب ۱۲ رمضان ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں،

(۱) اہل ہندو کی اشیائے خوردنی کا استعمال ایک مسلمان کے لئے کہاں تک جائز ہے؟

(۲) یونہی اہل ہندو کے ہمراہ کھانا کھانا۔

(۳) کیا اوپر کے مسائل کے جواب ہر غیر مسلم پر عائد ہو سکتے ہیں، اگر نہ تو غیر مسلم کے بارے میں اوپر کے ہر دو مسائل کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب

(۱) اشیائے خوردنی جو شریعت نے حلال فرمائی ہیں حلال ہیں ہندو کی کوئی تخصیص نہیں کہ وہ چیزیں خاص ہندوؤں کے کھانے کی ہیں یا ہندوؤں کے یہاں کا کھانا اگر گوشت ہے حرام ہے اور اس کے سوا اور چیزیں مباح ہیں، جب تک اُن کی حرمت یا نجاست تحقیق نہ ہو اور پچا اولیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) ہندوؤں کے ساتھ کھانا کھانے کا سوال بے معنی ہے، ہندو کب اُس کے ساتھ کھائے گا،

اور ایسا ہو تو اسے نہ چاہیے۔ حدیث میں ہے:

لَا تَوَاطَلُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ

واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) غیر مسلم چار قسم ہیں، کتابی، مجوسی، مشرک، مرتد۔ کتابی اگر کتابی ہو ملحد نہ ہو تو اُس کا ذبیحہ اور اُس کے یہاں کا گوشت بھی حلال ہے اور باقیوں کے یہاں کا گوشت حرام۔ اور مرتد اُن میں سب سے خبیث تر ہے، اُس کے پاس نشست برخواست مطلقاً ناجائز۔ اور ساتھ کھانا ہر کافر کے ساتھ بُرا ہے پھر اگر اُس میں بد مذہبی کی تہمت ہو جیسے نصرانی کے ساتھ کھانا مسلمانوں کے لئے زیادہ باعث نفرت ہو تو اس کا حکم اور سخت تر ہو گا ورنہ اُس اصل حکم میں کہ اُن کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ پانی نہ پیو سب برابر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۳ از آلہ آباد مدرسہ سبحانیہ مولوی ابراہیم صاحب ۱۴ رمضان ۱۳۳۸ھ

زید نے اپنی لڑکی کی شادی کی اور اس کا مہر لے کر لوگوں کو کھانا کھلایا کھانے تیار ہو جانے پر لڑکی سے اجازت لی، یہ کھانا کھانا کیسا ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ یہ جائز نہیں کیونکہ بعد تیار ہونے کی اجازت لی ہے تو اُس وقت

لڑکی نے مجبوراً اجازت دے دی پہلے اُس سے اجازت نہ لی۔

الجواب

شرع مطہر نظر ہر کوئی دیکھتی ہے، جب اُس نے اجازت دی اجازت ہو گئی۔ فتاویٰ خیر میں ہے: الاجانۃ الاحقة كالوكالة السابقة یلے پچھلی اجازت سابقہ وکالت کی طرح ہے۔ (دست) اور یہ احتمال کہ مجبوری سے اجازت دی پہلے سے اجازت لینے میں بھی قائم تھا بلا دلیل اوہام کا اعتبار نہیں اُس کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۸۴ از چتور گڑھ میواڑ محلہ پھسپیان برہمکان قاضی اسماعیل محمد صاحب مسئلہ جمیع مسلمان کننگار
۱۵ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہجڑہ اگر دعوت کرے اُس کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب

ہجڑے کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۸۵ از محلہ میاں پٹے ضلع سارن ڈاک خانہ ماجن مسئلہ عبدالعزیز میاں مدرس مدرسہ
۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ

- (۱) کھڑے ہو کر پانی پینا کیوں منع ہے؟ اس کا ثبوت مع حدیث۔
- (۲) روٹی چار ٹکڑے کر کے کیوں کھاتے ہیں، اور ایک ہاتھ سے روٹی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے توڑ کر کیوں کھاتے ہیں اس کا ثبوت مع حدیث دیجئے، اور یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ کس مذہب میں امام اعظم کے نزدیک یا کس امام کے نزدیک جائز ہے؟ یقیناً توجروا۔

الجواب

- (۱) سوائے زمزم شریف و بقیہ وضو کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے، اس کی حدیثیں و فقہی بحث کتب علماء میں موجود ہے۔
- (۲) روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کوئی ضروری بات نہیں، باتیں ہاتھ میں لے کر دہنے ہاتھ سے نوالہ توڑنا دفع تکبر کے لئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۷ از چاروڈ ضلع بریلی مسئلہ حکیم محمد احسن ۹ شوال ۱۳۲۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمان دھوبی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟
بتینوا تو جروا۔

الجواب

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۲۸۸ از دانا پور کمپ محلہ شاد پٹی مکان جناب حکیم محمد کفیل صاحب مسئلہ حافظ محمد جعفر
۲ شوال ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دسترخوان
پر صحابہ کرام یا اور کوئی مہمان طعام تناول فرماتے تھے تو آپ نے جو کچھ اشیائے خوردنی دسترخوان پر موجود
تھیں تھوڑی تھوڑی سب چیزیں لوگوں کو تقسیم کرتے تھے یا خود تناول فرماتے تھے مع حوالہ حدیث مطلع فرمائیے
اس ہندوستان میں لوگوں نے دسترخوان میں فرسٹ سیکنڈ بنا رکھا ہے جیسے انگریزی کلاس ہیں۔
بتینوا تو جروا۔

الجواب

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر قسم قسم کے متعدد کھانے نہ ہوتے تھے کہ
تھوڑا تھوڑا سب میں تقسیم ہوتا تھا اجتماع لونات فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حضور اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہن اقدس میں کبھی دودھ کے کھانے جمع نہیں ہوئے۔ ت) دسترخوان میں
فرسٹ سیکنڈ سے کیا مقصود ہے، ظاہر ہے کہ کوئی سنت نصاریٰ کا اتباع ہوگا حاضرین میں تفریق بدعت
ہے اور ایک فرقہ کی تذلیل و دل شکنی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۹ از بنارس کچی باغ مسئلہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ
۲۹
کیا فرماتے ہیں علمائے سنت و اہلسنت ناصر ملت علامہ زمان محقق دوران راس العلماء رئیس الفضل
حضرت مولانا الشیخ الحاج احمد رضا خاں صاحب مجدد المائتہ الحاضرہ ادامہ اللہ تعالیٰ بفیوضہ الباطنۃ
الظاہرہ (سنت اور اہل سنت کے عالم، دین کے مددگار، زمانے میں سب سے زیادہ جاننے والے،
دور حاضر میں مسائل کی تحقیق کرنے والے، علماء کے سر تاج، فاضلوں کے امام حضرت مولانا شیخ
حاجی احمد رضا خاں صاحب موجودہ صدی کے مجدد، اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی فیض کے ساتھ
انہیں ہمیشہ رکھے۔ ت)

کزارکے دوسرے وقت لعب و غنا کا وجود ہو مگر کھانے کے وقت نہ ہو تو جائز ہے اگر یہ صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ نفس ارتکاب منہا ہی و ملاہی میں دونوں برابر ہیں وجہ تفریق کیا ہے بعض لوگ دوپہر کو کھانا کرتے ہیں اور شام کو برات میں تمامی خرافات بابے وغیرہ رکھتے ہیں تو کیا اس کے یہاں علم قبل المحذور کی صورت میں جائز ہوگا؟ (۲) زید کہتا ہے کہ فی زماننا جو دعوتیں دی جاتی ہیں ان میں عموماً فحشو و تطاول و انشاء الحمد کا خیال ہوتا ہے اور فقہاء اس قسم کی دعوتوں کو منع فرماتے ہیں لہذا وہ کسی دعوت میں نہیں جاتا اس کا یہ فعل کیسا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ آج کل جو ب طعام کی بہت بے قدری ہوتی ہے۔ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اور اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) تفسیر مطلق و تخصیص عموماً تفصیل محل و توضیح مبہمات منصب شراح ہے اسی غرض کیلئے وضع شروع ہے وہ اس سے مبہم نہ سمجھے جائیں گے بلکہ مبہم کما فی رد المحتار وغیرہ من معتمدات الاسفار (جیسا کہ رد المحتار (فتاویٰ شامی) وغیرہ قابل اعتماد بڑی کتابوں میں مذکور ہے۔ ت) استماع یعنی قصداً سننا یہ تو اس کا فعل ہے اور اس میں منزل بھی شرط نہیں کہیں ہو اور کتنی ہی دور ہو جہاں سے آواز آئے۔ یہاں نظر علما اس عاصی بالقصد کی طرف نہیں بلکہ مستقی کی جانب جو اتباع شرع چاہتا ہے اس کے لئے مادہ و منزل کا فرق ظاہر ہے مادہ پر ہوا تو فساق کے ساتھ بیٹھنا ہوگا اور آیہ کریمہ لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ ت) کا خلاف، بخلاف منزل۔ جب یہ شرکت دعوت کے لئے جاتا ہے اور دعوت کے وقت ملاہی نہیں تو یہ شریک اثم نہ ہوا بعد کو وہ جو کچھ کریں ان کا فعل ہے فافتقرا (پس دونوں میں فرق ظاہر ہو گیا۔ ت) اور یہ حکم شراح ہنوز محل و مطالب تفصیل ہے جسے فقیر نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا اس کا خلاصہ یہ کہ اگر اس کا اُن پر ایسا رعب ہے کہ اس کے سامنے نہ کر سکیں تو ضرر جائے کہ اس کا جانا نہی عن المنکر ہے۔ اور اگر انھیں اس سے ایسا علاقہ محبت ہے کہ اس کا شریک نہ ہونا کسی طرح گوارہ نہ کریں گے تو ضرر شرکت سے انکار کرے جب تک وہ ترک ملاہی کا عہد پیمانہ نہ دیں، اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو تفصیل وہ ہے کہ شراح نے ذکر فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۲) قبول دعوت سنت ہے، فقہاء کرام کا حکم غیر معین پر ہے اور نہ ہرگز اُن کے یہاں تعمیم، نہ اصلاً اس پر دلیل قیوم۔ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جہاں ایسا ہو وہاں نہ جانا چاہئے۔ غیر معین پر حکم کسی معین

مسلمان کے لئے سمجھ لینا بدگمانی ہے جب تک اس کے قرائن واضح نہ ہوں اور بدگمانی حرام۔

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم له
و قال صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم و
الظن فان الظن كذب الحديث۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لوگو! بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، الحدیث۔ (ت)

بحال قصد تغافل یہ جاتا تو ایک نامناسب ہی بات ہوتی۔ بنایہ امام عینی میں ہے:

اجابة الدعوة سنة وليمة او غيرها و اما دعوة يقصد بها التطاول او ابتغاء المحمدة او ما شبهه فليس ينبغى اجابته لاسيما اهل العلم فقد قيل ما وضع احديده في قصعة غيره الا ذل له يخلصا۔

دعوت قبول کرنا سنت ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا کوئی اور۔ لیکن جس دعوت میں تغافل اور مدح سرائی یا اس قسم کی باتیں ہوں تو پھر ایسی دعوت قبول کرنا مناسب نہیں خصوصاً علم و فضل رکھنے والوں کے لئے۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ کسی نے ہاتھ دوسرے کے پالے میں رکھا تو یہ اس کے لئے ذلت اختیار کرے گا۔ ملخصاً (ت)

اور اب کہ ایک مسلمان پر بلا دلیل یہ گمان کیا کہ اس کی نیت ریا و تغافل و ناموری ہے تو یہ حرام قطعی ہوا۔ جو طبام کی اگر بے ادبی ہوتی ہے تو جائے اور اس سے منع کرے اگر نہ مانیں تو وبال اُن پر ہے۔ امام ابو القاسم صفار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں آج کل دعوت میں جانے کی کوئی نیت نہیں پاتا سوا اس کے کہ تمک دانی روٹی پر سے اٹھاؤں۔ ہندیہ میں ہے:

لا يجوز وضع القصاع على الخبز و السكرجة كذا في القنية قال الامام الصفار لا اجد في نية الذهاب الى الضيافة سوى ان
روٹی اور چپاتی پر پیالوں کا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح قنیہ میں مذکور ہے۔ امام صفار نے فرمایا میرا دعوت میں جانے کا سوا اس کے کوئی مقصد

لہ القرآن الکریم ۱۲/۴۹

لہ صحیح البخاری کتاب الوصایا باب قول اللہ عز وجل من بعد وصیة النبی قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۸۴/۱
لہ البنایہ فی شرح الہدایہ کتاب الکرامیہ فصل فی الاکل و الشرب المكتبة الامدادیة مکة المکرمة ۲۰۴/۴

ارفع السلحة عن الخبز كذا في الخلاصة۔
نہیں کہ میں نمک دانی روٹی پر سے اٹھا لوں۔ ایسے
ہی خلاصہ میں ہے۔ (ت)

جب یہ نہی عن المنکر کی نیت سے جائے گا ثواب پائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۹۱ از ڈاکخانہ گریفہ مقام چٹکل گوری پور ضلع ۲۴ رگنہ مستولہ تبارک حسین ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ سود خوار بے نمازی، شرابی، مخمّث اور جس کی بی بی سربازار باہر
نکلے ہو ان کے ساتھ کھانا کیسا ہے، ایک شخص دوسرے کی بی بی کو زبردستی لے آیا ہے تین برس بعد نکاح کیا
پہلے شوہر نے اب تک طلاق نہ دی، یہ نکاح اور اس کے ساتھ کھانا کیسا ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب

سود خوار، بے نمازی، شرابی، مخمّث کسی کے ساتھ کھانا نہ چاہئے خصوصاً شرابی کہ اُس کے ہاتھ اور
منہ پاک ہونے کا کچھ اعتبار نہیں جس کی بی بی سرعام بے پردہ پھرتی ہو اگر ستر کامل نہیں کرتی مثلاً سر کے بالوں یا گردن
یا پیٹ یا بازو یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یا باریک کپڑے سے چمکتا ہو اور وہ اس پر مطلع ہے اور
منع نہیں کرتا تو دیوث ہے اس کے ساتھ بھی کھانا نہ چاہئے۔ جو رانی عورت کو بھگالایا اور شوہر زندہ ہے اور
طلاق نہ دی اور نکاح کر لیا وہ اس نکاح کے بعد بھی زانی ہے اور یہ نکاح باطل محض ہوا ایسے شخص سے میل جول
اصلاً نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نوٹ

جلد ۲۱ مشرب و طعام کے عنوان پر ختم ہو گئی
جلد ۲۲ ان شاء اللہ ظروف کے عنوان سے شروع
ہو گی۔